READER BURAQ

وہ ہمسفر تھا مگر
تحریر : سیما شاہد

شیشے سے بنی اس بارہ منزلہ پرشکوہ عمارت
کی لفٹ سے نکلتا بلیک آفیشل سوٹ میں ملبوس ٹائی لگائے آنکھوں پر سن گلاسز اور
ہاتھ میں لیپ ٹاپ اٹھائے وہ باہر نکلا اسے دیکھتے ہیں سب لوگ اٹینشن کھڑے ہو
گئے اس کی پرسنالٹی اس کا رعب دیکھنے کے قابل تھا وہ سر کے اشارے سے سب
کو جواب دیتا سیدھا مین اینٹرنس سے باہر نکلا تو سامنے ہی اس کا ڈرائیور دروازہ کھولے
بڑے مؤدبانہ انداز میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

آج وہ ایک بہت بڑی ڈیل کرکے اپنے محل نما گھر پہنچا تھا۔۔

وہ شاور لے کر ٹراوزر شرٹ پہنے ماتھے پہ گیلے بال بکھرائے واش روم سے نکل کر اپنے کمرے میں موجود صوفہ پر بیٹھا ہی تھا کہ اس کا سیل فون بجنے لگا۔۔۔۔
وہ چند لمحے فون کی اسکرین کو دیکھتا رہا جہاں رخسار آپی لکھا ہوا آرہا تھا۔۔

''ہیلو....'' بالآخر اس نے فون اٹھایا

''کیسے ہو شہریار مہینوں گزر جاتے ہیں میں فون کروں تو کروں تمھیں ہماری یاد نہیں آتی....'' انہوں نے چھوٹتے ہی شکوہ کیا۔

''آپی آپ سب جانتی تو ہیں کہیئے آج میری یاد کیسے آگئی ہے۔۔۔'' نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ روڈ تھا

''کل تمہارا ٹائم میگزین میں انٹرویو پڑھا بہت خوشی ہوئی دنیا کے دس بڑے آدمیوں میں شامل ہو گیا میرا بھائی وہ بھی اتنی کم عمری میں میرا تو خوشی سے برا حال تھا کل سے تمہیں فون کرنا چاہ رہی تھی مگر۔۔۔۔'' وہ پھیکے لہجے میں بولی

''مگر ! کیا آپی میری زندگی میں تو آپ لوگوں نے اس مگر کے سوا کچھ نہیں چھوڑا اور اب جب میں سب کچھ چھوڑ آیا ہوں تو بھی آپ لوگ مجھے نہیں چھوڑتے۔۔۔۔'' وہ بے رخی سے بولا

''شاہوں میرے بھائی معذرت چاہتی ہوں اگر تمہارا دل دکھا ہو تو مگر ایک ہفتے سے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور کل ایمرجنسی میں ہسپتال لے جانا پڑا وہ کچھ کہتے نہیں ہیں مگر ان کے دل میں تم سے ملنے کی تمنا ہے کیا تم سب بھول کر ان سے ملنے پاکستان نہیں آ سکتے... ''رخسار نے ریکویسٹ کی

''پاکستان شاید آپ بھول گئی ہیں میرے پاکستان آنے کی شرط اگر آپ میرے گلے میں پڑا پھندا اتار کر پھینکنے کے لئے تیار ہیں تو میں ابھی کہ ابھی پاکستان آ جاتا ہوں ۔۔۔'' وہ طنزیہ لہجے میں بولا

''شاہو تم نے کبھی سوچا ہے اس سب میں سب سے بڑا نقصان اس معصوم کا ہو رہا ہے اس کا کیا قصور ہے کہ تم اسے ہر ایک کا نشانہ بنانے کو اکیلا چھوڑ گئے تمہاری بے رخی گھر سے لاتعلقی ان سب چیزوں کا طعنہ اسے دیا جاتا ہے۔۔۔'' رخسار سنجیدگی سے بولی

''اس کا قصور یہ ہے کہ وہ زبردستی میری زندگی میں شامل ہوئی ----'' وہ غرایا

''ٹھیک ہے تم اپنے رونے روتے رہو !! اگر بابا کو کچھ ہو گیا تو پھر ساری زندگی پچھتاتے رہنا --''رخسار نے نم آواز میں کہہ کر فون رکھ دیا

وہ بہت دیر سے چپ چاپ شاہ بی بی کی پائنتی پر بیٹھی ان کے پیر دبا رہی تھی ----

''شاہ بی بی !! آپ اتنا پریشان مت ہوں میں نے شاہو کو کال کردی ہے دیکھیں اس طرح تو آپ اپنا بلڈ پریشر بڑھا لینگی ---''تیس سالہ باوقار سی رخسار اپنی دادی کو تسلی دیتے ہوئے بولی

'' رخسار !! اتنے نازو سے اسے پالا پوسا سو طرح کے نخرے اٹھائے اور وہ؟؟ ایک لمحے میں ہمارے فیصلے سے بغاوت کرتا یہ حویلی ہی چھوڑ گیا پانچ سال ہوگئے پلٹ کر نہیں دیکھا لیکن اب تو اس کا باپ بھی ہسپتال جا پہنچا ہے تو کہہ دے اسے کہ اگر اب

نہیں آیا تو پھر وہ ہمارے لئے مر گیا۔۔" سرخ و سفید باوقار سی شاہ بی بی رعب سے بولیں

"ہائے اللہ شاہ بی بی !! کیسے آپ نے منہ بھر کر میرے شاہو کو ایسا کہہ دیا اس کا کیا قصور ہے بتائیں ایک تو آپ سب نے میرے بچے کے گلے میں اس منحوس لڑکی کو ڈال دیا جو اپنے ماں باپ کو تو کھا ہی چکی ہے اب تو بھائی صاحب بھی اس کے کارن ہسپتال جا پہنچے ہیں ۔۔۔" فرزانہ خاموشی سے آنسو پیتی سویرا کو دیکھتے ہوئے نفرت سے بولیں

"سویرا بیٹی تم جا کر ذرا باورچی خانہ دیکھ لو اپنے تایا کیلیئے پرہیزی کھانا اپنی نگرانی میں بنوا لو ۔۔۔" زاہدہ تائی نے خاموشی سے آنسو پیتی سویرا کو مخاطب کیا

"جی تائی امی !! " وہ تابعداری سے سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

" فرزانہ !! میں نے تمہیں کئی بار سمجھایا ہے سویرا کے سامنے ایسی باتیں مت کیا کرو میری بیٹی ہو کر تم اتنی کھٹور کیسے ہو ۔۔ " شاہ بی بی نے تاسف سے اپنی صاحبزادی

کو دیکھا

"شاہ بی بی !! معاف کیجئے گا لیکن فرزانہ آپا نے ٹھیک ہی تو کہا ہے پورے پانچ سال سے میں نے اس لڑکی کی وجہ سے اپنے بیٹے کو نہیں دیکھا ایک رات سکون سے نہیں سوئی اب تو میرا صبر بھی لبریز ہونے کو ہے !! رحم کریں مجھ پر اسے بلالیں آخر وہ بھی تو آپ کا خون ، آپ کا پوتا ہے کیا آپ کو وہ یاد نہیں آتا ؟؟؟ " زاہدہ تائی کی آواز بھرا گئی

کمرے کے باہر پرہیزی کھانے کے بارے میں پوچھنے کیلئے آئی سویرا آنکھوں میں نمی لیئے بنا آہٹ کیئے پلٹ گئی

لندن میں اس وقت صبح کے پانچ بج رہے تھے ٹھنڈک اور خنکی اپنے عروج پر تھی بڑی روشن کشادہ سڑک پر اس ٹھنڈ میں منہ اندھیرے وہ ٹراؤزر اور ہالف سلیو ٹی شرٹ پہنے جاگنگ کررہا تھا ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے اس وقت اس ماحول میں وہ اپنے آپ سے لڑ رہا تھا، شام رخسار آپی کے فون کے بعد سے وہ پریشان تھا اسے بھی بابا امی

شاہ بی بی سب یاد آرہے تھے

" کاش آپ سب نے میری بات سنی ہوتی !! مجھے اس سب پر مجبور نہیں کیا ہوتا " وہ بڑبڑایا اور پھر پوری رفتار سے دوڑنے لگا

کافی دیر بعد صبح کا اجالا پھیلنے لگا تھا وہ ٹریک سے اتر کر پاس کھڑی مرسڈیز میں بیٹھا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا ٹھیک آٹھ بجے اسے اپنے آفس پہنچنا تھا

ساڑھے سات بجے نک سک سے تیار کوٹ پینٹ میں ملبوس ٹائی لگائے وہ آفس جانے کیلئے تیار تھا بڑے سے اسٹائلش سے کچن میں آکر اس نے جہازی سائز فرج کھولا اور اورنج جوس نکال کر گلاس میں انڈیلا جوس پیتے ہی وہ آفس کیلیئے روانہ ہو گیا باہر اس کا ڈرائیور تیار کھڑا تھا --

بڑی سی شیشے کی طرح چمکتی ہوئی پرشکوہ عمارت کے مین اینٹرینس پر کالی سیاہ لشکارے مارتی ہوئی مرسڈیز آکر رکی باوردی ڈرائیور نے اتر کر مؤدبانہ انداز میں پچھلا دروازہ کھولا

اپنے مغرور اکھڑ انداز میں آنکھوں پر سیاہ سن گلاسسز لگائے وہ نیچے اترا سامنے ہی کھڑی اس کی سیکریٹری جینی تیزی سے اس کی جانب آئی لپک کر اس کے ہاتھ سے بریف کیس تھاما....

"گڈ مارننگ باس !! " اس نے وش کیا

وہ سر ہلاتا بڑے بڑے قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھ گیا ریسیپشن سے لیکر لفٹ اور لفٹ سے اندر مین آفس تک سارا اسٹاف چاق وچوبند تھا وہ سب کے سلام پر سر ہلاتا ہوا اپنے کیبن میں چلا گیا ---
ابھی وہ آکر بیٹھا ہی تھا کہ جینی ناک کرکے اندر داخل ہوئی
"your black coffee boss...."
وہ کافی کا مگ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی

"اکاؤنٹ سیکشن انچارج کو بھیجو اور آج کے اپوائنٹمنٹ کی ڈیٹیل لسٹ لیکر آؤ ---"

"اوکے باس !! " وہ سر ہلاتی ٹک ٹک کرتی باہر نکل گئی

سارے کاموں سے نبٹ کر اس نے ٹائم دیکھا تو گھڑی شام کے چار بجا رہی تھی اس نے اپنا فون اٹھایا ہی تھا کہ بیل رنگ ہونے لگی نمبر دیکھ کر اس کے منہ پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"کہا ہو تم !! مجھے لنچ پر بلا کر خود غائب ہو گئے میں کب سے اکیلی بیٹھی ہوئی ہوں !! شہریار تم ملو تو سہی ، نا تمہیں نانی یاد دلائی تو میرا نام بھی عروہ نہیں -- " وہ غصے سے بولی

"عروہ ہنی !! سوری بے بی میں کام میں بہت بزی تھا بھول گیا کہ آج لنچ ڈیٹ تھی خیر ایسا کرو تم گھر آجاؤ میں تمہیں وہی ملتا ہوں ---" وہ اٹھتا ہوا بولا

" Mr Sheheryar !! you are a very proud and selfish stone heart man !!

پتا نہیں کس گدھے نے مشورہ دیا تھا کہ میں تم جیسے پتھر سے دل لگا بیٹھی ---" وہ تپ کر بولی

" میں گھر جا رہا ہوں آنا ہو تو آ جانا !!" وہ اکھڑ لہجے میں بول کر فون بند کر کے کھڑا ہو

گیا

وہ گھر پہنچا ہی تھا کہ سامنے ہی سیڑھیوں پر منہ پھلائے عروہ کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

"چلو اندر چلیں -- " وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا کرتے ہوئے گویا ہوا

عروہ بھی کوئی چوں چراں کیئیے بغیر اس کے ساتھ گھر کے اندر چلی آئی

" شہریار !! " لاؤنج میں آکر وہ اس کے قریب آئی اور بڑے پیار سے اس کی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی
" کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو ؟ "

شہریار نے ایک نظر بغور نازک سی گلاب رنگت والی عروہ کو دیکھا

" نہیں میں پریشان تو نہیں ہوں ویسے بھی جس کی زندگی میں تم ہو وہ پریشان کیوں

ہوگا -- " وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

" اب زیادہ بناؤ نہیں ، چار سال سے تمہیں جانتی ہوں کھڑوس انسان!! اس لیئے فٹا فٹ شروع ہوجاؤ کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کررہی ہے ---" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے صوفہ پر دھکا دیتے ہوئے بولی

" میرے بابا ہاسپٹلائز ہیں !! شاید مجھے پاکستان جانا پڑے ---" وہ سنجیدگی سے بولا

"Are you joking ??

دنیا بھر سے لوگ علاج کیلیئے لندن آتے ہیں تم اپنے فادر کو ادھر بلوا لو ادھر علاج بھی اچھا ہوگا اور تم بھی اس تھرڈ ورلڈ کنٹری میں جانے سے بچ جاؤگے --" عروہ نے مشورہ دیا

"اوکے میں چینج کرکے آتا ہوں تم تب تک ریسٹورنٹ سے ہوم ڈیلوری آرڈر کردو---" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کوٹ بازوؤں میں اٹھائے اپنے بیڈروم کی سمت چلا گیا

اس کے دماغ میں ایک ہی بات گردش کررہی تھی کہ کیوں نا بابا کو وہ چارٹر پلین بھیج کر لندن بلوا لے !!! لیکن کیا بابا آجائیں گے

رات کا وقت تھا پھوپھا جی ، شاہ بی بی اور زاہدہ تائی شہر ہسپتال گئی ہوئی تھیں ---

ملگجے سے قمیض شلوار میں ملبوس سویرا میز پر گرم گرم روٹیاں لا کر رکھ رہی تھی اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے لمبی گھنی چوٹی کمر پر جھول رہی تھی رخسار بڑے غور سے سویرا کو دیکھ رہی تھی جب فرزانہ پھپھو کی آواز پر چونک گئی --

" یہ کیسی روٹی بنائی ہے اور دیکھو سالن میں نمک بھی نہیں ہے !! شاہ بی بی نہ ہوں تو اس گھر میں کھانا بھی ڈھنگ کا نہیں ملتا ہے لوٹھا کی لوٹھا ہوگئی ہے مگر ڈھنگ سے کام کرنا نہیں آیا اس کرم جلی کو ---" وہ زہریلے لہجے میں بولی

"سوری پھپھو !! " سویرا دھیمے لہجے میں بولی

''چل اب یہاں سے اپنی منحوس شکل گم کر !! بڑی آئی سوری پھپھو !! ارے تیری وجہ سے پانچ سال سے ہم سب شاہو کیلیئے تڑپ رہے ہیں میرے بھائی صاحب اپنے بیٹے کے غم میں ہسپتال پہنچ گئے اور یہ بی بی کہتی ہیں سوری پھپھو ---'' فرزانہ پھپھو نے اسے لتاڑا

وہ خاموشی سے پلٹ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی ---

رخسار نے بہت دکھ سے اسے جاتے ہوئے دیکھا یہ جوائنٹ فیملی سسٹم تھا اس بڑی سی حویلی میں سب ایک ساتھ رہتے تھے رشتے ناطے بھی آپس میں ہی کیئے ہوئے تھے تاکہ خاندانی زمین جائیداد گھر سے باہر نہ جانے پائے شاہ بی بی اس گھر کی سربراہ تھی ان کے دو بیٹے سلیم ، فاروق اور ایک بیٹی فرزانہ تھی

فرزانہ سب سے بڑی تھی جو اپنے تایا زاد سے بیاہی ہوئی تھی ان کے دو بیٹے تھے اکرم اور رمیز ۔ اکرم کی شادی انھوں نے رخسار سے کی

سلیم جن کی شادی ان کی بھتیجی زاہدہ سے ہوئی تھی اور ان کی دو اولادیں ہوئیں بڑی بیٹی رخسار اور پھر اس سے چار سال چھوٹا سب کا راج دلارا شہریار۔

سب سے چھوٹے فاروق تھے نٹ کھٹ شرارتی سے انہوں نے خاندانی رسم و رواج سے بغاوت کرکے اپنی یونیورسٹی فیلو سے شادی کی جو سویرا کی پیدائش پر چل بسیں ، اپنی رفیق حیات کے گزر جانے کے بعد وہ خود کو ان کی یادوں سے نہیں نکال پائے اور وہ بن ماں کی معصوم بچی اسے زاہدہ تائی نے اپنے سینے سے لگا لیا وقت گزرتا گیا ---ایک روز فاروق کو سینے میں درد سا محسوس ہوا پتہ چلا دل کے سارے والو بند ہیں انہیں سرجری کروانی تھی جس میں بچنے کے چانسز کم تھے --

وہ خوفزدہ تھے سویرا کو لیکر ان کی راتوں کی نیندیں اڑ گئی تھی تب شاہ بی بی اور سلیم صاحب نے تیرہ سالہ سویرا کا نکاح بیس سالہ شہریار سے کردیا ---

شہریار ان دنوں ہائر ایجوکیشن کیلئے انگلینڈ جانے کی تیاری کررہا تھا وہ اس نکاح کیلئے وہ بھی ایک تیرہ سال کی بچی سے !! ہرگز راضی نہیں تھا مگر مجبور ہوگیا اور نکاح کے کچھ دن بعد چپ چاپ بنا بتائے حویلی چھوڑ گیا

فاروق کو جب یہ سب پتہ چلا تو وہ برداشت نہیں کر پائے اور دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے ---

---

رخسار اپنی پھپھو پلس ساس کے میز سے اٹھنے کے بعد ٹرے میں کھانا لیئے سویرا کے کمرے میں آئی ---

"سویرا !! چلو شاباش اٹھو کھانا کھا لو ---" انہوں نے اوندھے منہ آنسو بہاتی سویرا کو آواز لگائی

" رخسار بجو !! آپ نے زحمت کیوں کی ---" وہ شرمندہ سی اٹھ بیٹھی

" بس بس ! اٹھو اور گرم گرم کھانا تناول کر کے مجھے خوش ہونے کا موقع فراہم کرو !! " وہ پیار سے بولی

"قسم سے بجو !! مجھے بھوک نہیں ہے --"سویرا ان کے ہاتھ تھام کر گویا ہوئی

" من تو مارنا سیکھ ہی چکی ہوں اب بھوک بھی مارنا سیکھ لیا ہے کیا ؟ " رخسار نے

سنجیدگی سے کہا

" بجو ایسی کوئی بات نہیں ہے --اچھا ناراض مت ہوں ایک آپ ہی تو ہیں جو میرا اتنا خیال رکھتی ہیں پیار کرتی ہیں ---"

"تو پھر میرا حکم مانو اور جلدی سے کھانا ختم کرو ---" انہوں نے ٹرے کی طرف اشارہ کیا اور خود پانی لینے چلی گئی

سویرا نے ابھی ٹرے سیدھی ہی کی تھی کہ ٹرے میں سائڈ پر رکھا رخسار بجو کا فون بجنے لگا اس نے فون اٹھایا

"شہریار کالنگ " فون اس کے ہاتھ سے گر گیا

رخسار کچن میں آ کر فریج میں سے دودھ نکال رہی تھی اسے اچھی طرح پتا تھا کہ سویرا کھانا نہیں کھائے گی اس نے بڑے اہتمام سے ایک گلاس بھر کر دودھ نکالا ساتھ ہی

پانی کی بوتل نکال کر ٹرے میں رکھی ----

" یہ اتنی رات گئے یہاں کیا ہو رہا ہے ؟؟" فرزانہ پھوپو کی آواز گونجی

رخسار کا ٹرے میں گلاس رکھتا ہاتھ لرز گیا

"پھپھو !!! وہ سویرا نے کھانا نہیں کھایا تھا تو اس کے لئے دودھ لے جا رہی تھی ---" وہ بوکھلا کر بولی

" کوئی ضرورت نہیں ہے !! چلو میرے ساتھ صبح سے سر درد سے پھٹا جا رہا ہے ، کبھی اپنی بوڑھی پھوپھو کی بھی خدمت کر لیا کرو سارا وقت اس منحوس لڑکی سے لگی رہتی ہوں ---" فرزانہ نے اسے گھورا

" پھپھو آپ چلیں میں بس ابھی دو منٹ میں آتی ہوں " وہ جلدی سے ٹرے اٹھا کر پلٹی

"رخسار !!! ابھی کا مطلب ابھی !! یہ ٹرے واپس رکھو تم میری بہو ہو اس منحوس کی نوکرانی نہیں چلو میرے ساتھ !! " فرزانہ سختی سے بولیں

رخسار نے افسردگی سے اپنے ہاتھ میں تھامی ٹرے کو دیکھا اور پھر اسے واپس میز پر رکھتے ہوئے بجھے بجھے قدموں سے باہر نکل گئ

سویرا پھٹی پھٹی نظروں سے بیڈ پر گرے فون کو دیکھ رہی تھی جس پر شہریار کالنگ لکھا

نظر آرہا تھا فون ایک تواتر سے بجے جارہا تھا نہ جانے رخسار بجو کدھر رہ گئی تھی کچھ دیر بعد کمرے میں سناٹا سا چھا گیا فون بج کر بند ہو گیا تھا --

سویرا نے تیزی سے کھانے کی ٹرے اور فون کو اٹھا کر سائیڈ میز پر رکھا اور کمرے کی لائٹ بند کر کے سر تک لحاف تان کے لیٹ گئی وہ اس وقت رخسار یا کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہ رہی تھی اتنے عرصے بعد شہریار کا نام دیکھ کر وہ لرز اٹھی تھی

" یا اللہ میرے پیارے اللہ میری مشکل آسان کردے مجھے میرے بابا کے پاس بلالے ---"

" یا اللہ کیا دنیا میں یتیموں کو جینے کا کوئی حق نہیں ؟؟؟ ماں باپ چھین لیئے تھے تو مجھے کیوں زندہ رکھا ؟؟ " وہ روتے روتے اللہ سے شکوہ کرتے ہوئے نیند کی وادی میں اتر گئی

شہریار شاور لیکر لباس تبدیل کر کے باہر آیا !! عروہ بڑے مزے سے صوفے پر دونوں پاؤں اوپر کیئے بیٹھی تھی سامنے ٹی وی آن تھا ----

" شیری۔ جلدی آؤ دیکھو بڑے مزے کا ٹاک شو آرہا ہے ---" اس نے بڑے جوش سے شہریار کو پکارا

"عروہ !! کیا ہوا کھانا آرڈر نہیں کیا ؟؟؟ "

"شیری ڈیلوری ہوچکی ہے میں تمہارا ویٹ کررہی تھی ---" وہ صوفے سے اٹھتی ہوئی بولی

" چلو آؤ پھر ڈنر کرتے ہیں۔۔۔" وہ بڑے سے اٹالین طرز پر بنے ہوئے کچن کی جانب بڑھتا ہوا بولا

عروہ نے جلدی جلدی میز پر برتن رکھے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی ۔۔

" عروہ یار یہ چاول ڈش میں نکالو میں ڈرنکس نکالتا ہوں " اس نے میز پر بیٹھی عروہ کو پکارا

" شیری !!! تم سیریسلی کوئی بھی کام میرے بغیر نہیں کرسکتے ۔۔۔"

وہ ناز سے کہتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے چائنیز رائس کا باکس لیکر ڈش میں نکالنے لگی شہریار بڑے آرام سے فرج سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا

" کیا ہے ؟؟ اب مہاراج کوک نکالنے کی زحمت کرینگے یا وہ بھی میں ہی کروں !!!"

چاول اور چکن چاؤمن میز پر رکھ کر عروہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورا

شہریار مسکراتے ہوئے پلٹا اور کوک کے کینز نکال کر میز پر آگیا

" شیری !!! " عروہ نے کھانا کھاتے ہوئے اسے پکارا

" ہاں بولو " وہ کوک کا سپ لیتے ہوئے بولا

" ہم کب تک ایسے ہی ملتے رہینگے ؟؟ " وہ سنجیدگی سے بولی

" کیا مطلب ؟؟" شہریار نے کین رکھا

" شہریار اب تم اتنے بھی بھولے مت بنو !! چار سال سے ہم ڈیٹ کر رہے ہیں اب

تو ممی ڈیڈی بھی سوال کرنے لگے ہیں !! " وہ تپ کر بولی

" عروہ میں دو سال پہلے ہی تمہیں پرپوز کر چکا ہوں اب اور کیا کروں ؟؟ "

" دیکھو شیری تم اچھے سے جانتے ہو جب تک تمہارے پیرنٹس میرے ممی ڈیڈی سے رشتہ نہیں مانگیں گے وہ راضی نہیں ہونگے --"

" میرے بابا سائیں !! ادھر آنا نہیں چاہتے وہ تو میرے ہی ادھر رہنے پر ناراض ہیں میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں اکیلا ہوں اگر تمہیں یا تمہارے ماں باپ کو میں ایسے ہی منظور نہیں تو دروازہ کھلا ہے تم جاسکتی ہو !!!" وہ سرد لہجے میں بولا

عروہ اٹھ کر اس کے پاس آئی اور دوزانوں ہو کر اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی

" شیری !! تم میری جان ہو ، اگر مجھے تمہاری خاطر اپنے پیرنٹس کو بھی چھوڑنا پڑا تو میں چھوڑ دونگی لیکن کوئی درمیانی راہ نکالنے کی کوشش تو کرو ---" اس نے شہریار کا ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے لگایا

" آخر میں کیا کروں ؟؟ تم پاکستان جانے کو راضی نہیں اور بابا سائیں لندن آنا نہیں چاہتے --"شہریار زچ آکر بولا

" دیکھو شیری !! اوپر والے نے ہمیں ایک گولڈن چانس دیا ہے تمہارے بابا سائیں ہسپتال میں ہیں انہیں علاج کے بہانے ادھر بلا لو باقی میں خود دیکھ لونگی --" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

" تم کیا دیکھ لو گئی ؟؟ "

" دیکھوں جب وہ تمہیں میرے ساتھ خوش دیکھیں گے تو خود ہی شادی پر راضی ہو جائینگے ویسے بھی جب تک وہ مجھ سے ملینگے نہیں انہیں میرے بارے میں کیسے پتا چلیگا کہ ان کا بیٹا میرا اسیر ہے " وہ ناز سے بولی

"ٹھیک ہے میں کچھ سوچتا ہوں !! "وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کر کے کھڑا ہو گیا

عروہ نے میز سمیٹ کر برتن سنک میں رکھے

" کافی پینے چلیں !!! " وہ شہریار کے پاس آئی

" یار کم از کم کافی بنانا تو سیکھ لو !! "

" کتنے کنجوس ہو اتنے بڑے بلین ائیر کی گرل فرینڈ اب کیا کچن میں کام کرے گی ؟؟ " عروہ نے منہ بنایا تبھی اس کا فون بجا

" ممی کی کال آرہی ہے ---" عروہ نے فون اٹھایا تو کال مس ہو گئی

" اچھا میں چلوں !! تم آرام سے بیٹھ کر اپنے بابا سائیں کو بلانے کا پروگرام بناؤ ---" وہ آرام سے اس کے گالوں کو چومتی باہر نکل گئی

شہریار بہت دیر بیٹھا سوچتا رہا عروہ کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کیلیئے اسے بابا سائیں کی ضرورت تھی اور اس مقصد کیلئے اسے رخسار آپی کو اعتماد میں لینا تھا اس نے

کلائی پر بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا اور اپنا سیل اٹھا کر رخسار آپی کو فون ملانے لگا ---

بیل جاتی رہی اس نے کئی بار فون ملایا پر بیل جاتی رہی تھک ہار کر وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

فجر کی اذان ہو چکی تھی سویرا جلدی سے نماز پڑھ کر شاہ بی بی کے کمرے کی جانب بڑھی دروازہ نیم وا تھا اس نے اندر جھانکا تو شاہ بی بی نماز کی چوکی پر بیٹھی نظر آئیں

" اسلام علیکم !! شاہ بی بی "

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ "

"آپ کب واپس آئیں مجھے تو پتا ہی نہیں چلا "

" رات دیر سے واپسی ہوئی رخسار نے بتایا تم بھوکی ہی سو چکی ہو ---"

" جی بس وہ ایسے ہی نیند آ گئی -- "

" سویرا بیٹی اپنی پھپھو کی باتوں کا برا مت مانا کرو اور دیکھو آئندہ ایسے بھوکے پیٹ مت سونا !! کیوں اپنے باپ کو قبر میں پریشان کرتی ہوں ؟؟ "

"تایا سائیں کیسے ہیں !! "

"پہلے سے تھوڑا بہتر ہے !!"

" گھر کب آئینگے !!"

" بس اس کی شوگر کنٹرول ہو جائے تو بڑا ڈاکٹر آپریشن کریگا پھر تمہارے تایا سائیں گھر آئینگے تم بس دعا کیا کرو !!"

" اچھا شاہ بی بی میں ناشتہ بنا لوں ----"

" ہاں بنا لو اور سنو صغراں مائی کو ساتھ لگا لینا " وہ تسبیح گھماتے ہوئے بولیں

سویرا کچن میں آئی تو رخسار بجو اور صغراں مائی پہلے سے ہی ناشتہ بنانے میں لگی ہوئی تھیں --

" سویرا شاباش جلدی سے یہ دودھ کا گلاس ختم کرو اور پھر یہ برتن میز پر لگاؤ -- "

جلدی جلدی سے انڈے تلتے ہوئے رخسار نے ساتھ رکھا دودھ کا گلاس اس کی جانب بڑھایا

"بجو آپ !! "

" بس اب ایک لفظ اور نہیں یہ گلاس جلدی سے ختم کرو !! "رخسار نے اسے ٹوکا

سب کا ناشتہ بن چکا تھا حویلی کے سارے افراد ناشتہ اپنے اپنے کمروں میں کرتے تھے ہاں دوپہر اور رات کا کھانا ساتھ کھایا جاتا تھا رخسار ملازموں کے ہاتھوں ناشتہ بھجوا رہی تھیں تبھی انٹر کام بجا رخسار نے بات کی اور مڑی

" مائی !! شاہ بی بی اور امی کا ناشتہ شاہ بی بی کے کمرے میں لے جاؤ " رخسار نے ٹرے سجا کر صغراں کو تھمائی

" سویرا میں ان کو ناشتہ کرا کر آتی ہوں تمہارا انڈہ پراٹھا یہ رکھا تم بھی جلدی سے ناشتہ کر لو آج ہم دونوں بابا سائیں سے ملنے جائینگے --" وہ اپنا اور اپنے شوہر کا ناشتہ لیکر باہر چلی گئی

سویرا نے بے دلی سے ناشتہ کیا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی کمرے میں آکر بیٹھی ہی تھی کہ اس کی نظر میز پر رکھے رخسار کے فون پر پڑی وہ فون اٹھا کر اسے گھورتی رہی پھر رخسار کے کمرے کی جانب بڑھی ارادہ انہیں فون واپس کرنے کا تھا

کمرہ خالی تھا اکرم بھائی آفس جا چکے تھے وہ فون کو ہاتھ میں دبوچے ہوئے رخسار کو

ڈھونڈتی ہوئی شاہ بی بی کے کمرے تک آئی ---

" رخسار بیٹی تمہارا تو شاہو سے رابطہ ہے اسے سمجھاؤ کے واپس آجائے اس کے آنے سے ہی تمہارے بابا سائیں کی طبعیت سنبھل جائیگی !! " زاہدہ تائی کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی

" امی جی !! وہ نہیں مانتا کہتا ہے سویرا کو اس کی زندگی سے نکال دیں تب ہی آئیگا ---" رخسار نے جواب دیا

" شاہ بی بی اب آپ ہی کچھ کریں !! اگر ان کو کچھ ہوگیا تو !!! " زاہدہ تائی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں

" زاہدہ !! میں مجبور ہوں ایک طرف اگر پوتا ہے تو دوسری طرف پوتی !!!! "

سویرا خاموشی سے دروازے سے ہٹ گئی اس کی ذات سے آج اس کے پیارے تکلیف میں تھے ---

" اے سویرا چل جلدی سے کچن میں جا اور سارے برتن صاف کر کے رکھ ---" پاس سے گزرتی پھپھو نے اسے کچن کا راستہ دکھایا

سویرا کیچن میں ناشتے کے برتن دھونے میں مصروف تھیں جب رخسار اندر داخل ہوئی اور سویرا کو برتنوں کے ڈھیر سے الجھتا دیکھ کر وہ تیزی سے اس کے پاس آئی

" سویرا !!! یہ تم برتن کیوں دھو رہی ہو صغرا مائی کدھر ہے ؟؟ ویسے بھی تمہارے سر پر کیا کم کام ہیں ، جب سے بابا سائیں ہسپتال گئے ہیں پھپھو نے بھی گھر کی

ساری ذمہ داری تم پر ڈال دی ہے آنے دو بابا سائیں کو ایک ایک بات بتاؤں گی

انہیں ----" رخسار نے اس کے ہاتھ سے برتن چھڑا کر نلکا بند کیا

" رخسار بجو کرنے دیں !! بس تھوڑے سے ہی تو برتن ہیں پھوپھو ناراض ہو جائیں گی

!! " وہ عاجزی سے بولی

" غضب خدا کا یہ تمہیں تھوڑے سے برتن دکھتے ہیں ویسے یار تم بھی کیا سوچتی ہوگی

کہ میں منہ پر کتنا پیار جتاتی ہوں اور جب تم پر پھوپھو ظلم کرتی ہیں تو چپ رہ جاتی

ہوں " وہ افسردگی سے بولی

" نہیں نہیں رخسار بجو ایسا مت کہیں ایک آپ ہی تو ہیں جو مجھے پیار کرتی ہیں ورنہ

میں تو !!! میں تو کچھ بھی نہیں " اس کی آنکھوں میں نمی امنڈ آئی

"پھوپھو تم پر اس قدر ظلم ڈھاتی ہیں اور تم اف کیئے بغیر ان کی ہر بات کو مانتی ہوں!! کام کیئے جاتی ہے !! یاد رکھو سویرا تم بھی اس گھر کی بیٹی ہوں انکار کرنا سیکھو اپنا حق پہچانو خدا کے لئے اپنے آپ کو اس طرح ختم مت کرو!! دیکھنا ایک دن آئے گا جب شہریار پلٹے گا اور تمہیں اس حویلی سے دور بہت دور لے جائے گا پریوں کے دیس میں.. !!"

سویرا نے ایک نظر رخسار کو دیکھا اور پھیکی سی ہنسی ہنس کر نلکا کھول کر برتن دھونے لگی

"اچھا چلو دھو لو برتن لیکن ایک گھنٹے کے اندر اندر تیار ہوجاؤ !! میں بھی تیار ہو کر آتی ہوں مل کر بابا سائیں سے ملنے چلتے ہیں مجھے پتا ہے وہ ہمیں یاد کر رہے ہوں گے..." رخسار اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کچن سے نکل گئی

سویرا جلدی جلدی سارے کام نپٹاکر اپنے کمرے میں آئی الماری کھول کر ایک سادہ سا جوڑا نکالا اور جلدی سے تیار ہو گئی باہر نکلی تو سامنے ہی رخسار اور زاہدہ تائی چادر اوڑھے اس کا انتظار کر رہی تھی

"بجو میں ریڈی ہوں !! " وہ بولتی ہوئی اندر آئی

" رخسار تو ہاسپٹل جا رہی !! بی بی تم کہاں جا رہی ہو " پاس بیٹھی فرزانہ پھپھو نے اعتراض کیا

"پھوپھو میں سویرا کواپنے ساتھ ہسپتال لے کر جا رہی ہوں !!! پرسوں جب میں ہسپتال گئی تھی تو بابا سائیں اسے یاد کر رہے تھے۔۔۔" رخسار کھڑے ہوتے ہوئے

بولی

"کوئی ضرورت نہیں ہے !! اس کے منحوس وجود کو ہسپتال لے جانے کی !! اپنے ماں باپ کو تو کھا چکی ہے اب کہیں میرے بھائی کو کچھ نہ ہو جائے۔۔۔بس یہ نہیں جائےگی ۔۔۔" وہ قطعی لہجے میں بولیں

" امی آپ پھپھو سے کہیئے نا !!سویرا کو جانے دیں ۔۔۔" رخسار نے زاہدہ تائی کو مخاطب کیا

"رخسار بیٹی بحث نہیں کرتے !! اور سویرا تم اندر جاؤ شاہ بی بی گھر پر رک رہی ہیں ان کا خیال رکھنا اور فرزانہ باجی آپ ہمارے ساتھ چلیں ۔۔" زاہدہ کھڑی ہو گئی

سویرا بے یقینی سے اپنی ماں جیسی تائی کا بدلتا روپ دیکھ رہی تھی ---

" اے لڑکی کھڑی کیا دیکھ رہی ہے ؟ جا اندر جا ...!!!! " فرزانہ نے اس کا سکتہ توڑا

سویرا آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے پلٹ کر واپس اپنے کمرے میں آگئی

آج اس کا دل دکھ سے پھٹ گیا تھا اس کی تائی جنھوں نے اسے اتنے پیار سے پالا اور

نکاح کے بعد بھی اتنا سپورٹ کیا آج وہ بھی بدل گئی تھیں---

وہ کمرے میں چکر پر چکر کاٹ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کریں

کہ سب ٹھیک ہو جائے اور لوگ اس سے نفرت نہ کریں---

تھک ہار کر وہ وضو کرنے چلی گئی اور پھر جائے نماز بچھا کر نفل پڑھنا شروع ہو

گئی.....

نماز پڑھ کر دوپٹہ ڈھیلا کرتے ہوئے وہ شاہ بی بی کے کمرے میں کھانے کا پوچھنے آئی --

"سویرا تم ہسپتال کیوں نہیں گئی ؟؟" شاہ بی بی اسے دیکھ کر حیران ہوگئی

" بس بی بی ایسے ہی !! آپ بتائیں کھانے میں کیا پکانا ہے ---؟" سویرا نے بات ٹالی

"ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو!!!" انہوں نے اسے پاس بلایا جو بھی تھا وہ ان کے سب سے لاڈلے چھوٹے بیٹے کی نشانی تھی

" مجھے سب خبر ہے یقینا فرزانہ تمہیں چھوڑ گئی ہو گی !! آنے دو اس کو آج !! دیکھو ایک بات تم بھی سمجھ لو سویرا کتنی بار سمجھا چکی ہوں بیٹا یہ گھر تمہارا بھی ہے تم فرزانہ کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو اس کی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا کرو ----" وہ پانی کا خالی گلاس اسے پکڑاتے ہوئے بولیں

" وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا تم خوش رہا کرو فرزانہ کے سامنے مت آیا کرو اور فکر مت کرو تمہارے تایا سائیں جلد ٹھیک ہو کر گھر آجائیں گے پھر کسی کی ہمت نہیں ہوگی تم پر انگلیاں اٹھانے کی -----"

"تم نے سنا بھی ہے میں کیا کہہ رہی ہوں بس اس خالی گلاس کو ہی گھورے چلی جا رہی ہوں طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟؟؟ " شاہ بی بی نے اسے ٹوکا

"شاہ بی بی میری زندگی بھی تو ایسے ہی ہے نا بالکل خالی کھوکھلی ویران اس تانبے کے

گلاس کی طرح کوئی رنگ ہی نہیں ہے ، میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی

"تم ایسا کیوں سوچتی ہوں تمہارے تایا تم سے کتنا پیار کرتے ہیں میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں خدا کے لئے خود پر ترس کھانا چھوڑ دو!!! " انھوں نے اسے ٹو کا

"شاہ بی بی آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں ؟؟ بتائیں نہ کرتی ہیں نا ؟؟ شاہ بی بی میں سسک سسک کر زندگی نہیں گزارنا چاہتی آپ مجھ پر رحم کریں !!! آپ پلیز انہیں واپس پاکستان بلالیں آپ بلائینگی تو وہ ضرور آئینگے !!! آپ ان کی دوسری شادی کروا دیں پلیز !!! مجھے مجھے سب کی نفرت سے بچالیں !!! میں تائی امی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی !! آپ کو میرے بابا کا واسطہ !!! " وہ بری طرح سسک اٹھی

" اور تم ؟؟ سویرا تمہارا کیا ہوگا ؟؟ " انہوں نے بغور اپنی پوتی کو دیکھا

" میری خاطر پورے گھر کو داؤ پر مت لگائیں میرا انٹر کا رزلٹ آنے والا ہے آپ پلیز میرا داخلہ میڈیکل کالج میں کروا دیں مجھے ہاسٹل بھیج دیں میں تعلیم مکمل کرنا چاہتی ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو !!!" اس نے امید بھری نظروں سے انہیں دیکھا

" اچھا تم جاؤ آج آرام کرو کام کاج صغراں دیکھ لے گئی ---" انہوں نے اسے ٹالا

" شاہ بی بی !! آپ ----"

" سویرا تم جاؤ !!! ابھی میں زندہ ہوں فکر مت کرو مجھے سوچنے دو ----"

شہریار آفس میں ایک ڈیلیگیشن سے میٹنگ میں مصروف تھا ---

" اوکے مسٹر شہریار تو ڈیل فائنل ؟؟ " کے اینڈ کو کے مالک جونس نے پیپر سائن کر کے سر اٹھایا

" یس جونس !! اٹس ڈن !! " شہریار نے ہاتھ ملایا وہ بیحد خوش تھا لندن کا ہر بزنس مین اس بلین ڈالر اکاؤنٹ کو حاصل کرنا چاہتا تھا جو آج اس کے پاس تھا کامیابی کی راہ میں ایک اور قدم --

" شہریار بڈی اب پارٹی ڈیو ہے !! "تیس سالہ جونس نے کہا

"جی ضرور میں آج ہی ریسٹورنٹ بک کرواتا ہوں ؟! "

"آج نہیں بڈی !! میں ایک ماہ کیلئے ڈلاس جا رہا ہوں واپس آکر تمہارے گھر پر ڈنر

کرونگا ۔۔۔" جونس نے اپنے نئے پارٹنر شہریار کو توصیفی نگاہوں سے دیکھا

"Done will do dinner at my place After you come back ... _"

جونس کے جانے کے بعد وہ ریلیکس ہو کر سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا ۔۔۔

" سر !!مس عروہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں !! " انٹرکام پر اس کی سیکریٹری کی آواز گونجی

" اوکے سینڈ ہر ان !!! بھیج دو ...." وہ سکون سے بولا

" ہیلو شیری !!!۔۔۔" عروہ ایک خوشگوار جھونکے کی مانند اندر آئی

" کیا بات ہے آج تو اسمائل کررہے ہوں ----" وہ اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی

شہریار نے ایک نظر عروہ کے خوبصورت چمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا کوئی تو تھا جو اس کی خوشیوں میں خوش تھا شہریار نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر اچانک اسے گھسیٹ کر اپنی آغوش میں لے لیا---

عروہ حیران تھی یہ اسٹون مین جو شادی سے پہلے ہاتھ پکڑنا بھی گناہ سمجھتا تھا آج اسے اپنی آغوش میں لیئے اس کے بالوں میں منھ چھپا رہا تھا !!! عروہ نے ایک آسودہ سی سانس لی اور اپنی بانہیں شہریار کے گلے میں ڈال دیں

شہریار عروہ کو لیکر بے خود ہورہا تھا جب اس کا فون بجنا شروع ہوا -----

شاہ بی بی کالنگ !!!! اس کی نظر فون پر پڑی

اس نے عروہ کو آرام سے خود سے علیحدہ کیا ---

" کیا ہوا شیری !!! ؟؟ " عروہ بدمزہ ہوئی

شہریار فون کو گھورے چلے جا رہا تھا ۔

" شیری کیا ہوا ؟؟ کس کا فون ہے ؟؟ ایسے کیوں فون کو گھورے جا رہے ہو ؟؟ "

وہ زچ ہوئی

" عروہ تم جاؤ !! " شہریار نے فون اٹھایا اور کان سے لگاتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا

یہ شہر کے ایک بہت ہی جدید ہاسپٹل کا وی وی آئی پی کمرہ تھا جس میں باوقار سے بابا سائیں لیٹے ہوئے تھے ان کے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی اور چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں چھائی ہوئی تھیں تبھی ہلکے سے کھٹکا ہوا اور دروازہ کھول کر ان کی جان سے عزیز بیگم زاہدہ ان کے پیچھے پیچھے فرزانہ اور رخسار اندر داخل ہوئی ---

"اسلام علیکم بابا سائیں !! " رخسار نے سلام کیا

"وعلیکم السلام !! بیٹی " وہ اس کے پیچھے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے ۔

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ " زاہدہ بیگم نے ان کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

بابا سائیں نے ایک نظر زاہدہ کی لال سرخ آنکھوں کو بغور دیکھا ---

"آپ اپنا خیال نہیں رکھ رہی ہیں!! " وہ ناراض لہجے میں بولے ۔

" بھائی صاحب !! بھابھی تو بس دن رات روتی رہتی ہیں پہلے ہی ایک شیرو کا دکھ کم تھا جو اب آپ بھی اس منحوس لڑکی کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں ---" فرزانہ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا

" پھپھو پلیز ابھی ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسی باتیں مت کریں !!! " رخسار

نے انہیں ٹوکا

"زاہدہ بیگم !! سویرا کدھر ہے ؟؟ " وہ ساری باتیں اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگے

" وہ !! وہ گھر پر شاہ بی بی اکیلی تھیں اس لیئے ان کے ساتھ رک گئی !!! " زاہدہ بیگم تھرماس سے یخنی نکال کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولیں

" مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی میں ایک ہفتے سے ہسپتال میں ہوں اور آپ اس بچی کو ایک دن بھی مجھ سے ملانے نہیں لائیں !!! " انہوں نے تاسف سے کہا

" بھائی صاحب !! بھابھی سے ناراض مت ہوں میں نے اسے منع کیا تھا ۔۔۔" فرزانہ نے کہا

" کیوں ؟؟ فرزانہ کیوں منع کیا ؟؟ وہ میری بیٹی ہے میرے مرحوم بھائی کی نشانی

!! آئندہ اگر کسی نے بھی اسے میرے پاس آنے سے روکا تو !!! " ان کا سانس

اکھڑنے لگا

رخسار نے جلدی سے بیل بجا کر نرس کو بلایا جلد ہی نرس اور ڈاکٹر اندر داخل ہوئے

" ریلیکس سر !! "

ڈاکٹر نے انہیں چیک کر کے سکون کا انجکشن دیا اور نرس کو ڈرپ تبدیل کرنے کی

ہدایت دینے لگا دیکھتے ہی دیکھتے بابا سائیں غنودگی میں چلے گئے ---

" دیکھیئے ان کی حالت ابھی بہتر نہیں ہے شوگر کنٹرول نہیں ہورہی اور بلڈ پریشر بھی

نارمل نہیں ہے اس وقت کسی بھی قسم کا ذہنی دباؤ ان کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا

ہے کوشش کریں انہیں بالکل بھی اسٹریس نہیں ہو۔۔۔'' اس نے تینوں خواتین کو سمجھایا۔۔

شاہ بی بی کے کمرے سے نکل کر سویرا پہلے کچن میں گئی جہاں صغریٰ کام میں مصروف تھی اسے کھانا پکانے کی ہدایات دے کر وہ ناک کی سیدھ میں چلتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی اور خاموشی سے بیڈ کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اور بہت دیر تک اپنی جھولی میں رکھے ہاتھوں کو تکتی رہی بائیں ہاتھ میں ہیرے کی ایک نازک سی انگوٹھی جگمگا رہی تھی جو نکاح کے وقت شہریار نے اسے اپنے بابا سائیں کے کہنے پر مجبوراََ پہنائی تھی اس وقت وہ بچی تھی رویوں کو نہیں سمجھتی تھی لیکن آج وہ ایک سمجھدار دوشیزہ کا روپ دھار چکی تھی اسے اپنے اور شہریار کے رشتے کا احساس تھا شہریار کی بیگانگی کا اس کے وجود سے انکاری ہونے کا اپنے رد ہونے کا بھرپور احساس تھا

اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے اپنے بابا یاد آرہے تھے !! دل بہت دکھا ہوا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر دل کھول کر رو رہی تھی اپنی قسمت کو اپنے مقدروں کو رو رہی تھی ---

" اتنی بے عزتی اور بے توقیری ،اللہ کبھی بھی کسی کو یتیم اور محتاج نا بنانا ---" وہ سسک رہی تھی

بابا سائیں کی شفقت، تائی امی کی محبت، رخسار بجو کی بے لوث دوستی نے اسے سنبھال رکھا تھا لیکن اب ناجانے کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب رشتے اسے ایک ایک کرکے چھوڑ جائینگے ---

سویرا کو آرام کرنے کا کہہ کر وہ سوچ میں ڈوب چکی تھیں جو بھی تھا اب اس مسئلے کو حل کرنا تھا اس سے پہلے نازک رشتوں کی دراڑ بڑھتے بڑھتے ایک بڑے خلا میں تبدیل ہوجاتی بہتر تھا اس دراڑ کو بھر دیا جاتا !!

کافی سوچ بچار کے بعد وہ جاء نماز بچھا کے نفل پڑھنا شروع ہوگئیں ان کے نزدیک ہر مشکل کا حل سوہنے رب کی عبادت نماز پڑھنے میں تھا۔۔۔

نفل عبادت سے فارغ ہو کر وہ پرسکون ہو چکی تھی انہوں نے سرہانے رکھا فون اٹھایا

" زاہدہ !! آج فرزانہ کو ہسپتال میں رات رکنا ہے، اسے بتا دو اور تم اور رخسار بھی سلیم سے ملکر جلد واپس آؤں ۔۔۔" انہوں نے ہدایت دی

فون رکھ کر انہوں نے انٹرکام ملایا

" صغراں !! زاہدہ بیگم اور رخسار جیسے ہی گھر آئیں انہیں میرے کمرے میں بھیجو ---"

ان کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ کسی نتیجے پر پہنچ چکی ہیں

عصر کی نماز کے بعد زاہدہ بیگم اور رخسار گھر واپس لوٹیں تو صغراں نے انہیں شاہ بی بی کا پیغام دیا وہ دونوں چادر اتار کر تہہ کرتی ہوئی شاہ بی بی کے کمرے کی جانب بڑھیں

" اسلام علیکم !! " اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا

"وعلیکم السلام " انہوں نے سر کے اشارے سے جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا

'' شاہ بی بی آپ نے یاد کیا ؟؟ '' زاہدہ تائی بیٹھتے ہوئے گویا ہوئیں

'' اب سلیم کیسا ہے اس کی طبیعت کیسی ہے '' انھوں نے سنجیدگی سے بیٹے کی طبیعت پوچھی

'' ابھی تو ویسے ہی ہیں بڑا ڈاکٹر کہتا ہے شوگر کنٹرول ہوگی تب ہی کچھ کرینگے ---''

'' زاہدہ بیگم !! ہم نے آج بہت سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ لیا ہے ---'' وہ تسبیح گھماتے ہوئے بولیں

'' جی شاہ بی بی !! آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر !! آپ حکم کریں ---''زاہدہ بیگم

نے ان کے ہاتھ تھامے

" سویرا ہماری پوتی !! ہمارے دل کا ٹکڑا ہے تو دوسری طرف شاہو ہماری جان ہے ہم نے یہ رشتہ بہت سوچ سمجھ کر جوڑا تھا بہو !! اور وہ تو تمہارے اپنے ہاتھوں کی پلی بچی ہے اور میں اب تم سب کے رویوں کو دیکھ رہی ہوں اس لیئے میں نے سوچا ہے کے سویرا کی رخصتی کردی جائے ---"

" مگر !!! " زاہدہ بیگم نے کہنا چاہا

" اگر مگر کچھ نہیں !! کیا تمہیں سویرا اپنی بہو کے روپ میں قبول ہے یا نہیں اپنی بات کرو زاہدہ !! " وہ ان کی بات کاٹ کر دو ٹوک لہجے میں بولیں

" شاہ بی بی سویرا میری بیٹی ہے میں تو خود کب سے اسے رخصت کروانا چاہتی ہوں

مگر شاہو !! وہ تو مانتا ہی نہیں شاہ بی بی پانچ سال ہونے والے ہیں بات تک نہیں کرتا بتائیں میں کیا کروں ؟ " زاہدہ لاچاری سے بولیں

رخسار بچے یہ میرا فون پکڑ اور شاہو کا نمبر ملا ابھی سب کے سامنے بات ہوگی ---" وہ اپنا فون رخسار کی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں

رخسار نے ان کے ہاتھ سے فون لیا ایک نظر اپنی پریشان بیٹھی ماں کو دیکھا اور پھر فون ملا کر ہینڈز فری کر کے میز پر رکھ دیا --

بیل جا رہی تھی اور وہ سب دم سادھے فون کو دیکھ رہے تھے --

شہریار اپنے فون پر شاہ بی بی کا نام جگمگاتا دیکھ کر ایک دم چونک گیا اس نے تیزی

سے عروہ کو خود سے جدا کیا اور اسے واپس جانے کا کہتا ہوا فون اٹھا کر کانوں سے لگاتے ہوئے سیدھا باہر نکل آیا---

"شاہ بی بی !! شاہ بی بی یہ آپ ہی ہیں نا !!!!" وہ ابھی تک بے یقینی کا شکار تھا---

گاڑی کے قریب پہنچ کر تیزی سے ڈرائیور کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا

" السلام علیکم ، کتنے سالوں کے بعد آپ نے مجھے یاد کیا ہے مجھے تو لگا آپ مجھے اپنے شاہو کو بھول ہی گئی ہیں !!" نا چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کرگیا

" وعلیکم اسلام !! راستہ تو تم بھولے بیٹھے ہو !! " ٹھہرے ہوئے لہجے میں شاہ بی بی کی آواز ابھری

"آپ سب جانتی تو ہیں ! میں تو آپ کو بابا سائیں کو امی کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہوں لیکن لگتا ہے ادھر کسی کو میری فکر نہیں خیر آج اتنے سالوں کے بعد آپ نے مجھے یاد کیا ہے کہیئے کیا حکم ہے-- " وہ مؤدبانہ انداز میں بولا

"دیکھ شہریار تو گھر چھوڑ گیا ہمارے فیصلوں سے ٹکرا گیا پھر بھی ہم نے کچھ نہیں کہا بلکہ الٹا تیرے بینک میں لاکھوں پاؤنڈز ڈلوائے کہ تجھے پریشانی نہ ہو ، تو نے پلٹ کے ، ضد میں آکر مڑ کے نہیں دیکھا فون نہیں کیا اور ادھر ہم تیری جان و مال کا صدقہ دیتے رہے چار سال سے بھی اوپر ہو گئے ہیں تجھے گھر چھوڑے اب تو اپنی ضد چھوڑ دے واپس آجا !! تیرا باپ اسپتال میں پڑا ہے بس اب بس کر اور واپس حویلی آجا---"

"میں آجاتا ہوں مگر پھر اس کا اب کیا کریں گی؟؟ " اس نے درپردہ سویرا کی بات کی

"بس تو آجا !! تو تیری دلہن کی رخصتی کروالینگے --" وہ اطمینان سے بولیں

"مجھے رخصتی نہیں کروانی شاہ بی بی آپ یہ اچھی طرح جانتی ہیں ---" وہ آستین فولڈ کرتا ہوا بلیو ٹوتھ کانوں میں لگا کر ڈرائیو کرنے لگا

"کیا مطلب !! بالکل نہیں کروانی یا ابھی نہیں کروانی؟؟؟" سنجیدگی سے پوچھا

"یہ رشتہ آپ لوگوں نے زبردستی جوڑا تھا میں کبھی بھی اسے رخصت نہیں کرواؤں گا آپ اس رشتے کو ختم کردیں تو میں بھی واپس آجاونگا ---"

"رشتہ ختم کردیں؟؟؟ وہ تیری عزت ہے عزت تو اس سے ایسے منھ نہیں موڑ سکتا !! بچپن سے تیرے نام پہ بیٹھی ہے تیرے نکاح میں ہے !! تو اتنا بے غیرت کیسے ہوسکتا ہے کہ اپنی نکاحی بیوی سے رشتہ توڑ کے اسے کسی اور کے حوالے کر دے ؟؟؟ آخر تجھے اعتراض کیا ہے ؟؟"

" شاہ بی بی پلیز میری بات کو سمجھیں وہ مجھ سے عمر میں بہت چھوٹی ہے حویلی میں پلی بڑھی ایک دبو سی مشرقی لڑکی میرے ساتھ نہیں چل سکے گی میں دنیا گھومنا چاہتا ہوں میں اپنی بیوی کے ساتھ مل کے قدم سے قدم ملا کر زمانے کا سامنا کرنا چاہتا ہوں مجھے اپنی ہم عمر بیوی چاہیے پڑھی لکھی ماڈرن مضبوط لڑکی !!!" اس نے ہزاروں بار کی کہی بات دھرائی

"جب وہ تیرے نکاح میں آئی تھی اس وقت بچی تھی اور اب وہ جوان ہو چکی ہے

ہمارے سات پشتوں میں اتنی خوبصورت لڑکی نہیں گزری ہے اور پڑھ بھی رہی ہے انٹر کا امتحان دیا ہے ابھی !! سگھڑ ہے نمازی ہے اور بڑے صاف دل کی لڑکی ہے میری سویرا ----" انہوں نے تحمل سے کہا

"میں مانتا ہوں وہ بہت اچھی لڑکی ہے اس میں سبھی کچھ ہے مگر پھر بھی اس میں مجھے صرف ایک کزن روتی دھوتی بچی نظر آتی ہے میں اپنی پوری زندگی ایسے بے جوڑ رشتے میں بندھ کر نہیں گزار سکتا مجھے اپنا ہم عمر ساتھی چاہیے----" وہ گویا ہوا

"ایسی جیون ساتھی تو خوش قسمتی سے ملتی ہے !! شہریار تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے تمہیں اس لڑکی کے قابل نہیں ہوں---" ان کے لہجے میں بلا کا دکھ تھا

"شاہ بی بی !! آپ ایک دفعہ میرا نظریہ بھی تو دیکھیں کیا آپ کو نہیں لگتا کہ یہ بے

جوڑ شادی میرے ساتھ ناانصافی ہے کم از کم جیون ساتھی تو انسان کی پسند کا ہونا چاہیے ؟؟ یا ساری زندگی انسان اپنے ناپسندیدہ شخصیت کے ساتھ گزار دے آپ ایک دفعہ میری بات کو تو سمجھیں میری اس سے نہیں بنتی نا ہی بنے گئ !!!" وہ زچ ہوا

"دیکھ شاہ !! دنیا میں میں نے ایسے بہت سے جوڑے دیکھے ہیں جن کی آپس میں نہیں بنتی ذہنی مطابقت نہیں ہوتی خیالات نہیں ملتے اور وہ الگ ہو جاتے ہیں رشتے ٹوٹ جاتے ہیں مگر تیری طرح بغیر جانے، بغیر دیکھے بغیر پرکھے کون اپنی بیوی کو چھوڑتا ہے ؟؟ نکاح ایک پاکیزہ رشتہ ہے اسے مذاق مت بنا !! میں تیری ہر بات مان لو گی لیکن پہلے تو سویرا کو جان تو لے پرکھ تو لے ایسے مفروضات کی بنا پر اسے چھوڑنا ظلم ہے اور اب وہ کوئی اتنی بھی بچی نہیں ہے آٹھ دس سال کا فرق تو کوئی فرق نہیں ہوتا ۔۔۔" انہوں نے سمجھداری سے بات آگے بڑھائی

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں ؟؟" وہ الجھا

" دیکھ ادھر پوری برادری کو پتا ہے کہ سویرا تیرے نکاح میں ہے اب اگر تو اسے ملے بغیر ہی چھوڑ دیتا ہے تو ہمارے خاندان کی بنیادیں ہل جائیں گی کوئی بھی پھر آپس میں رشتہ کرنے کی نہیں سوچے گا اس لیئے پتر تو واپس آ !! اسے رخصت کروا پھر سال بھر بعد بھی اگر تجھے وہ نا بھائے تو پھر تیرا کوئی انتہائی فیصلہ کرنا حق پر ہوگا !! سوچ لے اس طرح تیری سسکتی تڑپتی ماں بھی تجھ سے مل لیگی اور تیرے باپ کو بھی چین ملیگا۔۔۔" شاہ بی بی نے سمجھایا

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں !! کے اگر ایک سال کے عرصے میں میری اس سے نہیں بنی تو میں اسے طلاق دے سکتا ہوں ؟؟ آپ اور بابا سائیں میرا ساتھ دینگے ؟؟ " اس نے بے یقینی سے پوچھا

" ہاں مانا کے ہمیں بہت دکھ ہوگا لیکن یہ اطمینان تو ہوگا کہ تو نے کوشش کی اس رشتے کو نبھانے کی !! میں مرنے کے بعد اپنے فاروق کو منھ تو دکھا سکونگی ----" وہ سنجیدگی سے بولیں

" ٹھیک ہے شاہ بی بی !! مجھے منظور ہے لیکن آپ بھی یاد رکھیئے گا کہ بات صرف ایک سال کی ہے اس کے بعد میں آزاد ہونگا اپنی پسند سے شادی کر کے زندگی گزارنے کیلئے ---" وہ توقف کر کے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا

"چل اب جلدی سے فلائٹ بک کروا اور آجا !! " انہوں نے پیار سے کہا

" میں ٹھیک تین بعد پاکستان میں ہونگا ---"

عروہ انتہائی حیرت سے شہر یار کو آفس سے باہر جاتا دیکھ رہی تھی !! آج پہلی دفعہ شہریار نے پیش قدمی کی تھی اسے چھوا تھا اور پھر صرف ایک فون کال کے لئے اسے بے دردی سے خود سے الگ کر کے چلا گیا تھا اسے حد سے زیادہ بے عزتی کا احساس ہو رہا تھا آنکھیں نم ہو رہی تھی اس نے سائیڈ پر پڑا اپنا پرس اٹھایا سن گلاسس آنکھوں پر لگائے اور باہر نکل آئی !! پارکنگ میں دور دور تک شہریار کی گاڑی کا نام و نشان تک نہیں تھا یعنی وہ اسے چھوڑ کر جاچکا تھا وہ پژمردہ انداز میں چلتی ہوئی اپنی گاڑی تک آئی پرس سیٹ پر پھینکا اور خود سیٹ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ کر سر سٹیئرنگ سے لگا کر رونے لگی ---

کافی دیر بعد اس نے سر اٹھایا اس کی خوبصورت سبز آنکھیں رونے سے سرخ ہو چکی تھی ایک گہرا سانس بھر کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور پاس پڑا فون اٹھایا

"چار گھنٹے !! مجھے ادھر بیٹھے چار گھنٹے ہو گئے اور اس ظالم نے ایک فون بھی نہیں کیا

!!"وہ ٹائم دیکھتی ہوئی بڑبڑائی

کچھ سوچ کر اس نے شہریار کا نمبر ملایا جو مسلسل بزی جا رہا تھا

" شیری کال می !! " اس نے ٹیکسٹ کیا

کافی دیر تک کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے سلگتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی اور شہریار

کے گھر کی جانب روانہ ہو گئی ---

شہریار کے بڑے سے محل نما گھر کے ڈرائیو وے پر اس نے گاڑی پارک کی اور نیچے اتر

کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مین دروازے پر پہنچ گئی

بیل بجانے سے پہلے اس نے اپنی انگلیاں بالوں میں چلاتے ہوئے انہیں درست کیا

--

بیل بجائی اور جلدی سے اپنی شرٹ کو کھینچ کر درست کیا سلوٹیں دور کی !! بیل کا جواب نہیں آیا اس نے لیونگ روم کی کھڑکی سے اندر جھانکنے کی کوشش مگر دبیز پردوں کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آیا وہ پلٹ کر گاڑی کی طرف گئی اور اپنے پرس سے گھر کی چابی نکالی اور واپس اوپر آئی اب وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکی تھی پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا

" ہیلو !! شیری کہاں ہو ؟؟؟ " وہ آوازیں دیتی ہوئی آگے بڑھی اندر ہی شہریار کا بیڈروم تھا جسکا دروازہ ہلکا سا وا تھا اندر سے اس کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھی ----

وہ دھیرے سے آگے بڑھی سامنے ہی شیری جینز پہنے بنا شرٹ کے کانوں میں ہیڈفون لگائے اپنے آفس اسٹاف کو ہدایات دے رہا تھا ساتھ ہی ساتھ بیڈ پر ایک سوٹ کیس کھلا پڑا تھا جس میں وہ کپڑے رکھ رہا تھا شاید کسی بزنس ٹرپ پر جا رہا تھا ---

وہ غور سے اسے دیکھ رہی تھی لمبا چوڑا ورزشی جسامت والا شیری !! ایسے ہی تو وہ اس پر نہیں مر مٹی تھی بنا آواز کیئے وہ دھیرے سے آگے بڑھی اور شہریار کے برہنہ شانے سے سر ٹکا کر کھڑی ہو گئی ---

شاہ بی بی سے بات کرنے کے بعد شہریار اپنا مائنڈ بنا چکا تھا اس نے سب سے پہلے استنبول جانا تھا اپنی ایک بہت اہم میٹنگ کو جلدی سے نپٹا کر وہی سے پاکستان روانہ ہونا تھا !! وہ بھی تڑپ رہا تھا اپنے ماں باپ سے ، اپنی بہن سے ، سب سے بڑھ کر اپنی جان سے پیاری دادی شاہ بی بی سے ملنے کے لئے ، سارے کاموں سے نپٹ کر سیٹ بک کروا کر وہ نہا کر نکلا کے اسے رات کی فلائٹ سے ترکی روانہ ہونا تھا بستر پر بیگ رکھے وہ اپنی پیکنگ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی سیکریٹری کو ہدایات دے رہا تھا تب ہی اچانک کسی نے اس کے شانے پر سر رکھا وہ تیزی سے پیچھے مڑا---

"تم !! تم اس وقت ادھر کیا کررہی ہو ؟؟ " فون بند کرکے وہ عروہ کی جانب پلٹا

" میں کب سے تمہیں کال کر رہی تھی میسجز بھی چھوڑے کیا تم نے چیک نہیں کیا۔۔۔" اس نے ٹھنک کر کہا

" کیسے میسجز میں مصروف تھا بہر حال کہو کیسے آنا ہوا ؟ " وہ ٹی شرٹ اٹھاتے ہوئے بولا

"رہنے دو نا !! میں ہی تو ہوں " وہ اس کے ہاتھ سے شرٹ لیتی ہوئی بولی

"اپنی لمٹ میں رہو مجھے شادی سے ایسی بے تکلفی پسند نہیں !! " یہ کہہ کر اس نے اپنی شرٹ اس کے ہاتھ سے چھینی اور پہن لی

" اوہ !! اور آج صبح آفس میں جو میرے ساتھ بے تکلفی کا مظاہرہ کیا اسے کس کھاتے میں ڈالو گئے مسٹر شہریار ؟؟ " وہ غرائی

" دیکھو عروہ !! سویٹ ہارٹ میں اس وقت بزی ہوں تین گھنٹے میں مجھے فلائٹ پکڑنی ہے ایک دو ہفتے میں میں واپس آجاونگا پھر کھل کر بات کرینگے ---" اس نے سمجھایا

" شیری تم کدھر جا رہے ہو ؟؟ مجھے بتائے بنا --" وہ دو ہفتے کا سن کر حواس باختہ ہوئی

" میں ایک کام سے استنبول جا رہا ہوں وہاں تین دن ٹھہر کر پاکستان جاؤنگا ---"

" پاکستان !!!نہیں شیری ایسا مت کرو تم نے تو کہا تھا تم اپنے بابا سائیں کو یہی بلاؤ گے علاج کیلئے ----"

" عروہ !!! میرا جانا ضروری ہے بس دو ویک کی تو بعد ہے پھر میں واپس ادھر آجاؤں گا

تمہارے پاس ---"

"نہیں شیری میں میں !!! " وہ کہتے کہتے رک گئی اور پلٹ کر جانے لگی

شہریار نے تیزی سے اس کی کلائی تھام کر اسے روکا

" کہا جا رہی ہو ؟؟ "

"میں گھر جا رہی ہوں !! "

"کیوں !! اپنی بات تو مکمل کرو ---"

"شیری ہاتھ چھوڑو مجھے ابھی گھر جا کر پیکنگ کرنی ہے ڈیڈ سے بات کر کے سیٹ بک

کرانی ہے !! "

" تم کہاں جا رہی ہو ؟؟ "

" تم نہیں ہم !! میں تمہارے ساتھ جا رہی ہوں پہلے استنبول پھر پاکستان ---" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولی

" دماغ درست ہے تمہارا --- میں تمہیں ساتھ نہیں لے جاسکتا ---" وہ تپ گیا

"مگر کیوں ؟؟؟ پیار کرتے ہو مجھ سے شادی کیلئے پرپوز تک کرچکے ہو !! تو پھر ساتھ لے جانے میں کیا قباحت ہے ؟؟ یا پھر میں یہ سمجھوں کہ تم مجھ سے اتنے عرصے سے فلرٹ کررہے تھے ؟؟ " وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی

" عروہ !! جاؤ جو کرنا ہے کرو ---" وہ ضبط کرتے ہوئے اس کا ہاتھ جھٹک کر بولا

عروہ ایک نظر اس کے غصہ سے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی

وہ کانوں پر بلیو ٹوتھ لگائے مسلسل رخسار آپی سے باتوں میں مصروف تھا

"آپی آپ خود کو ایک بار تو میری جگہ رکھ کر سوچیں شادی زندگی کا ایک اہم ترین فیصلہ ہوتا ہے اور میرے سر پر تو آپ سب نے ایک ناپسندیدہ ہستی کو تھوپ دیا ہے --" وہ انہیں سمجھا رہا تھا

" شیرو کوئی اور راستہ نہیں ہے ؟؟ کیا تم واقعی اسے نہیں اپناؤ گئے ؟؟ "

"نہیں ...میرے نزدیک اس کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور آپ بیفکر رہیں میں اسے کسی ظلم و ستم کا نشانہ نہیں بناؤ گا بس ایک سال ہی کی تو بات ہے کرلونگا برداشت ---"

"تم اتنا منفی کیوں سوچ رہے ہوں سویرا کو ایک موقع دیکر تو دیکھو یقین کرو وہ ایک وفا شعار بیوی ثابت ہوگی تمہاری زندگی میں خوشیاں بھر دے گی -- "

"آپی پلیز مجھے سبز باغ دکھانا بند کریں مجھے کسی وفا شعار ٹائپ بیوی کی ضروت نہیں ہے اس لیئے براہ مہربانی مجھے قائل کرنے کی کوشش مت کریں۔--"

" شاہو !! اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا دیکھنا ایک دن تمہاری زندگی میں اس کی بہت اہم جگہ

بن جائے گی تمہیں نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت ہو جائیگی پھر میں دیکھوں گی کہ تم کیسے محبت سے منھ موڑو گئے ؟ ڈرو اس وقت سے جب تم سویرا سے محبت کی بھیک مانگو گے ۔۔ "

"سیریسلی آپی !! آپ مجھے بہت انڈر ایسٹیمیٹ کررہی ہیں بہرحال آپ کی اطلاع کے لیئے میں اپنی وائف ٹو بی سلیکٹ کرچکا ہوں ۔۔۔۔"

ابھی وہ بات کرہی رہا تھا جب ڈرائیور نے گاڑی ائیرپورٹ اینٹرینس پر روکی ۔۔

" سر !! ائیر پورٹ آگیا ہے ۔۔۔" باوردی ڈرائیور نے اتر کر دروازہ کھولا

اس نے فون بند کیا اور بڑے اطمینان سے کاندھے پر ٹریول بیگ لیئے ہاتھ میں

بریف کیس لیکر نیچے اترا سن گلاسز آنکھوں پر لگائے اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا اندر داخل ہو گیا

ہیتھرو دنیا کا ایک مصروف ترین ائیر پورٹ جہاں منٹ منٹ پر فلائٹس لینڈ اور ٹیک آف کرتی ہیں یہاں ہمہ وقت ایک گہما گہمی سی نظر آتی ہے ہر کوئی اپنے آپ میں مگن تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے

وہ تمام سیکیورٹی مراحل سے گزرنے کے بعد اب آرام سے اپنا کوٹ اتار کر آستینیں فولڈ کر کے ویٹنگ لاونج میں بیٹھ کر اپنے بریف کیس سے لیب ٹاپ نکال کر ای میلز کرنے میں مصروف تھا جب اسے اپنے شانے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا

عروہ انتہائی غصہ میں گھر واپس آ گئی تھی شہریار کی سیکرٹری سے اس کا ٹریول پروگرام فلائٹ ڈیٹیل لیکر اپنی آن لائن بکنگ کروا چکی تھی اور اپنے ڈیڈ سے ضد کرکے اب ائیر پورٹ جانے کیلئے تیار کھڑی تھی اس کی مام نے اسے آخری لمحے تک سمجھانے کی کوشش کی پر وہ نہیں مانی ---

" عروہ ڈارلنگ ایک بار پھر سوچ لو تم پاکستان میں کیسے رہو گی ؟؟ دو دن بھی نہیں ٹک سکو گئی ادھر ---"

" مام پلیز !! میں کسی بھی قیمت پر شیری کو ادھر اکیلا نہیں جانے دے سکتی آپ تو مجھے سمجھیں !! " اس نے سنجیدگی سے کہا

" تم آج تک پاکستان نہیں گئی ہو ادھر کا ماحول بہت الگ ہے آخر تم ادھر کیسے رہو گی ذرا سی دھول تمہیں برداشت نہیں ہوتی اور ادھر تو ۔۔۔۔"

" مام پلیز !! " عروہ نے انہیں ٹوکا

" میں کوئی ادھر رہنے نہیں جارہی بس شیری کے پیرنٹس سے مل کر اسے اپنے ساتھ لیکر واپس آؤنگی ۔۔۔" عروہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا

وہ اپنی مام کے گال چومتی ڈیڈ کو بائے کہتی باہر نکل گئی جہاں اس کے ڈیڈ کا ڈرائیور اسے ائیر پورٹ لے جانے کیلیئے تیار کھڑا تھا

ائیرپورٹ پہنچ کر وہ تمام سیکیورٹی مراحل سے گزرنے کے بعد اب ویٹنگ لاونج میں شہریار

کو ڈھونڈ رہی تھی جب اس کی نظر شہریار پر پڑی جو سامنے ہی صوفہ پر بیٹھا لیب ٹاپ پر مصروف تھا وہ اسے دیکھ کر ٹھٹک سی گئی جیل سے سیٹ کیئے ہوئے گھنے بال وجیہہ چہرے پر سنجیدگی لیئے وہ دور سے بھی لاکھوں میں ایک نظر آرہا تھا

اس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر درست کیا پرس میں سے گلوس نکال کر خود کو فریش اپ کرنے کے بعد وہ شہریار کی جانب بڑھی قریب پہنچ کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ تیزی سے پلٹا

" عروہ !! تم ---"شہریار کی آنکھوں میں ناگواری امڈ آئی

" کیوں کیا ہوا ؟؟ مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی --" عروہ اس کے سامنے آکر بولی

" عروہ سیریسلی اٹس ٹو مچ !! میں کام سے جا رہا ہوں فن ٹرپ پر نہیں جو تم میرے

ساتھ چلو ہر بات کی حد ہوتی ہے ---" وہ غصہ دباتے ہوئے بولا

" شہریار !! تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں مجھے ڈر لگتا ہے سنا ہے دیسی پیرنٹس بہت خطرناک ہوتے ہیں اگر تمہارے بابا نے تمہاری زبردستی شادی کردی تو ؟؟ میں تو مر جاؤنگی نا ؟؟ " اس کا لہجہ بھرا گیا

" سو اٹ مینس یو ڈونٹ ٹرسٹ می ؟؟ " وہ سرد لہجے میں بولا

" ایسا مت کہو ٹرسٹ کرتی ہوں !! بہت ٹرسٹ کرتی ہوں جبھی تو کسی بھی رشتے کے بغیر تمہاری راہ پر چل رہی ہوں ---" اس نے شہریار کے کندھے پر سر رکھا

جینز شرٹ میں ملبوس سنہرے بالوں کو پشت پر بکھرائے وہ لاؤنج میں بیٹھے لوگوں کی توجہ کھینچ رہی تھی شہریار کے چہرے پر ناگواری کی رمق سی چمکی

" کیا تمہیں میری پریشانی کا بھی کچھ اندازہ ہے مجھے بزنس میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے استنبول میں ، اس کے بعد فوراً پاکستان روانگی ہے مجھے اپنے بابا کو ہسپتال میں دیکھنا ہے ان کو علاج کیلئے ساتھ لانے کی کوشش کرنی ہے ایک تو ادھر پہلے ہی سارے لوگ بہت کنزرویٹو ہیں اوپر سے بغیر شادی کے کسی لڑکی کا اس طرح میرے ساتھ آنا تو ؟؟ تم میرے لئے صرف اور پرابلمز کھڑی کرو گی۔۔" شہریار اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بولا

"سچ کہو تمہیں میرا اپنے ساتھ آنا برا لگ رہا ہے نہ یہی بات ہے نا ؟؟" عروہ کی سبز آنکھوں میں نمی امنڈ آئی

"تم اچھی طرح جانتی ہو ایسی بات نہیں ہے میری تم سے کمٹمنٹ ہے اور میں

کمٹمنٹ نبھانے والا بندہ ہوں چلو اپنا سامان سمیٹو ہو بورڈنگ اناؤنس ہو رہی ہے---"

وہ لیپ ٹاپ بند کر کے بیگ میں ڈالتے ہوئے اپنا کوٹ اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا

" شاہ بی بی !! اگر وہ ایک سال بعد بھی نا راضی ہوا تو---" زاہدہ کے لہجے میں اندیشے تھے

" جی شاہ بی بی آپ ایک بار پھر سوچ لیں ایسا نا ہو سال بعد اس نے اگر سویرا کو خدا ناخواستہ چھوڑ دیا تو---" رخسار بھی فکر مند تھیں

" ایسا کچھ نہیں ہوگا یہ بات خاندان کے شملہ کو اونچا رکھنے کیلئے ضروری تھی ویسے بھی شاہو کی رگوں میں ہمارا خاندانی خون دوڑ رہا ہے جب ایک بار شادی ہو جائے گی تو وہ

پھر کبھی بھی برداشت نہیں کریگا کہ اس سے منسلک عورت اس کی عزت کو کوئی ایرا غیرا دیکھے دوسری شادی بیاہ کرنا تو بہت دور کی بات ہے اس کی غیرت اسے کبھی بھی ایسا فیصلہ لینے نہیں دیگی -- " شاہ بی بی کے لہجہ میں مضبوطی تھی مان تھا

" لیکن سویرا کے وجود کو تو اس نے نکاح کے بعد بھی تسلیم نہیں کیا تھا وہ تو اسے پہلے دن سے چھوڑنے کی رٹ لگائے بیٹھا ہے آپ دیکھ لیں شاہ بی بی کہیں پھر ہماری طرف سے زیادتی نا ہو جائے ---" زاہدہ سنجیدگی سے بولیں

" اسی لئیے تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے جب تک وہ سویرا کو دیکھے گا نہیں جانے گا نہیں تو فیصلہ کیسے کریگا ؟؟ ایک سال تو کچھ نہیں ہوتا بس ایک لمحے کی ضرورت ہوتی ہے محبت کو وحی بن کر دل میں اترنے کے لئے !! اور مجھے پورا یقین ہے شاہو کے

دل میں ایک دن سویرا راج کریگی " شاہ بی بی نے رسان سے سمجھاتے کہا

سویرا جو سب کو رات کے کھانے کیلیئے بلانے آئی تھی اندر سے آتی آوازوں کو سن کر اپنی جگہ منجمد سی ہوگئ یہ قسمت اس کے ساتھ کیسا کھیل کھیل رہی تھی اس کی سگی دادی اسے ایک سال کیلیئے داؤ پر لگا رہی تھیں

وہ چپ چاپ پلٹ گئ اور مائی کو اندر کھانے کے لیئے سب کو بلانے کے لیے بھیج کر خود میز لگانے لگی

فرزانہ پھوپھو ہسپتال میں بابا سائیں کے پاس تھیں باقی سب افراد رات کے کھانے کیلیئے میز پر موجود تھے سویرا بھی چپ چاپ سر جھکائے بیدلی سے پلیٹ میں چمچہ ہلا رہی تھی جب شاہ بی بی کی آواز گونجی

" ٹھیک دو روز بعد شاہو واپس آرہا ہے اس کے آتے ہی ہم سویرا کی رخصتی کردینگے !!

زاہدہ تم مہمانوں کی لسٹ بنا لو اور رخسار تم شاہو کا کمرہ کھلوا کر درست کروا لو باقی آپ

مرد حضرات کل اسپتال چلیں اور سلیم سے مشورہ کر کے تیاری شروع کریں ساتھ

ہی ساتھ سویرا کا پاسپورٹ اور ویزا کروائیں ---" انہوں نے اعلان کرنے کے ساتھ

ہی ساتھ سب میں کام بانٹ دیئے

رات کا وقت تھا سب کھانا کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے زاہدہ تائی

اور رخسار آپی شاہ بی بی کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی تھی وہ سارے کام

سمیٹ کر چپ چاپ چلتی ہوئی باہر نکل آئی۔

بڑے سے صحن میں آتے ہی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس سے ٹکرائے موسم سرد تھا ہلکی ہلکی پھوار برس رہی تھی وہ چپ چاپ صحن میں بچھی چارپائی پر بیٹھ گئی

اس کے وجود پر اداسی چھائی ہوئی تھی ایک عجیب سی یاسیت نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا ماں جیسی تائی امی کا بدلتا رویہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا خود ساختہ انا اسے بہت تیزی سے ہر رشتے سے دور کر رہی تھی اس کا ذہن شدید قسم کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا دل بھر آیا تھا کالی سیاہ آنکھیں برس رہی تھیں وہ سب کچھ خود پر سہہ تھی

" کاش بابا آج آپ زندہ ہوتے !! تو ایسا کبھی بھی نہیں ہوتا اتنی ذلت !! اللہ میاں مجھے میرے بابا کے پاس بھیج دے ---" وہ رو پڑی

ٹھنڈ اس کی برداشت سے باہر ہو رہی تھی پے در پے چھینکیں آنی شروع ہو چکی تھی وہ ہمت کر کے اٹھی اور اندر اپنے کمرے کی جانب بڑھی

کمرے میں داخل ہو کر وہ خود کو سر سے پیر تک لحاف میں پیک کر کے لیٹ گئی تھی مگر سردی کم نہیں ہوئی اس کا پورا وجود سردی سے کانپ رہا تھا ---

" سویرا !! اٹھو جلدی سے دودھ پی لو تم نے کھانا بھی ڈھنگ سے نہیں کھایا آج ---"
رخسار کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ اس کے لحاف میں پیک وجود کو دیکھ کر قریب آئیں سر سے لحاف اٹھایا تو اس کا تپتا ہوا سرخ چہرہ دیکھ کر چونک گئیں

" سویرا چندا کیا ہوا ؟؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ؟ " انھوں نے پریشانی سے اسے دیکھا

سویرا نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر انہیں دیکھا تو وہ اس کی لال سرخ آنکھوں کو دیکھ کر بے حد پریشان ہوگئیں تیزی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا

" یا اللہ تمہیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے !! تم ایک منٹ ویٹ کرو میں دوا لے کر آتی ہوں " وہ اسے اچھی طرح سے لحاف اوڑھاتے ہوئے بولیں

" رخسار آپی رہنے دیں میں بہت ڈھیٹ ہڈی ہوں اتنی آسانی سے نہیں مرنے والی --" وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

" اللہ نا کرے سویرا !! کیسی باتیں کررہی ہو سوچ کر بولا کرو ---" انہوں نے اسے سرزنش کی

" بھلا بتاؤ شادی سر پر ہے اور دلہن بی بی بیمار ہو گئی ہیں " وہ بڑبڑاتی ہوئی تیزی سے کچن کی جانب گئی جہاں میڈیکل کیبنیٹ میں بخار کی دوا موجود تھی

صبح کا وقت تھا جب رخسار شاہ بی بی کے کمرے میں وضو کروانے کے لیے آئیں

" سویرا کدھر ہے ؟؟ " انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا

"بی بی جان اسے رات سے بخار ہے میں نے دوا دی تھی ابھی سو رہی ہے ---"

رخسار ان کے لیئے جائے نماز بچھاتے ہوئے بولیں

" ٹھیک ہے وہ جیسے ہی اٹھے اسے ہمارے پاس بھیج دینا ---" انہوں نے نیت باندھنے سے پہلے حکم دیا

رخسار اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی

رخسار کچن میں تیزی سے ملازمہ کی مدد سے سب کا ناشتہ تیار کروا رہی تھیں آج سویرا کی غیر موجودگی کی وجہ سے سب کاموں میں دیر ہو رہی تھی سب کو ناشتہ کمروں میں بھجوا کر وہ سویرا کیلیئے دودھ ڈبل روٹی ٹرے میں رکھ کر کچن سے نکلی ہی تھیں کہ مین دروازے سے فرزانہ پھوپھو اندر داخل ہوئیں

"السلام علیکم پھپھو جان !!" رخسار نے جھٹ سے سلام کیا

وہ اشارے سے جواب دیتی ہوئی تنے ہوئے چہرے کے ساتھ شاہ بی بی کے

کمرے کی جانب بڑھ گئیں

"کیا ہوا رمیز !! پھوپھو اتنے غصہ میں کیوں ہیں ؟؟ " رخسار نے پوچھا

" کچھ نہیں بھابھی بس اکرم بھیا نے انہیں رات ہی شہریار بھائی کے آنے کی اطلاع دے دی تھی اماں نے ہسپتال میں بڑی مشکل سے رات کاٹی ہے" رمیز نے رپورٹ دی

" اچھا دیور جی تم جا کر فریش ہو میں ناشتہ بھجواتی ہوں ---" رخسار ٹرے لیکر سویرا کے کمرے کی طرف بڑھیں

" شاہ بی بی یہ میں کیا سن رہی ہوں آپ شاہو کہ ساتھ اس کرم جلی کو رخصت کر رہی ہیں ؟؟ " وہ چادر اتار کر پرس کو میز پر پٹختے ہوئے بولیں

" نا سلام نا دعا ؟؟ فرزانہ آتے ساتھ ہی سوال ؟؟ یہ مت بھولو کہ تم ہم سے مخاطب ہو اور ہم کسی کو جواب دہ نہیں !!! " شاہ بی بی سرد لہجے میں بولیں

" معذرت چاہتی ہوں لیکن کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ؟؟ آپ کو پوری دنیا میں بس یہی لڑکی ملی تھی میرے شاہو کے لیے ؟؟ کیا سارے گاؤں کی لڑکیاں مر گئی ہیں اپنی برادری میں بھی کوئی لڑکی نہیں ملی جو اس منحوس کو زبردستی میرے بچے کے گلے باندھ رہی ہیں ---" فرزانہ پھٹ پڑیں

" شاہو ہمارا بھی بچہ ہے اور یہ کوئی نیا فیصلہ تو نہیں !! نکاح تو ان دونوں کا بہت

پہلے ہی ہوچکا ہے اب تو بس رخصتی ہی باقی ہے اور اس میں برائی بھی کیا ہے ؟؟"

شاہ بی بی تحمل سے بولیں

"میں کہتی ہوں کیا یہی دنیا سے نرالی منحوس لڑکی میرے بھتیجے کے لئے رہ گئی تھی

اپنے باپ کو تو کھا چکی ہے اب دیکھنا یہ میرے شاہو کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے

!! میرے خوبرو لائق بھتیجے کیلیئے کیا یہی رہ گئی تھی ؟؟ اور نکاح کا کیا ہے کبھی

بھی توڑا جا سکتا ہے میں تو کہتی ہو آپ ابھی بھی وقت ہے اس بے جوڑ رشتے کو ختم

کر دیں ---"

"فرزانہ بس کرو تمہاری زبان کے آگے تو خندق ہے اب یہ فضول گوئی بند کرو !! میری

سویرا تو اتنی خوبصورت نیک دل اور حساس لڑکی ہے جو ڈھونڈنے سے بھی نا ملے ، سب

کا خیال رکھنے والی طبیعت کی بھی بہت نیک ہے دیکھنا شادی کے بعد شاہو کو سنبھال

لے گی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" وہ رسان سے سمجھاتے ہوئے بولیں

"آپ نے شاہو سے پوچھا ؟؟ یا اس بار بھی خود ہی فیصلہ کرلیا ہے ؟؟" فرزانہ نے پوچھا

" شاہو سے پوچھ کر ہی رخصتی طے کی ہے " شاہ بی بی روکھے لہجے میں بولیں

" سب سے پوچھ لیا ساری باتیں طے کر لی اور مجھے کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا بس یہی عزت رہ گئی ہے میری کہ اب مجھ سے باتیں چھپائی جاتی ہیں۔۔" وہ روہانسی ہو گئی

" بس فرزانہ بہت ہوگیا جاؤ !! اب میں آرام کروں گی اور شادی میں خوشی شریک

ہو سکتی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آرام سے اپنے کمرے میں بند ہو کر بیٹھ جاؤ خبردار جو میرے بچوں کی خوشیوں میں کوئی ٹانگ اڑائی ---"

عروہ یک ٹک اسے دیکھے جارہی تھی

" کم آن عروہ !! دیر ہو رہی ہے --- " وہ جھنجھلا کر بولا

" شیری سچ کہو تم مجھ سے پیار کرتے ہو نا ؟؟ "وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی

" عروہ ہنی !! تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں پیار عشق ان فضولیات پر یقین نہیں رکھتا میرے نزدیک انڈرسٹینڈنگ فرینڈ شپ اہم ہے اور جب ہم شادی کرنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو اب اتنی بے اعتباری کیوں ؟؟ "

" شیری میں تمہارے معاملہ میں بہت حساس ہوں پتا نہیں کیوں پر تمہیں کھونے سے ڈرتی ہوں --" وہ دھیرے سے چلتی ہوئی اس کے نزدیک آئی

" عروہ !! میں اس ٹرپ سے واپس آجاؤں تو تمہاری اس بے اعتباری کا علاج کرتا ہوں --" اس نے کہا

" بس ایک وعدہ کرو !! " عروہ نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے

" چاہے جیسے بھی حالات ہوں چاہے کچھ بھی ہو جائے پر تم کبھی بھی مجھے نہیں چھوڑوں گئے ہمیشہ میرے رہو گئے ---" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی

" لیٹس گو عروہ دیر ہو رہی ہے ---" شہریار نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا

" پہلے وعدہ کرو شیری !! " وہ ضدی لہجے میں بولی

" اوکے پرامس !! بس اب خوش ؟؟ "

" جینٹلمین پرامس ؟؟ " عروہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا

" اوکے بابا جینٹلمین پرامس !! اب چلیں ؟؟ میں فلائٹ مس نہیں کرنا چاہتا --" وہ زچ ہو کر رہ گیا تھا

" ٹھیک ہے شیری !! یاد رکھنا تم نے مجھے زبان دی ہے !! اب تم جاؤ اور جلد واپس آنا

اپنے پیرنٹس کو ہماری شادی کیلئے منا کر آنا ۔۔۔'' عروہ اپنا ٹکٹ پھاڑ کر ڈسٹ بن میں ڈالتے ہوئے بولی

'' تم نہیں آرہی ؟؟ '' وہ حیران ہوا

'' نہیں میں تمہیں پریشان کرنا نہیں چاہتی اور نا ہی یہ چاہتی ہوں کہ تم مجھے ان سیکیور ٹائپ لڑکی سمجھو ۔۔اب تم جاؤ میں تمہاری واپسی کا انتظار کرونگی ۔۔'' وہ اداسی سے بولی

فلائٹ کی بورڈنگ اناؤسمنٹ بار بار ہو رہی تھی وہ اسے گڈ بائے کہتا ہوا تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے اندر چلا گیا

رخسار آہستگی سے سویرا کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا انہوں نے کھڑکی سے پردے ہٹائے تو سورج کی کرنیں چھن چھن کرتی اندر داخل ہو گئی وہ ٹرے سائیڈ پر رکھ کر سویرا کے پاس آئیں لحاف ہٹا کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو بخار تھوڑا کم تھا

" سویرا چندا اٹھو !! " انہوں نے پیار سے اسے جگایا

سویرا نے بمشکل آنکھیں کھولیں اور رخسار کو دیکھ کر سلام کرتی ہوئی اٹھ بیٹھی

" چلو شاباش اٹھو جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر آؤ " وہ اس کا بستر ٹھیک کرتے ہوئے بولی

سویرا خاموشی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی کچھ دیر میں وہ تولیہ سے منہ پوچھتی باہر نکلی

"سویرا !! یہ تھوڑا سا دودھ پی لو اور ساتھ میں یہ ٹیبلیٹ لے لو طبیعت بہتر ہو جائے گی " رخسار نے نرمی سے کہا

وہ اثبات میں سر ہلاتی دودھ کا گلاس اور دوا اٹھا کر پینے لگی رخسار یک ٹک اس کے معصوم کمسن حسن کو دیکھ رہی تھیں واقعی اگر قسمت اچھی نا ہو تو بےپناہ حسن و جمال بھی کسی کام کا نہیں ہوتا

" اچھا سنو شاہ بی بی تمہیں یاد کررہی تھیں ان سے جا کر مل لو میں جب تک تمہارے لیئے سوپ بنواتی ہوں ---"

"رخسار آپی !! پلیز آپ تو میرا ساتھ دیں شاہ بی بی کو منع کریں کہ وہ ایسا نا کریں اس طرح تو میں ساری زندگی سر اٹھا کر نہیں جی سکوں گی میرا سارا غرور خاک میں مل جائے گا آپ جانتی تو ہیں وہ کتنے انا پرست ہیں یوں زبردستی مجھے ان پر مسلط مت کریں پلیز تمام عمر کے لیے میری ہی نظروں سے نہ گرائیں ---" سویرا ان کے ہاتھ تھام کر رو پڑی

" سویرا گڑیا !! تم اتنا منفی مت سوچوں دیکھنا شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا اور اگر شاہو نے تمہیں تنگ کیا تو تم اکیلی نہیں ہو ہم سب تمہارے ساتھ ہی ہیں چندا !! " رخسار نے بڑے پیار سے اس کے آنسو پونچھے

چلو شاباش جلدی سے شاہ بی بی سے مل آؤ ۔وہ انتظار کر رہی ہیں " رخسار باہر نکلتے

ہوئے بولیں

" اسلام علیکم !! شاہ بی بی آپ نے یاد فرمایا تھا --" سویرا نے اندر داخل ہوتے ہی کہا

"آؤ بیٹی ادھر میرے پاس آکر بیٹھو -- " انھوں نے اپنے پہلو میں اس کیلیئے جگہ بنائی

"سویرا بیٹی !!! تم جانتی ہو ہم خاندانی لوگ ہیں ہم نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی ہے اس کے کچھ اصول ہیں کچھ روایات ہیں جن کی پاسداری ہم سب کا فرض ہے ۔ہم اپنی لڑکیوں کی شادی خاندان سے باہر نہیں کرتے اور تمہارا نکاح تو بہت پہلے ہو چکا

ہے اور اب وقت آچکا ہے کہ ہم تمہارے فرض سے سبکدوش ہوجائیں۔۔ "

" شاہ بی بی !! " وہ ہچکچائی

" کیا ہوا سویرا !!! یہ ایسی کون سی انوکھی بات ہے جو تم اتنا پریشان ہو رہی ہو یہ رشتہ تو بہت پہلے سے طے تھا رخصتی تو بس ایک فارمیلٹی ہے "

"شاہ بی بی میری سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کہوں کیسے آپ کو سمجھاؤں "

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بے بسی سے بولی

" سویرا جو تمہارے دل میں ہے وہ کہو ۔ اپنے دل سے ہر اندیشہ کو نکال پھینکو خوشیاں

تمہارے دروازے پر دستک دے رہی ہیں آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرو ---" شاہ بی بی رسانیت سے بولیں

" مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے وہ اس رشتے کو پسند نہیں کرتے ---" سویرا نے بمشکل کہا

"دیکھو بچے ہر انسان کی اپنی شخصیت ہوتی ہے مانا کے تم لوگوں کے مزاج میں فرق ہے سوچ بھی مختلف ہے لیکن شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے تم پریشان مت ہو جب اس پر ذمہ داری پڑھے گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔" انھوں نے سنجیدگی سے سمجھایا

" مگر !! " سویرا نے سر اٹھایا

"زندگی ایک بار ملتی ہے بار بار نہیں اس لیے بجائے رونے دھونے کہ کیوں نہ تم اپنے دل کو یہ تسلی دوں کہ تم یہ مرحلہ طے کر سکتی ہو خوشیوں پر تمہارا بھی حق ہے ہاتھ بڑھاؤ اور سمیٹ لو۔۔۔" انہوں نے اس کی بات کاٹی

سویرا خاموشی سے سر جھکا کر رہ گئی

" کل رات تک شہریار پہنچ جائیگا بس پھر جلد ہی یہ رسم ادا کر دی جائیگی اب تم جاؤ اور خوش رہنے کی کوشش کرو۔۔۔۔"

استنبول میں ایک کامیاب بزنس ڈیل سائن کرنے کے بعد وہ پاکستان کیلئے روانہ ہوچکا تھا اب اس کا دماغ آگے کا لائحہ عمل سوچ رہا تھا وہ کسی بھی صورت سویرا کو

اپنے ساتھ لانا نہیں چاہتا تھا بس کسی بھی بہانے اسے پاکستان چھوڑ کر واپس آنے کا

وہ پکا ارادہ کر چکا تھا

آج صبح سے ہی پوری حویلی میں ایک گہما گہمی مچی ہوئی تھی رخسار آپی اور اکرم بھائی

ائیرپورٹ روانہ ہوچکے تھے ۔ شاہ بی بی خود ملازمین کو ہدایات دے رہی تھیں باورچی

خانے کا مینیو بھی انہوں نے ہی ترتیب دیا تھا اور اب اپنے کمرے میں انہوں نے

سویرا کو طلب کیا

" اسلام علیکم !! شاہ بی بی " سویرا دروازہ کھٹکھٹا کر اجازت لیکر اندر داخل ہوئی

" وعلیکم اسلام !! آؤ بیٹی ----" انہوں نے بغور اس کا جائزہ لیا جو ملگجے سے لباس

میں ملبوس تھی چوٹی میں سے بال نکل رہے تھے چہرہ پر پژمردگی سی چھائی ہوئی تھی

" سویرا یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے ؟؟ اللہ کے کرم سے تمہارے سر کا سائیں واپس آرہا ہے اور ان بی بنو کو دیکھو ؟؟ نا لباس ڈھنگ کا ہے سر پر کنگھی تک نہیں کی ہوئی اور ہاتھ کان سب خالی !! اتنی بدشگونی مت پھیلاؤ جاؤ جا کر حلیہ درست کرو اور ہاں شہریار کا کمرہ اپنی نگرانی میں کھلوا کر درست کروا لینا بچہ شام تک آجائیگا اسے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے ---" انھوں نے تسبیح گھماتے ہوئے حکم دیا

شاہ بی بی سے کچھ بھی کہنا عبث تھا وہ آنسو پیتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی اس کا رخ شہریار کے کمرے کی طرف تھا جو سالوں سے بند پڑا تھا لیکن زاہدہ تائی ہفتے کے ہفتے اس کمرے کی صفائی اور ڈسٹنگ کرواتی رہتی تھی وہ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی کمرے کے دروازے تک آئی ناب پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلا ہوا تھا اندر زاہدہ تائی ملازمہ سے صفائی کروا رہی تھیں

" ارے سویرا !! اچھا ہوا بیٹی تم آگئی اب اپنی نگرانی میں یہ کمرہ درست کروا لو اور اس کے بعد سیدھا میرے پاس آنا ---" انھوں نے آگے بڑھ کر پیار سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

" جی تائی امی !! میں دیکھ لونگی !! " سویرا نے سعادت مندی سے جواب دیا

پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی اسے مٹی کی مانوس سی خوشبو کا احساس ہوا یہ فضائیں اپنے اندر ماں کی آغوش جیسی گرمی سموئے ہوئے تھیں وہ ان فضاؤں میں سانس لیتے ہی بے چین ہو اٹھا اتنے سال کی خود ساختہ جلا وطنی کی سزا تو اس نے خود اپنے لیئے منتخب کی تھی لیکن شاید چار سال پہلے لیا گیا یہ فیصلہ اس کیلئے بہتر ثابت

ہوا تھا آج وہ ایک کامیاب بزنس مین کی حیثیت سے کھڑا تھا جس سے ملنے کیلئے بڑی بڑی کمپنیاں کوشاں رہتی تھیں --

اتنے عرصے بعد وہ اپنے گھر لوٹ رہا تھا ائیر پورٹ سے باہر نکلا تو سامنے ہی کشمیری شال میں لپٹی ہوئی سوبر سی رخسار آپی اور خوبرو سے اکرم بھائی اس کا انتظار کررہے تھے ---

" اسلام علیکم !! " وہ تیزی سے ان کے قریب آیا

" وعلیکم اسلام " اکرم بھائی نے آگے بڑھ کر اسے گرم جوشی سے گلے لگایا

رخسار یک ٹک اسے دیکھ رہی تھیں چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد ، کھلتا ہوا گندمی رنگ جیل سے سیٹ بال سفید بے داغ شرٹ پر ٹائی لگائے آستینیں فولڈ کیئے ہوئے نیوی بلیو

کوٹ ایک بازو پر ڈالے وہ مردانہ وجاہت کا جیتا جاگتا شاہکار لگ رہا تھا

" شکر اللہ کا اس نے تمہارا دیدار تو کروایا !! ماشاءاللہ تم تو وقت کے ساتھ مزید نکھر گئے ہو ---" رخسار آپی اس کے سینے سے لگتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولیں

" رخسار !! اب بس کرو دیکھو شاہو پریشان ہو رہا ہے باقی کے گلے شکوے تم گھر جا کر کرلینا ---" اکرم بھائی نے اپنی جذباتی سی بیگم کو ٹوکا

"آپی !! چلیں مجھے جلدی سے اسپتال لیکر چلیں مجھے بابا سائیں سے ملنا ہے شاہ بی بی کے سینے سے لگ کر اپنی سالوں کی تشنگی مٹانی ہے --" وہ رخسار کو اپنے بازوؤں کے حلقہ میں لیکر آگے بڑھا جہاں اکرم بھائی ڈرائیور کے ساتھ اس کا انتظار کررہے تھے

" چاند بخش !!! پہلے اسپتال کی طرف چلو !! " اکرم بھائی نے ڈرائیور کو ہدایت دی

سویرا نے ملازمہ کے ساتھ مل کر سارا کمرا اپنی نگرانی میں صاف کروایا تھا یہ ایک بہت بڑا عالیشان کمرہ تھا جس کا آبنوسی فرنیچر اور دبیز قالین اس کی شان و شوکت مزید بڑھا دیتا تھا ۔۔اس کمرے کے ساتھ ہی اسٹڈی روم اور ڈریسنگ روم تھا کمرے کی کھڑکی پائیں باغ کی جانب کھلتی تھی ۔۔۔

سویرا نے سارے پردے تبدیل کیئے اور بیڈ شیٹ بھی نئی بچھائی باغیچہ سے پھول منگوا کر گلدان میں سجائے اور پھر توصیفی نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیکر باہر نکل گئی ۔۔

" سویرا بی بی آپ کو چھوٹی مالکن بلا رہی ہیں --" سیڑھیوں کے پاس اسے ملازمہ نے روک کر پیغام دیا

" ٹھیک ہے -- " وہ جواب دیتی ہوئی زاہدہ تائی کے کمرے کی جانب چلی گئی ۔

بڑے سے بیڈ پر زاہدہ رنگ برنگے ملبوسات پھیلائے ہوئے بیٹھی تھیں جب اجازت لیکر سویرا اندر داخل ہوئی

"تائی امی !!آپ نے بلوایا تھا؟؟ " اس نے پوچھا

" سویرا بیٹی یہ دیکھو!! یہ کچھ کپڑے ہیں تمہارے لیئے شہر سے منگوائے ہیں ---" انہوں نے بیڈ پر بکھرے برینڈڈ ملبوسات کی طرف اشارہ کیا

سویرا نے ایک نظر ان دلکش رنگوں کے قیمتی جوڑوں پر ڈالی

"تائی امی!! اس سب کی کیا ضرورت تھی ؟؟ " وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

" سویرا تم میری بیٹی ہی نہیں بلکہ اکلوتی بہو بھی ہو اور میں چاہتی ہوں کہ تم سب سے الگ اور منفرد نظر آؤ تاکہ شہریار کی نظر میں آ سکوں جانتی ہو نا وہ اتنے عرصے ولایت میں رہ کر آرہا ہے میں چاہتی ہوں میری بہو سے جب وہ ملے تو دیکھتا ہی رہ جائے ---" انھوں نے پیار سے سمجھایا

سویرا نے بجھے دل سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ ملبوسات اٹھائے یعنی اس کی محبت اور شخصیت کہیں نہیں تھی جو بھی تھا وہ شہریار کی پسند شہریار کی خواہش پر تھا وہ تو بس ایک کٹ پتلی تھی جو شاہ بی بی اور زاہدہ تائی کے ہاتھوں کی جنبش پر حرکت کررہی تھی

" اچھا سنو آج شام یہ نیلا والا سوٹ پہننا میرے شیرو کو نیلا رنگ بہت پسند ہے ---"

انہوں نے ہدایت دی

یہ قیمتی کپڑے اسے بھیک کی طرح ملی ہوئی عزت سے کم نہیں لگ رہے تھے ایسی عزت جس کا بار اٹھانا اس کے لیئے بہت کٹھن ثابت ہو رہا تھا وہ جانتی تھی کہ شہریار اسے مجبوراً اپنی زندگی میں شامل کررہے ہیں --

---

گاڑی اسپتال کے مین اینٹرینس پر رک چکی تھی وہ تینوں گاڑی سے اتر کر اندر داخل ہوئے

" شہریار پہلے تم اندر جا کر بابا سائیں سے آرام سے مل لو میں کچھ دیر میں رخسار کے ساتھ آتا ہوں --" اکرم بھائی نے کہا

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے کا پوچھ کر آگے بڑھ گیا

"آپ نے مجھے کیوں روکا ؟؟ " رخسار نے سوال کیا

" میری پیاری بیگم !! تمہارا بھائی اس وقت بہت اموشنل ہورہا ہے بہتر ہے بابا سائیں سے اکیلے میں ملے اپنے دل کی بھڑاس نکال لے کچھ ان کی سنے کچھ اپنی سنائے !! جب تک آؤ میں تمہیں اچھی سی چائے پلواتا ہوں ---"

اسپتال پہنچ کر وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ پرائیویٹ روم میں داخل ہوا آج ایک طویل عرصے کے بعد وہ اپنے بابا سائیں سے ملنے والا تھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر بیڈ پر گئی جہاں بارعب سے بابا سائیں آنکھیں بند کیئے لیٹے ہوئے تھے دائیں بازو میں ڈرپ لگی ہوئی تھی وہ اسے پہلے کی نسبت

بہت کمزور لگے وہ آہستگی سے چلتا ہوا ان کے پاس آیا اور دھیرے سے ان کا ڈرپ لگا ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگایا۔

" شہریار ؟؟ آگئے بیٹا ؟ " بابا سائیں اس کی خوشبو پہچان چکے تھے

" بابا سائیں ! آپ بلائیں اور میں نا آؤ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے میں تو برسوں سے اس انتظار میں تھا کہ کب آپ اور شاہ بی بی مجھے پکارتے ہیں "وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا

" اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ " شہریار نے فکر مندی سے ان کا حال پوچھا

" طبعیت !! تو اب تم آگئے ہو تو خود ہی بحال ہو جائے گی بس خدا سے ایک ہی دعا

ہے کہ مجھے اتنی مہلت ضرور دے کی میں تمہیں اور سویرا بیٹی کو اپنی زندگی میں ہنستا بستا دیکھ سکوں ۔۔ "

" بابا سائیں کیسی دل گرفتہ باتیں کرتے ہیں آپ ؟؟ آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گے اور ان دونوں کی رخصتی ولیمہ میں شریک ہونگے ۔۔" رخسار اندر آتے ہوئے بولیں

" اکرم میاں !! بڑے ڈاکٹر سے بات کرکے مجھے ڈسچارج کرواؤ مجھے شہریار کے ولیمے کی تقریب رکھنی ہے ۔۔۔" بابا سائیں نے کہا

" پر بابا سائیں !! وہ آپریشن ؟؟ "

"آپریشن کرواؤنگا لیکن دعوت ولیمہ کے بعد !!" وہ ضدی لہجے میں بولے

کافی دیر تک وہ سب باتیں کرتے رہے پھر اجازت لیکر حویلی کی طرف روانہ ہوئے

حویلی قریب آتی چلی جارہی تھی مگر کوئی احساس اسے مضطرب کیے ہوئے تھا کوئی خیال تھا جو اسے جھنجوڑ رہا تھا وہ احساس ، وہ خیال تھا سویرا کا ،جس سے اس کا بڑا ہی عجیب رشتہ تھا وہ اس کی کزن بھی تھی اس کے پیارے چاچو کی بیٹی ، تو ساتھ ہی ساتھ اس کی زبردستی کی منکوحہ بھی تھی جسے وہ ذہنی طور پر کبھی قبول نہیں کر سکا تھا اس کے بھی کچھ خواب تھے اتنی جلدی وہ بھی ایک بچی سے نکاح !! اس کو ضد دلا گیا تھا اور وہ اپنی زندگی کو مزید الجھنوں سے سے بچانے کیلئے اپنی جان چھڑا کر حویلی سے ، شاہ بی بی سے ، پاکستان سے ، سب سے بہت دور چلا گیا تھا لیکن اب اسے نا چاہتے ہوئے بھی واپسی کا فیصلہ کرنا پڑا تھا وہ سویرا کی وجہ سے اپنے ماں باپ

سے مزید دور نہیں رہ سکتا تھا ---

ایک طویل سفر کے بعد گاڑی ایک بڑی سی جاہ و جلال والی حویلی کے سامنے رکی

" شاہو !! میرے بھائی اترو حویلی آگئی ہے !!" رخسار نے پیار سے کہا

وہ تیزی سے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر کر باہر نکل آیا ---

" چلو شاہو !! اندر چلو سب تمہارا انتظار کررہے ہیں ---" رخسار نے اسے ٹوکا جو ٹکٹکی باندھے حویلی کے در و دیوار کو دیکھ رہا تھا

وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتے اندر داخل ہوا جہاں دالان کی سیڑھیوں پر سفید غرارے اور

سفید دوپٹے میں لپٹی پر نور چہرے والی شاہ بی بی ان کے ساتھ اس کی جان سے پیاری ماں زاہدہ اس کا انتظار کر رہی تھیں وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا --

" شاہ بی بی !! امی جان !!! " وہ باری باری دونوں سے ملا

ان دونوں دادی اور ماں کی محبتوں اور شفقتوں کیلیئے وہ ترس گیا تھا اس نے تڑپ کر شاہ بی بی کے ہاتھ چومے اور ان کے پر شفیق وجود سے لپٹ گیا ---

" میرا بچہ میرا شاہو !! " شاہ بی بی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

" شاہ بی بی چلیں اندر چلیں شاہو لمبا سفر طے کر کے آیا ہے اندر چل کر آرام سے باتیں کرتے ہیں ---" اکرم نے آگے بڑھ کر کہا

وہ اپنے کمرے میں زاہدہ تائی کے دیئے نیلے رنگ کے کرتے پاجامہ میں ملبوس لمبے گھنے بالوں کی چوٹی بنا رہی تھی جب خوش باش سی رخسار دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

" ماشاءاللہ !! بہت پیاری لگ رہی ہو " انہوں نے بے ساختہ اس کی نظر اتاری

" رخسار آپی !! آپ آگئی ؟؟ "

" جی میری پیاری بنو صرف میں ہی نہیں تمہارے وہ بھی آگئے ہیں --" وہ شرارت سے بولیں

"چلو باہر چلو ! شاہ بی بی بلا رہی ہیں اس بہانے شیرو کو بھی دیکھ لینا ---"

" رخسار آپی پلیز !! آپ تو مجھے سمجھیں !! آخر یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہا ہے کیا میں اتنی بری ہوں کہ آپ سب مجھے زبردستی ان کے سر پر ڈال رہے ہیں ---" وہ روہانسی ہوئی

" سویرا چندا !! ایسا مت سوچو تم تو اتنی پیاری ہو دیکھنا شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا اور میرا بھائی تمہیں پھولوں کی طرح رکھے گا --" انہوں نے کھوکھلی سی تسلی دی

"آپی آپ لوگوں کو انہیں مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا ---" سویرا کے آنسو پلکوں کی باڑ

پھلانگ کر نکل آئے

" سویرا !! وہ اپنی خوشی سے خود آیا ہے یہ رشتہ مجبوری نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ کا فیصلہ ہے --" انہوں نے پیار سے اس کے آنسو پونچھے

"رخسار آپی !! مجبوری کے رشتوں میں محبت کی لطافت تو مر جاتی ہے نا ؟؟ " اس نے سوال کیا

" سویرا !! اتنی کم عمری میں یہ دادی اماں جیسی باتیں کیسے کر لیتی ہوں ؟؟ چلو جلدی سے منھ دھو کر باہر آؤ میں شاہ بی بی کے کمرے میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں ---"

بڑے کمرے میں بیٹھک جمی ہوئی تھی شاہ بی بی زاہدہ تائی اکرم بھائی سب ہی شہریار کے ساتھ بیٹھے اس کا حال احوال پوچھ رہے تھے تبھی شاہ بی بی نے اس کے چہرے پر جمی تھکن کو غور سے دیکھا

" شاہو !! چند گھنٹے آرام کرلو پھر رات کے کھانے پر ملتے ہیں ---" شاہ بی بی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"میں ٹھیک ہوں شاہ بی بی !! آپ بیٹھیں اتنے عرصے بعد ملے ہیں دل ہی نہیں کررہا کہ میں آپ کو چھوڑ کر اپنے کمرے میں جاؤں ---" شہریار نے بڑی عقیدت سے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

" شاہو بیٹا !! شاہ بی بی ٹھیک کہہ رہی ہیں تھوڑا آرام کر لو آؤ تمہیں کمرہ دکھا دوں سویرا بیٹی نے تمہارا کمرہ خود تیار کروایا ہے ---" زاہدہ نے پیار سے کہا

" شاہ بی بی !! چلیں آپ کو تو کمرے تک چھوڑ دوں اور اماں مجھے میرے کمرے کا راستہ پتا ہے گھر سے دور ضرور گیا تھا لیکن کچھ بھولا نہیں ہوں میں--- " وہ سیدھا کھڑا ہوا اور شاہ بی بی کا ہاتھ تھام کر ان کے کمرے کی جانب بڑھا

شاہ بی بی کا کمرہ اتنے سال گزرنے کے بعد بھی ویسا ہی تھا وہ ایک آسودہ سی سانس بھرتے ہوئے ان کے نماز کے تخت پر لیٹ گیا شاہ بی بی نے پیار سے اسے دیکھا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے سر میں پیار سے ہاتھ پھیرنے لگیں انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت کا پہیہ کئی سال پیچھے گھوم گیا ہے جب شہریار روز ان کے پاس ایسے ہی لیٹ کر لاڈ اٹھواتا تھا ۔

اتنے لمبے سفر کے بعد اپنی ماں جیسی دادی کے پاس لیٹ کر وہ نیند کی پرسکون وادی میں اتر گیا تھا شاہ بی بی نے اس کے اوپر چادر ڈالی اور کمرے میں پردے گرا کر لائٹ بند کرنے کے بعد خود تسبیح لیکر اپنے بیڈ پر بیٹھ گئیں --

---

سویرا کمرے سے باہر نکل کر پانی پینے کچن میں آئی تو اندر سے آتی آوازیں سن کر ٹھٹک سی گئی خاموشی سے دروازے سے اندر جھانکا تو کچن میں ایک گہما گہمی مچی ہوئی تھی یہاں تک کے پھپھو بھی اپنے جوڑوں کا درد بھلائے ملازمین کو ہدایات دے رہی تھی وہ گومگو کی کیفیت میں کھڑی تھی جب فرزانہ پھوپھو کی اس پر نگاہ پڑی نیلے لباس میں اس کی سفید رنگت جگمگا رہی تھی لمبے بالوں کی چوٹی بنائے گلابی رخساروں پر خفت سے جھکی سیاہ لرزتی پلکیں فرزانہ کا بی پی ہائی کر گئیں

" تم یہاں کھڑی کیا کررہی ہو ؟؟ " وہ ناقدانہ انداز سے اس کے نکھرے نکھرے سراپے پر نظر ڈالتے ہیں بولیں

" وہ وہ پھپھو ---"

" وہ کیا اور یہ اتنی تیاری کس خوشی میں ؟ عید ہے کیا آج ؟ ---" انھوں نے لتاڑا

" پھپھو !! میں تو بس پانی پینے آئی تھی --" وہ ان کی غصیلی نظروں سے گھبرا اٹھی

" فوراً نکلو یہاں سے میں نہیں چاہتی تمہاری منحوسیت کا سایہ بھی شیرو پر پڑے اور خیال رکھنا جب تک شیرو ادھر ہے تم اس کے سامنے مت آنا !! میرے بھائی کو تو کھا

ہی چکی ہو --" وہ پھٹ پڑیں

" پھپھو کیوں اس معصوم کو ڈانٹ رہی ہیں ؟؟ اور سویرا ---" رخسار نے اندر آتے ہوئے پہلے فرزانہ پھوپھو پھر سویرا کو مخاطب کیا

" سویرا پھپھو صحیح کہہ رہی ہیں کچھ دن میں تمہاری رخصتی ہے اس لیئے ابھی شاہو سے پردہ ہی کرو تو اچھا ہے ایسا نا ہو وہ تمہاری یہ پیاری من موہنی سی صورت دیکھ کر کل کی ہوتی رخصتی آج کروا لے -- " رخسار نے اسے پیار سے چھیڑا

"رخسار !! یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟ تمہیں بات کرنے کی تمیز آخر کب آئے گی اور تم ؟؟ تم چلو نکلو یہاں سے دفع ہو جاؤ --" انہوں نے رخسار کو ٹوکتے ہوئے حقارت سے سویرا کو باہر جانے کا اشارہ کیا

سویرا کی آنکھوں میں نمی امنڈ آئی وہ دھیرے سے رخسار کو ہٹاتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی رخسار نے تاسف سے فرزانہ پھوپھو اور سویرا کو دیکھا پھر اندر آکر گلاس میں ٹھنڈا پانی نکالا

" دیکھو رخسار !! تم کچھ عقل سے کام لو شہریار وجاہت ذہانت اور مینٹل لیول میں اس سویرا سے کئی گنا زیادہ ہے یہ دو ٹکے کی لڑکی کا اس سے موازنہ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے اس لیئے تم اس منحوس سویرا کو میرے شاہو کے سر پر تھوپنے کی کوشش مت کرو --" وہ نخوت سے بولیں

" تھوپنے والی کیا بات ہے ؟ یہ دونوں تو پہلے سے ہی نکاح جیسے مقدس رشتے میں بندھے ہوئے ہیں !! پھپھو ہماری سویرا بھی لاکھوں میں ایک ہے اور دیکھنا شاہو اس

کے ساتھ بہت خوش رہیگا --"رخسار رسان سے سمجھاتے ہوئے بولیں

" ارے وہ تو میرے شاہو کے جوتے کے برابر بھی نہیں ہے میرا شاہو جیسا سارے خاندان میں ایک بھی ڈھونڈ کر دکھاؤ تو میں جانوں ، ایسا جوان کامیاب اخلاق والا بچہ ہے --" فرزانہ تڑخ کر بولیں

رخسار نے خاموشی سے پانی کا گلاس اٹھایا اور باہر نکل گئی

سامنے ہی سویرا چپ چاپ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی ہوئی تھی وہ دھیرے سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور پانی کا گلاس اس کی سمت بڑھایا جسے سویرا نے چپ چاپ تھام لیا

" سویرا !! تم پھپھو کی باتوں کو دل پر مت لینا وہ تو بس ایسے ہی کہتی رہتی ہیں "

"آپی !! " وہ سیدھی ہوئی

"آپی مجھے کسی سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے شاید میری قسمت ہی خراب ہے پھپھو بھی ٹھیک ہی تو کہتی ہیں میں ہوں۔ ہی منحوس --"

" سویرا میری بہن بے شک تمہارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے مگر یہ بھی تو دیکھو کہ شاید شاہو اور تمہارا ایک ہونا قسمت میں لکھا تھا اور قسمت کے لکھے کو کون ٹال سکتا ہے میں مانتی ہوں چاچو کے انتقال کے بعد تم شہریار کی ذمہ داری تھی اور وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا لیکن تم دیکھنا اب سب ٹھیک ہو جائے گا --"

"آپی !! میں نے کہا نا مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے میں ایسے ہی ٹھیک ہوں آپ بس کسی بھی طرح یہ شادی کینسل کروا دیں --"

" اگر کوئی شکایت نہیں ہے تو پھر اپنی زندگی کو ازسرنو شروع کرنے کی تیاری کرو یاد رکھو زندگی کو گزارنے کے لیے سر کے سائیں کا ہونا بہت ضروری ہے !! خیر تمہیں شاہ بی بی نے بلایا تھا تم چلو میں بھی چائے لیکر آتی ہوں --"

شاہ بی بی تسبیح پڑھ رہی تھیں جب اجازت لیکر سویرا اندر داخل ہوئی

" اتنا اندھیرا شاہ بی بی !! لائٹ جلا دوں ؟؟" وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی

" نہیں بیٹی تم لائٹ چھوڑو اور ادھر میرے پاس آکر بیٹھو ---" انہوں نے اپنے پاس جگہ بنائی

" جی شاہ بی بی ---" وہ سیدھی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی

" شام سے شاہو آیا ہوا ہے اور تم اس سے ملنے تک نہیں آئی ؟؟"

" شاہ بی بی وہ میں !! " اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے

" دیکھو سویرا زندگی سے اپنا حق اور اپنی محبت آگے بڑھ کر وصول کرنا سیکھو !! میں چاہتی ہوں کہ تمہاری زندگی میں خوشیوں کی مٹھاس ہی مٹھاس ہو تم اپنی زندگی ایسے جیو

کے سب کو تم پر رشک آئے اور بیٹا شاہو اتنا برا نہیں ہے دیکھنا وہ تمہیں دنیا کی خوش نصیب عورتوں میں سے ایک بنا دیگا بس کچھ وقت لگے گا اور تمہیں صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا ---" انھوں نے رسان سے سمجھاتے ہوئے کہا

وہ پتا نہیں کتنے عرصے بعد اتنی گہری پرسکون نیند سویا تھا جب اس کی آنکھ کھلی ---
شاہ بی بی کسی سے باتیں کر رہی تھیں

" شاہ بی بی !! میں اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہتی ہوں ڈاکٹر بن کر اپنے بابا کا خواب پورا کرنا چاہتی ہوں آپ پلیز یہ شادی کینسل کروا دیں میں ساری زندگی آپ کا یہ احسان نہیں بھولونگی ---"

دھیمے سروں میں ایک شفاف آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اس نے اپنے چہرے سے

چادر ہٹائی تو کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا ۔وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

" ارے شاہو بیٹا اتنی جلدی اٹھ گئے !! " شاہ بی بی کی نظر اس پر پڑی

سویرا کا چہرہ شہریار کا نام سن کر فق پڑ گیا تھا

" یہ یہ ادھر کیا کررہے ہیں پتا نہیں مجھے دیکھ کر کتنا چلائیں کیسا بی ہیو کریں مجھے

یہاں سے چلا جانا چاہیے --"

وہ ہاتھ مسلتے ہوئے اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ اسی وقت رخسار نے کمرے میں

داخل ہو کر لائٹ جلائی پورا کمرہ جگمگا اٹھا شہریار کی آنکھیں ایک لمحے کو چندھیا سی گئی

تھیں اس نے آنکھ مسلی اور کھڑا ہو گیا سامنے ہی نیلے لباس میں ایک بے انتہا

خوبصورت پرکشش لڑکی کھڑی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی اتنا بے داغ حسن دیکھ کر وہ ایک لمحے کو ٹھٹک گیا تھا تبھی اس کے کانوں سے شاہ ہی بی کی آواز ٹکرائی

" شاہو !! سویرا سے مل لو ---!! سویرا بیٹی سلام کرو اپنے سر کے سائیں کو !! " شاہ بی بی نے دونوں کو باری باری مخاطب کیا

شہریار نے ایک اچٹتی سی نظر شاہ بی بی کے پاس کھڑی اسے سلام کرتی سویرا پر ڈالی --

" شاہ بی بی میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں ڈنر پر ملتے ہیں --" وہ سویرا کو اگنور کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

رخسار نے بڑے افسوس سے شرمندہ کھڑی سویرا کو دیکھا اور خود بھی الٹے قدموں شہریار کے پیچھے نکل گیئں

وہ ابھی اپنے کمرے میں آیا ہی تھا کہ تن فن کرتی رخسار اندر داخل ہوئیں

" یہ کیا بدتمیزی ہے شاہو ؟؟ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو "

" میں نے کیا کیا ہے ؟؟ " اس نے الٹا سوال کیا

" تم سویرا کو سلام کا جواب دیئے بغیر اس طرح اگنور کر کے کیسے آگئے ؟؟ "

"آپی پلیز !! میں پاکستان آگیا ہوں کیا یہ کافی نہیں ہے ؟؟ "

"شہریار !! وہ اتنی پیاری ہے تم ایک نظر اسے دیکھ تو لیتے !! "

"آپی پلیز !! مجھے اس کے حسن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے آپ کھانا لگوائیں میں فریش ہو کر آتا ہوں ۔۔"

رخسار نے تاسف سے اسے دیکھا اور باہر نکل گئی ان کے جاتے ہی شہریار نے اپنا فون نکالا آن کیا تو عروہ کی لاتعداد مس کالز آئی ہوئی تھیں۔

" ایک تو یہ لڑکی بھی !! " اس نے مسکراتے ہوئے عروہ کے میسجز پڑھے

" شیری آئی مس یو !!!

شیری تم پاکستان پہنچ گئے ؟؟

شیری مجھے نیند نہیں آ رہی

شیری تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے ؟؟"

وہ آرام سے اپنے بیڈ پر بیٹھ کر عروہ کو فون ملانے لگا لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی

شہریار کیلیئے عروہ کا فون نا اٹھانا خاصا پریشان کن تھا وہ اسے دوبارہ فون ملانے لگا تو

دوسری جانب مسلسل بیل ہونے پر بھی جب عروہ نے فون نہیں اٹھایا تو وہ اضطرابی

کیفیت میں گھر گیا اسے عروہ کی فکر ہو رہی تھی ایک تو وہ اسے ساتھ نہیں لایا تھا اس

پر عروہ جو ایک گھنٹہ بھی اس سے بات کیئے بغیر نہیں رہتی تھی حالانکہ کے شہریار نے

کتنی بار اسے گھڑی گھڑی فون کرنے سے ٹوکا تھا لیکن وہ نہ جانے کس مٹی کی بنی

ہوئی تھی کہ دن میں کئی بار بلا جواز اسے فون کرتی تھی جس سے وہ خاصا تنگ تھا

اور اب وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی ---

اس نے تنگ آکر اسے میسج لکھا

" عروہ کہاں ہو تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی ہو --- فون اٹھاؤ "

سنہری بالوں کی پونی بنائے پنک ٹاپ اور لانگ اسکرٹ کے اوپر کوٹ پہننے وہ لندن برج کے پاس کھڑی تھی شہریار کو گئے ابھی صرف چودہ گھنٹے ہی ہوئے تھے وہ انگلیوں پر حساب لگانے لگی لیکن یہ چودہ گھنٹے اسے چودہ صدیوں کے برابر لگ رہے تھے ذہن وسوسوں میں گھرا ہوا تھا عروہ نے جیب سے سیل فون نکال کر ایک بار پھر شہریار کا نمبر ڈائل کیا ---

کچھ دیر بعد جھنجھلا کر فون واپس جیب میں ڈالا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ وقفہ وقفہ سے بار بار اسے فون کر رہی تھی میسجز کررہی تھی اور شہریار اس کا فون اٹینڈ نہیں کررہا تھا شاید اس کا موبائل ہی آف تھا جس پر عروہ کو تشویش ہونے کے ساتھ ساتھ شدید غصہ بھی آرہا تھا وہ جب سے شہریار گیا تھا بے چین سی تھی رات بھر سوئی نہیں تھی

" ڈیم اٹ !! تم نے فون کیوں بند کیا ہوا ہے ؟؟ میری ذات کو اذیت دیکر تم ادھر آرام سے اپنے سو کالڈ گھر والوں کے ساتھ بزی ہو ---" وہ بڑبڑائی

ابھی وہ کھڑی اپنا خون ہی جلا رہی تھی کہ اس کا فون بج اٹھا اس نے فون نکال کر چیک کیا

" شہریار کالنگ " لکھا آرہا تھا ایک گہری سانس بھر کر اس نے فون کو دیکھا

" نہیں شہریار !! اب عروہ اتنی بھی ارزاں نہیں ہے کہ تم اسے جب جی چاہے اگنور کرو اور جب جی چاہے بات کرو ---" اس نے غصہ سے فون بند کر کے جیب میں ڈالا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئی

فون وقفہ وقفہ سے بج رہا تھا جس سے عروہ کے دل کو تسکین مل رہی تھی لیکن اس --- نے سوچ لیا تھا کہ سب شہریار کو تڑپا کر ہی دم لے گی

-

شہریار نے دو تین بار مزید عروہ کا نمبر ڈائل کیا لیکن جواب موصول نا ہونے پر تنگ آکر اس نے فون بیڈ پر اچھالا ہی تھا کہ دروازہ ناک ہوا

زاہدہ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوئیں

" اماں آپ !!! مجھے بلا لیتی ۔۔۔" وہ انہیں دیکھ کر حیران ہوا

" شہریار میرے شاہو !! انھوں نے اسے اپنے ناتواں بازوؤں میں بھرا

" کتنے سال بیت گئے کب سے ترس رہی تھی اپنی جان اپنے بیٹے کو سینے سے لگانے کے لیے پیار کرنے کیلئے ۔۔" وہ نم آنکھوں سے اس کا ماتھا چوم رہی تھیں

" اماں !! میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا لیکن مجھے آج بھی اس بات کا افسوس ہے کہ ایک لڑکی کی خاطر آپ نے اپنے بیٹے کا ساتھ نہیں دیا ۔۔"

" شاہو وہ لڑکی بھی کوئی غیر تو نہیں تھی !! میرے ہاتھوں کی پلی بڑھی تھی اور تمہارے بابا سائیں بھی تمہاری غیر موجودگی سے ڈھے گئے ہیں تمہاری جدائی نے آج

انہیں ہسپتال پہنچا دیا ہے ---"

" اماں ! آپ فکر مت کریں کل شام تک بابا سائیں گھر آرہے ہیں میں مان تو رہا ہوں آپ لوگوں کی بات اب سب ٹھیک ہو جائے گا---"

" تو بیٹا کیا واقعی تم سویرا کو دل سے بیوی تسلیم کرو گے ؟؟ "

" اماں !! اس رشتے میں دل تو ہے ہی نہیں مگر یہ بات آپ لوگ سمجھنا ہی نہیں چاہتے ہیں اس لیے پلیز مجھ سے ایسے سوال مت کریں جن کا جواب میرے پاس نہیں ہے --"

" کیا باتیں ہو رہی ہیں ماں بیٹے میں ؟؟ اور اماں آپ شاہو کو کھانے کے لیے بلانے

آئیں تھی اب جلدی چلیں سب انتظار کر رہے ہیں ---" رخسار نے دروازے کے اندر سے جھانک کر کہا

" چلو بیٹا !! کھانے کی میز پر سب کو انتظار کروانا اچھا نہیں لگتا --" زاہدہ کھڑے ہوتے ہوئے بولیں

بڑی آبنوسی میز پر طرح طرح کے لوازمات سجے ہوئے تھے اس وقت گھر کے سب ہی افراد میز پر موجود تھے شہریار کے آتے ہی شاہ بی بی نے کھانا شروع کرنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ رخسار سے مخاطب ہوئیں

" رخسار !! سویرا سے کہو میز پر آئے اب کچن کی جان چھوڑ دے --"

" جی شاہ بی بی ---" رخسار تابعداری سے سر ہلاتی ہوئی کھڑی ہوئی

"رک جاؤ رخسار !! اور شاہ بی بی آپ کو کیا ہو گیا ہے وہ منحوس سویرا کبھی آئی ہے میز پر جو آپ اسے منحوسیت پھیلانے کے لیے آج بلا رہی ہیں ؟؟ سن لیں اگر وہ ادھر آئی تو میں یہاں نہیں بیٹھوں گی " فرزانہ کاٹ دار لہجہ میں بولیں

شہریار حیرانی سے فرزانہ پھوپھو کا تحقیر آمیز رویہ دیکھ رہا تھا۔شاہ بی بی نے ایک گہری نظر شہریار اور فرزانہ پر ڈالی اور پھر سب کو کھانا شروع کرنے کا اشارہ کیا۔۔

"زاہدہ شہریار فارغ ہو کر میرے کمرے میں آؤ۔۔" وہ جلد ہی پلیٹ پرے کرتے ہوئے اٹھ گئی تھیں ۔

شہریار نے رخسار کی طرف دیکھا تو وہ ناسمجھی سے کندھے اچکا کر رہ گئی

شاہ بی بی کمرے میں تسبیح پڑھ رہی تھیں جب اجازت لیکر زاہدہ اور شہریار اندر داخل ہوئے

" شاہ بی بی آپ نے بلایا تھا ؟؟ "

"آؤ بیٹھو !! " انہوں نے اشارہ کیا

شہریار ان کے نماز کے تخت پر بیٹھ گیا اور زاہدہ سامنے رکھے صوفہ پر بیٹھ گئی

" شہریار !! تمہاری واپسی کب تک ہے ؟؟ " شاہ بی بی نے سنجیدگی سے پوچھا

" شاہ بی بی !! بچہ ابھی آج ہی تو آیا ہے اور آپ واپسی کا پوچھ رہی ہیں --" زاہدہ نے شکوہ کیا

" شہریار !! کل تمہارے بابا سائیں گھر آ رہے ہیں ٹھیک تین دن بعد جمعہ کا مبارک دن ہے اسی دن رخصتی رکھ لیتے ہیں -- " شاہ بی بی سنجیدگی سے بولیں

"آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے نا کہ اگر ایک سال تک بھی ہماری انڈرسٹینڈنگ نہیں ہو سکی تو پھر آپ مجھے یہ رشتہ توڑنے سے نہیں روکیں گیئں " شہریار بلا کی سنجیدگی سے بولا

" سب یاد ہے بس تم رخصتی کروا کر اپنی نئی زندگی شروع کرو باقی سب اب وقت بتائے گا -لگے ہاتھوں یہ بھی بتا دو تمہاری واپسی کب کی ہے تاکہ سویرا کے ٹکٹ کا انتظام کیا جائے -- " شاہ بی بی آرام سے بولیں

" شاہ بی بی !! " شہریار تیزی سے سیدھا ہو کر بیٹھا

" سویرا میرے ساتھ کیسے جا سکتی ہے ؟؟ ابھی میں اسے یہی چھوڑ کر جاؤں گا ہاں ملنے آتا رہوں گا اس کی آپ فکر مت کریں ---" اس نے اپنا پلان بتایا

" نہیں شاہو !! بات سال ایک ساتھ گزارنے کی ہوئی تھی اب یا تو تم سویرا کو ساتھ لیکر جاؤ یا پھر خود ایک سال تک ادھر ہی رہو --" وہ دو ٹوک لہجے میں بولیں

" شاہ بی بی آپ بات کو سمجھیں لندن جانا ہے کوئی کراچی یا لاہور نہیں اس کیلیئے کاغذات پاسپورٹ وغیرہ بنوانا ہوگا ویزا لگے گا اور ادھر میرا کاروبار چل رہا ہے سارا کام ملازمین پر چھوڑ کر آیا ہوں میں نہیں رک سکتا --" وہ سر مسلتے ہوئے بولا

" کاغذات کی تم فکر مت کرو وہ ہم نے پہلے ہی تیار کروا رکھے ہیں سویرا کا داخلہ بھیج دیا تھا اسے اسٹوڈنٹ ویزا مل گیا ہے اب وہ تمہارے ساتھ ہی جائیگی ---" شاہ بی بی نے اطمینان سے کہا

" اسٹوڈنٹ ویزا !! یعنی اب میں اس کی پڑھائی کے چونچلے بھی اٹھاؤں گا ؟؟ بہتر نہیں ہے کہ آپ اسے پہلے پڑھ لینے دیں پھر اس شادی وادی کے چکروں میں ڈالیں ---" وہ بھنا اٹھا

" سویرا ہماری پوتی ہے اپنے باپ کی زمین جائیداد کی اکلوتی وارث !! وہ کوئی عام گری پڑی لڑکی نہیں ہے اس کے ویزا ٹکٹ اور داخلے کی فیس وہ بھی پورے سال کی سب ادا ہو چکی ہے اب تم کہو تو تمہاری بیوی کے روٹی پانی کا خرچہ بھی ہم بھجوا دینگے --"

شاہ بی بی نے اس کی طبیعت صاف کی

" مجھے سوچنے کے لیئے وقت چاہیئے ؟؟ " شہریار ٹھیک ٹھاک چکرا گیا تھا اس کے سارے پلان پر شاہ بی بی نے پانی پھیر دیا تھا

" اب مزید کیا سوچنا ہے ؟؟ کل تمہارا باپ اسپتال سے آرہا ہے صرف تمہاری اور سویرا کی خوشی دیکھنے اس کی بیماری ٹینشن سب ختم ہو جائے گی جب وہ اپنے بھائی سے کیا وعدہ پورا ہوتا دیکھے گا ---" زاہدہ نے اسے گھورا

شہریار اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ پر اپنی آفیشل ای میلز چیک کررہا تھا جب رخسار دودھ کا گلاس لیکر اندر داخل ہوئی

" شاہو یہ دودھ لے لو -- " انھوں نے گلاس اس کی جانب بڑھایا

" تھینکس آپی !! میں اب دودھ نہیں پیتا آپ واپس لے جائیں ---" وہ روکھے لہجے میں بولا

" شیرو !! تم بہت بدل گئے ہو --" رخسار نے شکوہ کیا

" میں نہیں بدلا ہوں بس میں نے عادتیں بدل لی ہیں ---" وہ دوبارہ اپنی میلز کی طرف متوجہ ہوا

" شیرو "

" ہوں "

" کیا سوچ رہے ہوں ؟؟ "

" کچھ نہیں آپی اب بچا کیا ہے سوچنے کو --"

" شیرو میرے بھائی ہم دوست بھی تو ہیں !! کیا تم اپنی باتیں اپنے وسوسے مجھ سے شئیر نہیں کروگے ؟؟ "

" نہیں آپی !! اب میرا کوئی دوست نہیں ہے بس صرف رشتے ہیں ---"

" تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو ؟؟ "

" اس چار پانچ سال کے عرصے میں میں اتنا تو جان ہی گیا ہوں کہ میرا کوئی دوست کوئی غم گسار نہیں ہے "

" شہریار یہ جو زندگی ہے نا یہ بہت کٹھن ہوتی ہے اور ہر انسان کو اپنی زندگی کے ہر موڑ پر ،قدم قدم پر کسی نا کسی دوست ہمدرد اور ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے ۔میں تو تمہاری دل جوئی کرنا چاہتی ہوں اور کیا پتہ کوئی اچھا مشورہ ہی دے دوں !! "

"آپی !! چلیں دیکھتا ہوں آپ کیا کہتی ہیں ۔۔۔ سنئیے میں سویرا کو اپنے ساتھ لیکر نہیں جانا چاہتا ہوں انفیکٹ میں تو اس بے جوڑ شادی کے ہی حق میں نہیں ہوں لیکن آپ نے خاندان میں واپس آنے کی اپنی ماں کیا پیار پانے کے لیئے یہ شادی مجھ پر تھوپ دی ہے ۔۔"

" شاہو !! یہ بتاؤ تم سویرا کو ساتھ کیوں نہیں لے جانا چاہتے ؟؟ خدانا خواستہ کہیں تم نے دوسری شادی تو نہیں کرلی ؟؟؟ " رخسار دہل گئی

" میں کوئی کام چھپا کر نہیں کرتا اور دوسری شادی تو مجھے کرنی ہی ہے لیکن سب گھر والوں کی اجازت سے باقی بات سویرا کو ساتھ لے جانے کی تو میرا ادھر حلقہ احباب ہے بزنس ہے میں ہفتوں گھر سے غائب رہتا ہوں ان محترمہ کی چوکیداری نہیں کرسکتا ---" وہ بیزاری سے بولا

" ہمم اچھا شاہو ایک حل ہے !! دیکھو سویرا بہت سمجھدار لڑکی ہے تم اس سے بات کرو اسے اپنی ساری مصروفیات بتا دو تاکہ وہ بھی سمجھ جائے اور ہوسکتا ہے وہ خود تمہارے ساتھ جانے سے انکار کردے !! کیونکہ یہ تو میں بھی نہیں چاہتی کہ وہ ہفتوں

اکیلی رہے ---"

" ٹھیک ہے آپی چلیں ابھی اس سے بات کرتا ہوں ---" شہریار لیب ٹاپ بند کرتے ہوئے کھڑا ہوا

" پاگل ہو شیرو !! اتنی رات کو اس کے کمرے میں جاؤ گے ؟؟ اگر پھپھو نے دیکھ لیا تو اس بیچاری کی شامت اجائے گی ---"

" تو پھر کب بات کروں ان محترمہ سے ؟؟ کل تو بابا سائیں آرہے ہیں پھر وقت ہی نہیں ہوگا ---"

" ایسا کرتے ہیں میں کل صبح اسے کسی بہانے سے تمہارے روم میں بھیج دونگی تم

آرام سے بات کرلینا ---"

" ٹھیک ہے آپی !! "

وہ اسے شب بخیر کہتی ہوئی باہر نکل آئی اس کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھی شہریار کا دوسری شادی کا ذکر کرنا بھی االارمنگ تھا لیکن پھر بھی انہیں یقین تھا جب وہ اکیلے میں سویرا سے ملیگا تو شاید اس کے خیالات بدل جائیں گے --

---

—

چار دن کی یہ رفاقت جو رفاقت بھی نہیں

عمر بھر کے لیے آزار ہوئی جاتی ہے

زندگی یوں تو ہمیشہ سے پریشاں سی تھی

اب تو ہر سانس گراں بار ہوئی جاتی ہے

صبح کا وقت تھا گھر میں ایک افراتفری مچی ہوئی تھی اور وہ سر جھکائے چپ چاپ کسی پتھر کی مورت کی طرح بیٹھی ہوئی تھی آج بابا سائیں آرہے تھے اور جمعہ کو اس کی رخصتی طے تھی ابھی بھی بہت سی منفی سوچیں اسے گھیرے ہوئے تھیں کبھی وہ اللہ سے شکوہ کرتی کہ اسے کیوں پیدا کیا کیوں اس کے بیکار وجود کا اس زمین پر ناحق بوجھ ڈال دیا ۔کاش وہ بھی اپنے بابا کے ساتھ ہی مر گئی ہوتی ۔

بچپن کتنا حسین تھا ہر سو بہار تھی بابا کے کندھے سے لٹک کر فرمائشیں کرنا ،رونقیں تھیں خوشیاں تھیں اور پھر پتا نہیں کیا ہوا ایک دن بابا چلے گئے اور سب ختم ہو گیا

زندگی تلخ ہو گئی اور سب رشتے داروں کے رویہ بدل گئے ایک باپ کا سایہ کیا اٹھا اس کی تو دنیا ہی بدل گئی تھی ---وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب فرزانہ پھوپھو نے آکر اس کے کندھے پر دھپ لگائی

" کس سوگ میں بیٹھی ہوئی ہو؟؟ کچن کا کام کیا تمہاری ماں آکر کریگی ؟؟ " وہ اسے گھور رہی تھی

" سوری پھپھو !! وہ آپ نے منع کیا تھا باہر مت آنا تو میں بس ----" وہ بوکھلا گئی

" بی بی میں نے شاہو کے سامنے آنے سے منع کیا تھا کام کاج کرنے سے نہیں اٹھو اور جاکر کچن سمیٹو --" فرزانہ کاٹ دار لہجہ میں بولیں

وہ چپ چاپ دوپٹہ سنبھالتی ہوئی کچن میں آئی جہاں رخسار مائی کے ساتھ سب گھر

والوں کے لیے ناشتہ ان کے کمروں میں پہنچوا رہی تھی

" اسلام علیکم آپی ---" وہ ان کے پاس جاکر برتن سیٹ کرنے لگی

" وعلیکم اسلام میری پیاری سی بھابھی ---" رخسار شوخی سے بولیں

" رخسار آپی !! پلیز ---" وہ چھڑائے ہوئے لہجہ میں بولی

" سویرا ایک بات پوچھوں اگر سچ بتاؤ گی تو ؟؟ !! "

سویرا نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا

" یہ بتاؤ تمہیں شہریار کیسا لگا ؟؟ سچی کتنا خوبرو ہینڈسم ہوگیا ہے نا !!"انہوں نے سویرا کے چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لیا

" مجھے نہیں پتہ !! " سویرا نے رخ موڑ کر برتن اٹھاتے ہوئے جواب دیا

" سویرا نہیں پتہ تو پتا کرو آخر اب اس ہینڈسم نوجوان کے ساتھ ہی رہنا ہے بی بنو کو --"

"آپی پلیز ایسی باتیں مت کریں !! مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ---" وہ جھنجھلا کر بولی

" اچھا چلو چھوڑو اور ذرا یہ ناشتہ شاہو کو دے آؤ ---" وہ ناشتہ کے لوازمات سے سجی

ٹرے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولیں

" ممم میں کیسے -- " سویرا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے

" چلو شاباش ویسے بھی اس کی بیوی ہو تم یہ تمہارا ہی کام ہے ---"

"آپی آپ لے جائیں میں یہ نہیں کرسکوں گی ---"

" سویرا سیدھی طرح ٹرے پکڑو اور جاؤ سوچ لو اگر ناشتہ ٹھنڈا ہو گیا تو شہریار کا غصہ اور پھپھو کی باتیں سہہ سکوں گی ؟؟ بس تیزی سے جاؤ اور ٹرے کمرے میں رکھ کر واپس آجانا وہ تو ویسے بھی جاگنگ پر نکلا ہوا ہے ---" رخسار نے ٹرے زبردستی اس کے ہاتھوں میں پکڑائی اور اسے کچن سے باہر دھکیلا

ابھی سویرا نکلی ہی تھی کہ فرزانہ کچن میں داخل ہوئیں

" سویرا کدھر ہے ؟؟ میں نے اس کام چور کو کام سمیٹنے کے لیے بھیجا تھا ---" وہ کڑی نظر سے رخسار کو گھور رہی تھیں

" پھپھو میں نے اسے واپس کمرے میں بھیج دیا ہے آج بڑا دن ہے بابا گھر آرہے ہیں خوامخواہ بقول آپ کے منحوسیت پھیلتی !! میں نے ٹھیک کیا نا پھپھو ؟؟ " رخسار معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی

" چلو شکر ہے تمہیں بھی عقل آئی اب شام کو اپنے باوا کو بھی سمجھانا کہ یہ رخصتی وغیرہ کے چکروں میں مت پڑیں "۔

شام ڈھل رہی تھی ماحول میں خنکی رچی ہوئی تھی رنگارنگ تقریب میں کئی حسین چہروں کے بیچ میں سفید بلاؤز اور پنک اسکرٹ میں لمبے سنہری بالوں کا جوڑا بنائے کانوں میں ڈائمنڈ کے نازک سے ٹاپس پہنے ہوئے ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ بے انتہا خوبصورت

نظر آرہی تھی ، جو نظر بھی اس کے دلکش سراپے پر اُٹھتی تھی واپس آنے سے انکاری ہو جاتی تھی اس کی سبز چمکتی ہوئی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد تھا وہ بہت زندہ دل لڑکی تھی ہر پارٹی کی جان لیکن آج وہ خاموش سی بلوری گلاس ہاتھ میں تھامے ایک کونے پر بیٹھی ہوئی تھی ۔کہ قریب سے اُٹھتی ہوئی بھاری مردانہ آواز نے اسے چونکا دیا

"

" ایکسکیوز می مس !! اگر میں غلط نہیں تو آپ شاید میرے بزنس پارٹنر شہریار کی دوست ہیں ؟؟ " جونس نے سشتہ انگریزی میں بات کا آغاز کیا

"آپ !!! "

" جی میں جونس !! جس دن ہماری ڈیل سائن ہوئی تھی آپ آفس کے باہر شہریار کا ویٹ کررہی تھیں اینڈ آئی مسٹ سے شہریار از آ لکی مین ---- " وہ دلچسپی سے اس کے نازک سراپے کو دیکھتا ہوا بولا

" ویل مسٹر جونس !! میں شہریار کی دوست نہیں بلکہ گرل فرینڈ ہوں ہم بہت جلد

شادی کرنے والے ہیں ---" وہ شہریار کا نام سن کر کھل اٹھی تھی

" کین آئی سٹ ہئیر ؟؟ " جونس نے ساتھ بیٹھنے کی اجازت مانگی

عروہ جو رات سے شہریار سے فون نا کرنے پر ناراض تھی اس وقت اس کا ذکر سن کر خوش ہو گئی تھی ناراضگی روٹھنا منانا اپنی جگہ لیکن محبوب کا ذکر ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے کے لیے کافی تھا --

"آپ اکیلی کیوں ہیں !! شہریار کدھر ہے ؟؟ " وہ مارٹینی کے سپ لیتے ہوئے بولا

" شہریار اپنے فادر سے ملنے پاکستان گیا ہوا ہے --" وہ لاپرواہی سے بولی

" پاکستان !! کتنے دنوں کے لئیے اور آپ ساتھ نہیں گئیں ؟؟ "

" شاید ایک یا دو ویک کیلیئے اس کے فادر کی سرجری ہے اور جہاں تک میری بات ہے یو نو وہ تھرڈ ورلڈ کنٹری ہے میں اگر جاتی تو بیمار ہو جانا تھا سنا ہے وہاں بجلی بھی نہیں

ہوتی اور ڈسٹ گندگی بہت ہے تو بس میں اسی لیئے نہیں گئی ۔۔ " وہ نخوت سے بولی

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کررہے تھے کہ ہلکا ہلکا سا میوزک بجنا شروع ہوا لائٹس ڈم ہو گئی تھی ماحول خوابناک سا ہو گیا تھا

" مس عروہ !! وڈ یو لائک ٹو ڈانس ود می ؟؟ " جونس نے اپنا ہاتھ اس کی سمت بڑھایا

عروہ نے ایک گہری نظر جونس پر ڈالی شہد رنگ بال ہلکی ہلکی بئیرڈ نیلی آنکھیں مضبوط جسامت وہ کسی خوبصورت ماڈل کی طرح اس کی جانب ہاتھ بڑھائے کھڑا ہوا تھا

" سوری جونس !! ڈانس تو میں صرف شیری کے ساتھ کرتی ہوں تم کوئی اور پارٹنر سلیکٹ کر لو ۔۔" وہ اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی

" ویل مس عروہ !! لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں لیکن مجھے ایشین بیوٹی بہت متاثر کرتی ہے ایک عجیب سی کشش محسوس ہوتی ہے اور سنا ہے کہ پاکستانی لڑکیاں بہت وفادار ہوتی ہیں ۔۔۔" جونس نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا

" مے بی !!! مجھے پاکستانی لڑکیوں کا اتنا نہیں پتا میں تو برٹش ہوں !! لیکن اب آپ کیلئے کسی اچھی لڑکی کو ضرور نظر میں رکھوں گی --" وہ مسکراتے ہوئے بولی

" اوکے مسٹر جونس !! اٹس ٹائم ٹو گو ہوم --آپ سے مل کر اچھا لگا ٹیک کئیر ---" عروہ نے جانے کیلئے پر تولے

"ڈونٹ کال می مسٹر !! مجھے جونس کہو دوستی میں یہ تکلفات اچھے نہیں لگتے اور تم گھر کیسے جاؤ گی ؟؟؟ " جونس نے بڑی تیزی سے آپ سے تم تک کا سفر طے کیا

" ہم دوست ہیں یہ کب ہوا ؟؟ " عروہ نے حیرت سے پوچھا

" کیوں کیا نہیں ہوسکتے ؟؟ " جونس نے الٹا سوال کیا

" سوچنا پڑیگا !!" عروہ شرارت سے بولی

" تم گھر کیسے جاؤ گی ؟؟ " جونس نے سوال کیا

" جیسے آئی تھی !! ڈرائیو کر کے "

" چلو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں اب اتنی خوبصورت لڑکی آدھی رات کو اکیلی ڈرائیو کرے یہ مجھے منظور نہیں ---" جونس نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا

" جونس میری گاڑی ----"

" فکر مت کرو میرا ڈرائیور تمہارے گھر پہنچا دیگا --" وہ لاپرواہی سے بولا

ڈرائیور کو ہدایات دیکر وہ عروہ کو لیکر پارکنگ کی طرف بڑھا رات گہری ہو چکی تھی کچھ منچلے باہر بیٹھے بئیر پی رہے تھے عروہ کو دیکھتے ہی وہ اشارے بازی کرنے لگے

" عروہ یہ کوٹ پہن لو --" جونس کو ان کی نظریں اچھی نہیں لگیں اس نے اپنا کوٹ اتار کر عروہ کی سمت بڑھایا

" مگر کیوں ؟؟ " وہ حیران ہوئی

" یہ لڑکے تمہیں گھور رہے ہیں اور یہ مجھے پسند نہیں ---" وہ سخت لہجہ میں بولا

عروہ نے حیرت سے اس گورے کو دیکھا جس کی مینٹیلیٹی ٹیپیکل دیسی مردوں جیسی تھی اور خاموشی سے کوٹ اس کے ہاتھ سے لیکر پہن لیا اس نے عروہ کو گاڑی میں بٹھایا

" میں بس ایک منٹ میں آتا ہوں ---" وہ اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر دروازہ لاک کرکے ان لڑکوں کی طرف بڑھا اور جاتے ہی ایک زور دار پنچ سامنے بیٹھے لڑکے کو مارا

دیکھتے ہی دیکھتے اسٹریٹ فائٹ شروع ہو گئی تھی جونس نے بڑے آرام سے تینوں لڑکوں کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا پھر اس نے اپنے والٹ سے بڑے بڑے نوٹ نکال کر ان پر پھینکے

" اپنی مرہم پٹی کروا لینا اور آیندہ کسی بھی لڑکی کو چھیڑنے سے پرہیز کرنا ---" وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے واپس گاڑی کی طرف بڑھا

" جونس !! تم کریزی ہو کیا ؟؟ اگر پولیس آجاتی تو ----" عروہ اس کے بیٹھتے ہی شروع ہو گئی

" پولیس ! پولیس سے کون ڈرتا ہے ؟؟ "

" بہرحال تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا --"وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی

جونس نے اس کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی اور تیز رفتاری سے دوڑاتا ہوا اس کے گھر تک پہنچا

عروہ تیزی سے اتر ہی رہی تھی کہ جونس نے اس کے ہاتھ میں پکڑا سیل اپنی گرفت میں لیا اور اس سے اپنے سیل پر رنگ دیکر اسے واپس اس کے ہاتھ میں تھمایا ---

وہ بنا کچھ کہئے تیزی سے گھر کے اندر چلی گئی اس کے اندر جانے کا اطمینان کرنے کے بعد جونس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور روانہ ہو گیا

اک موم کی گڑیا ہے
اک پریم کہانی ہے
اک شاخ ہے نازک سی
کلیوں کی جوانی ہے
وہ پھول کی تتلی ہے
شعلہ ہے کہ پانی ہے
ہے شان سمندر کی
لہروں کی روانی ہے
وہ نور سحر ہے یا
اک شام سہا نی ہے
دیکھوں تو سپنا ہے

سوچوں تو کہا نی ہے

کیا نام رکھوں اسکا

کیا بات کہوں اس سے

وہ دن کا اجالا ہے

وہ رات کی رانی ہے

اک موم کی گڑیا ہے

اک پریم کہا نی ہے

وہ ناشتہ کی ٹرے ہاتھوں میں اٹھائے شہریار کے کمرے کے دروازے پر کھڑی تھی اسے علم تھا کہ وہ باہر جاگنگ پر گیا ہے مگر پھر بھی اندر داخل ہونے کی ہمت وہ نہیں کر پا رہی تھی بڑی مشکل سے اس نے ہمت کرتے ہوئے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا وہ جلدی سے اندر داخل ہوئی اس کا ارادہ ٹرے میز پر رکھ کر بھاگ جانے کا تھا..

کمرہ خالی تھا وہ تیزی سے سائیڈ میز کی جانب بڑھی ٹرے رکھ کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ باتھ روم سے تولیہ سے ہاتھ صاف کرتا ہوا شہریار باہر نکلا

سفید ہالف سلیو شرٹ بلیو جینز پہنے وہ اسے گھور رہا تھا وہ اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی وہ مضبوط قد و قامت ورزشی جسم کا مالک ایک پرکشش مرد تھا---

"کیا دیکھ رہی ہو؟؟" وہ اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر چکا تھا

سویرا نے خود کو ملامت کرتے ہوئے فوری اپنی نظریں جھکائیں

"وہ یہ آپی نے ناشتہ بھیجا تھا---" وہ میز کی طرف اشارہ کرتی ہوئی واپسی کیلئے پلٹی

"تمہیں اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ ناشتہ سرو کرو اور چائے بنا کر دو؟؟" وہ کرخت لہجے میں بولا

سویرا سر جھکائے واپس مڑی اور ٹرے میں سے ناشتے کے لوازمات نکال کر سیٹ کرنے لگی شہریار کرسی گھسیٹ کر بیٹھا آج اتنے عرصے بعد پہلی بار وہ اسے دیکھ رہا تھا گزرتے وقت نے سویرا کو بہت تبدیل کردیا تھا وہ اب ایک تیرہ سال کی بچی نہیں رہی

تھی ---وہ بغور اس کے تاثرات کو جانچ رہا تھا ---

دودھیا رنگت چہرے پر ہلکی ہلکی سی خوف کی پرچھائیاں تھیں لمبی گھنی چوٹی کمر پر جھول رہی تھی کچھ شریر لٹیں گلابی رخساروں کو چوم رہی تھیں جوانی کی سرحدوں کو چھوتی وہ ایک دلکش دوشیزہ کا روپ دھار چکی تھی -جو اس وقت اس کی موجودگی کی وجہ سے ہراساں اور بوکھلائی ہوئی تھی ---

" سنو لڑکی !!! " اس نے نرمی سے اسے مخاطب کیا

" میں کسی بھی صورت ہمارے اس بے جوڑ رشتے کے حق میں نہیں ہوں لیکن ہمارے بڑے یہ بات نہیں سمجھتے ہیں اس لیئے میں آج تم سے ایک ڈیل کرنا چاہتا ہوں ---" وہ نپے تلے انداز میں بول رہا تھا

سویرا دم سادھے اس کی بات سن رہی تھی لفظ ڈیل پر اس نے سر اٹھایا

" دیکھوں اب اس رخصتی کو تو میں چاہ کر بھی نہیں روک سکتا لیکن میں چاہتا ہوں تم

بابا سائیں سے کہو کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں جانا تم ادھر حویلی میں سب کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور بدلے میں میں تمہاری پڑھائی شروع کرواتا ہوں تم بی اے ایم اے جو چاہے پڑھو اور جب بھی تم آزادی مانگو گی میں دے دونگا انفیکٹ تمہاری دوسری شادی بھی کوئی اچھا سا تمہارا ہم عمر لڑکا دیکھ کر کروا دونگا ----" وہ بولتے بولتے چپ ہوا اور دم سادھے بیٹھی سویرا کو دیکھنے لگا

"آخر تم کچھ بولتی کیوں نہیں ہو ؟؟ دیکھو اگر میری بات نہیں مانو گی تو تمہاری زندگی جہنم بن جائیگی سکون کو ، عزت کو ترسو گی تم اور ویسے بھی کسی کی ان چاہی بیوی تو تم بھی بننا نہیں چاہو گی !!! جواب دو میں ویٹ کررہا ہوں ---" وہ تیز ہوا

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں تایا ابو کو منع کردونگی ---" وہ ہاتھ مسلتے ہوئے کھڑی ہوئی

"گڈ گرل !! ویسے بھی ہم میں کزن کا رشتہ ہے اور وہ کافی ہے بس اب تم آج ہی بابا سائیں کو جب وہ تم سے لندن جانے کا سوال کریں تو انکار کردینا !! انڈر اسٹینڈ ؟؟ "

سویرا نے اثبات میں سر ہلایا

" اب تم جا سکتی ہو ---" شہریار نے اسے باہر کا راستہ دکھایا اور وہ خاموشی سے باہر نکل گئی --

----

دوپہر ڈھل رہی تھی سلیم صاحب اسپتال سے گھر آچکے تھے ایک میل نرس بھی ان کی دیکھ بھال کیلئے ساتھ تھا پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی شاہ بی بی نے ان کی نظر اتاری اور اس وقت صدقہِ خیرات کا سلسلہ جاری تھا ---

" سلیم بیٹا بس اس تھال پر اور ہاتھ لگا دو پھر اندر جا کر آرام کروں ---" شاہ بی بی نے ہدایت دی

انہوں نے تھال پر ہاتھ لگاتے ہوئے شہریار کو پاس آنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کے بازوؤں کے سہارے اندر اپنے کمرے میں چلے گئے --

" بابا سائیں !! " شہریار نے انہیں بیڈ پر بیٹھنے میں مدد دی

"آپ میرے ساتھ لندن چلیں آپ کا علاج وہاں بہتر طور پر ہو سکے گا میں بڑے سے بڑا ڈاکٹر ارینج کرونگا ---" وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

" شہریار میرے بیٹے !! اس عمر میں کسی بھی باپ کیلیئے اس کی اولاد کی خوشی فرمانبرداری ہی سب کچھ ہوتی ہے جس باپ کا جوان بیٹا اسے چھوڑ جاتا ہے وہ میری طرح جیتے جی ادھ موا ہو جاتا ہے پر اب تم آگئے ہو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا ----" وہ شفقت سے بولے

" پر بابا سائیں !! آپ ایک بار تو ساتھ چلیں ---اماں آپ کہیئے نا ایک بار چلیں ڈاکٹر کو دکھائیں میرا گھر آفس دوست احباب سب دیکھیں ---" وہ ساتھ لے جانے پر مصر تھا

" میں ضرور آؤنگا پر ابھی نہیں پہلے تم سویرا بیٹی۔ کے ساتھ سیٹ ہو جاؤ پھر تم دونوں

سے ملنے آؤنگا ---"

" بیگم سویرا بیٹی کدھر ہے ؟؟ اسے بلائیں یقین کریں اتنے دن سے اپنی بچی کو نہیں دیکھا اور نا ہی اس کے ہاتھوں کی بنی چائے پی ہے ---" سلیم صاحب کو سویرا کے ہاتھ کی بنی چائے بہت پسند تھی بہت شوق اور اصرار سے بنوا کر پیتے تھے

"آپ باپ بیٹا باتیں کریں میں سویرا کو چائے کا کہتی ہوں ---" زاہدہ خوش دلی سے کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی

" شہریار تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے میں کتنا خوش ہوں آج تم نے رخصتی کی بات مان کر سویرا کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی رضامندی دیکر بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا ہے اب بس تم دونوں بچے آرام سے لندن چلے جاؤ پھر وہی آکر ملونگا تم دونوں سے اور ساتھ ساتھ تمہاری ماں اور دادی کو بھی لیکر آؤنگا پھر سب مل کر گھومیں پھریں گے ---" وہ چمکتی آنکھوں سے پلان بنا رہے تھے

" ٹھیک ہے بابا سائیں جیسے آپ کی مرضی !! آپ آرام کریں میں اکرم بھائی کے ساتھ

ذرا زمینوں کا چکر لگا آؤں --" وہ ان سے اجازت لیکر آٹھ کھڑا ہوا -

ابھی وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ سامنے سے سویرا چائے لیئے آتی نظر آئی وہ دو قدم آگے بڑھ کر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا

" راستہ دیجئے پلیز --- " وہ نظریں جھکا کر بولی

" سنو لڑکی !! ابھی بابا سائیں سے کچھ مت کہنا ---" اس نے خشک لہجے میں کہا

" میں سمجھی نہیں !! " سویرا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

" صبح ہماری جو بھی بات ہوئی تھی اسے بھول جاؤ اور بابا سائیں سے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے ---" وہ تحکم بھرے لہجہ میں بولا

" اور ایک بات !! " اس نے سویرا کو راستہ دیتے ہوئے روکا

"کسی بھی قسم کی خوش فہمی کو اپنے دل میں جگہ مت دینا یہ رشتہ یہ رخصتی اور تمہارا میرے ساتھ جانا ایک جان بوجھ کر کی گئی غلطی سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے میں تمہیں ٹھیس پہنچانا نہیں چاہتا لیکن پھر بھی کبھی نا کبھی تمہیں یہ ٹھیس ضرور لگے گی کیونکہ ہم ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے ہیں ----"

سویرا چپ چاپ نم آنکھوں سے اس کی بات سنتی رہی کوئی بھی فیصلہ اس کے اختیار میں نہیں تھا اس کی حیثیت ایک کٹھ پتلی سے زیادہ نہیں تھی شہریار اپنی بات ختم کر کے جا چکا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے تایا ابو کے کمرے کی طرف بڑھی ---

کچھ باتیں ہیں
جو ہونٹوں پر آکر تھم سی گئ ہیں
کچھ درد ایسا ہے
جو دل سے نکلنے کو بیتاب ہے
کچھ غم کے کچوکے ہیں
جو بسے ہے جسم میں ناسور کی طرح
کچھ ماضی کی یادیں ہے

جو ہیں تریاق کی طرح

کچھ ٹوٹے ہوئے خواب ہیں

جو چبھتے ہیں آنکھوں میں شیشے کی طرح

بڑی بے درد سی یہ دنیا ہے کہ

لگا کے پہرے لبوں پہ میرے

کہتی ہے بول کہ لب آزاد ہیں تیرے---

(شزا خان)

رخصتی کی تاریخ مقرر ہوتے ہی گاؤں بھر میں چراغاں ہو گیا تھا ایک ایک گھر میں مٹھائی بانٹی گئی تھی سارے انتظامات اکرم بھائی نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے شاہ بی بی زاہدہ سلیم صاحب سب اس شادی کو یادگار بنانا چاہتے تھے حویلی کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا مہمانوں کا تانتا بندھ گیا تھا---

" شاہ بی بی ! اتنے جھمگٹے کی کیا ضرورت ہے؟؟ آپ یہ رخصتی سادگی سے کیوں نہیں کرتیں مجھے یہ سب شور شرابہ عجیب سا لگ رہا ہے--"

" شاہو !! میرے بیٹے کتنے عرصے بعد حویلی میں خوشیاں اتری ہیں میرا بس چلے تو سارے جگ کو اپنے بچوں کی خوشیوں میں شامل کر لوں ---"شاہ بی بی کی خوشی کا الگ ہی عالم تھا

وہ سب سے بچتا بچاتا اپنے کمرے میں آیا اور عروہ کو فون ملانے لگا ----

" ڈیم اٹ عروہ !! فون اٹھاؤ ---" وہ ٹھیک ٹھاک اس کی ضدی طبعیت پر تپ اٹھا تھا

کمرے میں تیز میوزک بج رہا تھا اور وہ بڑے اطمینان سے سیل فون پر شہریار کے میسجز پڑھ رہی تھی اس کی کئی مس کالز بھی آئی ہوئی تھیں ---

" اچھا ہے اب تڑپتے رہو - میں بھی جواب نہیں دونگی ---" وہ بڑبڑائی ہی تھی کہ سیل بجنا شروع ہوا نمبر انجان تھا اس نے ریموٹ اٹھا کر ساؤنڈ سسٹم کا والیم کم کیا

" ہیلو ---" اس نے فون کان سے لگایا

" کسی شریف انسان کی چیز لیکر واپس بھی کی جاتی ہے ---" ایک بھاری مردانہ آواز گونجی

" جی کیا مطلب ؟؟ اور آپ کون ہیں ؟؟ " وہ حیران ہوئی

" واؤ اتنی جلدی بھول گئی تم ؟؟ ابھی دو روز پہلے سینڈرا کی پارٹی میں میں نے تمہیں گھر ڈراپ کیا تھا ابھی اتنا عرصہ تو نہیں گزرا کہ تم مجھے بھول جاؤ ؟؟ " دوسری طرف سے وہ مسکراتے ہوئے بولا

" اوہ جونس !!" اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا

" مسٹر جونس !! آپ کا زبردستی کا دیا ہوا کوٹ میرے پاس رکھا ہے آپ ایڈرس دیں میں ڈرائیور کے ہاتھ بھجوا دیتی ہوں --"

" نہیں ڈرائیور کے ہاتھ نہیں چاہیئے تم خود واپس کرو --"

" میں !! میں کیسے واپس کروں ؟؟ مجھے کیا پتہ آپ کدھر ہیں ---" وہ الجھی

" میں ٹھیک ایک گھنٹے میں تمہارے گھر آرہا ہوں تیار ہو جاؤ ڈنر پر چلتے ہیں پھر تم ادھر ہی میرا شکریہ ادا کر کے کوٹ واپس کر دینا --"

" میں سوچتی ہوں ---"

" اب اس میں سوچنا کیا ہے ؟؟ ایک دوست کے ساتھ ڈنر کرنے کیلئے بھی کیا کوئی سوچتا ہے ؟ جبکہ وہ دوست خود آپ سے بڑی عزت سے ملنے کی خواہش کا اظہار کررہا ہوں ---"

"آپ !!آپ کہیں مجھے غلط تو نہیں سمجھ رہے ہیں ؟ "

" کیا مطلب ؟؟ "

" میرا مطلب !!" وہ الجھ گئی

" میں ٹھیک ایک گھنٹے میں تمہارے گھر کے باہر ہونگا تم ایسا کرنا کہ سارے مطلب مجھے میرے سامنے بیٹھ کر سمجھا دینا ---" جونس نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون بند کردیا

چند ایک مسئلے ہیں زندگی سے

ہاں مجھے گلے ہیں زندگی سے

اُس کو کہا تھا زندگی اور پھر

بہت غم ملے ہیں زندگی سے

تُو ہے پہلو میں مگر جانے کیوں

پھر بھی فاصلے ہیں زندگی سے

سُنا ہے دور رہو تو قدر بڑھتی ہے

سو ہم بھی دور چلے ہیں زندگی سے

میں خود سے بھی نہیں خوش

کب فقط گلے ہیں زندگی سے

(عاقب بٹ)

شاہ بی بی نے بیوٹیشن کو گھر بلوالیا تھا اور اب وہ تیار ہو چکی تھی رخسار مسلسل اس کے ساتھ تھیں ہمیشہ سے سادگی سے رہنی والی سویرا پر غضب کا روپ آیا تھا مگر وہ اتنی افسردہ تھی کہ یہ تعریفیں بھی اسے چبھ رہی تھیں دل اداس تھا آنکھیں ضبط گریہ سے لال سرخ ہو رہی تھیں لمبی گھنی مسکارے سے سجی پلکیں نم تھی دل اداس تھا آج بابا بہت یاد آرہے تھے ایسی سوگواریت میں بھی وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین کسی اپسرا کی مانند لگ رہی تھی --

رخسار اور کئی کزنز لڑکیاں اسے دوپٹہ کے جھروکے میں لیکر باہر اسٹیج کی جانب بڑھیں

شہریار جو چپ چاپ بیزار سا اسٹیج پر بیٹھا ہوا تھا اس کی نظریں دور سے لڑکیوں کے جھرمٹ میں آتی سویرا پر پڑی یہ پہلی بار تھا کہ اس کی نظریں اس حسن و دلکشی کے

پیکر پر جم سی گئی تھیں بلاشبہ وہ اس وقت بلا کی حسین لگ رہی تھی ایک لمحے کو اسے اپنا دل پہلو سے نکلتا ہوا محسوس ہوا مگر پھر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے دل پر قابو پایا ---

" یہی تو سب چاہتے ہیں کہ میں اس حسن کے ہتھیار سے زیر ہو جاؤں لیکن ایسا نہیں ہوگا تم سے شادی کرنا میری مجبوری ہے لیکن اس مجبوری کو میں کبھی بھی اپنے گلے کا ہار نہیں بناؤ گا ---" وہ زہر خند انداز میں سوچ رہا تھا ---

" بہت خوبصورت اور کم عمر ہے تمہاری دلہن --" کسی رشتے دار خاتون کی آواز اس کے سماعت سے ٹکرائی

میرے گرد بنی رسموں کی زنجیریں

مجھے سولی چڑھاتی خوابوں کی تعبیریں

ان سب کو تو توڑ کے رکھ دے

مجھے بس میرے جینے کا حق دے

جا بجا سرخ خوبصورت گلابوں سے سجا کمرہ انتہائی خوابناک ماحول بنا رہا تھا رخسار اسے کمرے کے وسط میں بچھے بیڈ پر بٹھا چکی تھی سب کزن لڑکیوں کو کمرے سے نکال کر وہ سویرا کے پاس آئی---

" سویرا !! میری بہن مجھے پتا ہے تم اس وقت کن خدشات سے گزر رہی ہو بس میری ایک بات یاد رکھنا تمہارا اور شہریار کا یہ رشتہ اللہ کے حکم سے بنا ہے مانا وہ تھوڑا خفا ہے لیکن ہے تو ایک مرد ہی تم اسے اپنی وفا اپنی تابعداری سے جیت سکتی ہوں ---سن رہی ہو نا میں کیا کہہ رہی ہوں ---؟؟ " انھوں نے خاموش بیٹھی اپنی حنائی ہتھیلیوں کو تکتی سویرا کو مخاطب کیا

" جی آپی !! " وہ بامشکل اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی

" بس تم جو شہریار کہے مانتی جانا دیکھنا شروع کا یہ مشکل وقت گزر جائے گا پھر شاہو تمہاری ہر بات مانے گا بس تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا ---" انہوں نے پیار سے اس کے ہاتھ تھپ تھپائے

"اب میں چلوں جاکر تمہارے اکرم بھائی کو دیکھو شام سے دوستوں کے ساتھ فائرنگ میں لگے ہوئے ہیں ۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئیں

"آپی !!! پلیز مت جائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے ---" سویرا نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھائیں

"سویرا میری بہن !!!ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمت کرو میں جا کر شاہو کو بھیجتی ہوں --" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے باہر نکل گئیں

رخسار کے جاتے ہی سویرا نے ایک گہرا سانس لیا کمرے میں ائیر کنڈیشن کی ٹھنڈک پھیلی ہوئی تھی جو اس کی رگوں میں اتر رہی تھی وہ اپنے نازک مہندی سے سجے دودھیا ہاتھوں کو مسل رہی تھی اس کی مہندی کا رنگ بہت گہرا آیا تھا سب ہی کزنز نے اسے خوب چھیڑا تھا اور اس وقت وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کیا مہندی کے رنگ کی گہرائی زندگی میں عزت سے سر اٹھا کر جینے کا سبب بن سکتی ہے ؟؟ اسے محبت پیار کچھ بھی نہیں چاہیئے تھا بس دو بول اس کی عزت کے لیئے اس کے وقار کے لیئے چاہیئے تھے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازے کی ناب گھمانے کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی وہ چوکنا ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گئی اپنی بھیگی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے وہ گھنیری پلکیں جھکائے ساکت بیٹھی تھی دل تھا کہ خوف سے لرز رہا تھا ----

گاؤں کے وسط میں وسیع سبزہ زار میں گھری قیمتی پتھروں سے سجی حویلی آج اپنے وارث شہریار کی شادی کی تقریب میں پوری شان و شوکت اور آن بان سے دمک رہی تھی باہر پٹاخہ پھوڑے جارہے تھے آسمان میں رنگ برنگے انار پھوٹ رہے تھے اکرم زاہد اقبال وسیم سب دوست کزنز فائرنگ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کررہے تھے ۔تو اندر بزرگوں کی محفل جمی ہوئی تھی

" فرزانہ آپا !! آپ اتنی چپ چپ کیوں ہیں ؟؟ آپ نے کسی بھی رسم میں حصہ نہیں لیا کیا شاہو آپ کا بیٹا نہیں جو آپ نے اتنی بے رخی برتی ؟؟ " سلیم صاحب اپنی بہن کے پاس بیٹھتے ہوئے گویا ہوئے

" رہنے دیں بھائی صاحب یہ سب منہ دیکھے کی محبتیں ---" وہ اپنے شانوں سے ان کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے تلخی سے بولیں

" فرزانہ آپا !! اتنی بدگمانی اچھی نہیں ہوتی --" وہ سنجیدہ ہوئے

" سلیم میں نے ایک بار نہیں ہزار بار کہا تھا کہ شہریار کی شادی کسی سے بھی کردو مگر خدارا اس لڑکی سے مت کرو مگر میری سنتا ہی کون ہے اس گھر میں --"

"آپا سویرا ہمارا خون ہے عزت ہے اس حویلی کی ---"

" رہنے دو سلیم میاں !! اس لڑکی کی رگوں میں اس کی ماں کا خون دوڑتا ہے جس نے میرے چھوٹے بھائی کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا خود تو مر گئی اور یہ بلا ہمارے سر

چھوڑ گئی --"

"پیاری آپا یہ شاہ بی بی کا فیصلہ تھا جو ان بچوں کے بچپن میں ہی لے لیا گیا تھا اور آپ یہ مت بھولیں اس کی رگوں میں ہمارے بھائی کا خون بھی ہے وہ خود سویرا کو شہریار کے نکاح میں دیکر گیا تھا---"

"آپ اگر چاہتے تو شاہ بی بی سے اپنی بات منوا سکتے تھے جبکہ شاہو بھی اس رشتے کو نبھانا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ نے شاہ بی بی نے کسی نے بھی اس کی رضامندی نہیں لی بس فیصلہ سنا دیا----"

" فرزانہ آپا !! آپ کو ابھی ایسا لگ رہا ہے کہ یہ ایک ظالمانہ فیصلہ ہے لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں اس طرح ہماری زمینیں اور دونوں فیکٹریاں یہ حویلی ساری جائیداد گھر میں

ہی رہے گی ---" انھوں نے سمجھایا

" لیکن وہ لڑکی منحوس ہے پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھا گئی پھر یاد کرو اس کی پہلی سالگرہ پر فیکٹری میں آگ لگی تھی پھر میرا بھائی چلا گیا مجھے تو ڈر ہے سب پتا نہیں کیا ہوگا --- "

"آپا وہ سب قدرت کے فیصلے تھے آپ دیکھیئے گا اب کچھ نہیں ہوگا ---"

" سلیم میاں لکھ لو یہ شادی نہیں بربادی ہے بربادی !! آپ سب کے ایک غلط فیصلے نے ایک ایسی منحوس لڑکی کو ہمارے سر پر بٹھا دیا ہے جسے میں دیکھنا تک نہیں چاہتی یہ لڑکی مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی ہے ---"

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کہ باہر سے شور و غل کی آوازیں سنائی دیں --

" میاں جا کر ان لڑکوں کو منع کرو خوشیاں تو ایسے منا رہے ہیں جیسے کوئی ملکہ بیاہ کر آئی ہو --" وہ تلملا کر بولیں

" سلیم ماموں !! " ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا

" اکرم بھائی کو گولی لگی ہے قادر بھائی انہیں اسپتال لے گئے ہے ---"

" ہائے اللہ میرا بیٹا ---" فرزانہ کے تو کلیجہ پر ہاتھ پڑا

" رخسار بیٹی !! " سلیم صاحب نے اونچی آواز لگائی

" جی بابا سائیں ---" رخسار اندر داخل ہوئی

" بیٹا جلدی سے میرا فون لاؤ ----"

" سب ٹھیک تو ہے بابا سائیں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ---" رخسار نے پریشانی سے ایک نظر روتی ہوئی پھپھو پر ڈالی

" بنو اب سب ٹھیک کیسے ہو گا اس لڑکی کی منحوسیت میرا بیٹا کھا گئی ہائے میرا اکرم ----" فرزانہ رو پڑیں

" کیا کہہ رہی ہیں پھپھو !! " رخسار نے سہمی ہوئی نظروں سے باپ کو دیکھا

" کچھ نہیں بیٹا !! تم اندر سے میرا والٹ اور سیل لاؤ ۔اکرم کو گولی لگی ہے لڑکے اسے اسپتال لے گئے ہیں مجھے بھی نکلنا ہے -- " وہ رسان سے بولے

" بابا سائیں !! وہ وہ ٹھیک تو ہیں ؟ " رخسار نے بمشکل آنسو پیتے ہوئے پوچھا

" سب ٹھیک ہو گا تم بس دعا کروں اپنی ماں اور شاہ بی بی کا خیال رکھنا میں اسپتال پہنچ کر صورتحال بتاتا ہوں ---"

شہریار کافی دیر سے حویلی کے پچھلے حصے میں اسموکنگ کررہا تھا رخصتی ہو چکی تھی شاہ بی بی اسے ڈھیروں دعائیں اور کمرے میں جانے کی ہدایت دے چکی تھیں اور وہ سب سے نظر بچا کر اس گنجان حصہ میں کھڑا ہوا تھا اس کا دل کمرے میں جانے

سے انکاری تھا گھنٹے سے بھی اوپر ہو گیا تھا جب اسے باہر غیر معمولی شور کو احساس ہوا وہ دوڑتے ہوئے باہر پہنچا تو اکرم بھائی خون میں لت پت پڑے تھے ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے گولی پلٹ کر ان کے بائیں شانے میں دھنس گئی تھی وہ جلدی سے اپنے کزن قادر بھائی کے ساتھ انہیں لیکر پجارو میں بیٹھا ---

" شہریار تم اندر دلہن کے پاس جاؤ !! " قادر بھائی نے اسے ٹوکا

" دلہن کہی بھاگی نہیں جارہی ہے آپ جلدی کریں ان کا بہت خون بہہ رہا ہے --"

وہ تند لہجہ میں بولا

وہ سب اسپتال پہنچ چکے تھے اکرم بھائی کو فوری طور پر ایمرجنسی میں آپریشن تھیٹر لے جایا گیا تھا ویسے تو یہ ایک پولیس کیس تھا مگر پیسے کی طاقت سب کام کروا لیتی ہے

وہ سب آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑے تھے جب سلیم صاحب ادھر پہنچے اور وہ شہریار کو

اسپتال میں دیکھ کر حیران رہ گئے

" اکرم کیسا ہے ؟؟ ڈاکٹر کیا کہتے ہیں ؟؟ " انھوں نے اپنی حیرت اور غصہ پر جو شہریار کو دیکھ کر امنڈ آیا تھا قابو پاتے ہوئے پوچھا

"بابا سائیں ابھی آپریشن چل رہا ہے ڈاکٹر باہر آتا ہے تو یہ کچھ پتا چلیگا ---" شہریار نے جواب دیا

" ہمم !! " وہ سر ہلاتے ہوئے ویٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے

ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آیا اسے دیکھ کر سلیم صاحب بھی کھڑے ہو گئے

" اب کیا حال ہے ہمارے بیٹے کا ؟؟ "

" گولی دل کو چھوتی ہوئی اوپر سینے میں لگی تھی اسے باہر نکال دیا ہے مریض کا خون بہت ضائع ہوا ہے آج کی رات اہم ہے آپ دعا کریں انہیں صبح تک ہوش آجائے ---" ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں جواب دیا

سلیم صاحب کے چہرے پر برسوں کی تھکن اتر آئی تھی وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے شہریار کی جانب مڑے

" شہریار بیٹا رات بہت ہو گئی ہے اب تم حویلی جاؤ سویرا بیٹی انتظار کر رہی ہوگی --"

" نہیں بابا سائیں !! جب تک اکرم بھائی کو ہوش نہیں آتا میں ادھر ہی ہوں آپ گھر جائیں آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے میں آپ کو ان کی طبیعت فون پر بتاتا رہوں گا ---"

" قادر بھائی آپ بابا سائیں کو لیکر حویلی جائیں میں ہوں ادھر ---"

" لیکن شہریار !! " سوبر سے قادر بھائی نے اسے سمجھانا چاہتا

" لیکن ویکن کچھ نہیں بھائی !! یہ اندر اکرم بھائی صرف میرے بڑے بھائی نہیں بہنوئی بھی ہیں میں انہیں اس تکلیف میں چھوڑ کر نہیں جاسکتا ---" وہ دو ٹوک لہجے میں بولا

خود ہی خود کو پاگل بنایا میں نے

بے تعبیر خواب سجایا میں نے

کسی دوسرے کا مجھے معلوم نہیں

خود اپنا بہت دل دکھایا میں نے

کسی شخص پہ اعتماد نہیں ہو رہا

ایسا اک گھاؤ ہے کھایا میں نے

خود ہی محبت کو ٹھکرایا اُس کی

پھر سینہ پیٹا ، ماتم منایا میں نے

(عاقب بٹ)

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی جب قدموں کی آواز اس کے بالکل قریب آکر تک گئی پھر کسی نے نہایت ہی بیدردی سے اس کے چہرے کو اپنی گرفت میں جکڑ کر اوپر کیا

" پھپھو !! " اس کے منھ سے نکلا

" منحوس !! تو ادھر بیٹھی کن سپنوں میں گم ہے ---" انھوں نے اس کے دھان پان سے وجود کو گھسیٹتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتار کر زمین پر پٹخا

"تیری وجہ سے صرف تیری وجہ سے آج میرا اکرم اسپتال میں ہے غلطی میری ہی ہے جو میں نے تجھے پیدا ہوتے ہی نہیں مار دیا نہ تم اپنی منحوسیت لیکر اس خاندان میں آتی نا ہی آج میرا بیٹا اسپتال میں ہوتا ---" وہ اسے زور زور سے پیٹ رہی تھیں

سویرا کی بے یقین نظریں فرزانہ پھوپھو کی آنکھوں سے ٹکرائی جن سے شرارے پھوٹ رہے تھے

''پھپھو !! آپ آپ ....''سویرا کی سسکی ابھری

انہوں نے اس کو سر کے بالوں سے جکڑا جس پر پہلے ہی بھاری عروسی دوپٹا پنوں سے ٹکا ہوا تھا تکلیف کی شدت سے سویرا کے آنسو نکل آئے

'' یہ رونے دھونے اور مظلومیت دکھانے کا ڈرامہ بند کرو اس طرح تم اپنے تایا کو متاثر کر سکتی ہوں مجھ پر ان ڈھکوسلوں کا اثر نہیں ہوتا اور نا ہی میں تمہارے ان مگرمچھ کے آنسوؤں سے متاثر ہو سکتی ہوں ---'' انہوں نے اسے ایک زور دار جھٹکا دیا وہ جا کر میز سے ٹکرائی ، کانچ کی کئی چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی کو لہلو لہان کر چکی تھی

''تمہاری وجہ سے میرے بیٹے کو گولی لگی ہے صرف اور صرف تمہاری منحوسیت کی وجہ سے میرا اکرم اسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے تمہاری وجہ سے تمہارا باپ مرا اور تم یہ سج سجا کر سمجھتی ہو کہ میں تمہاری جیسی منحوس کو اس حویلی میں ٹکنے

دونگی ؟؟ نہیں کبھی نہیں میں تمہاری منحوسیت کا سایہ بھی اس حویلی کے بچوں پر پڑنے نہیں دونگی ---" وہ حقارت سے کہتی ہوئی اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر نکالنے لگی

" اگر تم میں ذرا برابر بھی اپنے باپ کا خون ہے غیرت ہے تو ادھر سے دفعان ہو جاؤ ---" وہ اسے راہداری میں دھکا دیتے ہوئے بولیں

فرزانہ دلہن بنی سویرا کو راہداری میں روتا سسکتا چھوڑ کر کمرہ لاک کر کے جا چکی تھیں

"سویرا بیٹی !!! "پتا نہیں کتنی دیر بعد اس کے کانوں سے تایا ابو کی آواز ٹکرائی

" یہ کیا ہوا ہے ؟؟" وہ پریشانی سے اس کے زخمی وجود کو دیکھ رہے تھے ماتھے پر نیل

، گال پر انگلیوں کے نشانات ثبت تھے ہونٹوں کے پاس سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی

" شاہ بی بی ، زاہدہ بیگم ، رخسار !! " وہ بلند آواز سے چلائے

تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ وہاں جمع ہو گئے

" کس نے اس بچی کا یہ حال کیا ہے ؟؟ " وہ غرائے

شاہ بی بی تو سویرا کو اس حال میں دیکھ کر دہل گئیں

" رخسار تم فوراً سویرا کو میرے کمرے میں لیکر آؤ اور زاہدہ آپ فرسٹ ایڈ باکس لیکر آئیں ---" شاہ بی بی نے ہدایات دیں

ویرانی سی چھائی ہے

اداسی ہے آنکھوں میں

بے چین سا دل ہے میرا

بے سکون سی میری روح ہے

سمجھنے سے قاصر ہوں حالت اپنی

کوئی تو بتائے کہ

زندگی کی راہوں

تلخی کیوں اس قدر ہے

درد کا یہ سفر جانے کب ختم ہوگا

لاحاصل سی اب تو منزل حیات لگتی ہے

بے سبب سی اب تو یہ زندگی لگتی ہے

اشکوں میں ڈھل گئے ہیں

دل کے یہ خواب سارے

خزاں کا یہ موسم جو روح پہ چھایا ہے

آنکھوں میں اب تو خوابوں کی قبر دیکھتی ہے

روح کے سناٹوں میں

آواز اپنی اب تو پرائی لگتی ہے

سکون کی تلاش ہے اب تو

زندگی کی تلاش ہے اب تو

خوشیوں کی تلاش ہے اب تو

(شنزا خان)

سویرا کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا شاہ بی بی اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے بیٹھی تھیں جب

رخسار گرم پانی اور تولیہ لیکر اندر داخل ہوئی

شاہ بی بی نے اپنے بوڑھے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے گرم پانی میں تولیہ بھگو کر اس کے چہرے پر جمے خون کو صاف کیا رخسار خاموشی سے اس کی کلائی میں چبھی ہوئی کانچ کی چوڑیوں کے ٹکڑے نکال رہی تھیں جب زاہدہ ہاتھ میں ہلدی ملا نیم گرم دودھ اور درد کی گولی لیکر اندر داخل ہوئیں

" سویرا بیٹی !!! ہمت کرو یہ دودھ کے ساتھ گولی لو --" انھوں نے پیار سے اس اٹھا کر دودھ کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا

" رخسار بیٹی !! بہن کو اس کے کمرے میں لے جاؤ اور لباس تبدیل کروا کر آرام سے سلا دو ---" شاہ بی بی نے سوچتے ہوئے کہا

" پر شاہ بی بی !! اس حالت میں اسے اکیلے کیسے چھوڑ دیں ---" زاہدہ نے فوری کہا

"اس کے سر کا سائیں ہے وہ سنبھال لیگا کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے !! " وہ دو ٹوک لہجے میں بولیں

رخسار سویرا کو سہارا دیتی ہوئی شہریار کے کمرے تک لائی !! وقت بھی کتنی عجیب شئے ہے ابھی چند گھنٹوں پہلے وہ سجی سنوری شرمائی گھبرائی سی سویرا کو سیج پر بٹھا کر گئی تھیں اور اب ----

"سویرا چندا اٹھو ہمت کرو یہ جیولری اور بھاری لباس تبدیل کرو ---" انھوں نے اسے کرسی پر بٹھایا اور اب اس کے دوپٹے سے پنیں نکال کر زیور اتارنے میں مدد کررہی تھیں

کس قدر ارمانوں سے انھوں نے بیوٹیشن کے ساتھ مل کر اسے دلہن بنایا تھا وہ اپنے آنسو پیتے ہوئے اس کی مدد کررہی تھیں ایک تو سویرا کی یہ حالت دوسرے ان کے شوہر اسپتال میں تھے رخسار کی اپنی دل کی حالت بہت خراب تھی

" چلو شاباش یہ زیور تو اتر گیا ہے اب تم یہ لباس تبدیل کر لو ---"

سویرا بڑی بے دلی سے اٹھی اور رخسار کے ہاتھ سے گلابی شلوار قمیض لیکر واش روم کی طرف بڑھ گئی بھاری بھرکم عروسی جوڑے سے نجات حاصل کرکے وہ باہر نکلی ویسے بھی وہ کوئی من چاہی روایتی دلہن تو تھی نہیں کہ اپنے شوہر کے انتظار میں سجی سنوری بیٹھی رہتی اس وقت یہ کمرہ یہ پھولوں سے سجی سیج اسے کانٹوں کا بستر محسوس ہو رہی تھی وہ بڑی مشکل سے خود کو گھسیٹتے ہوئے بستر تک لائی اور کنارے پر بیٹھ

گئی

" سویرا تم لیٹ جاؤ, شہریار اسپتال میں ہے شاید صبح ہی آئیگا ---"

" رخسار آپی !! " وہ سسکی

" کیا آپ بھی مجھے منحوس سمجھ رہی ہیں ؟؟ میری وجہ سے اکرم بھائی ----" وہ رو پڑی

" نہیں سویرا گڑیا !! تم منحوس نہیں ہو ہر گز نہیں ہو اور دیکھنا تمھارے اکرم بھائی بھی ٹھیک ہو نگے ---"

" رخسار آپی !! اگر اکرم بھائی کو کچھ ہو گیا نا تو میں اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کرونگی ---"

"ششششش کچھ نہیں ہو گا چلو تم یہ ٹیبلٹ لو ---" انہوں نے نیند کی گولی اس کی جانب بڑھائی اور اسے کمبل اوڑھا کر اے سی کی کولنگ تیز کر کے نائٹ بلب جلا کر باہر نکل گئیں

سویرا کو شہریار کی خوابگاہ اجنبی سی محسوس ہو رہی تھی وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ شہریار نے یہ رشتہ صرف تایا ابو اور شاہ بی بی کے دباؤ میں آکر جوڑا تھا اور یہ جو سب کہہ رہے تھے کہ وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا صرف ایک جھوٹی تسلی کے سوا اور کچھ نہیں تھا وہ سوچوں میں کھوئی ہوئی نیند کی وادی میں اترتی چلی گئی

کچھ عجیب سا رشتہ ہے

میری آنکھوں اور پانی کا

جیسے چاند اور چکور کا

جدا ہوتے نہیں یہ جانے کیوں

بہتے ہیں کیوں یہ میری آنکھوں سے

وجہ ہر بار اس پانی کی

ہوتی ہے یہ تلخی رویوں کی

ہر بار یہ عہد ہوتا ہے

میری آنکھوں کا خود سے ہی

کہ نہ بہنے دینگی یہ پانی

مگر ہر بار یہ وعدہ پھر ٹوٹ جاتا ہے

وہی آنکھوں سے نیر بہتی ہے

پھر وہی تکلیف ہوتی ہے

کروں اسکا کیا شکوہ

یہ تو اپنوں کی دین ہوتی ہے

(شنزا خان)

صبح کے چار بجنے والے تھے وہ اسپتال کے ایک کونے پر کھڑا سگرٹ پی رہا تھا جب اسے آئی سی یو میں ہلچل سی دکھائی دی وہ سگرٹ کو پھینک کر پیر سے مسلتا ہوا تیزی سے آئی سی یو کی جانب بڑھا ---

اکرم بھائی کو ہوش آگیا تھا انہیں ڈاکٹر دیکھ رہا تھا سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی --

" ایکسکیوز می ڈاکٹر !! اب مریض کی طبیعت کیسی ہے ؟؟ " اس نے سوال کیا

" ہوش آگیا ہے خطرے سے باہر ہیں انہیں جلد ہی روم میں شفٹ کردیا جائیگا ---"

ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا

شہریار نے اندر داخل ہو کر اکرم بھائی کو دیکھا جو ابھی بھی نیم بیہوشی میں لگ رہے تھے

وہ تاسف سے انہیں دیکھتا ہوا نرس سے ان کی پوری تفصیلات پتا کرنے لگا کچھ دیر اندر

ٹھر کر وہ باہر نکلا تو ویٹنگ روم میں لیٹے قادر بھائی جاگ چکے تھے وہ انہیں اپ ڈیٹ

کرتا ہوا فون نکال کر بابا سائیں کو فون ملانے لگا

" اسلام وعلیکم بابا سائیں !! مبارک ہو اکرم بھائی کو ہوش آگیا ہے وہ خطرے سے باہر

ہیں ---" اس نے لائن ملتے ہی کہا

" وعلیکم السلام !! اللہ کا شکر ہے اب تم فوراً واپس آؤ میں اور رخسار اسپتال کیلیے نکل رہے ہیں ---"

" بابا سائیں پہلے آپ آجائیں پھر میں گھر چلا جاؤں گا ---"

" شہریار !! بس بہت ہو گیا اکرم اکیلا نہیں ہے قادر ہے ادھر اب تم جلدی سے حویلی پہنچو پھر میں اور رخسار اسپتال جائیں گے ---"

" پر بابا سائیں --- "

" بس !! مجھے اب مزید کچھ نہیں سننا تم حویلی آرہے ہوں ---"

بابا سائیں رابطہ منقطع کر چکے تھے وہ ایک سرد آہ بھرتے ہوئے فون جیب میں رکھتے

ہوئے قادر بھائی کی کو بتانے کے لیے ویٹنگ روم کی جانب بڑھا انہیں سب بتا کر اب وہ پجیرو میں بیٹھا حویلی کی جانب روانہ ہوچکا تھا۔۔۔

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد عالیشان حویلی اس کے سامنے کھڑی تھی چوکیدار نے اسے دیکھتے ہی بڑا آہنی دروازہ کھولا اور وہ گاڑی اندر لے گیا۔۔۔

وہ یہاں آنا نہیں چاہتا تھا انفیکٹ وہ تو اس حویلی کی فضا میں جہاں اسے بے بس کر کے ایک زبردستی کے بندھن میں باندھ دیا گیا تھا سانس تک لینا نہیں چاہتا تھا لیکن اپنے بابا سائیں کی محبت کے آگے ان کے مان کے آگے ہار گیا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کم از کم اپنے ماں باپ کو تو خوش کردے۔۔۔

گاڑی سے اتر کر وہ دو قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ عروہ کا ہیولہ اس کی نظروں کے آگے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

" شیری !! کیا تم مجھے دھوکہ دو گے ؟؟ کیا واقعی تم مجھے بھول جاؤ گئے ؟؟ " وہ ہیولہ

اس سے آنکھوں میں نمی لیئے سوال کررہا تھا

وہ ساکت سا ہوگیا !!! کیا واقعی وہ عروہ کو دھوکہ دینے جارہا ہے ؟؟ کیا وہ ایک دھوکہ باز انسان ہے سب سے بڑھ کر کیا سویرا وہ دبو سی لڑکی عروہ کی جگہ لے سکتی ہے ؟؟

اس کے ذہن میں اٹھتے ان تمام سوالات کی بوچھاڑ نے ایک تلاطم سا پیدا کر دیا تھا ایک عجیب سی وحشت بھر دی تھی اس کا دل چاہا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر واپس چلا جائے ابھی وہ سوچ میں گم کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا وہ چونکا

" شاہو !!! وہ کیسے ہیں اب ۔۔" رخسار نم آنکھیں صاف کرتی ہوئی پوچھ رہی تھیں

" رخسار آپی !! آپ مت روئیں حوصلہ کریں ۔اکرم بھائی اب ٹھیک ہے خطرے سے بالکل باہر ۔۔" وہ رخسار کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

" شکر خدا کا !! اچھا اب تم اپنے کمرے میں چلو تھوڑا آرام کرلو میں بھی بس شکرانہ ادا کرکے بابا سائیں کے ساتھ ہاسپٹل نکلتی ہوں ۔۔۔" وہ اس کے ساتھ قدم اٹھاتی ہوئی اندر داخل ہوئیں

"میں بابا سائیں سے مل لوں پھر آرام کرونگا ۔۔۔"

"بابا سائیں کی ابھی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی ہے گھنٹہ بھر سونے دو پھر تو فجر پڑھ کر اسپتال نکلنا ہے ۔۔اچھا شاہو سویرا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے میں نے اسے نیند کی دوا دیکر سلا دیا تھا ذرا خیال رکھنا ۔۔۔" وہ اسے اطلاع دیتی ہوئی اپنے کمرے کی

جانب مڑ گئیں

وہ بوجھل قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا وہ خود کو بہت بے بس محسوس کررہا تھا اس کا دل اس کا دماغ دونوں ہی سمجھوتا کرنے سے انکاری تھے وہ خود کو ڈپٹتے ہوئے کمرے کے دروازے کی ناب گھما کر اندر داخل ہوا --

پورے کمرے میں ہلکی ہلکی سی نیلگوں سی روشنی پھیلی ہوئی تھی اس پر گلاب کے پھولوں کی مہک اور اے سی کی خنکی نے ماحول کو خوابناک بنا دیا تھا وہ قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھا تو سامنے ہی بیڈ پر سویرا کا دلکش وجود محو استراحت تھا وہ اس وقت سادہ سے لباس میں ملبوس تھی --

" تم واقعی خوبصورتی اور دلکشی کا مجسمہ ہو کوئی بھی تم جیسی بیوی پا کر اپنے آپ کو

خوش نصیب سمجھے گا لیکن افسوس میں وہ نہیں ہوں ---"

وہ ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈالتے ہوئے الماری کی جانب بڑھا اپنے لیئے آرام دہ لباس نکال کر تبدیل کرنے چلا گیا

کافی دیر نیم گرم پانی سے شاور لیکر خود کو پرسکون کرتا ہوا وہ باہر نکلا اب وہ سونا چاہتا تھا لیکن بیڈ پر موجود سویرا کا وجود اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کے ساتھ بیڈ شئیر کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ چند لمحے کمرے میں ٹہلتا رہا پھر وہ جا کر صوفہ پر بیٹھا ارادہ صوفہ پر سونے کا تھا لیکن وہ ٹو سیٹر صوفہ اس کے لمبے چوڑے وجود کیلیئے ناکافی تھا تھک ہار کر وہ اٹھا اور بیڈ پر لیٹی سویرا کی جانب بڑھا ---

" اے لڑکی !! اٹھو ---" اس نے آواز لگائی

" سنو یہاں سے اٹھو ---" اس نے کمبل اس کے چہرے سے ہٹایا

جب سویرا ٹس سے مس نہیں ہوئی تو وہ بھناتا ہوا بیڈروم فرج کی طرف بڑھا اور ٹھنڈے

--- پانی کی بوتل نکال کر بیڈ کی جانب پلٹا

وہ روم فرج سے ٹھنڈے یخ پانی کی بوتل نکال کر بیڈ پر محو استراحت سویرا کے پاس آیا

بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے --

وہ نیند میں کسمسائی نیلگوں روشنی میں اس کا خوبصورت چہرہ اپنی پوری دلکشی کے ساتھ

اس کے سامنے تھا اس رشتے سے ہزاروں اختلافات کے باوجود وہ اس کے وجود کی

دلکشی اور خوبصورتی سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا ، سیاہ سلکی لمبے چمکیلے بال تکیہ پر پھیلے ہوئے تھے اس کا بے ساختہ دل چاہ کہ انہیں چھو کر دیکھے وہ اس کی سمت جھکا ابھی اس نے ان مشکبو زلفوں کو چھونے کیلیئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کا فون بجنے لگا ---

وہ جیسے بیدار سا ہوا ---اور تیزی سے دور ہٹتے ہوئے بوتل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر فون چیک کرنے لگا ---

"عروہ کالنگ" جگمگا رہا تھا

" ہیلو !اکدھر ہو شیری جب سے گئے ہو لگتا ہے اپنی فیملی میں الجھ کر مجھے بھول گئے ہو ---" عروہ کی روٹھی ہوئی آواز گونجی

" عروہ میں یہاں تفریح کرنے نہیں آیا ہوں اور فون تم نے خود اگنور کیا تھا ---" وہ روکھے لہجے میں بولا

" ہاں تو جب تم مجھے اگنور کروگے تو پھر مجھے بھی تو غصہ آئیگا ویسے بھی ایک تو مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہو اوپر سے پہنچ کر کال بھی نہیں کی ---"

"بولو ابھی فون کرنے کی زحمت کیسے کرلی تم نے ؟؟ غصہ اتر گیا کیا ؟؟ " وہ صوفہ پر بمشکل لیٹتے ہوئے بولا

" فون نا کرتی تو کیا کرتی تمہارے بغیر رہ بھی تو نہیں سکتی ---"وہ دل گرفتگی سے بولی

" دیکھو عروہ !! یاد رکھنا میں یہ نخرے اٹھانے والا آدمی نہیں ہوں مجھ سے سیدھی سادی بات کیا کرو ---"

" اچھا چھوڑو سب !! یہ بتاؤ اپنے پیرنٹس سے ہماری شادی کی بات کی ؟؟ "

" عروہ ہنی !! میں یہاں بابا سائیں سے ملنے ان کی عیادت کرنے آیا ہوں شادی کی بات کرنے نہیں --"

" شیری !!! آئی ایم مسنگ ہو آلاٹ ----" وہ اداسی سے بولی

" ڈونٹ وری ہنی !! میں کچھ دنوں میں واپس آجاؤ گا ---"

"بہت ہی روڈ ہو تم ذرا بھی رومینٹک نہیں ہو --!!"

"کیوں اب کیا کیا میں نے ---؟"

"تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ آئی مس یو ٹو ----لو یو بھی کہہ سکتے تھے ---"

کافی دیر عروہ سے باتیں کرنے کے بعد وہ بڑی مشکل سے صوفے پر ہی آڑھا ترچھا ہو کر لیٹ گیا

—

رات بھر وہ صوفے پر بے چین رہا تھا پتہ نہیں کب آنکھ لگی تھی سورج کی روشنی چھن چھن کر کمرے میں آرہی تھی وہ انگڑائی لیتے ہوئے اٹھا گھڑی میں وقت دیکھا تو دن کے بارہ بج چکے تھے وہ تیزی سے کھڑا ہوا سامنے ہی بیڈ پر سویرا ابھی تک سو رہی تھی وہ ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈالتے ہوئے واش روم چلا گیا --

وہ سو کر اٹھی تو اس کا سر گھوم رہا تھا کافی دیر تک وہ خالی دماغ لیئے بیٹھی رہی تبھی واش روم کا دروازہ کھلا اور شہریار تولیہ سے منہ پونچھتا ہوا اندر داخل ہوا اس نے ایک کڑی نگاہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی سویرا پر ڈالی جو بھی تھا لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت تھی کہ انہیں کچھ عرصے تک یہ بیڈروم شئیر کرنا تھا اس لیئے بہتر تھا کہ وہ اپنی حدود طے کر لیتے

" سنو لڑکی !! " وہ پرسوچ نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بیڈ کے پاس آکر رکا اور چونک گیا

سویرا کے گلابی چہرے پر انگلیوں کے نشانات تھے چمکتی پیشانی پر نیل کا نشان تھا

دن کی روشنی میں اس کی چوٹیں واضح نظر آرہی تھیں

کل جب اس نے اسے دلہن بنے دیکھا تھا اس وقت ایسے کوئی نشانات اس کے

چہرے پر نہیں تھے

" یہ تمہیں کیا ہوا ہے ؟؟ " وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا

سویرا نے گڑبڑا کر دوپٹہ کھینچ کر سر پر ڈالا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

" میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ..." اس نے جاتی ہوئی سویرا کو کلائی سے پکڑ کر روکا

تکلیف کی شدت سے سویرا کے حلق سے سسکی سی ابھری وہ حیرت سے اس کی آنکھوں میں امنڈتی ہوئی نمی کو دیکھ رہا تھا

" کچھ نہیں !! ہاتھ چھوڑیں پلیز مجھے جانا ہے ---" وہ بھیگی ہوئی آواز میں بولی

اس کے انداز پر شہریار کا دماغ گھوم گیا

" لگتا ہے تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی ہے لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو چاہے غلطی سے ہی سہی پر جب تک تم میرے ساتھ ہو تمہیں تمیز دار بننا پڑیگا اور میرے ہر سوال کا جواب مجھے ملنا چاہیئے انڈر اسٹینڈ؟؟ " وہ غرایا

" وہ وہ کل پھپھو -----" سویرا کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا جواب دے

تبھی دروازہ ناک ہوا شہریار نے سویرا کی کلائی اپنی مضبوط گرفت سے آزاد کی اور اسے گھورتا ہوا دروازے کے سمت بڑھا

"آسلام علیکم رخسار آپی !! آپ تو اسپتال گئی تھیں نا ؟؟ " وہ دروازے پر رخسار کو دیکھ کر حیران رہ گیا

" ہاں میرے بھائی فجر پڑھ کر گئی تھی اللہ کا شکر ہے تمہارے بھائی بہت بہتر ہیں بس ابھی واپس آئی ہوں چلو نیچے چلو شاہ بی بی بلا رہی ہیں ---اور سویرا کی طبیعت اب کیسی ہے --" وہ اطمینان سی بات کرتی ہوئی اندر داخل ہوئیں

سویرا نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا اور وہ بھی جواب دیتے ہوئے پاس آئیں اور اس

کے ماتھے کو چھو کر دیکھا پھر آستین پلٹ کر اس کی کلائی کا زخم چیک کیا--

شہریار حیرت سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا جب وہ سویرا کا ہاتھ تھامے اس کے پاس آئیں--

" چلو ساتھ ہی چلتے ہیں شاہ بی بی نے تم دونوں کے لئے اسپیشل ناشتہ تیار کروایا ہے ویسے اب وقت تو لنچ کا ہے لیکن نئے دولہا دلہن عموماً اسی ٹائم ناشتہ کرتے ہیں ---" وہ شرارت سے چھیڑتے ہوئے بولیں

"آپی آپ ایک منٹ رکیں !! سنو لڑکی تم نیچے چلو ہم ابھی آرہے ہیں ---" وہ رخسار کو روکتے ہوئے سویرا کو آگے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

" کیا بات ہے شاہو مجھے کیوں روکا ؟؟ وہ ایک دن کی دلہن اکیلی جاتی اچھی لگے گی کیا ؟؟ ابھی بھی حویلی میں مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں --سب کیا سوچیں گے ؟؟ "

رخسار نے ٹوکا

" یا وحشت آپی !! تھوڑا بریک لگائیں مجھے بتائیں سویرا کو کیا ہوا ہے ---" اس نے ٹوکتے ہوئے پوچھا

" سویرا تم رکو !! " رخسار نے جاتی ہوئی سویرا کو روکا اور خود وارڈ روب کی جانب بڑھ کر اس کے لیئے ہلکے سے کام کا فیروزی سوٹ نکالا

" ایسے اجاڑ حلیہ میں باہر جاؤ گی ؟ چلو جلدی سے فریش ہو لو اور یہ لباس بدلو پھر ساتھ نیچے چلیں گئے --"

سویرا بے دلی سے لباس تھام کر واش روم چلی گئی تو رخسار نے اپنا رخ شہریار کی جانب کیا

" ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے ؟؟ "

" سویرا کو کیا ہوا ہے ؟ اس کے چہرے پر یہ نشانات کیسے ہیں ؟ "

" کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو ؟ وہ جیئے یا مرے تمہیں کیا ؟ تم بھی تو اسے چھوڑ کر دوسری شادی پلان کیئے بیٹھے ہو "

" آپی میں !! میں بھی انسانیت رکھتا ہوں ،ضروری نہیں ہے کہ انسان کی ساری

ہمدردی صرف اپنی بیوی کے ساتھ ہی ہوں ، اس کے ساتھ میرا کزن کا رشتہ بھی ہے

میں اسی رشتے کے حق سے پوچھ رہا ہوں --" وہ سنجیدگی سے بولا

رخسار اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پھپھو کی سویرا سے بلاجواز دشمنی اور کل کی مارپیٹ

کا بتانے لگی

—

سفر میں دھوپ تو ہوگی، جو چل سکو تو چلو

سبھی ہی بھیڑ میں تم بھی نِکل سکو تو چلو

کِسی کے واسطے رَاہیں کہاں بدلتی ہیں

تُم اَپنے آپ کو خُود ہی بدل سکو تو چلو

یہاں کِسی کو کوئِی رَاستہ نہیں دِیتا

مُجھے گِرا کے اگر تُم سَنبھل سکو تو چلو

یہی ہے زِندگی، کُچھ خواب، چند اُمّیدیں

اِنھی کھلونوں سے تُم بھی بہل سکو تو چلو

سویرا لباس تبدیل کر کے باہر آچکی تھی فیروزی رنگ میں اس کی رنگت مزید نکھر آئی تھی رخسار نے اسے سنگھار میز کے سامنے بٹھایا اور دوپٹہ اتار کر اس کے لمبے سیاہ بال سلجھانے لگیں ۔

''آپی میں جارہا ہوں آپ یہ فضول کام جاری رکھیں ---''شہریار کوفت سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا اور تیزی سے باہر نکل گیا

''سویرا ابھی وقت کم ہے بال بعد میں باندھ لینا اور سنو چہرے پر یہ بیس لگا لو ---''

سویرا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ان کے مشورے پر عمل کرتی تیار ہو چکی تھی رخسار سویرا کو لیکر کمرے سے باہر نکلی ابھی وہ دونوں سیڑھیوں پر ہی تھیں کہ انہیں زاہدہ تائی پاس آتی نظر آئیں

'' اسلام علیکم تائی امی ---''سویرا نے سلام کیا

" وعلیکم السلام ---ماشاللہ چشم بدور --" انہوں نے پیار سے اس کی پیشانی چومی

" چلو تم دونوں شاہ بی بی کے کمرے میں چلو شاہو اور تمہارے تایا بھی ادھر ہی ہیں --- " وہ انہیں ہدایات دیتی ہوئی کچن میں چلی گئیں صبح سے پہلے اسپتال پھر رات کے ٹھہرے ہوئے رشتے داروں کے ناشتے پانی کے بعد روانگی نے انہیں گھن چکر بنایا ہوا تھا

شاہ بی بی کے کمرے میں سلیم صاحب اور شہریار دونوں ہی موجود تھے سویرا جھجھکتے ہوئے سب کو سلام کرتی ہوئی شاہ بی بی کے پاس جا کر بیٹھ گئی ---

" کیسی طبعیت ہے اب تمہاری !! رات تو تم نے ہم سب کو ڈرا دیا تھا ---" شاہ بی

بی اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولیں

اسی وقت دروازہ کھلا اور رخسار اور زاہدہ ملازمہ کے ساتھ چائے جوس اور حلوہ پوری ابلے انڈے گاجر کا حلوہ لیکر اندر داخل ہوئیں اور میز درمیان میں رکھ کر سیٹ کرنے لگیں اسی وقت شہریار کا فون بجنے لگا اس نے فون چیک کیا تو آفس سے اس کی سیکریٹری کال کررہی تھی وہ فون اٹھا کر شاہ بی بی سے معذرت کرتا ہوا تیزی سے فون کو کانوں سے لگاتا ہوا باہر نکل گیا --

"رخسار بیٹی تم ناشتہ سرو کرو شاہو بھی کچھ دیر میں آجائیگا ---" شاہ بی بی نے کہا

سلیم صاحب زاہدہ بیگم رخسار شاہ بی بی اور سویرا ناشتہ کررہے تھے برتنوں کے کھنکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی جب ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور فرزانہ اندر داخل ہوئیں

--

" واہ شاہ بی بی واہ ادھر میرا اکرم اسپتال میں پڑا ہے اور یہاں خوشیاں منائی جارہی ہیں دعوتِ اڑائی جا رہی ہے --" وہ اندر کا ماحول دیکھ کر زہر خند لہجہ میں پھنکاریں

"آئیے پھپھو بیٹھیں ناشتہ کریں ----" رخسار نے فوراً اٹھ کر ادب سے کہا

" بس بی بی بس !! ادھر تمہارے سر کا سائیں اسپتال میں پڑا ہے اور تم ادھر بے فکری سے خوشیاں منا رہی ہوں یا یوں کہوں کہ آزادی کے خواب دیکھ رہی ہو ؟ "

رخسار کا چہرہ ان کی بات سن کر فق پڑگیا یہ تو وہی جانتی تھی کہ کتنی مشکل سے خود کو سنبھال کر وہ یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی

" فرزانہ آپا !! یہ آپ کس لہجہ میں بات کررہی ہیں ؟؟ " سلیم صاحب سے رخسار کا اترا ہوا چہرہ برداشت نہیں ہوا

" سلیم میاں !! تم تو بیچ میں مت بولو ---" وہ انہیں ٹوک ہی رہی تھیں کہ ان کی نگاہ شاہ بی بی سے چمٹی ہوئی سویرا پر پڑی

" شاہ بی بی !!! مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ میری سگی ماں ہیں ؟؟ اس لڑکی کی ماں کی وجہ سے میری نند کا وٹہ سٹہ والا رشتہ ٹوٹا تھا میرا گھر اجڑتے اجڑتے بچا تھا اتنی بدنامی ہوئی تھی کہ وہ برداشت نہیں کر سکی اور مر گئی چھوڑ گئی ہم سب کو اور آپ اسی ناگن کی بیٹی کو سینے سے لگائے بیٹھی ہیں ؟؟ "

فرزانہ چلتی ہوئی پاس آئی اور ایک جھٹکے سے سویرا کو بازو سے پکڑ کر شاہ بی بی کے پاس سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا

" تیری ماں بھی بے غیرت تھی جو گھر سے بھاگ کر آئی تھی اور تو تو اس سے بھی بڑی بے غیرت ہے اتنی ذلالت اٹھا کر بھی زندہ ہے !! " انہوں نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا

" فرزانہ !! بچی کو چھوڑ دو !! " شاہ بی بی اٹھتے ہوئے بولیں

" تیرے ہوتے سوتے مر چکے ہیں تجھے کوئی نہیں پوچھتا شہریار بھی تیری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا ہے پھر بھی تو سمجھ نہیں رہی دیکھ سویرا اس گھر کا شہریار کا پیچھا چھوڑ دے اپنا منحوس وجود لے کر چلی جا جہاں سے ---" انہوں نے سویرا کو جھنجھوڑا

" یہ کیا ہو رہا ہے ؟؟ پھپھو آپ سویرا سے کس طرح بات کررہی ہیں ---" فون بند کرکے اندر آتے شہریار نے سارا منظر تاسف سے دیکھا اور تیزی سے اندر آکر سویرا کو ان کی گرفت سے آزاد کروایا

" واہ بیٹا واہ !! ایک ہی رات میں اس منحوس کا جادو تمہارے سر چڑھ گیا ہے ---"

"آپی آپ سویرا کو کمرے میں لے جائیں--" وہ سویرا کے خوف سے پھیکے پڑتے چہرے سے نظر چراتے ہوئے بولا

رخسار تیزی سے آگے بڑھیں اور سویرا کو لیکر کمرے سے نکل گئیں

" پھپھو آپ بیٹھیں !! بیٹھ کر آرام سے بات کریں ---" وہ انہیں شانوں سے تھام کر بٹھاتے ہوئے رسان سے بولا

" فرزانہ نے بلاوجہ کا بیر پال رکھا ہے اس معصوم سے کل تو اسے مارا پیٹا بھی ہے حالانکہ وہ ہمارے پیارے چھوٹے بیٹے کی نشانی ہے جسے وہ بڑے اطمینان سے تمہارے حوالے کر کے مرا تھا ---" شاہ بی بی افسردگی سے بولیں

" پھپھو آپ بتائیں آپ کیا چاہتی ہیں ؟؟ " شہریار نے پوچھا

" اس منحوس لڑکی کے وجود کو اس حویلی سے نکال باہر کرو ورنہ اب مجھے یہاں سے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا !! اس کی منحوسیت میری بہنوں سی نند پھر میرے بھائی کو کھا چکی ہے اور اب دیکھو میرا اکرم بھی اسپتال میں ہے ---" وہ بگڑے

ہوئے انداز میں گویا ہوئیں

شہریار نے پرسوچ نظروں سے فرزانہ پھوپھو کے بگڑے ہوئے انداز کو ، سلیم صاحب کے پرتفکر چہرے کو ، اپنی ماں زاہدہ اور شاہ بی بی کی آنکھوں کی نمی کو بغور دیکھا وہ ایک مضبوط مرد تھا منٹوں میں فیصلے کرنے والا

" ٹھیک ہے پھپھو آپ نے جہاں اتنے دن گزار لیئے ہیں بس دو دن اور گزار لیں میں کچھ بندوبست کرتا ہوں --" وہ سنجیدگی سے بولا

" ہونہہ بندوبست کرتا ہوں !!! بیٹا جی تمہاری زن مریدی کے آثار تو ابھی سے نظر آرہے ہیں ظاہر ہے مرد ہو حسن کا جادو تو سر چڑھ کر بولے گا ہی !! افسوس تو اس بات کا ہے کہ تم بھی ایک عام مرد نکلے حسن کے آگے پگھل جانے والے ---" انھوں نے

اسے بھڑکایا

" پھپھو !!! " شہریار کا ضبط جواب دے گیا

" کیا پھپھو ؟؟؟ کل تک رٹ لگائے بیٹھے تھے کہ شادی نہیں کرنی گھر بار چھوڑ گئے اور اب تم خود اس دو ٹکے کی لڑکی کیلئے مجھ سے بحث کررہے ہو --"

" میں صرف انسانیت کے ناطے اس کا ساتھ دے رہا تھا آپ مجھے بہت غلط سمجھ رہی ہیں اور اب یہ وقت بتائے گا کہ میں کیا ہوں..."

" ٹھیک ہے میاں !! اب تم مجھ سے اور اپنی بہن رخسار جو میری بہو ہے اس وقت بات کرنا جب اس بلا سے پیچھا چھڑا لو اور اگر رخسار نے تم سے بات کی تو میں اسے

طلاق دلوا دونگی ویسے بھی اتنے سال ہوگئے اس کی گود بھی خالی ہے ---" وہ ترپ کا پتہ پھینک کر کمرے سے باہر نکل گئیں

"شہریار بیٹا !! تم فکر مت کرو تمہاری پھپھو ابھی غصہ میں ہے ---" شاہ بی بی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"شاہ بی بی !!کیا ہم سویرا کو ادھر ہی کسی ہاسٹل میں داخل نہیں کروا سکتے ؟؟ وہ پڑھ لکھ کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکے گی اور رخسار آپی کا گھر بھی خراب نہیں ہوگا --" شہریار نے پوچھا

" نہیں شہریار اکیلی عورت اس دنیا میں کوئی وقعت نہیں رکھتی اور تم کیا سمجھتے ہو یہ لوگ اسے پڑھنے دینگے ؟؟ ذرا سوچو اگر تم بھی اس یتیم کو چھوڑ دوگے تو اس کا کیا ہوگا

؟؟" شاہ بی بی نے اسے ٹوکا

وہ کچھ دیر چپ چاپ خاموش کھڑا رہا پھر شاہ بی بی کی طرف مڑا اس کے وجیہہ چہرے پر چھائیاں سنجیدگی بتا رہی تھی کہ وہ فیصلہ لے چکا ہے---

" بابا سائیں ، شاہ بی بی آپ مجھے سویرا کا پاسپورٹ اور ویزا دیں میں پرسوں شام اسے لیکر یہاں سے نکل جاؤنگا---"

وہ سارے مسئلہ نبٹاتا ہوا اپنی اور سویرا کے ٹکٹ سیٹ بک کروا کر اسپتال کا ایک چکر لگانے کے بعد رات گئے تھکا ہارا حویلی میں داخل ہوا اور سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھا ارادہ آرام کرنے کا تھا اندر داخل ہوا تو سامنے ہی سویرا بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی

تھی ---

" تم !! تم یہاں کیوں بیٹھی ہو ؟؟ اٹھو یہاں سے اور صوفہ پر مرو اور خیال رکھنا آئندہ مجھ سے میرے بیڈ سے حتی کہ میری پرچھائی سے بھی دور رہنا ---" وہ اسے تنبیہ کرتا ہوا لائٹ آف کر کے بستر پر ڈھیر ہو گیا

وہ خاموشی سے آنسو ضبط کرتی ہوئی صوفہ پر لیٹ گئی مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی دوپہر سے اس نے رخسار آپی کو بھی نہیں دیکھا تھا اوپر سے زاہدہ تائی نے اسے کمرے سے باہر نکلنے سے منع کردیا تھا پتا نہیں اب زندگی کیا رنگ بدلنے والی تھی --

رخسار جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے میں ٹہل رہی تھی اسے فرزانہ پھوپھو نے سختی سے شہریار اور سویرا دور رہنے کا حکم دے دیا تھا اکرم بھی اسپتال میں تھے ورنہ وہ ان سے مدد طلب کرتی لیکن اس وقت وہ اپنے بیمار شوہر کو مزید۔ پریشان نہیں کرنا چاہ رہی تھی تبھی اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور زاہدہ بیگم اندر داخل ہوئیں --

" رخسار بیٹی ! کیا بات ہے آج تم ناشتہ پر نہیں آئیں ؟ فرزانہ خود باورچی خانے کو دیکھ رہی ہیں ---"

" اماں !! مجھے پھپھو نے سختی سے کمرے سے باہر نکلنے سے منع کردیا ہے وہ کہتی ہیں اگر میری جھلک بھی شاہو نے دیکھی تو وہ اکرم کی دوسری شادی کروا دینگی ---"

" فرزانہ آپا بھی بس !! خیر تم فکر مت کرو شہریار کل شام لندن جارہا ہے سویرا بھی ساتھ جا رہی ہے ---"

" اماں کیا میں واقعی شیرو اور سویرا سے نہیں ملو ؟ پھر پتہ نہیں ان کا کب آنا ہو !!آپ پلیز پھپھو کو سمجھائیں ---"

" رخسار بیٹی تم تو بہت سمجھدار لڑکی ہو !! خیر چھوڑو یہ سب --بیٹی یہ کچھ رقم رکھو --"
وہ لفافے میں رکھی ایک کثیر رقم اس کے ہاتھ میں رکھتی ہوئی بولیں

"آج بازار جا کر سویرا کیلیئے ولایت کے لحاظ سے چند جوڑے لے آؤ اور کرنسی تبدیل کروا لاؤ --"

"مگر اماں اگر پھپھو کو پتہ چل گیا تو وہ خفا ہونگی --" رخسار پریشان ہوئی

" یہ بھلا کیا بات ہوئی ؟ تم اپنے باپ کے ساتھ جاؤ گی اور اس میں خفا ہونے والی کون سی بات ہے ؟ "

" اماں آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ پھپھو سویرا سے کتنی نفرت کرتی ہیں وہ ہرگز بھی برداشت نہیں کرینگی کہ ان کی بہو اس کی شاپنگ کرے آپ نے کل پھپھو کی باتیں نہیں سنیں وہ مجھے صاف کہہ گئی ہیں کہ میں اگر شاہو سے ملی تو وہ اکرم کی دوسری شادی کروا دینگی یہ سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ رہا ہے انہوں نے مجھے بے اولادی کا طعنہ بھی دیا ہے ---"

" بیٹی تم فکر مت کرو ابھی جیسا تمہاری پھپھو کہہ رہی ہیں ویسا ہی کرو --"

" تو کیا اپنے اکلوتے بھائی بھاوج کو چھوڑ دوں ؟؟ یہ مجھ سے نہیں ہوگا "

" اتنا پریشان مت ہو ابھی مشکل وقت ہے گزار لو دیکھنا اللہ پاک کوئی بہتر سبب بنا دیگا --"

" ٹھیک ہے اماں میں صبر کرتی ہوں لیکن اکرم ٹھیک ہو جائیں تو ان سے بات ضرور کرونگی --"

" اچھا ضرور کرنا دیکھو بھلا میں کس کام سے آئی تھی اور تم نے مجھے کن باتوں میں لگا دیا تمہاری پھپھو تو سدا سے ایسی ہی ہیں ان کی بات کی ٹینشن مت کیا کرو ---"

''آپ فکر مت کریں میں ابھی اسپتال کے لیئے نکلوں گئی تو اکرم سے اجازت لیکر وہی سے مارکیٹ چلی جاؤ گئی ۔۔'' رخسار بھاری رقم کا بنڈل اٹھا کر پرس میں رکھتی ہوئی بولی

تنہائی آخری رشتہ ہے

جو میں محسوس کرتی ہوں

میری اکیلی دنیا میں

غم وہ آخری جذبہ ہے

جس میں قید رہتی ہوں

موت وہ آخری لمحہ ہے جو

مسرت بن کے آئے گا

اڑا لے جائے گا مجھ کو

اس سفاک دنیا سے

ان بے درد رشتوں سے

میرے ٹوٹے ہوئے دل کو

لہو رستی آنکھوں کو

جو سکون دے کے جائے گا

موت وہ آخری لمحہ ہے

جو آزادی دلائے گا

میری بے چین روح کو

دنیا کے روابط سے

لوگوں کی چبھتی نگاہوں سے

موت وہ آخری لمحہ ہے

(شنزا خان)

صبح فجر کے وقت معمول کے مطابق سویرا کی آنکھ کھلی وہ کچھ دیر چپ چاپ صوفے پر لیٹی رہی پھر نماز کا ارادہ کر کے اٹھی سامنے ہی بیڈ پر وہ ستمگر سو رہا تھا وہ بنا آواز کیئے وضو کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھی -

نماز پڑھ کر وہ اے سی کی کولنگ کم کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئی اور اپنے معمول کے مطابق شاہ بی بی کو وضو کروانے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی --

شاہ بی بی نماز کیلئے اٹھی ہی تھی کہ سویرا ان کے کمرے میں داخل ہوئی

"اسلام علیکم شاہ بی بی --" سلام کر کے اس نے ہمیشہ کی طرح اپنا سر ان کے آگے جھکایا

"وعلیکم اسلام !! " انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دی

" تم اتنی سویرے ----" وہ حیران تھیں

" شاہ بی بی میں تو روز ہی سویرے اٹھتی ہوں --"

" میرا مطلب آج تو تمہاری شادی کا تیسرا دن ہے اور بیٹا نئی نویلی دلہن کمرے سے باہر اکیلی نہیں آتی اپنے سر کے سائیں کے ساتھ ہی نکلتی ہے ----"

" شاہ بی بی !! میں کہاں سے دلہن ہو گئی آپ سب جانتی تو ہیں ---"

"اچھا سب چھوڑو اور میں جب تک نماز پڑھ رہی ہوں تم ذرا مائی سے کہہ کر چائے بنوا لو اور ہاں خبردار خود کسی کام میں نہیں لگنا --"

" پر شاہ بی بی آپ تو میرے ہاتھ کا ناشتہ پسند کرتی ہیں پھر روک کیوں رہی ہیں --"

" بچی ہمارے یہاں نئی دلہن سے مہندی اترنے تک کوئی کام نہیں کرواتے -اب تم جاؤ اور مائی کو چائے کا بول دو --" وہ دو ٹوک لہجے میں بولتی ہوئی نماز کے لیے کھڑی ہو گئیں

سویرا دھیرے سے چلتی ہوئی باورچی خانے میں داخل ہوئی تو ادھر مائی اور ان کی بیٹی پہلے سے ہی موجود تھے ---

" مائی !!! فارغ ہو کر شاہ بی بی کی ادرک والی چائے بنا دیں --" اس نے پراٹھوں کا آٹا گوندھتی ہوئی مائی سے کہا

" واہ بنو واہ !! تم تو دو راتوں میں اپنی اوقات بھول گئی ہوں ---"

سویرا چونک کر مڑی تو سامنے ہی نماز کے انداز میں دوپٹہ اوڑھے فرزانہ پھوپھو کھڑی ہوئی تھیں

" اب کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہے ؟؟ چل چائے بنا اور سب کا ناشتہ آج تیری ذمہ

داری ہے--" انہوں نے اسے جھڑک کر کام سے لگایا

" بی بی جی ناشتہ میں بنا لونگی ---" مائی نے ڈرتے ڈرتے کہا

" مائی تم سے جتنا کہا جائے بس اتنا ہی کرو ---" فرزانہ حکم دیتی ہوئی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں

چائے بن چکی تھی سویرا نے شاہ بی بی کی چائے مائی کے ہاتھ بھجوائی اور خود آستین چڑھا کر آملیٹ پراٹھے کی تیاریوں میں لگ گئی

شاہ بی بی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ہی تھیں کہ مائی اجازت لیکر چائے کی ٹرے ہاتھوں میں تھامے ہوئے اندر داخل ہوئی

" مائی تم ؟سویرا بیٹی کدھر ہے --"

" شاہ بی بی جی وہ ادھر کچن میں ناشتہ بنا رہی ہیں ---"

"مائی تمہیں تو سارے رسم و رواج پتا ہیں وہ تو بچی ہے پر تم تو سمجھدار ہو ! اسے روکا کیوں نہیں ---"

" جی میں نے تو روکا تھا ہر ادھر فرزانہ بی بی نے انہیں کام پر لگا دیا ہے -- " مائی نے ڈرتے ہوئے بتایا

شاہ بی بی کا غصہ سے برا حال تھا وہ چائے تپائی پر رکھ کر کھڑی ہوئیں اور سیدھی باورچی خانے کی طرف بڑھیں

اندر فرزانہ بڑے کروفر سے بیٹھی ہوئی تھیں اور سویرا چولہے پر لگی ہوئی تھی انہوں نے تاسف سے یہ منظر دیکھا اور اندر داخل ہوئیں

" یہ کیا ہو رہا ہے ؟؟" ان کی دبنگ آواز پر سویرا اور فرزانہ دونوں چونک اٹھیں

"شاہ بی بی سب کا ناشتہ تیار کروایا جارہا ہے آخر صبح کا وقت ہے ---" فرزانہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

" رخسار کدھر ہے ؟؟ " انہوں نے سوال کیا

" میری بہو اس وقت تک اپنے کمرے سے نہیں

نکلے گی جب تک اس منحوس سویرا کا وجود اس گھر سے دفعان نہیں ہو جاتا -- "

" سویرا بیٹی تم اپنا اور شہریار کا ناشتہ لیکر اپنے کمرے میں چلو اور مائی تم ناشتہ بنا کر سب کے کمروں میں پہنچا دو ---" وہ حکم دیتی ہوئی فرزانہ کو تنبیہہ کرتی نظروں سے گھورتی ہوئی باہر نکل گئیں

سویرا خاموشی سے ٹرے میں ناشتے کے لوازمات رکھنے لگی پھر فریش اورنج جوس نکال کر ٹرے اٹھاتی ہوئی باہر نکل گئی

شہریار سویرا کے کمرے سے نکلتے ہی اٹھ گیا تھا اور ابھی باہر سے جاگنگ کرکے آنے کے بعد نہا کر باہر نکلا ہی تھا کہ سویرا ہاتھوں میں بھاری ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی اور اسے بنا شرٹ کے دیکھ کر سٹپٹا گئی اور رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی

" کیا بدتمیزی ہے تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں کے کسی کے کمرے میں اجازت لیکر آتے ہیں ---" وہ اسے دیکھ کر تپ گیا

" وہ وہ ---وہ ---" سویرا ٹھیک ٹھاک گھبرا گئی

"وہ وہ کیا ؟؟ " وہ اس کے قریب آیا اور ٹرے سے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے اس کے گھبرائے ہوئے وجود کو بغور دیکھا وہ نظریں جھکائے ہوئے کھڑی تھی ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا وہ اس سے گھبرا رہی تھی

" شاہ بی بی نے ناشتہ بھیجا ہے ---" وہ بمشکل بولی

" ٹھیک ہے تو اب کیا میں کھڑے کھڑے ناشتہ کرونگا ؟؟ "

وہ بوکھلا کر نفی میں سر ہلاتی ہوئی میز کی طرف بڑھی ناشتے کی ٹرے کمرے کے وسط میں بچھی شیشے کی میز پر رکھ کر وہ برتن سیٹ کرنے لگی مجال ہے جو اس نے نظریں اٹھائیں ہوں

" ہونہہ دبو ٹیپیکل اعتماد سے عاری ---" وہ بڑبڑایا

"آپ کا ناشتہ ---" اس نے نظریں جھکا کر کہا

وہ آرام سے ٹی شرٹ پہنتا ہوا آکر صوفہ پر بیٹھا اور پلیٹ اٹھائی

" سنو لڑکی !! کل شام روانگی ہے پیکنگ کر لینا اب تم جا سکتی ہو۔--"

سویرا نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہوئی باہر نکل گئی اس کو سمجھ نہیں آئی تھیں کہ وہ کس کی پیکنگ کی بات کررہا تھا ---

شہریار ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد تیار ہو کر باہر نکلا اس کا ارادہ اسپتال میں اکرم بھائی کی عیادت کے بعد شاپنگ کا تھا وہ عروہ کے لیئے کچھ شاپنگ کرنا چاہ رہا تھا ابھی وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ مائی اس کے پاس آئی

" سرکار آپ کو شاہ بی بی یاد کررہی ہیں ۔ "

وہ سر ہلاتے ہوئے شاہ بی بی کے کمرے میں آیا جہاں اس وقت بابا سائیں اماں اور سویرا سب موجود تھے چائے کا دور چل رہا تھا وہ سلام کرتے ہوئے شاہ بی بی کے پاس آکر بیٹھ گیا

" اماں رخسار آپی کدھر ہیں آج صبح سے نظر نہیں آئیں ؟ " اس نے کمرے میں نظر دوڑائیں

" شیرو وہ رخسار اسپتال گئی ہے اکرم کے پاس ---" زاہدہ نے بات سنبھالتے ہوئے کہا

" شہریار بیٹا !! " شاہ بی بی نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا

" جی شاہ بی بی حکم ----" وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرارت سے ان کی طرف جھکا

" بیٹا تم نے اپنی دلہن کو رونمائی میں کیا دیا ؟ " انھوں نے سوال کیا

شہریار چپ سا ہوگیا اس کے جبڑے بھینچے ہوئے تھے جیسے غصہ برداشت کررہا ہوں

" خیر تمہیں رسموں رواجوں کا کیا پتہ !! زاہدہ میرے الماری سے کنگن نکالو اور سویرا بیٹی ادھر آؤ ۔۔ " انھوں نے سویرا کو بلا کر شہریار کے ساتھ بٹھایا

زاہدہ نے ان کی الماری سے بیش قیمت جڑاؤ کنگن نکال کر شاہ بی بی کے ہاتھ میں دیئے

" یہ لو اپنی دلہن کو گفٹ کرو ۔۔ " شاہ بی بی نے کنگن اس کی جانب بڑھائے

شہریار نے خاموشی سے کنگن تھامے اور سویرا کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ شاہ بی بی نے اسے ٹوکا

" شیرو دلہن کو ایسے تحفہ نہیں دیا جاتا تم یہ کنگن اپنی دلہن کو اپنے ہاتھوں سے پہناؤ اس سے محبت بڑھتی ہے ---"

اس نے ایک گہرا سانس لیکر بڑی کوفت سے اپنے ہاتھوں میں موجود کنگن دیکھے اور پھر تیزی سے سویرا کی گود میں رکھا ہوا اس کا دودھیا حنائی ہاتھ تھام کر کنگن پہنا دیئے

" ذرا دیکھو تو تمہاری دلہن کا ہاتھ تو ماشاءاللہ سے سج سا گیا ہے ---" زاہدہ نے پیار سے کہا

شہریار نے ایک اچٹتی سی نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی مہندی کے گل بوٹوں سے سجا نازک سا ہاتھ جس میں اس کے پہنائے کنگن آب و تاب سے جگمگا رہے تھے

" سویرا بیٹی !! یہ کنگن تمہارے سر کے سائیں نے پہنائے ہیں اب مرتے دم تک ان کو مت اتارنا یہ تمہارے سہاگ کی نشانی ہیں -- " شاہ بی بی نے اسے حکم دیا --

" شاہ بی بی اب میں چلوں ؟ اکرم بھائی سے ملنا ہے ، کچھ کام نبٹانے ہیں پھر کل کی فلائٹ ہے ---" وہ کھڑا ہوا

" چلو ٹھیک ہے تم آرام سے بے فکر ہو کر اپنے کام کروں رات کے کھانے تک ضرور آجانا ---" شاہ بی بی نے اسے پیار سے کہا

آج کا پورا دن بہت مصروف گزرا تھا زاہدہ تائی نے فرزانہ پھپھو کو اسپتال بھیج دیا تھا اب رخسار سویرا کی ساری پیکنگ کروا رہی تھی چند گھنٹوں میں انہیں ائیر پورٹ کیلئے نکلنا تھا ابھی وہ سویرا کو شوہر کے دل میں اترنے کے طریقے بتا رہی تھی جب تھکا تھکا سا شہریار کمرے میں داخل ہوا --

" شیرو دیکھو میں نے تمہاری دلہن کی ساری پیکنگ کردی ہے ---" وہ اس کے پاس آکر بولیں

"آپی فار گاڈ سیک اسے میری دلہن کہنا بند کریں ---" وہ تپ کر بولا سویرا کا چہرا پھیکا پڑ گیا تھا

" لو بھلا ہمارے یہاں تو نئی نویلی دلہن کو دلہن ہی کہتے ہیں اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے --" وہ خفیف سی ہو گئیں جبکہ سویرا خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی

"اچھا شاہو سنو ! سویرا کا خیال رکھنا وہ ادھر اکیلی ہو گی، اس پردیس تم ہی اس کا سب کچھ ہو گے --"

"آپی وہ کوئی چھوٹی سی بچی نہیں ہے کہ مجھے اس کی دیکھ بھال کرنی پڑے کھانا پینا اور چھت دے دونگا اس سے زیادہ کی امید مت رکھیں ویسے بھی صرف سال بھر کی تو بات ہے ---" وہ جا کر اپنا بیگ ایک کونے پر رکھتے ہوئے کپڑے نکال کر تیار ہونے چلا گیا --

شام ڈھل رہی تھی اس وقت سب ہی سویرا اور شہریار کو چھوڑنے ائیر پورٹ آئے ہوئے تھے

پلین کاٹن کے ہلکے نیلے رنگ کے سادہ سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس کسی بھی غیر ضروری آرائش و زیبائش کے بھی سویرا کا وجود دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیراں کررہا تھا اس کے مہندی لگے دودھیا ہاتھ پیر سب کی توجہ کھینچ رہے تھے سادہ سے چمکتے چہرے پر میک اپ کے نام پر صرف ہلکی گلابی لپ اسٹک لگی ہوئی تھی کمر تک آتے کالے سیاہ بالوں کی سادہ سی چوٹی باندھے وہ شہریار کے پہلو میں کھڑی ہوئی تھی

جیل سے جمے ہوئے بال بلیک پینٹ وائٹ شرٹ اور بلیک ٹائی میں ملبوس شہریار نے اپنا کوٹ ایک ہاتھ میں ڈالا ہوا تھا اس کی مضبوط کلائی میں راڈو کی گھڑی جگمگا رہی

تھی کانوں میں بلیو ٹوتھ لگائے ہوئے وہ اپنی سیکریٹری سے اپنا استنبول میں میٹنگ کا پلان ڈسکس کررہا تھا

" شیرو اب بس بھی کرو فلائٹ اناؤنس ہو گئی ہے ---" سلیم صاحب نے اسے ٹوکا

سب سے مل کر وہ سویرا کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے مخصوص مغرور انداز میں اندر بورڈنگ کیلئے چلا گیا

وہ دونوں پلین میں بیٹھ چکے تھے سویرا کا یہ پہلا سفر تھا اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن اس سنگدل سے وہ اپنی فیلنگ شئیر کرنے سے ڈر رہی تھی تبھی ایک غیر ملکی ائیر ہوسٹس مسکراتے ہوئے ان کی سیٹ پر آئی

" میم ٹیک آف ہو رہا ہے آپ سیٹ بیلٹ باندھ لیں ---"

سویرا نے اثبات میں سر ہلایا اور بیلٹ باندھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ بیلٹ بھی بار بار اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی تبھی شہریار نے اس کی جانب دیکھا جو سیٹ بیلٹ سے الجھی ہوئی تھی ---

"پیچھے ہٹو ---" وہ سنجیدگی سے بولا

سویرا دم سادھے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور شہریار نے جھک کر اس کی سیٹ بیلٹ لگائی

" ایسے لگاتے ہیں اب آگے مجھے شرمندہ مت کروانا ---" وہ اس کی کالی سیاہ چمکدار آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

وہ چپ چاپ اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی

جیسے ہی جہاز نے ٹیک آف کیا سویرا کے حلق سے ایک ہلکی سی چیخ نکلی اس نے ڈر کے مارے ساتھ بیٹھے شہریار کا ہاتھ تھام لیا

" کیا بدتمیزی ہے !! " شہریار نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا

" تم چیخ کیوں رہی ہو ؟؟ انسانوں کی طرح سفر کرو اب ایک لفظ نا نکلے تمہارے حلق سے --" وہ غرایا

شہریار کے ساتھ استنبول تک کا سفر سویرا کی زندگی کا ایک کٹھن ترین سفر تھا پورے سفر میں وہ اس کی تنقیدی نگاہوں کا شکار رہی تھی پلین ایک لمبے سفر کے بعد استنبول لینڈ کرچکا تھا یہاں ان کا چار گھنٹے کے ٹرانسٹ تھا شہریار اسے لیکر وی آئی پی ویٹنگ

لانچ میں پہنچا

" سنو لڑکی تم ادھر ہی میرا ویٹ کرو جب تک میں واپس نہ آجاؤں خبردار جو ادھر سے ہلی ---" وہ اسے لانچ میں بٹھا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر چلا گیا اس نے استنبول کی فلائٹ ہی اس لیئے لی تھی کہ اسے اپنی کمپنی کے ترک کمپنی سے مرجر کے ڈاکومنٹ سائن کرنے تھے وہ ائیرپورٹ سے باہر نکل چکا تھا سویرا کو اکیلا چھوڑ کر ---

---

—

وہ آجکل بہت خوش تھی شیری دن میں کم از کم ایک بار اس سے رابطہ ضرور کر رہا تھا آج صبح سے ہی اس کا موڈ بہت بہت خوشگوار تھا ابھی بھی وہ گنگناتے ہوئے تیار ہو رہی تھی اس کا ارادہ شیری کے گھر جا کر پودوں کو پانی دینے کا تھا سفید ٹخنوں سے

اونچی کیپری پینٹ اور گلابی ٹاپ پہن کر اس نے اپنے سنہرے بالوں میں برش مارا اور فون اٹھاتی ہوئی باہر نکل گئی

ابھی گاڑی اسٹارٹ ہی کی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا ---

" جونس کالنگ ----" اس نے ایک نظر بجتے ہوئے فون پر ڈالی اور ایک گہری سانس لیکر آرام سے کار کی سیٹ سے پشت لگا کر فون ریسیو کیا

" ہیلو فرینڈ کیسی ہو ؟؟"

" میں ٹھیک تم سناؤ کدھر ہو ---"

" میں بس آفس آیا تھا شہریار نے استنبول سے ڈاکومنٹ بھیجے تھے وہ سائن کرنے تھے

یو نو تمہارے فیانسی نے تو کمال کردیا ---"

" شیری ترکی میں ہے ---" وہ بڑبڑائی

" ہاں کیوں کیا تمہیں نہیں پتا ؟؟ " جونس نے پوچھا

" ہمم ہاں نہیں وہ رات کو کچھ ذکر تو کیا تھا پر میں نیند میں تھی ویسے وہ لندن کب تک آرہا ہے ؟؟---" عروہ نے ہڑبڑا کر بات سنبھالتے ہوئے کہا

" ڈونٹ وری عروہ !! ہوسکتا ہے وہ تمہیں سرپرائز دینا چاہتا ہوں ؟؟" جونس نے اسے تسلی دی

" ہاں شاید !!! " عروہ نے بجھے دل سے کہا اور فون کاٹ دیا

اب وہ شہریار کو فون ملا رہی تھی ----

کبھی وصل تو کبھی جدُائی چاہتا تھا

خدُا جانے وہ شخص کیا چاہتا تھا

جیتے جی جس نے مار ڈالا مجھے

میں ہمیشہ سے اُسکی بھلا چاہتی تھی

کیا خوب میری چاہت تھی اس سے

میں اُسکی روح تک رسائی چاہتی تھی

حق تو یہ تھا کہ اب ملاقات ہو

مگر افسوس وہ کہاں چاہتی تھی

بنا اس تمنا کے ، کہ چاہی جاؤں.....

میں اِک شخص کو بے پناہ چاہتی تھی

(عاقب بٹ)

وہ کافی گھنٹوں سے اکیلی بیٹھی ہوئی شہریار کا انتظار کررہی تھی اس نے بچپن سے ہی شہریار کا نام اپنے نام سے جڑا دیکھا تھا وہ کبھی کبھی خوابوں میں خود کو سب سے دور شہریار کے ساتھ بستا دیکھتی تھی جہاں نا پھپھو تھی اور نا ہی کوئی اور اسے طعنہ دینے والا رات کی تنہائیوں میں اکثر اپنی بے بسی پر آنسو بہاتے ہوئے اس نے شہریار کو سوچا تھا پر وہ تو شاید کسی اور ہی دنیا کا باسی تھا اس نے تو کبھی بھی اس کے وجود کو تسلیم نہیں کیا تھا اسے تو شاید علم بھی نہیں تھا کہ ایک بیوقوف اور بزدل سی لڑکی اسے اپنے دل میں بسائے ہوئے اس کے پلٹنے کا ، اپنے اچھے وقت کا انتظار کررہی ہے

" میں بھی کتنی بیوقوف ہوں سوچا بھی کیسے کہ آپ کبھی مجھ سے محبت کرینگے --"

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب کسی نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھا ---

" ہیلو بیوٹیفل !! اکیلی ہو ؟؟ " ایک لمبا تڑنگا سفید فام مرد اس کو گھور رہا تھا

#

وہ وکیل کے آفس سے سارے ڈاکومینٹ سائن کرکے انھیں جونس کو فیکس کرنے

کے بعد فارغ ہوا ہی تھا کہ اس کا سیل فون بجنے لگا اس نے فون پر نظر دوڑائی تو عروہ

کال کر رہی تھی ---

کانوں میں بلیو ٹوتھ لگا کر اس نے گاڑی میں بیٹھ کر ڈرائیور کو ائیرپورٹ چلنے کا حکم دیا

اور پھر کال لی

"ہیلو ---"

"کہاں ہو تم ؟ "عروہ نے چھوٹتے ہی سوال کیا

"میں اپنے کام سے باہر نکلا ہوا ہوں ! کیوں خیریت ؟ "

" شیری سچ بتاؤ کدھر ہو تم ؟؟ وہ جونس کہہ رہا تھا تم استنبول میں ہو "

" ہاں میں آفس کے کام سے استنبول آیا ہوں اس میں کون سی بڑی بات ہے ؟

---"

" تو پھر مجھے کیوں نہیں بتایا ؟ "

" اوہ کم آن عروہ تم میری سیکریٹری نہیں ہو جو میں تمہیں اپنا ٹائم ٹیبل فیکس کیا کرو !

آئندہ مجھ سے اس طرح بازپرس مت کرنا ---"وہ الجھا

" اکیلے ہو ؟ "

" سمجھو اکیلا ہی ہوں --"

''وااات ؟؟ کہیں تمہارے ماں باپ نے زبردستی تمہاری شادی تو نہیں کروا دی کسی دیسی گنوار سے ؟؟ '' وہ چیخ اٹھی

'' واٹ ربش یہ تمہیں ہوا کیا ہے ؟ کس طرح کی باتیں کررہی ہو ؟ کیا مجھ پر بھروسہ نہیں ہے ؟ ''

'' بھروسہ اور مرد ذات پر ؟؟ کبھی بھی نہیں خیر چھوڑو یہ بتاؤ کب واپس آرہے ہوں ؟ سچی آئی ایم مسنگ یو آلاٹ !! پتہ ہے جب تم آؤ گے نا تو میں ائیر پورٹ پر ہی تمہیں پک کرونگی پھر ہم ساتھ گھر چلینگے میں تمہیں جی بھر کر دیکھوں گئی ---'' وہ کھنکتی ہوئی آواز میں پلان بنا رہی تھی

'' عروہ !!! '' اس کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں

" شیری !! جان عروہ سے آگے بھی تو کچھ بولو --"

" مجھے آنے میں ابھی کچھ دن لگیں گے تم ایزی رہو جب فلائٹ کنفرم کرواؤ گا تو تمہیں انفارم کر دونگا ---" باتیں کرتے کرتے ائیرپورٹ آگیا تھا اس نے فون بند کیا اور ڈرائیور کو بل پے کر کے لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہو گیا

ایک لمبا تڑنگا مرد ہاتھوں میں کڑے ،گلے میں چین ،لمبے سنہرے بالوں کی پونی بنائے سویرا کو خباثت سے دیکھ رہا تھا

" ہے بیوٹیفل !! " وہ اس کے قریب ہوا

"تنہا ہو ؟؟ میں بھی اکیلا ہوں آج !! پھر کیا خیال ہے ---" وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا

اس سے پہلے وہ سویرا کے مزید قریب ہوتا ایک ہاتھ اس کے شانے پہ آکر رکا

"اینی پرابلم مین ؟؟؟ یہ میرے ساتھ ہیں ---"ایک ڈیسنٹ سا بمشکل تیس سال کا مرد کھڑا تھا

" سوری مین !! مجھے لگا یہ پری اکیلی ہے کئی گھنٹوں سے اسے اکیلا بیٹھا دیکھا تو فرینڈ شپ کرنے آگیا ----"

" اب پتا چل گیا ہے تو نکلو یہاں سے ---" وہ روڈلی بولا اس کو ٹالنے کے بعد وہ اس ڈری سہمی لڑکی کی طرف مڑا جو اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے مسلسل آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی

" ہیلو مس !! " اس انگریز نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے اس کامنی سی لڑکی کی طرف بڑھایا

وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے کھڑی ہونے لگی

" اوہ سوری !!میں بھول گیا تم ایشین مسلم گرلز ہاتھ نہیں ملاتی ہوں جا کہا رہی ہو آؤ بیٹھو باتیں کرتے ہیں ویسے بے بی تم اکیلی ہو تمہارے پیرنٹس کدھر ہیں ---" وہ بے تکلفی سے کہتا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ گیا

سویرا کو اس کا انداز ذرا برابر بھی اچھا نہیں لگا اس نے شہریار کی تلاش میں چاروں جانب نگاہ دوڑائی پر وہ کہیں نہیں تھا

" میرا نام اینڈی ہے لندن جا رہا ہوں اور سنو وائٹ تمہارا نام کیا ہے ؟؟ " اس نے بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے کی گھبراہٹ کو نوٹ کیا

" سویرا شہریار --" وہ دھیرے سے بولی

" اچھا یہ بتاؤ تم کہاں سے آرہی ہو اور کدھر جارہی ہو ویسے لگتا ہے اکیلے سفر کررہی ہوں اور اکیلا بندہ بور ہوجاتا ہے ----"

وہ چپ چاپ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی مسلسل ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

" تم نے بتایا نہیں کہ کہاں جارہی ہو ؟؟ "

" لندن ---" وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی

" واٹ آ کو انسیڈنٹ !! میں بھی لندن جارہا ہوں اور تم بھی اور پتا ہے اگر ہمسفر اچھا ہو تو سفر تیزی سے گزرتا ہے --"

سویرا نے کوئی جواب نہیں دیا بس چپ چاپ بیٹھی رہی

" کیا میں تمہیں کافی کی آفر کرسکتا ہوں ؟؟ " وہ پوچھ رہا تھا سویرا کی سمجھ میں نہیں

آرہا تھا کہ کس طرح سے اس مصیبت سے جان چھڑائے

" نہیں پلیز مجھے کافی نہیں پینی آپ جائیں یہاں سے میرے ہسبنڈ آنے والے ہونگے ---" وہ تھوڑا مضبوط لہجے میں بولی

" ہسبنڈ ؟؟؟ ڈونٹ ٹیل می تم میرڈ ہو -اور کیسا ہسبنڈ ہے تمہارا جو تمہاری جیسی سمپل لڑکی کو اکیلا چھوڑ کر نا جانے کہاں ہے ---" اینڈی حیران ہوا

" وہ بس آتے ہی ہونگے ----" سویرا نے کہا تبھی اسے شیشے کے پار سے شہریار نظر آیا

" وہ آگئے ہیں اب آپ جائیں پلیز ----" وہ بولی

اینڈی نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہ انگلینڈ کے موسٹ وانٹڈ بیچلر ، بزنس

ٹائیکون شہریار کو پہچان چکا تھا

" مس یہ میرا کارڈ رکھ لو ، تم بہت معصوم ہو اگر کبھی بھی کسی مشکل میں پڑو تو مجھے ضرور کال کرنا ---" وہ جیب سے وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

.. سویرا نے بیدلی سے ایک نظر کارڈ پر ڈالی

Dr .Professor Andrew Smith

Queen Mary University of London (QMUL)

اس نے کارڈ اپنے پرس میں ڈالا اور شہریار کا انتظار کرنے لگی جو اسی طرف آرہا تھا

" چلو فلائٹ اناؤنس ہو گئی ہے ---" اس نے آتے کے ساتھ ہی حکم دیا اور سویرا

اس کی تقلید کرتے ہوئے بورڈنگ کیلئے آگے بڑھ گئی ---

—

پلین ہیتھرو ائیرپورٹ پر لینڈ کر چکا تھا سویرا شہریار کے ساتھ ساتھ چلنے کی بھرپور کوشش

کررہی تھی امیگریشن کاؤنٹر پر سوال جواب کے بعد شہریار سویرا کو لیکر ائیرپورٹ کے

احاطے سے باہر نکلا تو فوراً ہی اس کا باوردی ڈرائیور گاڑی لیئے سامنے آیا ---

"گڈ ایوننگ سر اینڈ میم ----" ڈرائیور نے اتر کر سلام کرتے ہوئے ان دونوں کے

لیئے دروازہ کھولا

شہریار نے سویرا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ کر دروازہ بند کیا

گاڑی تیزی سے مختلف راستوں سے گزر رہی تھی لندن کی بھیگی شام ایک پرسکون سا منظر پیش کررہی تھی چاروں جانب سبزہ ہی سبزہ راہ چلتے ہر رنگ و نسل کے لوگ ---سویرا انہماک سے باہر دیکھ رہی تھی کچھ دیر بعد گاڑی ایک خوبصورت پھولوں سے ڈھکے شاندار سے مکان کے باہر رکی -

شہریار خاموشی سے گاڑی سے اپنا سامان اتار کر سیدھا اندر چلا گیا وہ ایک لمحے کو ڈرائیور کے سامنے سبکی کے احساس سے سن سی رہ گئی

تبھی ڈرائیور کا فون بجا

" یس سر ، شیور سر ---"

" میم آپ کا لگیج ---" ڈرائیور نے اس کا سوٹ کیس ڈگی میں سے باہر نکالا

وہ خاموشی سے اپنے سوٹ کیس کو اٹھانے کے لیے جھکی ہی تھی کہ ڈرائیور نے سوٹ کیس اٹھایا

"آئیے میم آپ کو اندر تک چھوڑ دوں ---"

وہ ڈرائیور کی رہنمائی میں اس عالیشان عمارت میں داخل ہوئی اندر ایک بڑے گول کمرے میں ڈرائیور نے اس کا سوٹ کیس رکھا اور تعظیم بجا لاتے ہوئے باہر چلا گیا

گھر کیا تھا ایک شیشہ سے بنا محل تھا آف وائٹ کمبینیشن کا قیمتی فرنیچر مہنگی پینٹنگز سے سجی دیواریں ایک بڑی دیوار پر شہریار کی تصاویر لگی ہوئی تھیں اسکوائش ، پولو گراؤنڈ ، یونیورسٹی اور کئی شیلڈ لیتی ہوئی تصاویر تھیں یہ تو اسے بھی معلوم تھا کہ شہریار ایک بہت ہی جینیئس اور لائق اپنے ارادوں میں اٹل اور قطعی فیصلے کرنے والی نیچر کا

مالک ہے اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں بھی اپنی لیاقت کے جھنڈے گاڑے تھے جس کی خبریں بابا سائیں سب کو دیتے رہتے تھے وہ دور ضرور تھے مگر اس سے لاتعلق ہرگز نہیں تھے۔۔

شہریار گھر کے اندر داخل ہوا پیچھے مڑ کر دیکھا تو سویرا ساتھ نہیں تھی

" اب کیا میڈم کو انویٹیشن دینا پڑیگا ؟؟ " وہ جھنجھلا یا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا

اس نے اپنے کمرے میں آکر سکون کا سانس لیا پھر فون نکال کر ڈرائیور کو سویرا کو اندر لانے کا حکم دیکر فون بیڈ پر اچھالتے ہوئے کیبنٹ کی جانب آرام دہ لباس نکالنے کے لیے بڑھا

شاور لیکر ریلیکس ہوکر وہ ڈنر کا ارادہ کرتے ہوئے باہر نکلا تو سویرا کو چپ چاپ سوٹ کیس کونے پر رکھے صوفہ پر بیٹھا دیکھ کر چونک گیا اس مصیبت کو تو وہ بھول ہی چکا تھا

" تم ابھی تک ادھر ہی ہو ؟؟ چینج بھی نہیں کیا ؟ " وہ اس کے سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا

" وہ میں میں ----" وہ اٹکی

" دیکھو لڑکی !! وہ سامنے بائیں طرف گیسٹ روم ہے آج سے وہ تمہارا کمرہ ہے جاؤ اپنا سامان ادھر رکھو ---" شہریار نے اسے گیسٹ روم کا راستہ دکھایا

وہ پژمردگی سے سامان اٹھا کر اس کے بتائے ہوئے کمرے کی جانب بڑھی وہ کمرہ بھی اس مکان کی طرح عالیشان تھا اب جو بھی تھا اسے نا جانے کتنے عرصے تک اس گھر میں جس کی وہ مالکن تھی مہمان بن کر رہنا تھا اس نے اپنا سوٹ کیس کھولا سامنے ہی اس کے یونیورسٹی کے داخلے کے کاغذات رکھے ہوئے تھے اس نے ان پیپرز کو نکالا اس کی آنکھیں انہیں دیکھ کر جگمگا رہی تھیں

Miss Sawera Farooq

First Year Medicine

Queen Mary University of London

یہ تھا اس کے اچھے مستقبل کا دروازہ جو تایا سائیں نے کھولا تھا اس نے کاغذات چوم کر واپس رکھے اور ہلکے سبز رنگ کا کرتا سفید پاجامہ نکال کر شاور لینے چلی گئی --

شہریار اٹالین اسٹائل کچن میں کھڑا پاسٹا بنا رہا تھا ابھی سبزیاں اور میٹ فرائی کرنے رکھا ہی تھا کہ اس کا فون بج اٹھا ---

عروہ کا نام جگمگا رہا تھا

اس نے فون آف کیا اور پاسٹا مکس کر کے ٹیبل پر رکھا اور ڈنر کرنے لگا کھانے سے فارغ ہو کر وہ اٹھا اس کا رخ گیسٹ روم کی طرف تھا جو بھی تھا سویرا اس کی کزن تھی اس کے پیارے چاچو کی اکلوتی بیٹی وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا لیکن ایک کزن کے لحاظ سے ، وہ نہیں چاہتا تھا کہ سویرا اس سے کوئی امیدیں وابستہ کرے

وہ ہلکے سے ناک کر کے اندر داخل ہوا ---

وہ شاید اسی وقت شاور لیکر باہر نکلی تھی بنا دوپٹے کے اس کے وجود کی ساری دلکشی

نمایاں تھیں لمبے سیاہ چمکدار گیلے بال اس کی نازک کمر پر کسی آبشار کی طرح چھائے ہوئے تھے ہلکے سبز لباس میں اس کی گوری رنگت چمک رہی تھی اس لمحہ وہ اتنی دلکش لگ رہی تھی کہ اگر وہ سویرا کے بجائے کوئی اور لڑکی ہوتی تو اس نے اسی وقت پرپوز کر دینا تھا --

"یہ میں کیا سوچ رہا ہوں یہ میرے مقابلے میں ایک بچی ہے ----"خود کو سرزنش کرتے ہوئے اس نے سر جھٹکا اور زور سے کھنکھارتے ہوئے سویرا کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا

سویرا جو ایک طویل گرم شاور لیکر خود کو فریش محسوس کرتی ہوئی اپنے بال سلجھانے کا سوچ رہی تھی مردانہ کھنکھارنے کی آواز سن کر چونک گئی تیزی سے مڑی تو دروازے میں کھڑے شہریار کو دیکھ کر چونک گئی اس کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر اسے احساس

ہوا کہ وہ دوپٹہ کے بغیر کھڑی ہے اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اس نے پلٹ کر بیڈ پر سے دوپٹے کو اٹھا کر اپنے وجود کے گرد لپیٹا

شہریار اس کی بوکھلاہٹ اور چہرے پر چھلکتے ہوئے سرخ رنگ کو بغور دیکھتے ہوئے کمرے کے وسط میں بچھے صوفہ سیٹ کے پاس آکر رکا --

" بیٹھوں مجھے تم سے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں --"وہ ایک صوفہ پر بیٹھتا ہوا بولا

سویرا جھجھکتے ہوئے نظریں جھکائے صوفے پر آکر بیٹھ گئی

" تم اچھی طرح جانتی ہو یہ بے جوڑ رشتہ ایک مجبوری کے سوا کچھ نہیں ہے اور اب ہمیں ایک سال تک اکھٹے رہنا ہے تو بہتر ہے کچھ باتیں ابھی طے کر لیں ---" شہریار

نے بات کا آغاز کیا

''جی ۔۔۔۔'' سویرا نے اثبات میں سر ہلایا

''تم مجھ سے ، میرے دوست احباب سے ، سب سے دور رہو گئی اگر کبھی کسی سے سامنا ہو بھی گیا تو میں تمہیں اپنی کزن کہہ کر متعارف کرواؤنگا تم بھولے سے بھی ہمارے سو کالڈ رشتے کا کسی سے بھی ذکر نہیں کروگی انڈر اسٹینڈ ؟؟'' وہ اس کی سیاہ چمکتی ہوئی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھ رہا تھا

''جی ۔۔۔۔'' سویرا نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا

'' دیکھو لڑکی !! تم جانتی ہو کہ ہماری شادی ایک معاہدے کے تحت ہوئی ہے تم آرام

سے ادھر رہو چاہو تو اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کرو خود کو مضبوط بناؤ اور جیسے ہی حالات سازگار ہوتے ہیں ہمارے راستے الگ ہو جانے ہیں لیکن تم اپنی تعلیم مکمل ہونے تک مجھ پر انحصار کر سکتی ہوں ، مجھے تم سے ہمدردی ہے یقین مانو مجھے تم ہر ترس آتا ہے کہ کس طرح تم ایک ڈمی کی طرح رہتی ہوں جس نے جہاں بٹھایا بیٹھ گئی جو کہاں مان لیا خود کو بدلو اور ہاں میں ہر وقت گھر میں نہیں ہوتا تم ڈرائیور کے ساتھ آس پاس کے راستے سمجھ لو کچھ کھانے پینے کا دل چاہے تو کچن میں جا کر بنا کر کھا سکتی ہو ۔۔ " وہ اٹھ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا ۔۔۔

شہریار سویرا کو گئے دو دن ہوچکے تھے اور شہریار نے بس اپنے پہنچنے کی اطلاع دی تھی سویرا سے بات نہیں کروائی تھی ۔۔

رخسار کافی دیر سے شہریار کا فون ملا رہی تھیں پر فون تھا کہ مل کر ہی نہیں دے رہا

تھا

" شاہ بی بی ، ہوسکتا ہے اتنے لمبے سفر کے بعد وہ تھک کر سو گیا ہو ---"

" شاباش ہے رخسار !! ادھر میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے بلڈ پریشر نے الگ ناس مارا ہوا ہے اور ایک یہ ہماری بہو بیگم دشمنوں کو فون ملانے میں لگی ہوئی ہے ---" فرزانہ نے اندر آتے کے ساتھ ہی رخسار کی کلاس لی

"فرزانہ !! اب بس کرو کیوں بچی کے پیچھے پڑی ہو ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے ایسا نا ہو کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے ---" شاہ بی بی نے سنجیدگی سے ٹوکا

" شاہ بی بی !! مجھے تو لگتا ہی نہیں ہے کہ آپ میری سگی ماں ہیں ۔ ہر وقت اس

منحوس سویرا کیلیئے تڑپتی رہتی ہیں کبھی تو میرے لیئے بھی کچھ سوچ لیا کریں اکرم کی ٹینشن سے بلڈ پریشر بڑھتا چلا جارہا ہے دیکھنا میں ایسے ہی کسی دن چل بسو گی ---"

" خدا کا خوف کرو فرزانہ !! کیسی باتیں کرتی ہو اب تو اکرم کی طبیعت بھی بہتر ہے ---"

" شاہ بی بی میرا بیٹا بے اولاد ہے میں اب اپنے پوتے کو کھلانا چاہتی ہوں دادی بننا چاہتی ہوں --"

" دونوں بچے نارمل ہیں جب اللہ کرم کریگا اولاد بھی ہو جائے گی -- " شاہ بی بی نے رسان سے سمجھاتے ہوئے کہا

" سنا ہے ولایت میں بے اولادی کا اچھا علاج ہوتا ہے ؟؟ " فرزانہ عیاری سے بولیں

تم کیا جانو غم کیا ہوتا ہے

بے بسی کیا چیز ہوتی ہے

آنسوؤں کی زبان کیا ہوتی ہے

سسکیوں کی کہانی کیا ہوتی ہے

کبھی دل کو کرچیوں میں تقسیم ہوتے دیکھا ہے

تم تو سنگ دل ہو

بلا کے بے رحم ہو

مگر تم سے کیا شکوہ

تم اس رب کے آگے

کیا حیثیت رکھتے ہو

یہ میرا نصیب ہے کہ

اک موڑ پر آکر رکی ہے زندگی

آگے جس کے گہرا اندھیرا ہے

غموں کی چادر تنی ہے

دکھوں کی گہری کھائی بنی ہے

مگر اس سب سے زیادہ

یقین مجھ کو ہے دعاؤں پر

اس رب کریم پر

اسکی رحمت کی نظر پر

کہ ایک دن بہار بن کے آئے گا

خوشیوں کی برسات لائے گا

بہہ جائے گی جس میں

ہر بری یاد ماضی کی

وہ روشن سویرا جلد ہی آئے گا

جو میرے چہرے پہ مسکان دے کہ جائے گا

(شنزا خان)

سویرا کی آنکھ کھلی تو کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ کچھ دیر غائب دماغی سے لیٹی رہی پھر اسے یکایک خیال آیا کہ وہ اب شہریار کے گھر میں تھی ، رات شہریار نے اسے پڑھائی شروع کرنے کا مشورہ دیا تھا اپنی مدد آفر کی تھی پر ان کے رشتے کی نفی کرکے پر جو بھی تھا اس نے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی منحوس نہیں کہا تھا۔

رات وہ کھانا کھائے بغیر سو گئی تھی اور اب بھوک سے اس کی بری حالت تھی وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی یہ اس کی نئی زندگی کا پہلا دن تھا وہ ہمت کر کے منھ ہاتھ دھو کر بال سمیٹتی ہوئی دوپٹہ اوڑھ کر کمرے سے باہر نکلی

پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا اس نے دیوار پر نصب گھڑی میں وقت دیکھا تو صبح کے

چھ بج رہے تھے وہ جھجھکتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی آگے بڑھی لاونج کے ساتھ ہی ایک

نہایت خوبصورت بڑا سا اٹالین کچن تھا وہ اندر آئی

فرج کھولا سارے کیبنٹ چیک کیئے سوائے بریڈ انڈے دودھ جوس ریڈ بل انرجی

ڈرنکس اور کین فوڈ کے کچھ بھی نہیں تھا ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ

کھلنے کی آواز گونجی تھوڑی ہی دیر میں ٹریک سوٹ میں ملبوس پسینے پسینے ہوا ماتھے پر

بکھرے بال لیئے شہریار کچن میں داخل ہوا وہ شاید جوگنگ کرکے آرہا تھا۔۔۔

" اسلام علیکم ۔۔۔" سویرا نے دھیمے سے سلام کیا

اس نے کچن میں آکر سر ہلاتے ہوئے سویرا کے سلام کا جواب دیا اور فرج سے جوس

نکال کر گلاس میں انڈیلا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا

سویرا نے اس کے جانے کے بعد اطمینان کا سانس لیا اور ناشتہ کی تیاری شروع کی

پیاز دھنیا ٹماٹر اس کچن میں کچھ بھی نہیں تھا اس نے انڈے فرائی کیئے توس سیک

کر مکھن نکال کر رکھا ہی تھا کہ نک سک سے تیار خوشبوئیں بکھیرتا ہوا شہریار کچن میں

آیا سویرا نے ٹرے اس کی جانب بڑھائی

شہریار کہاں ناشتے کا عادی تھا اس کا معمول تو بلیک کافی اور مفن کے ناشتے کا تھا پر

اس نے پہلے ہی دن ٹوکنا مناسب نہیں سمجھا اور چپ چاپ ناشتہ کرنے لگا

"سنو !! نو بجے تک میری سیکریٹری اینا آئیگی تم اس کے ساتھ جا کر اپنا بینک اکاؤنٹ

کھلوا لو اور یہ پیسے رکھو اپنے لیئے کچھ شاپنگ کر لینا میں نہیں چاہتا میرے ملازمین گھر

میں تم جیسے میوزیم میں رکھنے والے مجسمہ کو دیکھیں اپنا میک اوور کرو اور اینا کے ساتھ

جا کر اسکول وغیرہ کی معلومات لو ---" وہ نوٹوں کی ایک بڑی گڈی میز پر رکھ کر اسے

کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر چلا گیا

وہ چاہتے ہوئے بھی اسے نہیں بتا سکی کہ اس کا بینک اکاونٹ تایا سائیں پہلے ہی

کھلوا چکے ہیں اور وہ اسکول نہیں یونیورسٹی جائیگی جس میں اس کا داخلہ بھی میرٹ کی بنیاد پر میڈیکل یونیورسٹی میں ہوچکا ہے ---

وہ سویرا کو ایک ٹھیک ٹھاک رقم دیکر گھر سے نکل آیا تھا اب اس کا رخ اپنے آفس کی طرف تھا

آفس پہنچ کر اس نے ساری پینڈنگ فائلز چیک کرنے کیلئے منگوائیں ---

ابھی وہ فائلز چیک ہی کررہا تھا کہ اس کا فون بج اٹھا --

" عروہ کالنگ ---"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے فون اٹھایا

" ہیلو شیری !! کدھر ہو ؟ کب آرہے ہو ؟ " عروہ نے چھوٹتے ہی سوالات کی بھرمار کر دی

" ریلیکس عروہ !! میں واپس آچکا ہوں ---" اس نے ایک جملے میں سارے سوالات

کا جواب دیا

" کیا !!! شیری تم واپس آگئے اور مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا؟؟ " وہ شاکڈ ہوئی

" اس میں ایسی خاص بات کیا تھی انفیکٹ آج میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ

تم نے کال کر لی ---"

"پتا ہے شیری !! کبھی کبھی مجھے لگتا ہے جیسے تمہیں ذرہ برابر بھی میری پرواہ نہیں

ہے شاید میرا وجود تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا ---" عروہ نے افسردگی سے

کہا

" عروہ تم اچھی طرح جانتی ہو پیار عشق محبت یہ سب میرے نزدیک خرافات ہیں اور کم آن بی پریکٹیکل اگر مجھے تمہاری پرواہ نہیں ہوتی تو آج ہم ساتھ نہیں ہوتے ----"

" ہم ساتھ کب ہیں شیری ؟؟ وہ تو میں ہی پیچھے پڑی رہتی ہوں ورنہ تم تو کسی اور ہی دنیا کے باسی لگتے ہو ---"

" دیکھو آخری بار سمجھا رہا ہوں جذبے کسی اظہار کے محتاج نہیں ہوتے ہیں جب ساتھ رہینگے تو جذبے بھی اپنا آپ منوا لینگے وقت سے پہلے کچھ اچھا نہیں لگتا ---" اس نے کوفت سے جواب دیا

" اچھا پھر میں ابھی آرہی ہوں لنچ پر چلتے ہیں ---"

" ابھی تو میں بہت بزی ہوں سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے ایسا کرو ڈنر پر ملتے ہیں ---" وہ ریسٹورنٹ کا نام بتاتے ہوئے بولا

" گولی مارو ریسٹورنٹ کو ادھر پرائیویسی نہیں ہوتی ہے میں بس رات میں تمہارے گھر آرہی ہوں مل کر ڈنر کرتے ہیں تمہارا فیورٹ چائینز آرڈر کرینگے ----" وہ فیصلہ کن لہجہ میں بولی

" اوکے ڈن ڈنر لیٹ نائن ----" وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا

وہ شہریار کے جانے کے بعد کچن سمیٹ کر تیار ہونے چلی گئی تھی ٹھیک ایک گھنٹے بعد اطلاعی گھنٹہ بجا کر شارٹ سفید اسکرٹ اور پنک کلر سلیولیس بلاؤز میں ملبوس ہائی

پینسل ہیلز میں ٹک ٹک کرتی اینا اندر داخل ہوئی ----

سویرا نے جب بمشکل پچیس سال کی ماڈرن سی سنہرے بالوں نیلی آنکھیں اور سفید رنگت والی اینا کو دیکھا تو وہ ایک لمحہ کو دنگ رہ گئی اتنا حسن اور وہ بھی بے حجاب ان کے ساتھ کام کرتا ہے ---

" ہائے کیوٹ گرل میرا نام اینا ہے مجھے سر شہریار نے بھیجا ہے کیا تم ان کی کزن سویرا ہو ؟؟ "

وہ بڑے اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی

کالی سیاہ چمکدار بڑی بڑی آنکھیں گلابی رنگت ٹراؤزر پر کرتا پہنے ایک ہاتھ میں گھڑی اور لمبے سیاہ بالوں کی چٹیا بنائے سویرا اپنی سادگی میں بھی کمال لگ رہی تھی بالکل ایک

تروتازہ پھول کی طرح ---

" جی مس میں ہی سویرا ہوں ---" سویرا اس سے امپریس ہو کر بولی

" اوکے سویرا میم !! لیٹس گو میں آپ کو شاپنگ سینٹر نزدیکی مال اور اسکول دکھا دیتی ہوں اس کے بعد بینک چلیں گے ---"

"آپ پلیز مجھے میم مت کہیئے ----" سویرا نے کہا

" بٹ میم !! آپ سر کی رشتے دار ہیں وہ ناراض ہونگے ---"اینا اس چھوٹی سی لڑکی کو بغور دیکھتے ہوئے بولی

"آپ ویٹ کریں میں بس ابھی آئی ---" سویرا تیزی سے کچن میں آئی ملک شیک بنا کر نفاست سے ٹرے میں رکھ کر اینا کے پاس آئی

"آپ یہ شیک لیجئے میں بس دو منٹ میں اسکارف لیکر آئی ---"

اینا حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی ان ممالک میں مہمان نوازی تو جیسے ناپید تھی اور یہ باس کی کزن ایک امپلائی کو شیک پلا رہی تھی

تھوڑی ہی دیر میں عربک اسٹائل میں سر پر لباس سے ہم آہنگ اسکارف پہنے کندھے پر پرس لٹکائے سویرا اندر داخل ہوئی

"چلیں میں ریڈی ہوں ---" اس نے آکر کہا

اینا نے خالی گلاس میز پر رکھا اور کھڑی ہو گئی سویرا تیزی سے گلاس کچن میں رکھ کر آئی

" لیٹس گو میم ---" اینا گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولی

وہ دونوں باہر نکل آئی تھیں بہت ہی پرفضا ماحول تھا ہواؤں میں ٹھنڈک بسی ہوئی تھی اوپر سے سورج بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا

" موسم کتنا خوشگوار ہورہا ہے نا ---" سویرا کے منھ سے نکلا

"یس میم !!! "

" اینا جی !! پلیز مجھے سویرا کہیئے اب اگر آپ نے میم کہا تو میں واپس چلی جاؤنگی ---"

اینا نے دلچسپی سے اس سادہ خوبصورت ایشین بیوٹی کو دیکھا جو عمر میں بمشکل سولہ سترہ برس کی تھی اس وقت اس کے گلابی چہرے پر خفگی کے آثار تھے

"اوکے سویرا !! فرینڈز ؟؟؟ " اینا نے اپنا ہاتھ بڑھایا

" یس پلیز !!! " سویرا نے چمکتی آنکھوں سے اس کا ہاتھ تھام لیا یہ اس کی سترہ سالہ زندگی میں پہلی دوست بن رہی تھی

" چلو واک کر کے پہلے تمہیں قریب کے راستے سمجھا دیتی ہوں ۔" اینا نے اس کا ہاتھ

تھام لیا

" یہ لندن ہے دنیا کا قدیم ترین شہر ، لندن دو ہزار سال سے بھی پرانا شہر ہے اور یہ دریائے تھیمس کے دونوں طرف بسا ہے۔ اس کی داغ بیل رومن نے ڈالی تھی اور اس کا نام لنڈینیم رکھا تھا۔

لندن صرف تاریخی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ ثقافتی، تہذیبی، معاشی، رواداری ،آزادی اور وقار کے لئے بھی دنیا ایک بہترین شہر مانا جاتا ہے۔" اینا بڑے مزے سے اسے لندن کی تاریخ بتاتی آس پاس کے علاقے سے متعارف کرواتی ہوئی بس اسٹاپ وغیرہ سارے راستے ازبر کروا رہی تھی

" چلو سویرا اب راستے تو تم نے دیکھ لیئے ہیں اب میں تمہیں ادھر کے اسکول ہائی اسکولز بھی دکھا دیتی ہوں ابھی ایڈمن آفس کھلا ہوگا تو تمہارے ایڈمیشن کی بھی بات

کرلینگے ---" اینا نے کہا

" وہ اینا سس !! مجھے ہائی اسکول نہیں جانا ---"

"ہائی اسکول نہیں جانا ؟؟ مگر سر نے تو آرڈر دیا ہے تمہارا ایڈمیشن کروانے کا ساتھ ہی ایک بڑی رقم کا چیک بھی دیا ہے اسکول ڈونیشن کیلیئے ---" اینا الجھی

" جانا ہے لیکن اسکول نہیں بلکہ کوئین میری یونیورسٹی جانا ہے ---"

" یونیورسٹی ؟؟ وہ بھی کوئین میری ؟؟ سویرا ڈارلنگ اس یونیورسٹی میں داخلہ بہت مشکل سے ہوتا ہے اور ----"

" اینا سس !! میرا ایڈمیشن ہو چکا ہے انفیکٹ فیس بھی ادا کی جا چکی ہے بس مجھے

کیمپس دیکھنا ہے اور کلاسس کا پتا کرنا ہے --" سویرا اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

وہ دونوں یونیورسٹی کا چکر لگا چکی تھیں اور اب اینا اسے گھر واپس چھوڑنے جا رہی تھی

" ایناسس !! کیا یہاں کوئی پاکستانی شاپ ہے ؟ " سویرا نے سوال کیا

" ایشین اسٹورز تو بہت ہیں ! کیوں تمہیں کچھ چاہیئے کیا ؟؟ "

"تھوڑی سی گروسری کرنی تھی اگر آپ برا نا مانیں تو !! " وہ ہچکچائی

وہ آج صبح سے ہی بہت پرجوش تھی شہریار نے اسے رات ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا اس وقت وہ شہر کے ایک مشہور و معروف ڈیزائنر شاپ میں موجود اپنے لیئے ڈریس تلاش کررہی تھی کئی گھنٹوں کی خواری کے بعد بالآخر اسے ایک لباس پسند آہی گیا تھا --- سفید سلیولیس بلاؤز جس پر ملٹی شیڈ کڑھائی تھی ساتھ ہی بلیک شارٹ اسکرٹ ---

" واؤ !!! "

" شیری مجھے جب اس لباس میں دیکھے گا تو دیکھتا ہی رہ جائیگا ---" اس نے فخر سے سوچا

اس نے ٹاپ کو خود سے لگا کر آئینہ میں دیکھا

" بیوٹیفل ----"

پیچھے سے جونس کا عکس آئینے میں ابھرتا نظر آیا وہ تیزی سے مڑی

" جونس تم ادھر !!! "

"یس سویٹ گرل شاپنگ پر آیا تھا کہ تم نظر آگئی ویسے یہ ڈریس کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے آؤ آج میری پسند سے ڈریس لو ---" وہ اس کے ہاتھ سے ٹاپ اور اسکرٹ لیکر سیلز گرل کو پکڑاتے ہوئے بولا

" جونس !! اتنا پیارا تو ہے ----" وہ غصہ دباتے ہوئے بولی

" نہیں اس میں تمہارے وجود کی خوبصورتی نمایاں ہو گی جو مجھے گوارا نہیں --" وہ سختی سے بولا

عروہ کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے یہ انگریز کی اولاد خواہ مخواہ اس پر اپنا حق جتا رہا تھا

" جونس میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے اپنی لائف میں انٹرفئیرنس پسند نہیں ہے اور میں تمہاری بات کیوں مانوں ؟؟ اسٹے اوے فرام می --" وہ تپ کر بولی

" میرے خیال سے ہم اچھے دوست ہیں اب تم اپنے ننھے سے دماغ پر زور مت ڈالو ---" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے بولا

" تم بہت برے ہو ---" وہ خفگی سے بولی

" اور تم بہت خوبصورت میرا مطلب اچھی دوست ہو ----"

" اٹس یو ؟؟؟ میری تعریف کررہے ہوں ؟؟ لاسٹ ٹائم ڈنر پر تو مذاق اڑا رہے تھے

----"

وہ اسے باتوں میں الجھائے ہوئے ایک ڈسپلے کے پاس رکا ہلکے سبز کلر کی خوبصورت

سی میکسی تھی اس نے سیلز گرل کو اشارہ کیا

" میڈم کے سائز کا نکلوائیں ---"

سیلز گرل ہینگر میں لباس لیئے پاس آئی

" عروہ یہ ایوننگ ڈریس ٹرائے کرو۔ ۔ " اس نے عروہ کو اشارہ کیا

عروہ نے ایک نظر میکسی پر ڈالی جو نہایت ہی بیش قیمت تھی اور اندر ٹرائل روم کی

طرف بڑھی --

جونس سگار سلگائے فون پر بات کرتے ہوئے عروہ کا ویٹ کررہا تھا جب وہ سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی سبز لباس اس کی آنکھوں سے میل کھا رہا تھا سنہرے بالوں کے ہالے میں سرما کی دھوپ سا دمکتا روپ لیئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی --

" ایسے کیا دیکھ رہے ہو ---" عروہ نے پاس آ کر اسے ٹوکا

" یہ لباس تم پر بہت جچ رہا ہے تم چینج کرو میں تب تک پیمنٹ کرتا ہوں ---"

" میرا ڈریس تم کیوں ہے کرو گے ؟؟ ویسے تمہیں پتا بھی ہے کہ میں یہ ڈریس کیوں لے رہی ہوں ؟؟ "

"آئی تھنک ایک جینٹلمین کے ہوتے ہوئے لیڈی پیمنٹ کرے یہ مجھے منظور نہیں ہے باقی یہ میری طرف سے ایک پیاری سی دوست کو گفٹ بس اب تم جلدی سے

ایک اپنے جیسی کیوٹ سی ایشین گرل مجھے ڈھونڈ کر دو ---"

" میرے جیسی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتی جونس بٹ سوری میں تو بک ہوں شیری کے ساتھ ---" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی

****

پورا دن اینا کے ساتھ گزار کر وہ حلال گروسری سٹور سے کچھ کھانے پینے کا سامان لیتی ہوئی گھر واپس آگئی تھی ----

" اوکے سویٹی !! تم اپنا خیال رکھنا اگر کبھی بھی کوئی ہیلپ چاہیئے ہو تو مجھے ضرور بتانا ---" اینا پیار سے اس کے گال کو چومتے ہوئے بولی

سویرا نے اثبات میں سر ہلایا اس کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے بھلا آج سے پہلے کب کسی نے اتنے پیار سے ، اتنی محبت سے اس سے بات کی تھی --

آج وہ بہت خوش تھی اسے اپنے چاروں جانب رنگ ہی رنگ بکھرے نظر آرہے تھے وہ اپنے خوابوں کی جاگتی آنکھوں سے تعبیر دیکھ رہی تھی ٹھیک ایک ویک بعد اس کی میڈیکل کی کلاسس شروع ہونے والی تھیں وہ بہت پر امید تھی--

بینک ، یونیورسٹی ، بس اسٹاپ ایک ایک چیز وہ دیکھ آئی تھی ادھر کے موسم کے لحاظ سے کچھ گرم کپڑوں کی شاپنگ بھی کی تھی جس میں اینا نے اس کی بہت مدد کی تھی اور اب اس وقت سارے شاپرز اپنے کمرے میں رکھنے کے بعد اپنے لمبے بالوں کا جوڑا بنائے آستین اوپر کیئے کچن میں کھڑی چکن کڑھائی بنا رہی تھی مانا کہ تنہائی کا احساس تھا لیکن دل خوش تھا

یہ گھر اسے اپنا اپنا سا لگ رہا تھا ادھر کوئی بھی اسے منحوس کہنے والا برا بھلا کہنے والا نہیں تھا---

" شاید انہیں یہ دیسی کھانے پسند نا ہوں !! لیکن کیا مجھے ان کیلیئے بھی کچھ بنانا

چاہیئے ؟؟" چمچہ ہلاتے ہوئے اس نے سوچا

" شہریار !! آپ اب اتنے بھی برے نہیں ہیں جس طرح آپ مجھے اپنے گھر رکھ رہے ہیں ، پڑھنے کا موقع دے رہے ہیں اللہ نے چاہا تو میں بہت جلد یہ احسان اتار دونگی ---" وہ نازک سی کومل سی لڑکی بہت خوش تھی

****

وہ اچھی خاصی ریش ڈرائیونگ کررہا تھا ڈرائیور کو اس نے چھٹی دے دی تھی آج کا پورا دن پینڈنگ کام نبٹاتے ہوئے گزرا تھا اب وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر آرام کرنا چاہ رہا تھا --

ابھی گاڑی مین روڈ سے گھر کی سڑک کی طرف موڑی ہی تھی کہ ڈیش بورڈ پر رکھا اس

کا سیل فون بجنے لگا گاڑی سائیڈ پر روک کر اس نے نمبر دیکھا ---

" شاہ بی بی ---"

اسے اپنی تھکن لمحوں میں غائب ہوتی محسوس ہوئی زندگی میں کچھ لوگ اپنا الگ مقام رکھتے ہیں جن کے بغیر زندگی ادھوری سی لگتی ہے جن سے جڑا رشتہ اور تعلق ہر شئے سے بالاتر ہوتا ہے شاہ بی بی بھی شہریار کی زندگی میں ایسا ہی مقام و مرتبہ رکھتی تھیں انہیں کی وجہ سے آج وہ اپنی ضد چھوڑ کر سویرا کو ساتھ لانے پر مجبور ہوا تھا ---

" اسلام علیکم شاہ بی بی ----"

" وعلیکم السلام شیرو بیٹا !! کیسے ہوں؟ "

" میں ٹھیک ہوں شاہ بی بی ،آپ بتائیں آپ کیسی ہیں ؟ بابا سائیں کیسے ہیں --؟

"

" میں بھی ٹھیک ہوں اور سلیم بھی ٹھیک ہے تم نے سویرا کو قبول کیا عزت دی بس اب کوئی فکر نہیں --"

" شاہ بی بی !! ابھی قبول کرنے کیلیئے آپ نے ایک سال کا ٹائم دیا ہے یہ یاد رکھیئے گا ---"

" شیرو بچے !! سب یاد ہے اچھا یہ بتاؤ تمہیں سویرا کیسی لگی ؟؟ اچھی لڑکی ہے اور دیکھنا بہت اچھی فرمانبردار بیوی ثابت ہو گی ---"

" اچھا جب سے وہ گئی ہے ایک بار بھی بات نہیں ہوئی ذرا اسے فون تو دو ---" شاہ

بی بی نے حکم دیا

"شاہ بی بی میں ابھی باہر ہوں گھر جا کر آپ کی بات کرواتا ہوں ---" اس نے ادب سے کہا

" ابھی دو دن بھی نہیں ہوئے اور تم اسے گھر میں اکیلا چھوڑ کر خود باہر پھر رہے ہو ؟ یاد رکھو شاہو پورا ایک سال تم نے اسے بیوی بنا کر رکھنے کا وعدہ کیا ہے ---"

" شاہ بی بی !! اب کیا آفس بھی اسے لیکر جاؤ ؟ مرد ہوں کاروبار کے ہزاروں کام ہوتے ہیں ملنا ملانا ہوتا ہے اب ہر وقت تو اس کے پلو سے بندھا نہیں رہ سکتا ۔ پر آپ فکر مت کریں آپ کی لاڈلی ٹھیک ہے --"

" ٹھیک یاد سے بات کروا دینا اور اپنا بھی خیال رکھنا ---" شاہ بی بی نے بات ختم

کی

اس نے فون واپس ڈیش بورڈ پر رکھا اور تیزی سے گاڑی دوڑاتا ہوا گھر کی طرف مڑا

شہریار گاڑی لاک کرتا ہوا تیزی سے گھر کے اندر داخل ہوا ہوا تو اسے کچن کی لائٹ چلتی نظر آئی اندر سے کھٹر پٹر کی آوازیں آرہی تھیں تھی اور اور کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پورے کچن میں پھیلی ہوئی تھی وہ کچن کے کاؤنٹر تک آیا سامنے ہی گلابی لباس میں ملبوس سویرا بڑے انہماک سے پتیلی میں چمچ ہلا رہی تھی اس کی نظریں اس کے گلابی چہرے پر اٹھیں اور ایک لمحے کو جم سی گئی تھیں کچھ لمحے بنا پلکیں جھپکے وہ اسے دیکھتا رہا جو بڑے ہی مگن انداز میں کھانا پکا رہی تھی بالوں کا اونچا جوڑا بنایا ہوا تھا جس سے اس کی نازک سی گردن اور واضح ہو رہی تھی ---

" یہ محترمہ ادھر اتنے آرام سے ہے اور ادھر گھر والوں نے فون کر کر کے دماغ کھا

لیا ہے ---"

اس نے جیب سے گاڑی کی چابی نکالی اور زور سے ریک پر رکھی---

وہ جو بڑے آرام سے کام میں مگن تھی چابیوں کی کھنک سن کر چونکی تو سامنے ہی شہریار چابی اور اپنا بریف کیس ریک پر رکھ دیا تھا اس نے خفیف سا ہوتے ہوئے اپنا دوپٹہ سر پر رکھا --

" اسلام علیکم !! آپ آگئے ---" سویرا اسے سلام کیا

" وعلیکم السلام ---" وہ روکھے پن سے جواب دیتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

سویرا نے چکن کڑھائی کا برنر بند کیا اور ٹرے میں پانی کا گلاس نفاست سے رکھ کر

اس کے کمرے کے دروازے پر ناک کیا

" یس کم ان ----"

وہ جھجکتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

" یہ پانی ---" اس نے ٹرے بڑھائی

" تھینکس ----" وہ گلاس اٹھاتے ہوئے بولا

"کھانا لاؤ آپ کیلیئے ----؟ " وہ سادگی سے پوچھ رہی تھی

" نہیں ابھی کافی لے آؤ ----" وہ نا چاہتے ہوئے بھی کہہ اٹھا

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی چلی گئی

"مجھے اتنا نہیں سوچنا چاہیے آفٹر آل وہ میری کزن بھی تو ہے ایک سال ہی کی تو بات ہے خواہ مخواہ ٹینشن کری لیٹ کرنے سے کیا ہوگا---" اس نے سر جھٹکا اور پانی کا گلاس رکھ کر شاور لینے کے لیے اٹھ گیا

سویرا نے جلدی سے کافی میکر آن کیا اور ساتھ ساتھ تھوڑے سے چاول ابالنے لگی اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں شہریار اس کے اس طرح گروسری کرنے اور کھانا پکانے پر ناراض نا ہوجائے جس طرح وہ روکھے انداز میں سلام کا جواب دیکر اندر گیا تھا وہ گم سم سی ہو گئی تھی لیکن اب اس نے اس کے ہاتھ سے پانی لیا اور کافی کا بھی کہا تھا یہ اس کا حوصلہ بڑھا رہے تھے---

وہ کافی تیار کر کے اس کے کمرے میں رکھ آئی تھی اور اب ڈنر فائنل کر رہی تھی کہ باہر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی پھر پینسل ہیل کی ٹک ٹک اندر آتی ہوئی لگی

" شاید اینا !! مگر اس نے دروازہ کیسے کھولا ؟ " سویرا اپنے ہاتھ صاف کرتی ہوئی کچن سے نکلی.

—

وہ اپنے ہاتھ صاف کرتی ہوئی کچن سے نکلی ہی تھی کہ سامنے سبز میکسی میں ملبوس سانچہ میں ڈھلا سراپا سنہرے گھنگھریالے بال ہلکا ہلکا سا میک اپ لیئے بالکل باربی ڈول جیسی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی ----

****

عروہ اپنی دھن میں مگن اچھی طرح سے تیار ہو کر شہریار سے ملنے کیلئے نکل گئی تھی شیری کے پاکستان جانے سے پہلے اس نے زبردستی گھر کی چابیاں اس سے لی تھیں تاکہ پودوں کو پانی دے سکے اور جب جب شیری یاد آئے گھر جاکر وقت گزار سکے آج موقع تھا چابیاں بھی واپس کرنی تھیں اور ساتھ ساتھ شیری سے شادی کا، اس کے پیرنٹس کا سب پوچھنا تھا وہ گاڑی پارک کرکے تیزی سے گھر کی جانب بڑھی مین دروازے پر پہنچ کر کلچ میں سے پرفیوم نکال کر اسپرے کیا ہونٹوں پر لپ گلوس لگا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی لابی سے گزر کر اندر داخل ہوئی تو کچن کی لائٹ جل رہی تھی اس سے پہلے وہ مزید آگے بڑھتی ایک نوجوان خوبصورت لڑکی کچن سے نکلتی نظر آئی عروہ کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔۔

"تم ----؟ " عروہ شاک سے اسے دیکھ رہی تھی شیری کے گھر میں ایک لڑکی ، جوان لڑکی کی موجودگی اتنی شاکنگ تھی کہ وہ کچھ پوچھ بھی نہیں پائی بس اسے دیکھے جا رہی تھی

سویرا اس انجان لڑکی کو اچانک سے اپنے سامنے پاکر حیران تھی جو بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھے چلی جا رہی تھی

" جی فرمائیے ----" سویرا نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

" شیری !!!! شیری -----" وہ سویرا کو اگنور کرتے ہوئے چلائی

" وہ اندر ہیں آپ پلیز بیٹھیں میں انہیں اطلاع کرتی ہوں ---"

" سنو !! تم کون ہو ؟ ادھر کیا کررہی ہوں ؟؟ " عروہ نے تیزی سے پوچھا اس کے انداز میں ایک وحشت سی تھی

سویرا عمر میں کم سہی مگر وقت اسے بہت کچھ سکھا چکا تھا خاص کر لوگوں کے رویے اس لڑکی کا مالکانہ انداز میں گھر میں داخل ہونا شیری کی پکار لگانا سب کچھ تو واضح تھا وہ بڑی مشکل سے مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹی

"آپ اندر تو آئیں ادھر کچن میں میں کیوں کھڑی ہیں ---" وہ بمشکل تھوک نگلتے ہوئے بولی

کچھ بھی تھا یہ تو طے تھا کہ وہ شہریار کی زندگی کا ایک ناپسندیدہ کردار تھی جو زبردستی اس

کی زندگی میں شامل ہوئی تھی اور وہ شہریار کی زندگی کو مزید الجھانا نہیں چاہتی تھی سامنے کھڑی لڑکی کے تاثرات پریشانی اور تفکر سے اس کے اور شہریار کے بیچ کا رشتہ صاف واضح ہو رہا تھا

عروہ چلتی ہوئی صوفہ پر آکر بیٹھ گئی اس سے پہلے سویرا پلٹ کر شہریار کو بلانے جاتی اس نے سوال اٹھایا

" سنو تم کون ہو ؟ اپنا تعارف تو کرواؤں ---" عروہ نے پوچھا

" جی وہ میں میں ----" سویرا ٹھیک ٹھاک گھبرا گئی

" یہ سویرا فاروق ہیں میری فرسٹ کزن --"شہریار اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

سویرا نے پرسکون ہو کر شہریار کو دیکھا اور تیزی سے باہر نکل گئی

" شیری یہ تمہارے گھر میں کیا کررہی ہے ؟؟ اور تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی --"

" ریلیکس یار !! بچی ہے ادھر پڑھنے آئی ہے اور ابھی تو آئی ہے اس میں چھپانے والی کون سی بات ہے ؟؟ "

" بچی ؟؟؟ آر یو ان یور سینس شیری ؟؟ وہ سترہ سال کی پرکشش لڑکی تمہیں کس اینگل سے بچی لگ رہی ہے ؟؟ "

" کم آن عروہ !! میں اور تم اس سے گیارہ سال بڑے ہیں ہمارے لیئے تو وہ بچی ہی ہے ---"

" پھر بھی تم نے مجھے اس کی آمد کا بتایا کیوں نہیں ؟؟ "

" وہ میرے ساتھ ہی آئی تھی اب جلد ہی اس کا اسکول وغیرہ شروع ہو جائیگا خیر تم چھوڑو یہ سب چلو تمہارا فیورٹ ڈنر آرڈر کرتے ہیں --" وہ سیل فون اٹھاتے ہوئے بولا

ابھی وہ فون پر چائینیز آرڈر کر فارغ ہوا ہی تھا کہ سویرا اندر داخل ہوئی

"آپ چائے لینگی یا کافی ؟؟ " اس نے پاس آ کر پوچھا

" ارے نہیں اس فارمیلٹی کی ضرورت نہیں یہ میرا اپنا گھر ہے مجھے جو چاہیئے ہوگا میں خود لے لونگی ----" عروہ چبھتے ہوئے لہجہ میں بولی

" سنو لڑکی !! تم ڈنر ٹیبل سیٹ کرو ابھی ڈیلوری بوائے آتا ہی ہوگا ----" شہریار نے سویرا کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا

" شیری میں کوئی پہلی بار تو نہیں آئی اس گھر کا چپہ چپہ مجھ سے واقف ہے میں ہمارے لیئے ٹیبل خود سیٹ کر لونگی تم اس لڑکی کو زحمت مت دو ---" عروہ ٹھنک کر کہا

سویرا خاموشی سے باہر نکل کر سیدھی گیسٹ روم جو آجکل اس کا ٹھکانہ تھا کی جانب بڑھ گئی

کھانا ڈیلیور ہو چکا تھا وہ اور عروہ بیگ لیے کچن میں آئے کچن میں کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی سامنے شیشے کی میز پر دو افراد کے لیئے برتن بھی سیٹ تھے

" چلو ٹیبل تو سیٹ ہے ---" وہ ٹیبل پر شاپر رکھ کر کھولتے ہوئے بولی

شہریار نے تاسف سے کچن میں پکے کھانے کو دیکھا اور ڈش اٹھا کر ٹیبل کی جانب بڑھا عروہ نے کھانا ڈش آؤٹ کیا اتنے میں وہ کوک کے کین نکال کر لایا

" کیا ہوا تمہیں بھوک نہیں ہے کیا ؟؟ " عروہ نے اسے بیدلی سے نوڈلز میں فورک

ہلاتے دیکھ کر پوچھا

" نہیں ----"

" نہیں ؟؟؟ کیوں نہیں ہے بھوک ؟ کہیں تم نے اس لڑکی کے ساتھ تو کھانا نہیں کھا لیا ؟؟ " وہ شکی لہجے میں بولی

" کم آن عروہ ناؤ اٹس ٹو مچ !! میں آج فرسٹ ڈے آفس گیا تھا بہت تھک گیا ہوں اوپر سے تم فضول بکواس کر کے میرا دماغ کھا رہی ہو ---" وہ کرسی گھسیٹ کر پلیٹ کھسکاتے ہوئے کھڑا ہو گیا

عروہ تیزی سے کھڑی ہوئی اور چلتے ہوئے اس کے پاس آئی

" سوری شیری !! تمہیں برا لگا لیکن میں کیا کروں ایک تو اتنے دن بعد ہم مل رہے ہیں اور تم نے مجھے غور سے بھی نہیں دیکھا تعریف تک نہیں کی بس جب سے ملے ہیں وہ لڑکی بیچ میں آئی ہوئی ہے ---" وہ اس کے بازو پر سر رکھتے ہوئے بولی

" اٹس اوکے !! میں بہت تھک گیا ہوں آرام کرونگا تم بھی ابھی گھر جاؤ ہم بعد میں بات کرینگے ---"وہ بیزار سا ہوا

" ٹھیک ہے جیسا تم کہو ---" عروہ نے پیار سے اس کے بازوؤں پر ہاتھ پھیرا

—

عروہ کے جانے کے بعد وہ لائٹ آف کرتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا کمرے میں

داخل ہو کر ابھی بستر پر بیٹھا ہی تھا کہ اس کا فون بجنے لگا پاکستان سے کال تھی

" او گاڈ !! ابھی تو شاہ بی بی سے اس لڑکی کی بات کروانی تھی ----"

وہ فون بند کرتے ہوئے اٹھا اور سویرا کے کمرے کی جانب بڑھا دروازے پر ناک

کرنے کے لیئے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا

اندر ہلکی آواز میں ٹی وی چل رہا تھا اور سویرا بستر پر سر رکھے کارپٹ پر بیٹھی ہوئی تھی

دوپٹہ شانوں سے پھسل رہا تھا ، اس کی لمبی گھنی چوٹی فرش کو چھو رہی تھی وہ گہری

سانس لیکر کھنکھارتے ہوئے اندر داخل ہوا

اس کے کھنکھارنے کی آواز سن کر سویرا ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی

"آپ ----"

" تم نے کھانا نہیں کھایا ؟؟ "

" جی بس وہ بھوک نہیں تھی ----" وہ شرمندگی سے بولی

" جب بھوک نہیں تھی تو پکایا کیوں تھا ؟؟ " اس نے سوال کیا

" چلو جا کر کھانا گرم کرو ----" وہ تحکمانہ انداز میں بولا

سویرا حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی سامنے ٹیبل پر سارا بازاری کھانا ایسے ہی پڑا تھا لگتا تھا کسی نے بھی ڈھنگ سے نہیں کھایا اس نے خاموشی سے وہ سارا کھانا مائیکرو ویو میں گرم کر کے رکھا پھر ساتھ ہی ساتھ اپنی بنائی ہوئی چکن کڑھائی اور

سارے چاول نکالے ٹیبل سیٹ کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی جہاں شہریار صوفہ پر بیٹھا ٹی وی پر بزنس نیوز دیکھ رہا تھا وہ اندر داخل ہوئی اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کیسے مخاطب کرے

" سنئیے -----" وہ دھیرے سے بولی

" ہاں بولو ---" وہ ریموٹ سے آواز کم کرتے ہوئے بولا

" کھانا لگا دیا ہے ---" وہ سر جھکائے کھڑی تھی

" تو میں کیا کروں ؟؟ " وہ ابرو اچکا کر بولا

"آپ !! آپ نے کہا تھا کھانا لگانے کو ---"

" میں تو کھانا کھا چکا ہوں --- تم جاؤ کھانا کھا لو پھر میں تمہاری شاہ بی بی سے بات کرواتا ہوں --" وہ بڑے اطمینان سے بولا

سویرا کے خوبصورت چہرے پر ایک یاسیت سی لہرا گئی تھی وہ سر جھکائے ہوئے خاموشی سے پلٹی

شہریار ایک گہری سانس لیتے ہوئے اٹھا اور کچن میں پہنچا جہاں سویرا ٹیبل سے برتن اٹھا رہی تھی

" لسن گرل !! یہ کھانا پینا چھوڑ کر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو ؟؟ مجھ پر اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا ---"

سویرا نے نم آنکھوں سے اس کٹھور کو دیکھا

"آج کچھ باتیں طے کر لیں ۔۔۔ تم میری ذمہ داری ہر گز نہیں ہو اس گھر کو تم اپنے لیے ایک ہاسٹل سمجھ سکتی ہوں خاموشی سے اپنی زندگی گزاروں پڑھائی کرو اور اپنا کیرئیر بناؤ خود کو اسٹیبلش کرو اور میری جان چھوڑو سمجھ رہی ہوں میری بات ۔۔۔"

" جی ۔۔۔" سویرا نے اثبات میں سر ہلایا

" کھانا کھا کر یہ سب سمیٹ کر میرے کمرے میں آؤ میں تمہاری شاہ بی بی سے بات کرواتا ہوں اور خیال رکھنا ہمارے درمیان میں ، اس گھر میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کے متعلق پاکستان میں کچھ نہیں کہنا بس سب ٹھیک ہے کہوں اور بات ختم ۔۔۔۔"

وہ اسے وارن کرتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

ایک میٹنگ نبٹا کر وہ ابھی آفس میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ عروہ اس کے سامنے آکر بیٹھ گئی

" اب کیسے ہو ---"

" کیا مطلب ؟؟ "

"مطلب بھی میں بتاؤ ؟؟ خیر چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری اس کزن کا اور تمہارا کیا چکر ہے ؟ "

" کیا بکواس ہے تم ایک بچی سے مجھے لنک کررہی ہوں ---" وہ غرایا.

" خیر وہ اتنی بچی بھی نہیں ہے ---" عروہ ہاتھ جھلاتے ہوئے سامنے بیٹھ گئی.

" اٹس انیف عروہ !! تم نے تو لگتا ہے قسم ہی کھالی ہے ہر وقت شک ہر وقت ٹینشن اگر اتنی ہی بے اعتباری ہے تو پھر ادھر کیا کررہی ہو ؟؟ ختم کرو یہ سب کچھ ---" وہ اکھڑ گیا تھا.

عروہ نے ایک نظر اس کے غصہ سے تپتے ہوئے چہرے پر ڈالی جو بھی تھا وہ شہریار کو نہیں چھوڑ سکتی تھی. چار سال سے اس کے ساتھ تھیں دونوں نے ایک ساتھ یونیورسٹی ختم کی تھی. اس نے جاگتی آنکھوں سے شہریار کے خواب دیکھے تھے اور اب !!!

" سنو شیری !! تم اس لڑکی کو چلتا کرو ویسے بھی ینگ لڑکی ہے دیکھنا جلد ہی کسی

بوائے فرینڈ کے ساتھ سیٹ ہو جائے گی ---" عروہ نے اطمینان سے کہا.

شہریار کی آنکھوں میں حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات اتر آئے یہ اس کی برداشت کی حد تھی ---

" عروہ !! ہر لڑکی بکاؤ نہیں ہوتی اور اسے کچھ بھی کہنے سے پہلے یہ مت بھولو وہ لڑکی میری کزن ہے ، میرے خاندان سے ہے ، میری ذمہ داری ہے وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے اور میں اسے سپورٹ کررہا ہوں ڈیٹس اٹ -----" وہ دو ٹوک لہجے میں بولا.

شہریار کے انداز نے عروہ کے اندر شرارے بھر دیئے تھے. کچھ تو تھا جو شہریار جیسا لڑکیوں سے دور بھاگنے والا اس دبو سی لڑکی کیلیئے اس سے عروہ حسین سے الجھ رہا تھا.

" تو ٹھیک ہے تم اسے سپورٹ کرو انفیکٹ میں بھی اس کی ہیلپ کرونگی. لیکن دیکھو ایک جوان جہان لڑکی کا اس طرح تمہارے ساتھ اکیلے گھر میں رہنا ٹھیک نہیں ہے لوگ باتیں بنائیں گئے تمہیں اس دبو سی دیسی لڑکی سے لنک اپ کرینگے ، تم ایسا کرو اسے ہاسٹل بھیج دو اور جب ہاسٹل کی سہولت موجود ہے تو اس کا فائدہ اٹھانا چاہئیے ---" وہ چالاکی سے بولی.

" ہمممم " شہریار نے عروہ کو دیکھا

" شیری ڈارلنگ !! وہ بچی ہے اپنا برا بھلا نہیں سمجھ سکتی اور میں بھی چاہتی ہوں کہ وہ مزید تعلیم حاصل کرے اپنا کانفیڈینس بڑھائے مستقبل بنائے ، تم اسے میرے حوالے کر دو میں سب سیٹ کر دونگی ---" وہ آرام سے پینترا بدل کر بول رہی تھی.

" دیکھو عروہ !! میں اسے سپورٹ کررہا ہوں اور سمپل سی بات ہے گھر والوں نے مجھ پر بھروسہ کر کے اسے بھیجا ہے میں اسے تنہا تو نہیں چھوڑ سکتا. ابھی وہ اس شہر میں ، اس ماحول میں اجنبی ہے سال گزرنے دو وہ خود سیٹ ہو جائے گی ----"

" پر شیری -----"

" بس اب مزید ہم اس ٹاپک پر بات نہیں کرینگے تم اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ میری تم سے کمٹ منٹ ہے اور میں اپنے لفظوں سے مکرتا نہیں ہوں اس لیے اس طرح کی بے اعتباری والی باتیں کرنا بند کرو. ایسا نا ہو کہ مجھے اپنی کمٹ منٹ پر افسوس ہونے لگے ----" وہ سرد لہجے میں بولا.

" میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں. ہم دوست پہلے ہیں اور دوستوں میں ایک

دوسرے پر ٹرسٹ کیا جاتا ہے۔ دوستی کا مان رکھا جاتا ہے اور شیری یاد رکھنا عروہ کو تم سے محبت ہی نہیں بلکہ تم پر اعتماد بھی ہے ---" وہ سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔

شہریار اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا تھا۔ کہنے کو تو اس کے پاس بھی بہت کچھ تھا۔ اس نے سوچا تھا عروہ کو اپنے اور سویرا کے رشتے کی حقیقت بتائے گا لیکن عروہ کا شکی اور ہٹ دھرم انداز اسے اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر گیا تھا۔اب جب سویرا کو یہاں لا کر شاہ بی بی کا ایک سال ساتھ گزارنے والا اسٹیپ لے ہی لیا تھا تو وہ کسی بھی قسم کی ناکامی افورڈ نہیں کرسکتا تھا۔ بس ایک سال ہی کی تو بات تھی پھر شاہ بی بی اس کی اور سویرا کی ناکام ازدواجی زندگی کو دیکھتے ہوئے ان کی طلاق کروا دیتیں اور وہ اس بندھن سے آزاد ہو جاتا۔ اس لیے ابھی عروہ کو نا بتانا ہی بہتر تھا۔ ویسے بھی اس نے سوچ لیا تھا کہ کچھ عرصے بعد وہ سویرا کو کسی ہاسٹل میں داخل کروا دیگا--

****

دوپہر کا وقت تھا شہریار آفس گیا ہوا تھا وہ گھر میں حسب معمول اکیلی تھی ساری صفائی کر کے کھانا پکا کر فارغ ہو چکی تھی اور اب بور ہوتی ہوئی چینل پر چینل بدل رہی تھی.

اس کے پاس فون بھی نہیں تھا کہ رخسار آپی یا شاہ بی بی کو کال کر لیتی ---

دروازے پر بزر کی آواز سن کر وہ اٹھی اور اینٹرنس کی طرف بڑھی جہاں جینز اور ٹاپ میں ملبوس مسکراتی ہوئی اینا اس کا انتظار کر رہی تھی ---

"اینا !! آپ ---" وہ دروازہ کھول کر اینا کو سامنے پا کر خوشی سے کھل اٹھی.

" بس بس رہنے دو یہ منہ دیکھے کی محبت. تم نے تو ایک بار بھی مجھے یاد نہیں کیا ورنہ ایک فون تو کرتیں ---" اینا نے اندر داخل ہوتے ہوئے شکوہ کیا.

"آئی ایم ویری سوری اینا! وہ ایکچوئلی میرے پاس فون نہیں ہے بس اسی لیے میں آپ کو کال نہیں کر سکی ----" وہ شرمندگی سے بولی.

" کم آن سویرا !! تم کس صدی کی بھٹکی ہوئی روح ہو ؟؟ تمہارے پاس سیل فون تک نہیں ہے. او گاڈ جب فون ہی نہیں ہے تو فیس بک یا انسٹا کس چڑیا کا نام ہے تمہیں تو یہ بھی نہیں پتا ہوگا ---"

" وہ بس ----" سویرا کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا.

اینا نے ایک نظر اس پیاری سی شرمندہ کھڑی لڑکی کو دیکھا.

" دفع کرو اس فون کو !! کل سے تمہاری یونیورسٹی شروع ہو رہی ہے میں نے اسپیشل

ہالف ڈے آف لیا ہے تمہیں گڈ لک کہنے اور ایک بار پھر راستہ دکھانے کو تاکہ کل تمہیں کوئی پریشانی نا ہو ۔۔۔" اینا نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا.

" تھینک یو اینا ۔۔۔۔"

" اے خبردار !! دوستی میں یہ تھینک یو وینکیوں نہیں ہوتا چلو جلدی کرو باہر کا چکر لگا کر آتے ہیں ۔۔۔"

" پر اینا میں ایسے کیسے جا سکتی ہوں ۔۔۔" وہ پریشان ہوئی

" کیا مطلب ارے بھی اٹھو شوز پہنو اور چلو ۔۔۔"

" میرا مطلب میں نے ان سے آئی مین سر شہریار سے اجازت تو لی نہیں ۔۔۔" وہ

ہچکچاتے ہوئے بولی

" او گاڈ !! تم اپنے کزن کو سر بولتی ہو ----چلو کوئی بات نہیں ہم ادھر ہی رہ کر گپیں مار لیتے ہیں میں تمہیں گوگل پر راستہ دکھا دیتی ہوں ---"

اینا اس سے باتیں کررہی تھی اتنے دنوں سے اکیلے اور چپ چاپ رہنے کے بعد اب اینا کی چہکتی آواز اسے اچھی لگ رہی تھی اپنائیت کا احساس دلا رہی تھی اینا کے آنے سے وہ جو کل یونیورسٹی جاتے ہوئے گھبرا رہی تھی اب پرسکون سی ہو گئی تھی.

****

شہریار آفس کے لیے تیار ہو کر باہر نکلا تو حسب معمول ٹیبل پر ناشتہ تیار تھا وہ خاموشی

سے ناشتہ کرنے لگا جب نکھری نکھری سی سویرا سر پر دوپٹہ لیے کافی لیکر اس کے پاس آئی--

"آپ کی بلیک کافی ---" اس نے کافی کا مگ میز پر رکھا

"سنیے وہ آج سے میری کلاسز شروع ہو رہی ہیں ----" سویرا نے ہمت کر کے اسے متوجہ کیا.

شہریار نے کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے سویرا کو دیکھا. جس کے گیلے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے. اس نے اپنا سر دوپٹہ سے ڈھانپ رکھا تھا چہرے پر بلا کی معصومیت تھی --

" سنو لڑکی !! اسکول میں بلاوجہ کے دوست بنانے سے پرہیز کرنا بلکہ کسی سے بھی دوستی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ---"

'' جی ----'' وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی.

'' میں نہیں چاہتا کوئی بلاوجہ تم سے فرینک ہو. تم حویلی اور خاندان کی روایات اچھی طرح سے جانتی ہو. اس لیے اپنی توجہ صرف اور صرف پڑھائی پر رکھنا ----'' وہ کہہ رہا تھا اور سویرا سر جھکائے اس کی باتیں سن رہی تھی. شہریار نے اسے اس زندان سے نکالا تھا پڑھنے کا کیرئیر بنانے کا موقع دیا تھا وہ کسی بھی صورت اپنے محسن کی کسی بھی بات کی نفی نہیں کر سکتی تھی. وہ تو اس احسان کے بدلے اپنی ساری زندگی اس کے قدموں میں گزار سکتی تھی.

''سنو اس طرح دیسی لک میں مت جانا اینا نے تمہیں شاپنگ کروائی تھی اسے استعمال کرنا اور کانفیڈینس سے سب کو فیس کرنا ---'' اس نے مزید ہدایات دیں.

****

بلیو جینز پر آسمانی کلر کی گھٹنوں تک آتی کرتی پہنے سر پر عربک اسٹائل میں اسکارف کندھے پر بیگ ہاتھ میں کتابیں لیے وہ گھر سے باہر نکلی واک کر کے بس اسٹاپ تک گئی اور پھر سب وے لیکر یونیورسٹی پہنچ چکی تھی---

بلند و بالا پرشکوہ عالیشان عمارت بڑے فخر سے کھڑی تھی. چاروں جانب سبزہ ہی سبزہ اور رنگ برنگے پھولوں کی بہار تھی عمارت کے سامنے بڑا بڑا

Queen Mary University of London (QMUL)

لکھا ہوا تھا ----

کل تک اس کی پڑھائی کے لالے تھے اور آج وہ پاکستان چھوڑ لندن کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے دروازے پر کھڑی تھی بسم اللہ پڑھ کر اس نے اندر قدم بڑھائے ---

اسے ہلکی ہلکی سی گھبراہٹ ہو رہی تھی جگہ اجنبی تھی لوگ اجنبی تھے اسے اپنا آپ مس فٹ سا لگ رہا تھا یونیورسٹی میں رنگوں کی بہار تھی ایک سے ایک فیشن ایبل بیباک لباس میں لڑکیاں تیزی سے آجا رہی تھیں پارکنگ میں ایک سے ایک نئے ماڈل کی گاڑیوں میں اسٹوڈنٹ آرہے تھے برانڈڈ کپڑے اسکرٹ اسکنی جینز کارڈیگن کو گردن پر لپیٹے ہنستے بولتے ہر رنگ و نسل کے اسٹوڈنٹ ہر جگہ تھے یونیورسٹی کم اور فیشن شو زیادہ لگ رہا تھا سویرا کو اپنا آپ عجیب سا لگ رہا تھا وہ بورڈز پڑھتی ہوئی لائف اینڈ سائنس (میڈیکل) ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی. ڈپارٹمنٹ پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ایک کتاب میں سے اپنی رجسٹریشن سلپ نکالی جس پر کلاسز کے روم نمبر اور

ٹائمنگ لکھے ہوئے تھے وہ غور سے سلپ کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب اس کا پیر غلط طریقے سے سیڑھی پر پڑا اس سے پہلے وہ لڑھک کر نیچے گرتی جب سامنے سے ایک ینگ گڈ لکنگ سا بمشکل بیس سال کا بندہ تیزی سے تین تین سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور اس کا بازو تھام کر اسے گرنے سے روکا ---

سویرا گھبرا گئی تھی اس کے ہاتھ سے کتابیں چھوٹ کر نیچے جا گری تھیں --

"سوری !! " وہ نم آنکھوں سے بولتے ہوئے پیچھے ہٹی

" اٹس آل رائٹ !! " وہ اسے تسلی دیتا تیزی سے نیچے اترا اور اس کی کتابیں اٹھا کر اس کے پاس آیا --

"یہ لو اپنی کتابیں !! ویسے کسی لڑکی سے ملنے کی یہ تکنیک کتنی پرانی ہے نا مگر پھر

بھی ہر بار کام کر جاتی ہے ---" وہ مسکراتے ہوئے اسے کتابیں تھماتے ہوئے بولا

"ویسے میرا نام بریڈلی کوپر ہے تم بتاؤ اتنی جلدی میں کدھر جا رہی تھی ؟؟ " وہ بے تکلفی سے پوچھ رہا تھا

سویرا نے خاموشی سے اپنی رجسٹریشن سلپ اس کی طرف بڑھائی جو اپنی نیلی چمکتی شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

بریڈلی نے ایک نظر اس کی رجسٹریشن سلپ پر ڈالی --

" ویل مس سویرا !! " وہ اس کا نام پڑھتے ہوئے آنکھ مارتے ہوئے بولا

" تمہاری قسمت اچھی ہے !! مجھے فالو کرو ---" وہ بڑے مزے سے اس کا بازو پکڑ کر

آگے بڑھنے لگا

" پلیز میرا بازو چھوڑیں ----" سویرا نے مزاحمت کی ---

"او گاڈ تم بول سکتی مجھے تو لگا تم گونگی ہو ----" وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے بولا

" خیر سویرا اب تو ہم دوست ہیں اور میں تمہارا کلاس فیلو بھی ہوں اس لیئے ڈونٹ وری میں تمہیں کلاس میں لے جارہا ہوں کلاس کے بعد میں تمہیں پورا کیمپس گھماؤ گا ----"

سویرا نے حیرت سے اس ڈھیٹ انسان کو دیکھا جو زبردستی اس کا دوست بن رہا تھا

وہ اس کو فالو نہیں کررہی تھی بلکہ وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹ رہا تھا تنگ آکر اس نے مزاحمت کی

پلیز میرا بازو چھوڑیں ----"

"او گاڈ تم بول سکتی مجھے تو لگا تم گونگی ہو ----" وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے بولا

"آپ مجھے راستہ بتا دیں میں خود چلی جاؤنگی ---" وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی

"آج سمسٹر اسٹارٹ ہے اور تم جیسی سیدھی لڑکی کو تو کوئی بھی اپنی ریگنگ کا نشانہ بنا

سکتا ہے ، خیر ایز یو وش میں جا رہا ہوں آنا چاہو تو آجانا ---" وہ بڑے آرام سے اسے ڈراتا ہوا آگے بڑھ گیا

سویرا نے اسے جاتا دیکھا تو تیزی سے اس کے ساتھ چلنے لگی

" کیوں کیا ہوا ؟؟ بے بی کو ریگنگ سے ڈر لگ رہا ہے ---" بریڈلی شرارت سے بولا

سویرا کی آنکھیں سیکنڈ میں نم ہوئی تھی

" او گاڈ !! سیریسلی تم رو رہی ہو ؟؟پاگل ہو گیا ؟؟ " بریڈلی اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر حیران رہ گیا

" سنو ڈرپوک سویرا !! میری دوست بنو گی ؟ میں تو تمہیں دوست بنا ہی چکا ہوں اب تم بھی یہ عظیم کام کرلو ---" وہ اس کی سمت جھکتا ہو بولا

سویرا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

" فرینڈز ----" بریڈلی نے ہاتھ بڑھایا

"جی فرینڈز پر میں ہاتھ نہیں ملا سکتی ---" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

" اوکے اوکے ٹیپیکل مسلم گرل چلو کلاس میں چلیں ---" وہ سویرا کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھا

باہر سے قدیم نظر آنے والی بلڈنگ اندر سے بہت جدید اسٹرکچر کی حامل تھی بڑے بڑے ہال سامنے سرسبز گارڈنز تیز رفتاری سے چلتے ہوئے ہر رنگ و نسل کے اسٹوڈنٹس ---

" یہ رہا کلاس روم تم اندر چلو میں ابھی آیا ---"وہ اسے کلاس روم دکھا کر چلتا بنا

سویرا کلاس روم میں داخل ہوئی یہ کلاس روم بہت بڑا تھا اندر ڈیسک نہیں تھیں بلکہ کمپیوٹر اسکرین اور ٹرمنلز ٹیبلز پر ترتیب سے لگے ہوئے تھے سامنے ڈائس پر کوئی بلیک بورڈ نہیں تھا ایک بڑی دیوار گیر وڈیو اسکرین لگی ہوئی تھی پورا کمرہ طالب علموں سے بھرا ہوا تھا سب اپنی اپنی میز پر رکھے کمپیوٹرز کو سیٹ کرنے میں مصروف تھے سویرا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میڈیکل سائنس کی کلاس میں اتنے کمپیوٹرز کیوں ہیں --

" ہو سکتا ہے ادھر سب کچھ کمپیوٹر پر پڑھایا جاتا ہو ---" وہ ہچکچاتے ہوئے ایک میز

کے قریب جا کر کھڑی ہو گئ اور اپنے سامنے رکھے کی بورڈ کو دیکھنے لگی

"گڈ مارننگ اسٹوڈنٹس !! " ایک ادھیڑ عمر دبلا پتلا سرخ بالوں والا پروفیسر اندر داخل ہوا

" میں ہوں آپ کا پروفیسر راتھ بورن آپ سب اپنے اپنے ٹرمنلز آن کریں ---"

سویرا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی جب پروفیسر باری باری سب اسٹوڈنٹس کو چیک کرتا ہوا اس کے پاس آکر رکا

"آپ اپنا ٹرمنل اسٹارٹ کیوں نہیں کررہی ہیں ؟؟" پروفیسر نے ساکت کھڑی سویرا سے پوچھا

" سر مجھے اسٹارٹ کرنا نہیں آتا ---" وہ نروس ہو گئی

" واٹ ؟؟" پروفیسر چلا اٹھا

"تمہیں کمپیوٹر کی بیسک نہیں آتی تو کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاس میں کیا کررہی ہو ؟؟ کس نے داخلہ دیا ؟؟ حد ہے " پروفیسر کو غصہ آگیا

"سوری سر !! وہ مجھے لگا میڈیکل سائنس کی کلاس ہے ویری سوری ---" وہ بڑی مشکل سے آنسو پیتے ہوئے بولی

"آؤٹ !! " پروفیسر نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا

پوری کلاس کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی

وہ خاموشی سے چہرہ جھکائے کتابیں اٹھا کر کلاس سے باہر نکل گئی ۔

سامنے ہی ستون سے ٹیک لگائے ہاتھ میں کوک کا کین لیئے بریڈلی کھڑا تھا وہ چپ چاپ اسے نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگی

" کیا ہوا ؟؟ مزا آیا نا ؟؟ دیکھنا اب تم یونیورسٹی میں اپنا پہلا دن کبھی بھی نہیں بھول پاؤ گئی ---کم از کم میرا شکریہ تو ادا کردو ---"

سویرا نے اپنی نم آنکھوں سے اس شیطان کو گھورا

" دیکھو سویرا مجھے رونے والی لڑکیاں بہت اٹریکٹ کرتی ہیں اب سوچ لو کہیں تم یہ تو

نہیں چاہتی کہ میں تم پر اٹریکٹ ہو جاؤں ؟ !! "

سویرا نے تیزی سے اپنی آنکھیں صاف کیں

"آپ پلیز میرا پیچھا چھوڑ دیں ---" سویرا نے زچ آکر کہا

" تم بالکل میری مدر کی طرح ہو روتی دھوتی خیر پیچھا تو میں نہیں چھوڑنے والا چلو اب رئیل کلاس میں چلیں ویسے بھی تمہاری وجہ سے میں بھی لیٹ ہو گیا ہوں ---" وہ بڑے مزے سے سارا ملبہ اس پر گراتے ہوئے کلاس روم کی جانب بڑھا --

****

عروہ نے ناشتے کی بھری پلیٹ ایک طرف کھسکائی اور کافی کا کپ اٹھا لیا اس کی پرسوچ نگاہیں گرما گرم کافی کے کپ سے اٹھتی بھاپ پر جمی ہوئی تھیں ۔جب سے وہ شہریار کے گھر سے واپس آئی تھی دل کی عجیب سی حالت تھی ایک اداسی سی چھائی

ہوئی تھی سویرا کا وجود شیری کے گھر میں اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا ---

" کتنے بے مروت ہو تم شیری سنگدل کٹھور تمہیں میری ذرا برابر پرواہ نہیں ہے میں اتنے عرصے سے تمہارے ساتھ کی امید کے دیئے جلائے بیٹھی ہوں اور تم ؟؟ صرف اپنے بزنس سے اپنی ذات سے جڑے ہوئے ہو لیکن میں اتنی آسانی سے تمہیں اپنا دل توڑنے کی اجازت نہیں دونگی تمہاری اس کزن کو جانا ہوگا تمہارے گھر سے ، تمہاری زندگی سے ، اگر میری محبت سچی ہے تو تمہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا سارا لندن جانتا ہے کہ انگلینڈ کے موسٹ وانٹڈ بیچلر کی میں گرل فرینڈ ہوں تم مجھے ایسے ہی نہیں چھوڑ سکتے ---"

عروہ کے دماغ میں منفی خیالات کی بھرمار ہو رہی تھی جب فون کی بیل نے اس کی سوچوں کا ارتکاز توڑ دیا --

" جونس کالنگ ----"

" ہیلو سویٹ ہارٹ کدھر ہو ؟؟ " جونس کی فریش آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

" میں تمہاری سویٹ ہارٹ نہیں ہوں ---" عروہ چیخ کر بولی

" ڈئیر میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہاری کمٹمنٹ شہریار کے ساتھ ہے بیفکر رہو میں خود کو تمہارے اوپر مسلط نہیں کرونگا ---" وہ سنجیدہ ہوا

" ہم دوست ہیں جونس اور دوست ہی رہیں تو بہتر ہے ---"

" چھوڑوں عروہ تم نہیں سمجھو گی ابھی تو اٹھو اور شہریار کے آفس پہنچو میں بھی ادھر ہی جا رہا ہوں نئی ڈیل پر گرینڈ پارٹی کی پلاننگ کرنے تاکہ پورے انگلینڈ کو ہمارے

مرجر کا پتا چل جائے ---"

" پارٹی واؤ !! میڈیا والوں کو بھی انوائیٹ کروگے ؟؟ "

"آف کورس !!! یہی ساری ڈیٹیلز تو طے کرنی ہیں اب شہریار کی گرل فرینڈ ہو تم تو ظاہر ہے میزبان بھی تم ہی ہو گی ---"

عروہ نے فون بند کیا اور مسکراتے ہوئے کیبنٹ کی طرف ڈریس سلیکٹ کرنے کے لیے بڑھی یہ تصور ہی خوش کن تھا کہ اس پارٹی میں وہ شہریار کی گرل فرینڈ کے طور پر سامنے آئیگی اور اگر کوشش کی گئی تو سرپرائز انگیجمنٹ بھی پلان کی جا سکتی ہے --

****

شہریار صبح سے مصروف تھا ابھی ایک گھنٹہ میں جونس بھی پہنچنے والا تھا وہ اپنی سیکرٹری

اینا کو ڈکٹیشن دے رہا تھا جب اسے عروہ کی آمد کی اطلاع ملی

" مس اینا دو کپ کافی بھجوائیے ---" عروہ اسے حکم دیتی شہریار کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی

اینا نے شہریار کی جانب دیکھا اور اس کے اثبات میں سر ہلانے پر باہر نکل گئی

" کیسے ہو شیری !! " عروہ نے توصیفی نگاہوں سے اسے دیکھا گلے میں ٹائی لگائے جیل سے گھنے بالوں کو سیٹ کیئے آستین کے کف موڑے ہوئے مضبوط مردانہ ہاتھ میں بندھی رولیکس وہ سچ میں دلوں پر چھا جانے والی پرسنیلٹی رکھتا تھا

"تم ادھر کیسے ؟ " وہ آرام سے چیئر سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا

"جونس نے انوائیٹ کیا ہے پارٹی پلاننگ کیلیئے ---"

" پارٹی ؟؟ لیکن میں ابھی کسی پارٹی کے موڈ میں نہیں ہوں ---"

" وہ تو تم جانو یا جونس اچھا یہ بتاؤ یہ تمہاری کزن کا کیا سین ہے ؟؟ " اس نے سوال کیا

"کیا مطلب ؟ تم کہنا کیا چاہتی ہوں ---" وہ الجھا

" مطلب تم اس کو لیکر اتنے سینسیٹیو کیوں ہو رہے ہوں ؟ میں اگر تمہارے گھر رکوں تو تمہیں بغیر رشتے کے اس طرح رکنا پسند نہیں آتا اور اب اپنی جوان کزن کو گھر میں رکھا ہوا ہے ---"

" واٹ ؟؟ تمہارا دماغ تو درست ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے بمشکل سولہ سترہ برس کی بچی ہے اور تم !!! تف ہے تمہاری ذہنیت پر ---"

" شیری اس معاشرے میں سولہ برس کی بچی ماں بن جاتی ہے اور وہ تو خوبصورت بھی بہت ہے اگر کچھ -----"

" اسٹاپ اٹ عروہ !!! " وہ تیزی سے اس کی بات کاٹ کر چلایا

" اچھا چھوڑو ---"وہ اس کا غصہ دیکھ کر سنبھل گئی

" تم ایسا کرو میری اس سے دوستی کروا دو ----"

" نہیں ہرگز نہیں، تم اس سے کبھی بھی بات نہیں کروگی دوستی وغیرہ تو بہت دور کی بات ہے---" وہ دو ٹوک لہجے میں بولا

" تم مجھ پر عروہ حسین پر پابندی لگا رہے ہوں ؟؟ " وہ تحیر سے دیکھ رہی تھی

"لسن عروہ !! وہ ایک سیدھی سادھی بیک ورڈ سی لڑکی ہے پتہ نہیں تمہیں کیا سمجھے اور پاکستان میں گھر میں تمہارے بارے کیا کیا کہہ دے کہیں میرے گھر والے تمہارے خلاف نا ہو جائیں ---"

"مگر شیری میں اس لڑکی کے ذریعے تمہاری فیملی کو جان سکتی ہوں ---"

'' کہہ دیا نا ؟ دور رہو تو بس دور رہو ----'' وہ سختی سے بولا

''یہ تمہارا فائنل فیصلہ ہے ؟؟ '' وہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھ رہی تھی

اسی وقت سیکرٹری نے جونس کے آنے کی اطلاع دی

****

سویرا یونیورسٹی سے گھر آچکی تھی آج کا دن بہت مصروف گزرا تھا اسے بریڈلی جیسا زبردستی کا دوست ملا تھا یونیورسٹی کا ماحول اس کیلیئے انجان تھا لیکن جب اوکھلی میں سر دیا موصولوں کا کیا ڈر !! اب پڑھائی تو کرنی ہی تھی ---

وہ اپنی کتابیں سمیٹ کر کچن میں آئی اور بہت دل لگا کر دال چاول اور کباب بنانے کی تیاری شروع کی ابھی وہ کچن میں مصروف تھی جب ایک ہاتھ میں بریف کیس اور

دوسرے میں کوٹ لیئے شہریار اندر داخل ہوا سویرا کے سلام کا جواب دیتے ہوئے چابی

بریف کیس ریک پر رکھتے غ اپنے کمرے میں چلا گیا

سویرا نے جلدی سے گلاس میں پانی نکالا اور اس کے کمرے کی جانب بڑھی دروازہ ناک

کر کے اندر آئی --

" یہ آپ کیلئے پانی ----" اس نے پانی سائیڈ میز پر رکھا اور جانے کیلئے مڑی

" سنو لڑکی !! "

وہ جاتے جاتے اس کی آواز سن کر رک گئی

" کیا میں نے تم سے پانی مانگا ؟؟ " وہ کرختگی سے پوچھ رہا تھا

" نہیں ---"سویرا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا

" ادھر آؤ یہ گلاس اٹھاؤ اور آئندہ میرے معاملات میں دخل اندازی مت کرنا ، مہمان ہو مہمان بن کر رہو میں ان حرکتوں سے متاثر نہیں ہونے والا ویسے بھی میری لائف میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے انڈر اسٹینڈ ----"

وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتی گلاس اٹھا کر باہر نکل گئی

سویرا نے کچن میں آکر گلاس سنک میں رکھا اور دوپٹہ سے آنکھوں میں بن بلائے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی ابھی وہ چولہے کی طرف متوجہ ہوئی تھی کہ شہریار اپنا سیل فون ہاتھ میں لیئے کچن میں آیا

" شاہ بی بی کی کال ہے بات کرو ---" وہ اسے فون تھما کر چلا گیا

"کیسی ہو سویرا ؟؟جب سے گئی ہو ایک فون تک نہیں کیا میں ہی کروں تو کروں ---" اس کے سلام کا جواب دیکر انہوں نے شکوہ کیا

" وہ شاہ بی بی ---" اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے اس کے پاس فون کہا تھا

" سویرا بیٹی !! سب ٹھیک تو ہے ؟ اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ ؟ شیرو تو ٹھیک ہے نا تمہارے ساتھ ؟ ---"

" شاہ بی بی سب ٹھیک ہے ----" وہ دھیمے لہجے میں بولی

" دیکھو سویرا لڑکی ذات کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ اس کے ہمسفر کے انتخاب کا

ہوتا ہے تمہارے باپ نے شہریار کو تمہارے لیئے چنا تھا یہ اس کی سب سے بڑی خواہش تھی اب اس رشتے کو نبھانا تمہارا فرض ہے ----" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں

" جی شاہ بی بی ----" سویرا نے دھیمے لہجے میں کہا

" سویرا خود کو بدلو ، اللہ نے تمہیں اتنا اچھا ہمسفر دیا ہے تمہیں تو رشک کرنا چاہیئے اپنی قسمت پر ---" وہ اس کے لہجے کی افسردگی محسوس کرتے ہوئے بولیں

چند باتوں کے بعد فون بند ہو گیا ---

"شاہ بی بی میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ شہریار میرے کچھ بھی نہیں ہیں انہوں نے

مجھے اپنے گھر میں جگہ دی ہے دل میں نہیں بس وہ شاید آپ کی نظروں میں سرخرو ہو نا چاہتے ہیں لیکن مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں وہ بہت اچھے انسان ہیں ،بابا سائیں کے بعد وہ واحد ہیں جو مجھے منحوس نہیں سمجھتے ، مجھے پڑھا رہے ہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کا موقع دے رہے ہیں میں مرتے دم تک آپ کو اس رشتے کی حقیقت نہیں بتاؤں گی انھوں نے مجھے تسلیم نہیں کیا ہے اور نا ہی کرینگے ان کی پسند کوئی اور ہے وہ تو بس آپ کے اور گھر والوں کے ہاتھوں مجبور ہوکر مجھے ادھر لائے ہیں ---" سویرا ---کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ فون سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی تھی

سویرا کو فون دیئے کافی وقت ہو چکا تھا وہ کمرے سے نکل کر اپنا فون واپس لینے آیا تو سویر ا فون کو سینے سے لگائے قالین سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی اس کے چہرے پر افسردگی تھی اور آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے شہریار کو ایک لمحے کے لیے اس پر ترس سا محسوس ہوا وہ کھنکھارتا ہوا آگے بڑھا

سویرا کھنکھارنے کی مردانہ آواز سن کر چونک گئی سر اٹھایا تو سامنے ہی گھریلو حلیہ میں ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے شہریار کھڑا اسے دیکھ رہا تھا ---

" شاہ بی بی سے بات ہوگئی تھی تو کم از کم فون تو واپس کردیتی اتنے میسز تو آتے ہی ہونگے ---" وہ پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا اس کے ہاتھوں میں دبے اپنے سیل فون کو نکالتے ہوئے بولا

" سوری ---" وہ اپنی نم پلکیں جھکا کر پیچھے ہوئی

شہریار فون لیکر کھڑا ہوا لیونگ روم سے نکل ہی رہا تھا کہ اس کی نظر کچن کاؤنٹر پر پڑے سلاد کے سامان پر پڑی اس نے مڑ کر سر جھکائے آنسو پیتی سویرا تاسف سے دیکھا

" سنو ڈنر تیار ہو جائے تو مجھے بلا لینا ---" وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کا دھیان بٹانے کو کہہ گیا

سویرا نے سر اٹھا کر بے یقینی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو صاحب نے فرمان جاری کیا تھا کہ میرے معاملات سے دور رہو اور اب ڈنر کا کہہ رہے ہیں ---وہ اٹھی اور کچن میں آکر جلدی جلدی سے کھانا تیار کرنے لگی --

جو بھی تھا اب اس کا سارا دھیان کوکنگ پر تھا بہت دل لگا کر اس نے دال چاول کباب سلاد اور رائتہ تیار کیا ٹیبل سیٹ کی پر اب سب سے بڑا مسئلہ شہریار کو بلا کر لانے کا تھا وہ اپنی شام والی عزت افزائی بھولی نہیں تھی وہ آج تک سب کی جلی کٹی سنتی آئی تھی پر اب نا جانے کیوں اسے شہریار کے منہ سے نکلے الفاظ تکلیف دے رہے تھے ---

بڑی ہمت کر کے دل مضبوط کر کے وہ درود شریف پڑھتی ہوئی شہریار کے کمرے کے

دروازے تک آئی ہلکے سے دروازہ کھٹکھٹایا ---

" یس کم ان ----" شہریار کی بھاری آواز گونجی

وہ دھیرے سے زبان لبوں پر پھیرتے ہوئے دروازے کی ناب گھما کر اندر داخل ہوئی

سامنے ہی لیب ٹاپ پر شہریار کام میں مصروف تھا

" ہاں بولو کیا بات ہے ؟؟ " شہریار نے اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا

" وہ کھانا تیار ہے آپ کھانا کھالیں ---" وہ مجرمانہ انداز میں بولی جیسے کوئی بڑی غلطی کر دی ہو

شہریار نے ایک نظر اس پر ڈالی جو سر جھکائے اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی انداز ایسا تھا جیسے ابھی بھاگ جائے گی

" اوکے تم چلو میں آرہا ہوں ---" وہ نارمل انداز میں بولا

سویرا نے اس کے عام لہجے میں بات کرنے پر چونک کر اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی

شہریار اپنا کام سمیٹ کر شیشے کی بنی ریوالونگ ڈائننگ ٹیبل پر آیا تو وہ بڑے سلیقے سے کھانا لگا چکی تھی وہ آرام سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اس کے سامنے دال چاول سلاد کباب بڑے طریقے سے رکھے ہوئے تھے اس نے پلیٹ میں کھانا نکالا تب ہی سویرا کچن کی طرف جانے لگی

" تم کدھر جا رہی ہو ؟؟ کھانا نہیں کھانا ؟ " شہریار نے اچھنبے سے پوچھا

" وہ میں بعد میں کھا لونگی آپ آرام سے ڈنر کریں ---" وہ کترا رہی تھی

" سنو لڑکی یہ حویلی نہیں ہے میرا گھر ہے ، تم آرام سے بیٹھو اور طریقے سے کھانا کھاؤ

--" شہریار نے ٹوکا

" میں پہلے آپ کیلیئے کافی بنا لوں ---" اس نے بودا سا بہانہ بنایا

" تمہیں ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی کیا ؟؟ شرافت سے بیٹھو اور کھانا کھاؤ کافی بعد میں بنا لینا ---" وہ تپ گیا

سویرا خاموشی سے کچن سے اپنے لیئے پلیٹ لے آئی شہریار کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا اس کے بس کی بات نہیں تھی حالانکہ کے شہریار بڑے آرام سے کھا رہا تھا اس نے سویرا پر کوئی توجہ نہیں دی تھی نا ہی اسے دیکھا تھا پر پھر بھی سویرا اس کی موجودگی کے باعث ٹھیک سے نہیں کھا پا رہی تھی ۔

آج کافی عرصے بعد دیار غیر میں اس نے گھر کا بنا کھانا کھایا تھا بلاشبہ سویرا کے ہاتھ میں ذائقہ تھا اور وہ بھی اب صبح اس کے ہاتھ کے بنے ناشتے کا عادی ہوتا جارہا تھا ڈنر اور لنچ وہ عموماً باہر کرتا تھا لیکن آج وہ اپنے معمول سے زیادہ کھا گیا تھا

" سنو آدھے گھنٹے بعد مجھے کافی دے جانا --" وہ کرسی کھسکا کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا

شہریار کے جاتے ہی وہ ایک گہری سانس لیکر اپنی پلیٹ ختم کرنے لگی پھر برتن وغیرہ سمیٹ کر بہت دل لگا کر اس کیلیئے کافی بنائی اور جب کمرے میں آئی تو وہ اسکرین پر میچ دیکھ رہا تھا

" سنئیے !! آپ کی کافی ---" سویرا نے ٹرے آگے کی

" تھینکس ---" شہریار نے مگ اٹھایا

" سنو لڑکی !! " وہ جاتے جاتے رکی

"آج تمہارا اسکول میں پہلا دن تھا سب ٹھیک رہا کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی ---" وہ پوچھ رہا تھا

" جی سب ٹھیک رہا تھا وہ میں اسکول نہیں ---"

" بس بس مجھے ڈیٹیل نہیں سننی بس ایک بات کا خیال رکھنا یہ پاکستان نہیں ہے اس لیئے کوئی ایسی حرکت مت کرنا جس سے مجھے تمہیں یہاں لانے یا پڑھانے کے فیصلے پر شرمندگی محسوس ہو اور کسی سے بھی دوستی گاڑنے کی ضرورت نہیں ہے ----"

" میں وعدہ کرتی ہوں ایسا کچھ نہیں کرونگی جس سے آپ کو پریشانی ہو ---"

" اب تم جا سکتی ہو اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو اینا کو بتا دینا ---" وہ بات کاٹ کر اسے باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

****

صبح کا وقت تھا آج شہریار کو لیٹ جانا تھا وہ تیار ہو کر باہر آیا تو اس کا ناشتہ میز پر تیار تھا پر سویرا کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی وہ ناشتہ کر کے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکلا آج اس نے اپنے ڈرائیور کو چھٹی دی ہوئی تھی اس کا ارادہ شام میں عروہ کو شاپنگ کروانے کا تھا وہ گاڑی مین روڈ پر لیکر نکلا تو سامنے ہی بس اسٹاپ پر اسے

پریشان سی سویرا نظر آئی وہ نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی اس کے قریب لے گیا

" کیا ہوا تم اب تک ادھر ہی ہوں اسکول تو نو بجے لگ جاتا ہے ---"

" وہ میری بس مس ہو گئی ہے ---" سویرا شرمندگی سے بولی

" بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں ---" شہریار نے دروازہ کھولا

سویرا ہچکچاتے ہوئے بیٹھ گئی

" سکول کون سا ہے ؟؟ اسٹریٹ ایڈرس دو ؟ -- " اس نے پوچھا

"آپ مجھے سب وے اسٹیشن تک چھوڑ دیں میں مینج کر لونگی ---"

" سب وے ---" وہ حیران ہوا

- "--- " اینا نے کس جگہ ایڈمیشن کروایا ہے جو تمہیں سب وے لینی پڑتی ہے

آج کا لنچ اسے شہریار کے ساتھ کرنا تھا لنچ کے بعد شام میں ان دونوں کا شاپنگ مال جانے کا تھا شہریار پاکستان سے اس کیلیئے کوئی گفٹ نہیں لایا تھا جس کا اس نے شکوہ کیا تو آج وہ اسے اس کی پسند کا گفٹ دلانے کا وعدہ کر چکا تھا وہ صبح ہوتے ہی نک سک سے تیار ہو کر شہریار کے گھر کی طرف روانہ ہو گئی اس کا ارادہ صبح سویرے ہی شہریار کو سرپرائز دینے کا تھا وہ تھوڑا لیٹ ہو گئی تھی اور اپنی گاڑی فل اسپیڈ پر دوڑاتے ہوئے شہریار کے گھر کے قریب پہنچ چکی تھی سگنل پر گاڑی رکی ہوئی تھی جب اس کی نظر سامنے روڈ کی سائیڈ پر بس اسٹاپ پر پڑی وہ چونک گئی تیزی

سے آنکھوں سے سن گلاسز اتارے. شیشہ نیچے کیا سامنے بس اسٹاپ پر شہریار کی گاڑی کھڑی تھی اور اس کی وہ پاکستانی کزن بس اسٹاپ پر کھڑی ہوئی تھی دیکھتے ہی دیکھتے وہ شہریار کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی ---

عروہ کا غصہ اور جلن سے برا حال تھا سگنل گرین ہوچکا تھا وہ ابھی بھی روڈ پار نظریں جمائے بیٹھی تھی جب پیچھے کھڑی گاڑیوں نے ہارن بجایا اس نے ہوش میں آتے ہوئے تیزی سے گاڑی آگے بڑھا کر سڑک کنارے روک دی اور اپنے کلچ سے سیل فون نکالا --

****

"میں کیا پوچھ رہا ہوں ایڈریس بتاؤ اپنے اسکول کا ---" شہریار نے سوال کیا

" وہ میں سب وے سے یونی-----"

" ایک منٹ دیکھ نہیں رہی میرا فون بج رہا ہے ---" شہریار نے اسے ٹوکتے ہوئے ہینڈز فری کر کے فون اٹھایا.

فون پر عروہ کی پک بلنک ہو رہی تھی جو سویرا کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی وہ خاموشی سے رخ موڑ کر بیٹھ گئی

"ہاں عروہ بولو کیا بات ہے ؟؟ "

" شیری کہاں ہو تم ؟؟ " عروہ کی آواز گونجی

" میں ابھی آفس جا رہا ہوں لنچ پر ملتے ہیں --"

" تمہارے ساتھ کون ہے ؟ "

شہریار عروہ سے بات کررہاتھا جب سویرا کو سامنے سے اپنی بس آتی نظر آئی اس نے تیزی سے اپنی کتابیں اور بیگ اٹھایا

" سنیے میری بس آگئی ہے میں چلی جاؤنگی ---"

شہریار نے بات کرتے ہوئے اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی کا آٹومیٹک لاک کھول دیا سویرا تیزی سے اتر کر بس کی جانب بڑھی اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئی --

"شیری !! میں کیا پوچھ رہی ہوں ؟؟ " عروہ کی آواز گونجی

" عروہ مجھے اس طرح کے سوال جواب پسند نہیں ہیں میں جو بھی کروں اٹس نن آف یور بزنس ،انڈر اسٹینڈ ؟ "

" شیری میں !! میں کچھ بھی نہیں مجھے کوئی حق نہیں تم سے کچھ پوچھنے کا؟ کم آن شیری میں بہت جلد تمہاری بیوی بننے والی ہوں اور تم ایسے ---"

" بیوی ابھی بنی نہیں ہو اور کم آن ڈونٹ ایکٹ لائک ٹیپیکل گرل یاد رکھو میں اپنی آزادی میں کوئی رخنہ برداشت نہیں کرتا اور نا ہی کرونگا --"

" شیری تم بہت روڈ ہو شاید میں نے ہی تمہارے پیار میں پاگل ہو کر اپنی ویلیو خراب کر لی ہے ---" وہ روہانسی ہوئی

" کچھ نہیں یار میں بس سویرا کو اسکول چھوڑنے جارہا تھا پر اس کی بس آگئ اب آفس جا رہا ہوں ---" وہ اکتا کر بولا

" ٹھیک ہے تم جاؤ لنچ پر ملتے ہیں ---" عروہ فون بند کر کے گاڑی چلاتے ہوئے بولی

وہ اپنا ارادہ بدل چکی تھی اور اب عروہ کی بس کا پیچھا کر رہی تھی --

بس سب وے اسٹیشن پر رک چکی تھی عروہ جب تک گاڑی پارک کر کے بھاگتی ہوئی آئی سویرا بلٹ ٹرین میں سوار ہو رہی تھی وہ تیزی سے بند ہوتے دروازے میں ہاتھ دیتے ہوئے اندر داخل ہوئی اب وہ چلتی ٹرین میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر سویرا پر پڑی پنک فل سلیو کرتا بلیک جینز سر پر اسکارف پہنے

وہ اس ماحول میں اجنبی سی لگ رہی تھی اسٹاپ آچکا تھا وہ بھی ایک فاصلہ رکھتے ہوئے سویرا کا پیچھا کررہی تھی ---

تھوڑا دور پیدل چلنے کے بعد سویرا انگلینڈ کی مشہور یونیورسٹی کوئین میری میں داخل ہو چکی تھی عروہ حیرانگی سے یونیورسٹی کو دیکھ رہی تھی --

" شیری تو کہہ رہا تھا یہ اسکول جا رہی ہے یہ ادھر کیسے آئی اس دیسی ٹیپیکل لڑکی کا اس یونیورسٹی میں ایڈمیشن کیسے ہوا ؟؟ یا یہ شیری کی نظروں میں دھول جھونک رہی ہے ادھر کسی لڑکے سے ملنے آئی ہو ۔ " عروہ کا حیرانگی سے برا حال تھا.

" اس کا اتنا کیلیبر تو ہو نہیں سکتا یہ سو فیصد اپنے کسی بوائے فرینڈ سے ملنے آئی ہے ----" عروہ پرسوچ نظروں سے آنکھوں سے اوجھل ہوتی ہوئی سویرا کو دیکھ رہی تھی ---

****

بائیو کیمسٹری کی کلاس چل رہی تھی سب اسٹوڈنٹس اپنے اپنے لیب ٹاپ ، میک بک پر لیکچر نوٹ کرر ہے تھے کتابیں بھی نہیں تھیں ٹیچرز سارا سلیبس اسٹوڈنٹس کو ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کرنے کا کہہ چکے تھے ایک واحد سویرا تھی جو کاپی اور پین تھام کر بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس لیب ٹاپ کی سہولت نہیں تھی وہ خاصی پریشان تھی کلاس کے ختم ہوتے ہی وہ تیزی سے نکل کر اسٹوڈنٹ ایڈوائزر آفس کی طرف گئی

افس پہنچ کر اپنا نام کلاس روم اسٹوڈنٹ نمبر شیٹ پر لکھ کر سامنے بنے ایک بڑے سے آفس نما کمرے میں داخل ہوئی --

آفس انچارج انتھونی کے ساتھ ایک لمبا سا مرد کھڑا تھا جس کی پشت سویرا کی جانب تھی

"مس آپ دیکھ نہیں رہی میں بزی ہوں ؟ باہر ویٹ کریں میں فارغ ہو کر آپ کو بلاتا ہوں ---" انتھونی نے دروازے کھلنے کی آواز پر اندر داخل ہوئی سویرا کو ٹوکا

"آئی ایم ویری سوری سر !! " وہ شرمندہ ہو کر واپس جانے کے لیے پلٹی ---

ڈاکٹر اینڈریو جو کسی کام سے انتھونی کے پاس آیا تھا اپنی پشت سے ابھرتی بھیگی بھیگی سی مانوس سی آواز سن کر تیزی سے پلٹا.

سامنے اس کی سنو وائٹ جو اسے استنبول ائیرپورٹ پر ملی تھی جس کے خیالات نے آج بھی اس کے ذہن کو جکڑا ہوا تھا ، جس کا گلابی ڈرا سہما چہرا لمبی گھنی پلکیں اس کی نیندیں اڑا چکی تھی وہ لڑکی کمرے سے باہر نکل رہی تھی --

" سویرا شہریار ----" اس نے زیر لب اس کا نام لیا

"انتھونی اف یو ڈونٹ مائنڈ اس لڑکی کو میں ڈیل کر لوں؟"

"شیور ڈاکٹر اینڈریو! آپ بیٹھیں میں اسے اندر بھیجتا ہوں۔" انتھونی ادب سے کھڑا ہوا اپنی کرسی اینڈریو کو دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

" ہے مس آپ اندر جا سکتی ہیں۔" وہ دروازے کے ساتھ کھڑی سویرا کے پاس آکر بولا

سویرا خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو پیچھے سے انھوں نے دروازہ بند کردیا وہ چونک کر مڑی.

" مس! تشریف رکھیئے اور اپنا مسئلہ بیان کریں ---" ڈاکٹر اینڈریو نے اسے متوجہ کیا

وہ دھیرے سے چلتی ہوئی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی

" فرسٹ ائیر میڈیسن ؟؟ "

" یس سر --"

" پرابلم کیا ہے ؟؟ میں آپ کی کیسے مدد کر سکتا ہوں ---"

وہ بغور سر جھکائے بیٹھی ہوئی سویرا کو دیکھ رہا تھا اس مغربی معاشرے میں ایسی معصومیت مشرقی حسن دیکھنے کو نہیں ملتا تھا یہ لڑکی تو اسے پہلی نظر میں ہی بھا گئی تھی لیکن وہ اس کے شادی شدہ ہونے کا سن کر پیچھے ہٹ گیا تھا بھولنے کی کوشش کر رہا تھا اور آج جب وہ سامنے آئی تو ----

" سر مجھے فرسٹ سمسٹر کا سلیبس اور کورس آؤٹ لائن چاہیئے اور بکس کے نام بھی ---"

" ویل مس یہ سب آپ کو ویب سائٹ پر مل جائیگا آپ اپنے اسٹوڈنٹ نمبر سے لاگ ان ہوں ساری انفو اور کورس آؤٹ لائن بھی ---"

" سر میرے پاس لیپ ٹاپ نہیں ہے کیا اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا ؟ "

" مسز سویرا شہریار !! یہی نام ہے نا آپ کا ؟؟ "

سویرا نے چونک کر اسے دیکھا

"آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں ہم ائیرپورٹ پر ملے تھے۔۔" اس نے یاد دلایا

" ویل مسز شہریار لیپ ٹاپ یا میک بک کے بغیر آپ کا سراوئیو کرنا مشکل ہے. کوئز اسائمنٹ سلیبس لیکچر سب آن لائن ہوتا ہے ویسے آپ کے بلین ائیر ہسبنڈ نے آپ کو ایک لیب ٹاپ تک نہیں دلایا ؟ مجھے حیرت ہے ---"

" اٹس اوکے سر میں مینج کر لونگی ---" سویرا اسے پہچان چکی تھی وہ تیزی سے کھڑی

ہوئی اور اینڈریو کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر باہر نکل گئی

ڈاکٹر اینڈریو اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھا اور کمرے سے نکل کر

ریسیپشن کے پاس آیا

" یہ اسٹوڈنٹ جو ابھی گئی ہیں ان کا ریکارڈ نکلوا کر دیں--"

چند لمحوں میں سویرا کا بائیو ڈیٹا اس کے ہاتھ میں تھا

" مس سویرا فاروق ----"

ایڈریس -------

وہ تو اس کا نام دیکھ کر ہی چونک گیا

" تو تم میرڈ نہیں ہو یا پھر انگلینڈ آنے کے لیے ہوسکتا ہے پیپر میرج کی ہو ؟ واٹ ایور

اب تم بس میری ہو ----" اینڈریو اس کے نام پر نظریں جمائے ہوئے تھا

****

سویرا آفس سے نکل کر اپنی دوسری کلاس میں آگئی تھی تمام لیکچرز اٹینڈ کرنے کے بعد وہ تیزی سے باہر نکلی جب کاریڈور سے گزرتے ہوئے اسے بریڈلی نے آواز دی

"ہے سویرا ،ویٹ --" وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا

سویرا اس کے سامنے آنے پر رک گئی اپنی کتابوں کو سینے سے لگائے ہوئے وہ سائیڈ پر سے ہو کر گزرنے لگی تھی جب بریڈلی نے اس کا ہاتھ تھام کر روکا ---

" ہاتھ چھوڑو ---"

" پہلے یہ بتاؤ پرابلم کیا ہے ؟ یہ بسورتا ہوا چہرہ کیوں بنایا ہوا ہے. پتا بھی ہے کمزور دل

اسٹوڈنٹ ڈر سکتے ہیں ---"

سویرا نے اس ڈھیٹ انسان کو گھورا

" وہ سامنے دیکھو کاریڈور میں سب ہمیں دیکھ رہے ہیں سوچ رہے ہونگے کہ اتنا ہینڈسم لڑکا اس روتی چڑیل کے ساتھ افئیر چلا رہا ہے اس لیئے شاباش جلدی سے بولو کیا مسئلہ ہے ورنہ ہمارے افئیر کے پوسٹر لگ جانے ہیں جو کم از کم میں افورڈ نہیں کرسکتا --"

بریڈلی نے جیسے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

سویرا نے زچ آکر اسے اپنا سارا مسئلہ بتایا

" یہ فیکٹ ہے کہ تمہیں لیب ٹاپ چاہیے ہوگا چلو لیکر آتے ہیں ---" وہ فوراً فیصلہ کرتے ہوئے بولا

" میں کیسے جا سکتی ہوں ؟؟ " وہ دو قدم پیچھے ہٹی

" میرے ساتھ چلو. میرے دوست کی یہاں کے سب سے بڑے مال میں کمپیوٹر شاپ ہے تمہیں ڈسکاؤنٹ پر لیب ٹاپ مل جائیگا اور پیمنٹ بھی تم قسطوں میں کر دینا ---"

" مگر ---"

" سوچ لو میں ایسی آفر بار بار نہیں دیتا اور کل تم کیا کرو گی کلاس میں ---" اس نے سنجیدگی سے پوچھا

"ٹھیک ہے لیکن مجھے شام ڈھلنے سے پہلے گھر پہنچنا ہے ---" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

****

" شیری ---" عروہ اس کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی

" ہمم ---"

" اتنے دنوں بعد تمہارے ساتھ لنچ ڈیٹ اور اب مال میں شاپنگ !! شیری یو آر سو سوئیٹ مجھے آج سب بہت اچھا لگ رہا ہے --" اس نے چلتے چلتے اس کے کندھے پر سر رکھا

" کافی پیو گئی ---" وہ ایک بڑے سے بک اسٹور کے سامنے کیفے پر رکتا ہوا بولا

عروہ نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں کافی شاپ کے اندر داخل ہو گئے کافی آرڈر کرنے کے بعد شہریار عروہ کو لیکر شیشے کی دیوار کے پاس آبیٹھا جہاں سے باہر کا منظر صاف نظر آرہا تھا موسم ابرآلود تھا کسی بھی لمحے تیز بارش کا امکان تھا

" سنو تمہاری کزن کس اسکول میں پڑھتی ہے ؟؟" عروہ نے اسے دیکھتے ہوئے اچانک سے پوچھا

"پتا نہیں اینا نے ایڈمیشن کروایا ہے ---" وہ لاپرواہی سے بولا

" شیری تمہاری کزن سسٹر ابھی ٹین ایج لڑکی ہے اس کا خیال رکھو کہیں بگڑ نا جائے یو

تو اکثر دیسی لڑکیاں آزادی پا کر اپنی حدود بھول جاتی ہیں اسکول کا کہہ کر بوائے فرینڈز کے ساتھ نکل جاتی ہیں ---" عروہ نے بڑے طریقے سے بات شروع کی

" وہ میری سسٹر نہیں ہے! بس کزن ہے انڈر اسٹینڈ اور تم اس کی فکر مت کرو وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جو رنگینیاں دیکھ کر پھسل جائے۔" شہریار نے ناگواری سے اسے ٹوکا

" بڑی سائیڈ لے رہے ہوں ؟؟" عروہ نے اسے گھورا

" عروہ وہ لڑکی میرے خاندان سے ہے. میرے چاچو کی بیٹی ہے وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتی اور کائنڈلی ٹاپک چینج کرو ورنہ میں چلتا ہوں ---"

"سوری شیری ----" عروہ نے تیزی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

*************_**_

بریڈلی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سویرا کو لیکر مسل پہنچ چکا تھا ابھی بڑی مشکل سے پارکنگ ملی تھی گاڑی پارک کر کے وہ دونوں اترے ہی تھے کہ تیز موسلا دھار بارش شروع ہو گئی --

سویرا کا کرتا بھیگ گیا تھا وہ دونوں ہی لمحوں میں مکمل بھیگ گئے تھے بریڈلی نے ایک نظر کپکپاتی ہوئی خود میں سمٹتی ہوئی سویرا پر ڈالی وہ لڑکی جو خود کو بہت سینت سینت کر چھپا کر رکھتی تھی اس وقت مکمل بھیگی ہوئی تھی اس کے دلکش خدوخال واضح ہو رہے تھے بریڈلی نے نظریں چراتے ہوئے اپنا کوٹ اتارا اور تیزی سے اس کے شانوں پر رکھ دیا اس چھ فٹ کے مالک کے کوٹ نے سویرا کو ڈھک دیا تھا

" پہنے رہو اگر ٹھنڈ لگنے سے بیمار ہو گئی تو مجھے برا بھلا کہو گی ---" وہ تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً بھاگتے ہوئے بولا

وہ دونوں مال کی اینٹرنس کی جانب جا رہے تھے اور دور شیشے کے پار سے دو آنکھیں اس منظر کو بغور دیکھ رہی تھیں --

عروہ نے کافی کا مگ میز پر رکھتے ہوئے شہریار کو گھورا جو کافی ہاتھ میں لیئے مسلسل اپنے سیل فون پر مصروف تھا

" شیری اتنے دن بعد مجھے ڈیٹ پر لائے ہو اور مسلسل فون پر لگے ہوئے ہو یہ فیئر نہیں ہے اب پلیز یہ فون بند کرو دیکھو تمہاری کافی بھی ٹھنڈی ہو رہی ہے -" وہ ضبط

کرتے ہوئے بولی

" عروہ کم آن میں ایک ضروری بزنس کال پر بزی ہوں اتنے ڈھیر سارے کام ہوتے ہیں اب ہر وقت تو تم سے باتیں نہیں کر سکتا ---" وہ سخت لہجہ میں بولا

" میں بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں تم کس قدر مصروف ہو لیکن ابھی یہ ٹائم صرف میرا ہے ---" وہ ضدی لہجے میں بولی

" یہ کارڈ پکڑو اور اپنے لیئے ایک اچھی سی ڈریس لیکر آؤ میں جب تک یہ کانفرنس کال ختم کرتا ہوں ---" اس نے فون ہولڈ کروا کر اپنے والٹ سے ویزا کارڈ نکال کر اسے دیا

عروہ نے گھور کر اس کو دیکھا پھر ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کارڈ ہاتھ میں لیکر کافی شاپ سے باہر نکل گئی

شہریار فون پر اپنا اور ترک ایمبیسیڈر کے ساتھ مصروف تھا جب اس کی نگاہ شیشے سے باہر نظر آتے نظر پر پڑی ----

سامنے ہی سویرا بارش میں بھیگی ہوئی کھڑی تھی اس کے ساتھ ایک بمشکل انیس بیس سال کا خوشکل لڑکا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس لڑکے نے اپنا کوٹ اتار کر سویرا کے شانوں پر ڈال دیا ایک لمحے کو شہریار کے چہرے پر بڑا سنجیدہ اور سرد سا تاثر ابھرا ماتھے پر شکن پڑ گئی تھی اب وہ لڑکا سویرا سے بات کر رہا تھا کچھ ہی منٹ میں وہ لڑکا سویرا کا ہاتھ پکڑ کر اسے مال کے اندر لے گیا --- شہریار نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی

" سر !! سر آپ سن رہے ہیں -----" اینا کی آواز گونجی

" یس اینا ! ---" وہ فوراً فون پر متوجہ ہوا لیکن اس کا سارا دھیان کام پر سے ہٹ چکا تھا

" میں ابھی کچھ مصروف ہوں اینا آپ یہ فون میٹنگ کل ارینج کریں ---" وہ فون بند کر کے کھڑا ہو گیا

بنا سوچے سمجھے اس کے قدم مال کی جانب بڑھ رہے تھے سامنے ہی ایک بڑی سی بک شاپ کے ساتھ کمپیوٹر شاپ تھی جہاں اسے سویرا اس لڑکے کے ساتھ کھڑی نظر آئی وہ دونوں لیپ ٹاپ دیکھ رہے تھے

" سویرا لک دس یہ میک بک ہے اسٹیڈیز کیلیئے بالکل پرفیکٹ ---" بریڈلی نے سویرا کو متوجہ کیا

" نہیں یہ بہت مہنگا ہے میں ابھی افورڈ نہیں کر سکتی ---" سویرا نے منع کیا

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک لیب ٹاپ پسند کر چکے تھے اب اس کالے لیب ٹاپ پر وہ لڑکا پنک ستارے نما گلٹر جیسے اسٹیکر لگا رہا تھا شہریار نے اگنور کرنے کی بہت کوشش کی پھر ایک فیصلہ کر کے اس نے آگے قدم بڑھائے ہی تھے کہ عروہ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا

****

عروہ ،شہریار کا کریڈٹ کارڈ لیکر مال میں آگئی تھی مگر اس کا موڈ اب شاپنگ سے ہٹ چکا تھا دھیان کے سارے دھاگے شیری میں اٹکے ہوئے تھے وہ خوش شکل خوش لباس تو ہمیشہ سے ہی تھا لیکن گزشتہ تین سال سے بہترین طریقہ سے بزنس سنبھال رہا تھا کانفیڈینس لیول بھی غضب کا تھا جس نے اس کی وجاہت اور شخصیت کو مزید اجاگر کردیا تھا شہریار کی شخصیت میں ایک متاثر کن سی کشش محسوس ہوتی تھی لڑکیاں اس پر مرتی تھیں اور وہ اپنی دھن میں مگن سب سے بے پرواہ بس اپنے بزنس کو مزید آگے بڑھانے میں لگا ہوا تھا ۔۔۔

" کیا وہ دو ٹکے کی سویرا اس قابل ہے کہ شہریار جیسے بندے کو اپنے حسن کے جال میں پھنسا سکے ؟؟ " وہ بے حد تنفر سے سوچ رہی تھی

" نہیں وہ لڑکی کسی بھی طرح سے شیری کے قابل نہیں ہے اتنی محنت سے تو شیری

میرے ساتھ سیٹ ہوا ہے اب میں کسی بھی قسم کا رسک نہیں لے سکتی ہوں ---" وہ بڑبڑاتے ہوئے بوتیک سے نکلی اور واپس شہریار کی جانب جانے کیلئے چلنے لگی تبھی اسے ایک شاپ کے باہر شہریار کھڑا نظر آیا

" اس کی تو کانفرنس کال چل رہی تھی یہ باہر کیا کررہا ہے ؟؟ " وہ تیزی سے اس کے قریب آئی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سامنے ہی سویرا کسی گورے لڑکے کے ساتھ لیب ٹاپ دیکھ رہی تھی اس نے شہریار کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر عجیب سی کرختگی چھلک رہی تھی اسے ایک کمینی سی خوشی محسوس ہوئی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور شہریار کے کندھے پر ہاتھ رکھا

" واؤ !! یہ تمہاری کزن تو بہت فاسٹ نکلی !! ویسے دیکھو تو کتنا کیوٹ کپل ہے !! شیری تم نے تو مجھے کبھی ایسے اپنا کوٹ نہیں پہنایا آئی ایم سو

جیلس ۔۔۔۔"عروہ نے شکوہ کیا

" عروہ تم جا کر گاڑی میں بیٹھو میں اسے لیکر آتا ہوں ۔۔۔" اس نے عروہ کا ہاتھ ہٹایا

" شیری آر یو کریزی ؟؟ وہ ڈیٹ پر ہے اور تم ۔۔۔۔" عروہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے ٹوکا

" جسٹ شٹ اپ !! تم جا کر کار میں میرا ویٹ کرو ۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا

" یہ تمہارا کنسرن نہیں ہے شیری ، تم کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہوں چلو ادھر سے

انہیں کچھ پرائیویسی دے دو ---" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولی

"ڈیم اٹ عروہ !! یہ میرا کنسرن ہے وہ میرے خاندان کی عزت ہے ، میں اسے اس طرح اپنی عزت اچھالنے کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا -" وہ رکھائی سے بولا

" تمہاری عزت ؟؟؟ وہ کب سے تمہاری عزت ہو گئی ہے؟؟ بولو ؟؟ مجھے پہلے ہی شک تھا کہ وہ لڑکی تمہیں اپنی اداؤں کے جال میں پھنسا لے گی جیسے آج اس گورے کو پھنسایا ہوا ہے ---" عروہ چیخ پڑی

" میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں کہ میرے خواب و خیال میں بھی سویرا جیسی لڑکی نہیں ہے وہ کسی بھی طرح سے میرے ٹائپ کی نہیں ہے میں ایسی دبی دبائی ہونق سی لڑکی کو اپنے ساتھ ، اپنے حلقہ میں متعارف نہیں کروا سکتا ---"وہ تپ اٹھا

" پھر اسے گھر میں کیوں رکھا ہوا ہے ؟؟ "

" لسن عروہ اٹس انف تم گاڑی میں جا کر بیٹھو
میں اس لڑکی کو لیکر آتا ہوں --" وہ عروہ کو روانہ کر کے مڑا تو اندر شاپ خالی تھی
اس نے چاروں جانب دیکھا پر وہ دونوں اسے کہیں نظر نہیں آئے وہ کچھ سوچتا ہوا
شاپ میں داخل ہوا

" ابھی ادھر ایک لڑکی آئی تھی وہ کدھر گئی ؟؟ " اس نے سیلز مین سے سوال کیا

" سر آپ اس ایشین بیوٹی کا پوچھ رہے ہیں ؟؟ " سیلز مین نے مسکراتے ہوئے
پوچھا

شہریار نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی

" سر وہ تو پیمنٹ کر کے جا چکی ہیں ---"

"کدھر گئی ؟؟ میں نے تو اسے نکلتے ہوئے نہیں دیکھا" شہریار نے اسے گھورا

" سر دس منٹ پہلے میم جا چکی ہیں ہمارے دو دروازے ہیں وہ شاید عقبی دروازے سے گئی ہیں ---"

شہریار دوسرے دروازے سے شاپ سے باہر نکلا پر اسے سویرا دور دور تک کہیں نظر نہیں آئی اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا پھر جھنجھلا اٹھا

" ڈیم اٹ !!! اس لڑکی کے پاس فون نہیں ہے ---"

وہ غصہ دباتے ہوئے گاڑی تک آیا

" تھینک گاڈ تم آگئے چلو آج کلب چلتے ہیں ۔"

عروہ نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی

شہریار نے گاڑی کو ریورس کیا اور تیزی سے میں روڈ پر کار نکال لی

" شیری یہ تم میرے گھر کی طرف کیوں جا رہے ہو ؟؟ " عروہ نے راستہ دیکھ کر سوال کیا

شہریار لب بھینچے سنجیدگی سے کوئی جواب دیئے بغیر ڈرائیونگ کرتا رہا ۔ عروہ کا موڈ ٹھیک ٹھاک آف ہو گیا تھا وہ کسی بھی طرح شہریار کو روکنا چاہتی تھی تاکہ سویرا کو اس لڑکے

کے ساتھ اٹیچ ہونے کا، وقت گزاری کرنے کا الزام لگا سکے ۔

شہریار نے اسے اس کے گھر کے دروازے پر اتارا اور تیزی سے بنا رکے گاڑی آگے بڑھا کر چلا گیا ابھی وہ آدھے راستے پر ہی پہنچا تھا کہ اس کی گاڑی کا پٹرول ختم ہو گیا غصہ میں اس نے اس پر توجہ ہی نہیں دی تھی اس نے ایک زوردار ہاتھ اسٹیئرنگ پر مارا پھر فون نکال کر اپنے ڈرائیور کو پٹرول اور دوسری گاڑی لانے کی ہدایات دیں وہ جتنا جلدی گھر پہنچنا چاہ رہا تھا اتنی ہی دیر ہو رہی تھی شام ڈھل چکی تھی رات کی سیاہی آہستہ آہستہ اپنے پر پھیلا رہی تھی جب اس کا ڈرائیور کین میں پٹرول لیکر پہنچا

" مائیک تم صبح سویرا بی بی کو کس جگہ ڈراپ کرتے ہو --؟ کیا اس کا کوئی فرینڈ ادھر ہوتا ہے ؟ " اس نے ڈرائیور سے دریافت کیا

" سر !! میں نے تو کبھی بھی میڈم کو کہیں بھی ڈراپ نہیں کیا وہ خود ہی آتی جاتی

ہیں -- " مائیک نے ادب سے جواب دیا

****

سویرا کا موڈ بہت اچھا تھا وہ کمرے میں بیگ رکھ کر اب چمکتی ہوئی آنکھوں سے اپنے لیب ٹاپ کو دیکھ رہی تھی

"اب کل کلاس میں، میں بھی سب اسٹوڈنٹس کی طرح کام کرونگی ---" اس آنکھوں میں ستارے جگمگا رہے تھے وہ بچوں کی طرح بار بار لیب ٹاپ کو چھو رہی تھی

کچھ دیر بعد کچن میں آکر اس نے بہت دل لگا کر کھانا پکانے کے ساتھ ساتھ کھیر بھی تیار کی تھی چکن پلاؤ کو دم لگا کر کچن سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں آئی

آج اس کا دل رخسار آپی سے بات کرنے کو چاہ رہا تھا پر افسوس اس کے پاس کوئی سیل فون نہیں تھا اور نا ہی گھر میں کوئی لینڈ لائن فون تھا شاید شہریار کو اکیلے رہتے ہوئے کبھی لینڈ لائن فون کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی ہوگی وہ سوچتے ہوئے الماری سے کپڑے نکالنے کیلئے بڑھی ۔

رخسار نے بھی زیادہ تر جوڑے نئی شادی شدہ دلہن کے حساب سے خرید کر پیک کیئے تھے کافی دیر تک کپڑے الٹ پلٹ کرنے کے بعد اس نے ایک نسبتاً سادہ سا جوڑا نکالا اور شاور لینے چلی گئی

فریش ہو کر اپنے لمبے گھنے بالوں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ کر وہ آستینیں چڑھاتے ہوئے کچن میں آگئی ارادہ سلاد اور رائتہ بنانے کا تھا ابھی وہ کاؤنٹر ٹاپ پر کھیرے کے گول گول قتلے کاٹ رہی تھی کہ اطلاعی گھنٹی بجنے کی آواز گونجی

" یہ کون آ گیا ----"

وہ حیران ہوتی ہوئی کپڑے سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی مین دروازے تک آئی کچھ دیر ہاتھ مسلتے ہوئے سوچتی رہی پھر پیروں پر اچک کر ڈور آئی سے باہر دیکھنے لگی

****

شہریار الجھا الجھا سا عروہ کو چھوڑ کر گھر آیا گاڑی پارک کر کے مین اینٹرینس پر پہنچ کر دروازے پر نصب گھنٹی بجائی --

کافی دیر تک دروازہ نہیں کھلا تو وہ کلس کر رہ گیا

" او گاڈ اس لڑکی نے میرا دماغ گھما کر رکھ دیا ہے ---" اس نے جیب سے مین ڈور

کی چابی نکالی ہی تھی کہ دروازہ جھٹ سے کھلا

" اسلام علیکم ---" سویرا دھیرے سے سلام کرتی ہوئی پیچھے ہوئی

" کیا کرہی تم ؟؟ دروازہ کھولنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ----" وہ سرد لہجے میں بولا

" وہ میں میں ----" سویرا اس کے لہجہ سے گھبرا گئی

" سنو لڑکی !! یہ مجھ سے بات کرتے ہوئے میں میں مت کیا سیدھا سیدھا جواب دو ؟؟ کہاں تھی تم ؟؟ "

" سوری میں کچن میں تھی جب بیل بجی تو ڈر گئی آپ کے پاس تو چابی ہوتی ہے اور

کوئی آتا نہیں ہے تو میں ڈر گئی ---" وہ ہاتھ مسلتے ہوئے بولی

شہریار خاموشی سے اسے نظر انداز کرتے ہوئے اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے چابی اپنی مخصوص جگہ پر رکھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا

سویرا مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی لیونگ روم تک آئی اور صوفہ پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی اب سے کچھ دیر پہلے وہ کتنی خوش تھی اور اب اس کی بھوک تک مر چکی تھی کچھ دیر بعد وہ اٹھی اور چولہا بند کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی --

شہریار کافی دیر تک شاور کے نیچے کھڑا ہو کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر تنگ آکر باہر نکلا ٹراؤزر پر بلیک بنیان پہن کر وہ اپنے کمرے کے ساتھ بنے ہوئے جم میں داخل ہوا اب وہ پنچنگ بیگ پر مکے مار مار کر اپنا غصہ نکال رہا تھا دو گھنٹے تک

وہ باکسنگ میں لگا رہا پھر تولیہ سے پسینہ پونچھتے ہوئے کچن کی جانب بڑھا سارا لاونج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے لائٹ جلائی سامنے ہی میز پر دو آدمیوں کیلیئے برتن سجے ہوئے تھے وہ سر جھٹکتے ہوئے کچن میں داخل ہوا تو کاؤنٹر پر سلاد کا سامان رکھا ہوا تھا اس نے فرج کھول کر پانی نکالا

بوتل کو منھ سے لگاتے ہوئے اس کی نظر چولہے پر پڑی اس نے پتیلی کا ڈھکن اٹھایا تو پلاؤ کی اشتہا انگیز خوشبو اس کی ناک سے ٹکرائی اسے ایک لمحے کو افسوس سا ہوا

" نہیں مجھے اس پر ترس نہیں کھانا وہ اس قابل نہیں ہے ---" وہ خالی بوتل کاؤنٹر پر رکھ کر ارد گرد نظریں دوڑانے لگا

جب سے سویرا آئی تھی وہ گھر اور کچن کی فکر سے آزاد ہو گیا تھا اسے تو یہ بھی علم نہیں تھا کہ یہ انڈے گوشت چاول گروسری کدھر سے آئی اب تک تو وہ یہ سمجھ رہا

تھا کہ شاید سویرا ڈرائیور سے گروسری منگواتی ہے کیونکہ وہ اسے پہلے دن ہی ایک کثیر رقم تھما چکا تھا لیکن اب -----

وہ غصہ دباتے ہوئے سویرا کے کمرے کی طرف بڑھا اسے اپنے سوالات کے جواب چاہیئے تھے

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا ہلکی ہلکی سی نائٹ بلب کی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی سامنے بیڈ پر سویرا سینے تک کمفرٹر اوڑھے سو رہی تھی

شہریار نے ایک سرد نگاہ اس کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی سامنے لیٹی ہوئی لڑکی خوبصورتی کے ہر پیمانے پر پورا اترتی تھی ہر لحاظ سے مکمل مگر ناجانے کیوں وہ آج تک اس کے دل میں گھر نہیں کر پائی تھی لیکن اس سب کے باوجود اس لڑکی کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا اسے برداشت نہیں ہوا تھا ---

" جس دن سے میری زندگی میں آئی ہو مجھے الجھا کر رکھ دیا ہے ---" وہ بڑبڑایا

سامنے ہی میز پر نیا لیب ٹاپ رکھا ہوا تھا جس پر پنک کلر کے ستارے نما اسٹیکرز جگمگا رہے تھے وہ بڑے اطمینان سے میز کی جانب بڑھا اور لیب ٹاپ اٹھا کر زور سے زمین پر دے مارا دبیز قالین کی وجہ سے آواز پیدا نہیں ہوئی وہ اپنے قدم لیب ٹاپ پر رکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

****

ٹوٹی جب رسم وفا تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

دیکھے جب آنکھوں میں شک کے سائے تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

دیکھے جب بدلتے مزاج تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

جب محسوس کی بے وفائی تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

ٹوٹے جب خواب شیشے کی طرح تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

ہوا جب خاک وعدہ وفا تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

کیا جب تم کو زندگی سے خارج تب

محبت چھوڑ دی ہم نے

یہی اب اس زخمی دل کا دلاسہ ہیں کہ

محبت چھوڑ دی ہم نے

(شنزا خان)

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی آج صبح کا آغاز جتنا خوشگوار تھا اختتام اتنا ہی خراب تھا شہریار اسے دروازے پر چھوڑ گیا تھا اس نے اس کے جذبات کی ، احساسات کی پرواہ نہیں کی تھی وہ بے حد دلگرفتی سے سوچ رہی تھی رات کا ناجانے کون پہر تھا وہ کروٹیں بدل رہی تھی تھک ہار کر اس نے اپنا سیل فون اٹھایا ساڑھے تین بج رہے تھے ۔۔۔ اس نے بنا سوچے سمجھے شہریار کو فون ملا دیا

ہیلو ..." شہریار کی کوفت سے بھرپور آواز سنائی دی "

شیری ۔۔۔۔" وہ سسک اٹھی "

عروہ !!! کیا ہوا ؟ آر یو آل رائٹ ؟ تم نے اس وقت فون کیا سب ٹھیک تو ہے ؟" " شہریار نے سنجیدگی سے پوچھا

شیری !! میری جان میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی ، تم مجھے چھوڑ دو گے یہ خیال " آتے ہی میری سانسیں رکنے لگتی ہیں میں خود کو سمجھا سمجھا کر تھک چکی ہوں بس تم اور میں کوئی تیسرا ہمارے درمیان نہیں ہے پر دل ہے کہ مانتا نہیں ہے ---" وہ بلک بلک کر رہ رہی تھی

-- شہریار رات کے اس پہر عروہ کے فون اور پھر اس اعتراف پر ششدر رہ گیا

عروہ ریلیکس ، کام ڈاؤن میں تو پہلے ہی تمہیں شادی کی آفر کرچکا تھا تمہیں ہی " میرے پیرنٹس کی اپروول چاہیئے تھی ---" شہریار نے یاد دلایا

شیری !! مجھے لگتا تھا کہ میں تمہاری فیملی کے ماننے کا انتظار کر لونگی لیکن جب سے " وہ تمہاری کزن آئی ہے میں پتہ نہیں کیوں پر ان سیکیور فیل کررہی ہوں بس مجھے اب کسی کی پرواہ نہیں ہے ہمیں اسی ویک منگنی کر لینی چاہیے اور ساتھ ہی شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر لینی چاہیے ---" وہ روئے روئے انداز میں بول رہی تھی

ابھی تم ٹینس ہو تھوڑا آرام کرو ہم اس موضوع پر صبح بات کرتے ہیں -- '' اس '' نے پیچھا چھڑانے والے انداز میں کہا

شیری !! تمہیں یاد ہے نا کہ تم نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا ؟؟ پھر اب جب '' میں ریڈی ہوں تو تم پیچھے کیسے ہٹ سکتے ہو ؟؟ یا میں سمجھوں تم بھی ایک عام مرد نکلے جو کم عمر لڑکی پر پھسل گئے ---'' وہ طنز کرتے ہوئے بولی

اٹس انیف عروہ !! تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو میں اب تمہیں کوئی صفائی نہیں دونگا '' '' وہ اکھڑ گیا

شیری پلیز !! میں نے جان لیا ہے کہ میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتی اس لیئے میں '' اپنی شرط واپس لیتی ہوں تم بس مجھ سے جلد از جلد شادی کر لو اپنے گھر والوں کو جب چاہوں بتا دینا '' وہ اصرار آمیز لہجے میں بولی

اچھا ابھی تو تم آرام کرو میری صبح میٹنگ ہے کل ڈنر پر مل کر بات کرتے ہیں -- "
"شہریار نے اسے تسلی دیکر فون رکھ دیا

عروہ کے فون نے اسے ڈسٹرب کر دیا تھا وہ اپنی فیلنگ سمجھ نہیں پا رہا تھا جو بھی تھا عروہ سے اس کی کمٹمنٹ تھی اتنی اچھی اور کانفیڈینس سے بھرپور لڑکی اس کے لیئے یوں بے قرار تھی اور کب سے اس کے ساتھ اپنی شادی کا انتظار کرہی تھی ، اب اسے کوئی فیصلہ کرنا ہوگا سویرا اس کی زندگی میں زبردستی داخل کی گئی تھی اور ویسے بھی ابھی صرف نکاح ہی تو ہوا تھا کون سا وہ اسے اپنی خلوت میں شامل کر چکا تھا لیکن --- شاہ بی بی سے کیا ایک سال کا وعدہ --- اس کی سوچوں کو بریک لگا گیا

****

صبح کا اجالا پھیل رہا تھا سویرا کی معمول کے مطابق فجر کے وقت آنکھ کھل گئی تھی وہ بڑے آرام سے نائٹ لیمپ بند کر کے بستر سے اتری اور لائٹ جلنے کے لیئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اس کا پیر کسی سخت چیز سے ٹکرایا وہ کراہ کر پیچھے ہوئی آنکھے مسلتے ہوئے فرش کی جانب دیکھا اور اس کا ننھا سا دل دھک سے رہ گیا وہ تیزی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا زمین پر پڑا لیب ٹاپ اٹھا چکی تھی

یہ ادھر کیسے ؟؟؟ " پریشانی سے اس کا برا حال تھا "

دوپٹے سے اسے صاف کرتے ہوئے اس نے لیب ٹاپ کو کھولا تو اندر سے پوری اسکرین بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ چکی تھی وہ ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے اسکرین کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہے چلے جا رہے تھے اس کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ لیب ٹاپ فرش پر کیسے گرا وہ آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی پر آنسو تھے کہ امنڈتے چلے آرہے تھے۔ اس نے لیب ٹاپ اٹھا کر بیگ میں رکھا اور وضو کرنے چلی گئی

نماز پڑھ کر اللہ سے رو رو کر دعا مانگنے کے بعد اس نے یونیورسٹی جانے کی تیاری شروع کردی تیار ہو کر اپنے لمبے گھنے بالوں کی سادہ سی چٹیا بنائی اور سر پر دوپٹہ اوڑھتی ہوئی کچن میں آگئی

ابھی اس نے چائے کا پانی رکھا ہی تھا کہ شہریار اپنے کمرے سے باہر نکلا

یہ آج جاگنگ پر نہیں گئے ---" وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی"

جوس ---" وہ گلاس میں اورنج جوس نکال کر تیزی سے اس کے پاس آئی"

شہریار نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا اس کی سرخ آنکھیں شدت گریہ کی چغلی کھا رہی تھیں شہریار کو اسے دیکھتے ہی کل شام مال کا منظر آنکھوں میں گھوم گیا شہریار کو عجیب سی فیلنگ ہوئی تھی غصہ حسد رقابت وہ اپنے احساسات کو کوئی نام نہیں دے سکا

کافی بنا کر میرے کمرے میں لاؤ ----" وہ جوس کا بھرا گلاس میز پر پٹختے ہوئے بولا "

سویرا شہریار کا اکھڑا انداز دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی وہ تیزی سے کافی میکر کی جانب بڑھی گرم گرم بلیک کافی بنا کر کپ میں انڈیلی اور تیزی سے شہریار کے کمرے کی جانب بڑھی دستک دے کر اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی

"---آپ کی کافی "

میز پر رکھ دو اور تم یہاں بیٹھو ---" اس نے سامنے پڑے صوفہ پر اشارہ کیا"

سنو لڑکی !! میں تمہیں ادھر پڑھنے کیلئے کیرئیر بنانے کے لیئے لایا ہوں اور تم میری " نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہ رہی ہو ؟؟ " وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مم میں نے کچھ نہیں کیا سچی --" سویرا نے بے "
ساختہ سر اٹھایا

اس کی جھیل سی سیاہ آنکھوں میں حیرت جھلک رہی تھی پہلی دفعہ شہریار کو اس کی آنکھوں کی کشش کا احساس ہوا اس نے سرعت سے اپنی نظریں ہٹائیں

کل تم کہاں تھیں ؟؟ کس کے ساتھ تھیں بولو ؟؟ " وہ غرایا "

"---- میں "

ہاں تم ؟؟وہ لڑکا کس حق سے تمہیں چھو رہا تھا بولو کس حق سے اس نے تمہیں وہ "
"---- دو ٹکے کا لیب ٹاپ دلایا

سویرا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے وہ شہریار کا خونخوار انداز دیکھ کر سہم گئی تھی

" سب اسٹوڈنٹس کو ٹیچر نے لیب ٹاپ لانے کا کہا ہے وہ کہتے ہیں ادھر سارا کام کمپیوٹر پر ہوتا ہے --" وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

" تمہیں ادھر کس چیز کی کمی ہے ؟؟ کیا میں نے تمہیں کہاں نہیں تھا کہ جو چاہیئے ہو وہ اینا کو بتا دینا ؟؟ "

" جب تک میرے نکاح میں ہو اپنی اوقات میں رہنا سیکھو آئندہ اگر میں نے کسی غیر مرد کو تمہارے آس پاس بھی دیکھا تو ٹانگیں توڑ کر پاکستان بھجوا دونگا --" شہریار سرد لہجے میں بولتے ہوئے اسے باہر جانے کا اشارہ کر چکا تھا

سویرا چاہتے ہوئے بھی اسے نہیں بتا پائی کہ اس کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ وہ اینا سے رابطہ کر سکے

****

اکرم بات سنیں " رخسار نے آرام سے اخبار پڑھتے ہوئے اکرم کو مخاطب کیا"

"---کیا ہے رخسار یار اخبار تو پڑھنے دو"

سنیں وہ پھپھو سخت خفا ہیں مجھ سے بات بھی نہیں کررہی ہیں ---" وہ روہانسی " ہوئی

رخسار ، امی کو اگنور کرو ورنہ تمہاری صحت خراب ہو جائے گی اور مجھے اپنی بیگم کی " صحت کی بہت فکر ہے ---" اکرم شرارت سے اس کی لٹ کھینچتے ہوئے بولا

آپ میری بات کو سیریس نہیں لے رہے ہیں دیکھنا وہ آپ کی دوسری شادی کروا " دینگی اور آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے ---" رخسار نے تاسف سے کہا

" تو پھر تم ہی ان کی بات مان لو اور چلو لندن چلتے ہیں کسی اچھی ڈاکٹر کو دکھا لیتے ہیں شاید اللہ اپنا کرم فرما دے ---" اکرم نے سمجھایا

" اکرم شیرو کو گئے ابھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں اس وقت پھپھو کا وہاں جانا مناسب نہیں ہے پہلے ان دونوں کو سیٹ تو ہو جانے دیں --"

" تو میری پیاری بیگم پھر آپ بھی اپنی ساسو ماں کو اگنور کرو ویسے بھی اگر وہ لندن جانے کی ضد نہیں چھوڑتی ہیں تو حامی بھر لو

میں نے ان کے پاسپورٹ اور ویزا میں ہی پانچ چھ ماہ تو نکال دینے ہیں ---"

" آپ ٹھیک کہہ رہے پاسپورٹ ویزا میں اتنا وقت لگ سکتا ہے کیا ؟؟ " وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی

کیوں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا ؟؟ ویسے بھی امی ادھر ہماری محبت میں نہیں جانا "
چاہ رہی بلکہ ان کا نشانہ سویرا ہی ہے " اکرم نے اپنی نازک سی بیگم کو گھورا

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں پھپھو کو بس یہ ڈر ہے کہ کہیں شیرو سویرا کو اپنا نہ "
لے وہ اسی لیئے ادھر جانا چاہتی ہیں اور اب میں پھپھو کی سب باتوں کو ایک کان سے
سن کر دوسرے سے نکال دیا کرونگی ---" رخسار نے سر ہلایا

واؤ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دینا !! ویسے بیگم آپ اتنی سمجھدار "
کب سے ہو گئی ہیں ---" اکرم سر دھنتے ہوئے بولا

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے لیئے کتنے ضروری ہیں ---" رخسار "
ترکی بہ ترکی بولیں

" ؟؟ یہ کب ہوا "

"--- جب پھپھو نے آپ کی دوسری شادی کی بات کی "

اچھا چھوڑو سب یہ بتاؤ میں کتنا ضروری ہوں ؟؟ " وہ رومینٹک ہوا "

اس سے پہلے رخسار کوئی جواب دیتیں دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا

" یہ کیا بے شرمی ہے ؟؟ دن دھاڑے تم کمرے میں گھسی بیٹھی ہو کوئی شرم و لحاظ ہے یا سب کچھ اپنی بھاوج کے ہاتھ ولایت بھیج دیا ہے ---" فرازنہ نے رخسار کو جھاڑا

اسلام علیکم پھپھو !! " رخسار نے فوراً سلام کیا "

رخسار میں تمہیں آئندہ اس ٹائم کمرے میں نہ دیکھو چلو جا کر چائے کا اہتمام کرو "

---" انہوں نے اسے باہر کا راستہ دکھایا

****

سویرا نے کمرے میں آکر جلدی سے اسکارف نکال کر سر پر لپیٹا دوپٹہ اچھی طرح سے شانوں پر پھیلایا اور اپنا بیگ کندھے پر لٹکا کر کمرے سے باہر نکلی ہی تھی کہ شہریار کی آواز گونجی

" ؟؟ کہاں جا رہی ہوں"

"----وہ میں یون"

آج سے تم اکیلی کہیں بھی نہیں جاؤ گئی باہر ڈرائیور آچکا ہے تمہارا پک اپ اور "

ڈراپ اب سے وہی کریگا ۔۔۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

سویرا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اپنے آنسوؤں کو پیتے ہوئے باہر نکل گئی

سویرا کے جانے کے بعد وہ خود بھی تیار ہو کر آفس کیلیئے روانہ ہوا ابھی راستے میں ہی

تھا کہ جونس کی کال آگئی ۔۔۔

" ؟؟ ہیلو شہریار ہاؤ آر یو "

"۔۔۔ فائن !! تم سناؤ "

ڈیل فائنل ہو گئی ہے میں آج رات لندن پہنچ رہا ہوں سیدھا تمہارے گھر ہی آؤنگا "

ٹریٹ ریڈی رکھنا ۔۔۔" جونس خوشدلی سے ہنستے ہوئے بولا

اوکے پھر گھر پر ملتے ہیں ---" شہریار نے فون بند کیا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر لگا دی "

****

وہ آفس میں بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا لیکن اس کی توجہ بار بار بھٹک کر سویرا کی طرف جا رہی تھی یہ سچ تھا کہ وہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا لیکن اس وقت سویرا کا سہما ہوا چہرہ بھیگی ہوئی آنکھیں بار بار اس کی نظروں میں آرہی تھیں وہ کوشش کے باوجود --- اسے اپنے ذہن سے نہیں جھٹک پا رہا تھا

مس اینا اندر آیئے ---" اس نے انٹر کام پر اپنی سیکریٹری کو اندر بلوایا"

یس سر ---" اینا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی"

مس اینا !! مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر ایک بہترین لیٹسٹ لیب ٹاپ اپنی ٹیبل پر "
چاہیئے ---" اس نے حکم دیا

یس سر ---" اینا حیرت سے اس کے سامنے رکھے ایپل کے جدید لیب ٹاپ کو دیکھتے "
ہوئے باہر نکل گئی

****

سویرا کو ڈرائیور یونیورسٹی ڈراپ کر کے واپسی کا ٹائم پوچھ کر جا چکا تھا وہ تیز تیز قدموں سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی جب کاریڈور میں کھڑے اپنے سینئرز سے بات کرتے ڈاکٹر اینڈریو کی نظر اس پری وش پر پڑی ، سویرا کا اداس چہرہ اور سرخ آنکھیں اسے بے چین کر گئی تھیں ۔وہ اپنے ساتھیوں سے ایکسکیوز کرتے ہوئے لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا سویرا کے راستے میں آکر رک گیا --

سویرا جو اپنی دھن میں مگن تیزی سے چل رہی تھی اینڈریو کے ایک دم سامنے آنے سے رک گئی

کیا ہوا ہے ؟ تم روئی کیوں ہوں ؟؟ " اینڈریو نے سختی سے پوچھا"

آپ راستہ چھوڑیں ----" سویرا سخت لہجہ میں بولی"

کسی نے تمہیں چھیڑا ہے ؟ کچھ کہا ہے ؟مجھے بتاؤ کون ہے جو تمہیں رلانے کا " سبب بنا ہے --" ڈاکٹر اینڈریو کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس چھوٹی سی نازک سی لڑکی کو اپنی پناہوں میں لے کر کہیں دور نکل جائے

گڈ مارننگ سر !! کم آن سویرا کلاس اسٹارٹ ہونے میں بس دو منٹ رہ گئے ہیں " ----" بریڈلی اچانک سے نمودار ہوا اور ڈاکٹر اینڈریو کو سلام کرتے ہوئے سویرا کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے کاریڈور میں گم ہو گیا

بریڈلی !! میرا ہاتھ چھوڑو ---"آگے جا کر سویرا نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی"

مس لیٹ لطیف ایک تو تمہیں ڈاکٹر اینڈریو سے بچایا پتا بھی ہے وہ بہت روڈ اکھڑ ٹیچر "
ہیں نئے ہیں لیکن سنا ہے اسٹوڈنٹس کی بے عزتی کرنے میں ماہر ہیں ----" وہ
اسے کلاس تک لے آیا تھا

وہ دونوں اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ چکے تھے سب اسٹوڈنٹس نے اپنے اپنے لیپ ٹاپ
نکال لیئے تھے آن لائن کوئز اسٹارٹ ہو رہا تھا اور سویرا ہاتھ میں کاپی پین لیئے نظریں
--- جھکائے بیٹھی ہوئی تھی

سسششش سویرا !! اپنا لیپ ٹاپ نکالو جلدی کرو اگر ٹیچر نے دیکھ لیا تو کک آوٹ "
کردینگی ---" بریڈلی نے سویرا کو سرگوشی میں مخاطب کیا

میرا لیپ ٹاپ ٹوٹ گیا ہے ----" وہ بڑے ضبط سے بولی "

واٹ ؟؟ تمہیں پتہ بھی ہے اس کوئز کی مارکنگ ہے ۔۔۔۔" بریڈلی نے سر پیٹ لیا "
پھر تیزی سے اپنا لیب ٹاپ پاس ورڈ کھول کر سویرا کے آگے رکھا

مس مارگریٹ ۔۔۔۔" بریڈلی نے کھڑے ہو کر پروفسر کو پکارا "

یس بوائے !! " ساٹھ سالہ پروفیسر مسکراتے ہوئے اس شریر لڑکے کے پاس آئیں "

میم میں اپنا لیب ٹاپ شاید گھر بھول آیا ہوں اگر آپ پرمیشن دیں تو یہ کوئز آپ کے "
"۔۔۔۔ لیب ٹاپ سے کر لوں پلیز سوئیٹ میم

اوکے مگر یہ پہلی اور آخری دفعہ ہے آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے ۔۔۔۔۔" پروفیسر "
مارگریٹ نے سے گھورا

یس میم !!! " وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا اور تیزی سے ڈائس پر رکھے ان کے کمپیوٹر "
کی طرف بڑھ گیا

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ سویرا کے پاس آیا

"۔۔۔کم از کم میرا شکریہ ادا تو کردو آج تمہیں فیل ہونے سے بچا لیا ہے "

بہت شکریہ ۔۔۔" سویرا نے اس کا لیب ٹاپ واپس کیا"

" ؟؟ تمہارا لیب ٹاپ کیسے ٹوٹا "

پتا نہیں ۔۔۔۔" سویرا کنی کترا کر جانے لگی"

چلو شاپ پر چل کر دکھا لیتے ہیں اگر وارنٹی میں کوور ہوا تو دوسرا لے لینگے ورنہ اسے "
"۔۔۔ ٹھیک ہونے دے دینگے

نہیں اٹس اوکے ، میں مینج کر لونگی ۔۔" سویرا نے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی "

بریڈلی نے بڑے اطمینان سے سویرا کا بیگ کھول کر لیپ ٹاپ نکالا

اوکے سویٹی میں یہ شاپ پر لے جاؤں گا اور جیسے ہی ٹھیک ہوتا ہے تمہارے گھر پر "

"۔۔۔ پہنچا دونگا

****

۔۔۔ شام ڈھل رہی تھی وہ آفس سے نکلا ہی تھا کہ عروہ کی کال آگئی

" ؟؟ کیسے ہو شیری "

"۔۔۔ ہمم میں ٹھیک تم سناؤ "

" ؟ پھر ڈنر پر مل رہے ہو ؟؟ بتاؤ کہاں آنا ہے "

عروہ آج میں بزی ہوں کل کا پلان کرتے ہیں مجھے تم سے کچھ اہم باتیں بھی " کرنی ہیں --" شہریار عروہ کو سچائی بتانے کا فیصلہ کر چکا تھا

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں ---" وہ اداس ہو گئی "

کم لنچ پر آفس آجاؤ میں ویٹ کرونگا -" شہریار نے فون رکھا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا "

گاڑی پارک کر کے وہ اپنی چابی سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تو حسب معمول سویرا کچن میں مصروف تھی اس نے اپنا بریف کیس اور چابیاں مخصوص جگہ پر رکھیں اور سویرا کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا

سویرا پر سوچ نظروں سے شہریار کو جاتے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر چولہے کی طرف متوجہ ہو گئی کچھ دیر بعد جھنجھلاتے ہوئے اس نے چائے کی کیتلی نکالی اور چائے بنانے لگی

چائے ایک کپ میں نکال کر سلیقہ سے چھوٹی ٹرے میں رکھی ساتھ ہی کیبنٹ سے سر درد کی گولی نکالی اور شہریار کے کمرے کی جانب بڑھی

شہریار ابھی فریش ہو کر نکلا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی

" یس کم ان ---"

سویرا نظریں جھکائے ہچکچاتے ہوئے اندر داخل ہوئی

" یہ آپ کیلئے چائے اور ٹیبلٹ ---"

رکھ دو -- " شہریار نے میز کی جانب اشارہ کیا ویسے بھی اس وقت اسے اس کی اشد " ضرورت تھی

سویرا ٹرے میز پر رکھ کر جانے کیلئے مڑی

سنو لڑکی ---" اس نے جاتی ہوئی سویرا کو پکارا "

"---- جی"

آج نو بجے تک میرا ایک اہم دوست گھر آرہا ہے تم اپنے کمرے میں رہنا باہر نکلنے یا "
"--- سامنے آنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے انڈر اسٹینڈ

جی ---"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئی"

چائے پی کر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد وہ کمرے سے نکلا بھوک سے اس کا برا حال تھا اس نے صبح سے سوائے کافی اور چائے کے کچھ بھی نہیں کھایا تھا وہ اپنی پیشانی مسلتا ہوا کچن میں داخل ہوا کچھ دیر میں جونس بھی آنے والا تھا اس کا ارادہ چائنیز آرڈر کرنے کا تھا سامنے ہی سویرا کچھ پکانے میں مصروف تھی

"--- سنو لڑکی !! کچھ اسنیک وغیرہ ہیں تو دو"

" ? میں نے سنگاپورین رائس بنائیں ہیں آپ کو نکال دوں "

جتنا کہا ہے اتنا کرو ڈنر میں اپنے دوست کے ساتھ کرونگا کچھ اسنیک دے سکتی " ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ دماغ مت کھاؤ ---" وہ برہمی سے بولا

سویرا نے جلدی جلدی سے ڈھونڈ کر بیسن نکالا اور پکوڑے بنانے کی تیاری کرنے لگی

پندرہ منٹ میں گرما گرم پکوڑے تیار تھے انہیں پلیٹ میں نکال کر کیچپ ساتھ رکھ کر --- وہ لاونج میں بیٹھے شہریار کے پاس آئی

سنئیے !! یہ پکوڑے ---" اس نے پلیٹ آگے بڑھائی "

ابھی شہریار نے پلیٹ تھامی ہی تھی کہ دروازے کی اطلاعی گھنٹی بجی

اندر جاؤ اور باہر آنے کی ضرورت نہیں ہے ---" وہ پلیٹ رکھ کر اسے ہدایت دیتا ہوا " اٹھ کھڑا ہوا

سویرا خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

****

شہریار اور جونس بہت دیر سے بزنس کے امور پر بات چیت کررہے تھے اسی دوران ڈیلوری بوائے ان کا آرڈر لیکر آچکا تھا شہریار پیکٹس سنبھال کر ٹپ دیکر اندر کچن کی جانب بڑھا وہ ابھی لفافے سے کھانا نکال ہی رہا تھا کہ جونس بھی بڑی بے تکلفی سے کچن میں چلا آیا

کم سن مین مل کر فوڈ سرو کر لیتے ہیں ---" وہ شہریار کے ہاتھ سے پیکٹ لیتے " ہوئے بولا

ہمم نائس !! کیا تم نے کچھ کک بھی کیا ہے بہت زبردست خوشبو آرہی ہے --" "
جونس نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا

اس سے پہلے شہریار اسے کچھ جواب دیتا مین دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ساتھ ہی ساتھ پینسل ہیل کی ٹک ٹک نزدیک آرہی تھی منٹوں میں بلیک اسکرٹ پر پنک ٹاپ پہنے اپنے گھنگھریالے بالوں کی اونچی پونی بنائے عروہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی

ہیلو بوائز ---" اس نے خوشدلی سے ان دونوں کو مخاطب کیا "

عروہ بے بی واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز !! شہریار نے تو مجھے نہیں بتایا کہ تم بھی ہمیں " جوائن کررہی ہو ؟؟ " جونسن نے آگے بڑھ کر اس سے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا
شیری کو بھی پتا نہیں تھا بس میرا دل چاہا اور میں آگئی ---" وہ نزاکت سے کہتی " ہوئی اس طویل کچن میں موجود ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی

عروہ اب آ ہی گئی ہو تو ٹیبل سیٹ کر کے کھانا سرو کرو ۔۔" شہریار نے اسے بیٹھتے " دیکھ کر ٹوکا

کم آن شیری وہ تمہاری میڈ !! اوپس سوری وہ کزن سسٹر کدھر ہے اسے بلاؤ فری " میں رہ رہی ہے کچھ کام تو کرے ۔۔۔۔" عروہ نے نخوت سے کہا

اس سے پہلے شہریار کچھ کہتا عروہ نے سویرا کو آوازیں لگانا شروع کردی

"!!! سویرا "

"۔۔۔ لڑکی کدھر ہو باہر آؤ "

شہریار یہ جواب کیوں نہیں دے رہی ؟؟ " عروہ نے تنک کر پوچھا"

شہریار خاموشی سے اٹھا اور سویرا کے کمرے کی طرف گیا دروازہ ناب گھما کر کھولا سامنے ہی سویرا اپنی کتابوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ایک مدھم سی مسکان تھی

سنو لڑکی !! کیا تمہیں آواز سنائی نہیں دی بہری ہو گیا ؟؟ ''وہ اس کے چہرے سے '' نظریں ہٹاتے ہوئے بولا

وہ اپ نے منع کیا تھا باہر مت آنا ----'' وہ بوکھلائی ''

امید ہے تمہیں گھر آئے مہمانوں کو ویلکم کہنے کے خاطر داری کرنے کے کچھ مینرز '' تو آتے ہونگے چلو باہر آؤ اور سب سے ملکر ڈنر سرو کرو ---'' وہ تیزی سے کہہ کر باہر نکل گیا

سویرا نے جلدی سے اپنا دوپٹہ درست کیا اور پیروں میں سلیپرز پہنتی ہوئی باہر نکل کر لیونگ روم کی جانب بڑھی

---- عروہ جونس کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی جب سویرا اندر داخل ہوئی

اسلام علیکم ----" اس نے دھیرے سے سلام کیا"

شہریار یہ کون ہیں تعارف تو کروا دوں ---"جونس نے سویرا کو دیکھتے ہوئے پوچھا"

یہ دو صدی پرانا موڈل شہریار کی کزن سسٹر ہے !!! " عروہ نے مزاق اڑاتے ہوئے " کہا

سنو لڑکی تم کچن میں جاؤ اور جا کر ڈنر ٹیبل سیٹ کرو ---" عروہ تحکم بھرے انداز " میں بولی

سویرا ،خود کو مرکز نگاہ بنے دیکھ کر گھبرا گئی تھی اس نے شہریار کی طرف دیکھا جو لاتعلقی سے بیٹھا ہوا تھا اور چپ چاپ پلٹ کر کچن کی جانب چلی گئی

عروہ تمہیں ایسے نہیں بولنا چاہیئے تھا اب اٹھو اور اس کی مدد کرو ---" جونس نے " اسے ٹوکا

-- عروہ نے اسے گھورا اور شہریار کی طرف متوجہ ہو گئی

شیری لگتا ہے اے سی کولنگ نہیں کررہا ہے ذرا چیک تو کرو مجھے گھٹن ہو رہی ہے " ---" وہ بے تکلفی سے اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولی

شہریار اور عروہ کو تاسف سے دیکھتے ہوئے جونس کچن میں آیا جہاں سویرا سارا کھانا گرم -- کر کر کے برتنوں میں ڈش آؤٹ کررہی تھی

ہیلو لٹل گرل ، کیا کررہی ہو ؟ " وہ ڈشز اٹھا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا"

آپ !!! " سویرا اسے کچن میں دیکھ کر حیران رہ گئی "

میں جونس ہوں تمہارے کزن براد کا دوست تو اس رشتے سے میں بھی تمہارا براد ہوا ----" وہ پاس آکر مسکراتے ہوئے بولا

وہ وہ میرے بھائی نہیں ہیں ----" سویرا نے بمشکل جواب دیا"

اچھا پر میں تو ہوں پتا ہے میری چھوٹی سسٹر بالکل تمہارے جیسی تھی چپ چاپ گم سم سی تھی ---" جونس ازابیلا کو یاد کرتے ہوئے بولا "

آپ کی سسٹر کدھر ہیں ؟؟ " سویرا نے پوچھا"

شریر لڑکی مجھے باتوں میں لگا دیا چلو جلدی جلدی ڈنر سرو کرتے ہیں ---" جونس نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری "

شہریار جو بیسمنٹ سے عروہ کے ساتھ سینٹرل ائیر کنڈیشن چیک کر کے آیا تھا یہ منظر اس کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہا اس کے چہرے پر ناگواری اتر آئی

جونس تم مہمان ہو کچن سے نکلو۔۔۔" وہ اسے ٹوک گیا"

****

وہ سب میز کے گرد بیٹھ چکے تھے بھاپ اڑاتی ڈشز سامنے رکھی ہوئی تھیں سویرا نے بازاری کھانے کے ساتھ ساتھ گھر کے پکے سنگاپورین رائس اور چکن چلی بھی سرو کر دی تھی اب وہ پانی کا جگ رکھ کر واپس جانے ہی لگی تھی کہ جونس نے اسے ٹوکا

"۔۔ سوئیٹ گرل !! تم کدھر جا رہی ہو ؟ ڈنر تو ساتھ کر لو"

سویرا جسٹ سٹ ڈاؤن ۔۔۔"شہریار نے ناگواری دباتے ہوئے کہا"

وہ چپ چاپ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی

شیری نیکسٹ ویک ہماری انگیجمنٹ پارٹی رکھ لو میں نے تو ممی ڈیڈی کو بھی بتا دیا ہے"
---"

عروہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

کیوں جونس تم کیا کہتے ہو ؟؟ " عروہ نے جونس کو گھسیٹا"

ویل !! تم دونوں اتنے عرصے سے ڈیٹ کررہے ہو اچھا ہے لیگلی انگیج ہو جاؤ ---" "
جونس کوک کا سپ لیتے ہوئے بولا

بولو شیری !! فرائیڈے منگنی کر لیتے ہیں اور نیکسٹ ماہ میں شادی !! " عروہ کا لہجہ "
کھنک رہا تھا

سویرا نے بڑے حوصلے سے اپنی پلیٹ کھسکائی اور معذرت کرتے ہوئے بنا رکے کمرے سے باہر نکل گئی ۔۔ شہریار کی پر تفکر نظروں نے اس کا دور تک تعاقب کیا تھا

ایک پرتکلف ڈنر کے بعد جونس نے جانے کی اجازت لی

فرینڈز مجھے صبح ایک اہم میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اس لیئے اب اجازت ۔۔۔" وہ شہریار" سے مصافحہ کر کے عروہ کو بائے بائے کہتا چلا گیا

شیری میرے خیال سے میں بھی اب چلوں نیکسٹ ویک انگیجمنٹ کرنی ہے بہت " کام ہونگے صبح سے ہی شروع کرونگی یو نو یہ اس سال کی سب سے بڑی پارٹی ہو گی ۔۔۔" عروہ کی نظروں میں چمک تھی

"۔۔۔۔ عروہ بیٹھو مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے "

شہریار اسے سب کچھ بتانے کا فیصلہ کر چکا تھا

عروہ اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بیٹھ گئی

تمہیں مجھ پر ٹرسٹ ہے ؟؟" شہریار نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا"

"--- ہاں ٹرسٹ ہے بہت ہے جبھی تو اتنے سالوں سے تمہارے پیچھے ہوں"

شہریار نے اس کو بغور دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنے اور سویرا کے رشتے کی حقیقت بتانی شروع کی عروہ کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا وہ یہ سب کچھ سن کر ایک شاک میں آگئی تھی

"---مجھے اندازہ ہے کہ تمہیں یہ سب جان کر بہت دکھ پہنچا ہے"

دکھ ----" عروہ نے اس کی بات کاٹی"

شیری تم نے میرا مان توڑا ہے میری انا کو ٹھیس لگائی ہے ---" وہ برائے ہوئے " لہجہ میں بولی

" ۔ لیکن میرے نزدیک اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے "

جو بھی ہوں مسٹر شہریار تم اس سو کالڈ رشتے کو رکھو یا نا رکھو لیکن میں کبھی بھی "
"---۔ سیکنڈ وائف بننا پسند نہیں کرونگی

عروہ نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا

"--۔ تم اپ سیٹ ہو رکو میں گھر چھوڑ دیتا ہوں "

"---۔ ؟؟ چھوڑ تو تم نے دیا ہے شیری "

"--۔ فار گاڈ سیک عروہ !! کچھ نہیں ہوا ہے "

میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے جس دن اس دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی زندگی " سے نکال دو گئے میں تب کچھ سوچوں گئی ----" وہ دو ٹوک انداز میں کہتی ہوئی دروازہ پار کر گئی

شہریار نے دروازہ لاک کیا اس کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھیں وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا ابھی بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کہ اس کی نظر اینا سے منگوائے گئے لیب ٹاپ پر پڑی اس نے کچھ سوچتے ہوئے لیب ٹاپ اٹھایا اور سویرا کے کمرے کی طرف بڑھا

****

اسے پتا تھا کہ شہریار اس کا نہیں ہے مگر پھر بھی دکھ کی انتہائی حدود کو چھوتے ہوئے وہ عروہ سے شہریار کی منگنی اور شادی کا ذکر سن رہی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا

جیسے زمانوں کی تھکن اس کے وجود میں بسیرا کر رہی ہے بڑی مشکل سے اس نے خود کو سنبھالا اور ایکسکیوز کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی

---- قالین پر بیٹھ کر بستر پر سر رکھ کر وہ اپنی ناقدری پر آنسو بہا رہی تھی

پھپھو آپ ٹھیک کہتی ہیں میں ہوں ہی منحوس مجھے کوئی رشتہ راس نہیں آتا ----" "

وہ خود ترسی کی انتہا پر تھی نا جانے کتنی دیر بعد وہ اٹھی اب وہ فیصلہ کر چکی تھی مزید

---- آنسو نہیں بہانے بس اب یہاں سے جانا تھا یہ لوگ یہ رشتے اس کے نہیں تھے

وہ مجھ دھو کر واپس آئی ہی تھی کہ شہریار کمرے میں داخل ہوا

یہ تمہارا لیب ٹاپ آئندہ میں تمہیں ادھر ادھر کسی کے ساتھ نا دیکھوں ----" وہ "

ایک جدید لیب ٹاپ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

سویرا نے چپ چاپ لیپ ٹاپ لے لیا ویسے ہی وہ اس کے گھر میں رہ رہی تھی وہ اسے پاکستان سے لیکر آیا تھا پڑھنے کی اجازت دی تھی تو اتنے احسانات کے بعد اب کیا نخرہ دکھاتی ---

تم روئی ہو ؟ مگر کیوں ؟؟ میں بہت پہلے یہ واضح کر چکا تھا کہ یہ زبردستی کا رشتہ " صرف عارضی ہے پھر تم ایسا ری ایکشن کیوں دے رہی ہو ؟؟ " وہ اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے تپ اٹھا

"--- آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں تو بس وہ صابن آنکھ میں چلا گیا تھا "

سنو --- عروہ کے بارے میں ابھی شاہ بی بی یا کسی سے بھی کوئی ذکر کرنے کی " ضرورت نہیں ہے تم سیٹ ہو جاؤ پھر میں دیکھوں گا ---" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا واپس پلٹ گیا

****

سویرا ، شہریار کی منکوحہ ہے ---" اس انکشاف نے اسے جڑ سے اکھاڑ دیا تھا اس کے _ --- اندر آگ بھڑک رہی تھی

تین دن سے وہ اپنے کمرے میں بند تھی شہریار سے سچائی جاننے کے بعد اس کا ذہن ماؤف ہو گیا تھا آج تک وہ محبتوں اور چاہتوں کے درمیان گھری رہی تھی ہر خواہش کا پورا ہونا خوشیاں بھی پانا جیسے اس کا حق تھا لیکن اب زندگی کی اس سب سے بڑی بازی پر سویرا نام کی دراڑ سامنے آکھڑی ہوئی تھی اس کا دل چاہا کہ کہیں سے جادو کی چھڑی --- مل جائے اور وہ سویرا کو شہریار کی زندگی سے غائب کر دے

کاش تم میرے اور شہریار کے بیچ میں نا آئی ہوں کاش شہریار کے نام کے ساتھ پہلا " اور آخری نام صرف اور صرف میرا جڑتا کاش کاش کاش ---" ایسے کئی کاش اس کے دماغ میں ادھم مچا رہے تھے اپنی سوچوں سے فرار حاصل کرنے کے لیئے اس نے -- گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گئی

کافی دیر تک غائب دماغی سے گاڑی چلانے کے بعد اسے ہوش آیا تو وہ شہریار کے آفس کے باہر تھی ایک گہرا سانس لیکر وہ گاڑی کو ریورس کرنے ہی لگی تھی کہ سامنے بلند شیشے کی عمارت کا دروازہ دربان نے کھولا اور شہریار کی سیکریٹری اینا باہر نکلتی نظر آئی --

عروہ تیزی سے گاڑی پارکنگ کی طرف بڑھتی اینا کے پاس لے گئی گاڑی کا شیشہ اتارا

"ہے اینا ہاؤ آر یو ---"

اینا جو اپنی گاڑی کے پاس جا رہی تھی عروہ کو دیکھ کر چونک گئی

"فائن میم ---" اس نے جواب دیا

"اینا مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے میرے ساتھ آؤ --"

"---!! بٹ میم "

اگر مگر کچھ نہیں آؤ گاڑی میں بیٹھو کافی پینے کے بعد تمہیں واپس ادھر چھوڑ دونگی "
---" عروہ قطعی لہجہ میں بولی

اینا خاموشی سے دروازہ کھول کر بیٹھ گئی آفس کے سامنے ہی کافی شاپ تھی عروہ ، اینا کو لیکر اندر داخل ہوئی دو کافی کا آرڈر دے کر وہ دونوں اپنی اپنی کافی تھامتے ہوئے کونے پر واقع میز بیٹھ گئیں

"-- اینا "

"--- یس عروہ میم "

شہریار بتا رہا تھا اس کی کزن سویرا کا ایڈمشن شلپنگ اور دیگر سارے معاملات تم "
" ؟؟ ہینڈل کررہی ہوں

یس میم سر نے ڈیوٹی لگائی تھی اور وہ مس سویرا بہت انوسینٹ ہیں اس لیئے ان "
"--- کی ہیلپ کر دیتی ہوں

اچھی بات ہے ویسے وہ کس اسکول میں ایڈمٹ ہوئی ہے ؟؟" عروہ نے کافی کا "
سپ لیتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا

اسکول ؟؟" اینا نے حیرت سے عروہ کو دیکھا "

"--- نو میم ، مس سویرا سکول میں نہیں کوئین میری یونیورسٹی میں ایڈمٹ ہوئی ہیں "

واٹ !!" عروہ کو پھندا سا لگ گیا "

آر یو اوکے میم !! " اینا نے جلدی سے ٹشو پیپر اس کی طرف بڑھایا "

او یس آئی ایم فائن !!" عروہ نے نیپکن سے منھ صاف کیا "

کس ڈپارٹمنٹ میں پڑھتی ہے وہ لڑکی ؟؟؟ " عروہ نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے " پوچھا

میڈیکل سائنس فرسٹ سمسٹر میں ہیں سویرا میم ---" اینا نے سادگی سے جواب دیا "

دو تین ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اس نے اینا کو ڈراپ کیا اور سیدھی اپنے گھر روانہ ہو گئی ---

وہ لب بھینچے آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے خوبصورت وجود کو دیکھ رہی تھی سویرا اگر میڈیکل میں تھی تو وہ بھی اس سے کم ہر گز نہیں تھی اسے محفل پر چھا جانے کا ہنر آتا تھا تو سویرا ایک دبو سی دیسی لڑکی تھی لیکن نا جانے کیوں اس وقت سویرا اسے اپنے

سے ایک قدم آگے نظر آرہی تھی اس کے اندر حسد کا انبار کھڑا ہو رہا تھا وہ سویرا سے سخت متنفر اور بیزار تھی سویرا کا وجود اسے کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا وہ اس کانٹے کو اپنی راہ سے نکال دینا چاہتی تھی اسے سزا دینا چاہتی تھی اس کے سارے خواب توڑ کر اسے شہریار کی نظروں سے گرا دینا چاہتی تھی ---

"سویرا تمہیں میری اور شہریار کی زندگی سے کہیں دور بہت دور جانا ہوگا---" وہ بڑبڑائی ۔

****

دس دن پورے دس دن سے وہ خود سے لڑ رہی تھی پر شہریار کو چھوڑ دینا اس کے بس میں نہیں تھا وہ آج سویرا سے ملنے یونیورسٹی آئی تھی وہ میڈیسن ڈپارٹمنٹ میں پہنچی ہی تھی کہ اسے سویرا سامنے سے چند لڑکیوں کے ساتھ آتی نظر آئی اس سے پہلے وہ سویرا کے پاس جاتی ایک چھ فٹ لمبا ہینڈسم سا آدمی سویرا کا راستہ روک چکا تھا ---

سمسٹر بہت تیزی سے گزر رہا تھا سویرا کی پوری توجہ پڑھائی کی طرف تھی ، بریڈلی کی وجہ سے اس کی کلاس میں کچھ انڈین اور گوری لڑکیوں سے بھی دوستی ہو گئی تھی ابھی بھی وہ اپنی فرینڈز ایشا اور جولی کے ساتھ لائبریری کی طرف جا رہی تھی جب ڈاکٹر اینڈریو --- ان کے سامنے آگئے

ہیلو ایوری باڈی ، کدھر جا رہے ہیں آپ ---" وہ بات ان سب سے کررہا تھا پر " دیکھ سویرا کو رہا تھا

سر لائبریری تک جا رہے ہیں ---"جولی نے جواب دیا"

ڈاکٹر اینڈریو پوری یونیورسٹی میں ڈیشنگ اینگری ہیرو کے نام سے مشہور تھے اگلے سمسٹر میں اناٹومی کی کلاس انہوں نے ہی لینی تھی ان کی پرسنیلٹی جہاں اسٹوڈنٹس کو متاثر کرتی تھی وہی ان کے لیئے دیئے انداز کی وجہ سے اکثر اسٹوڈنٹس ان کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے لیکن جب سے ڈاکٹر اینڈریو نے سویرا کو اپنے ڈپارٹمنٹ میں دیکھا

تھا وہ اکثر اس کی راہ میں کھڑے ملتے تھے سویرا ہمیشہ انہیں نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتی تھی -

آپ لوگ چلیں اور مس سویرا تھوڑی دیر میں آپ کو جوائن کرتی ہیں ---" وہ سویرا " کو دیکھتے ہوئے بولا

ایشا اور جولی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کن اکھیوں سے سویرا کے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھتی ہوئی آگے چلی گئیں

سویرا نے ہمت مجتمع کر کے آگے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اس کی نازک کلائی پر اینڈریو نے سختی سے گرفت کی

میں نے ابھی کیا کہا ؟؟ مجھے تم سے بات کرنی ہے بس دو منٹ لونگا ---" اس " نے نرمی سے کہتے اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت سے آزاد کی

سنو سویٹ ہارٹ آج میرا برتھ ڈے ہے جسے میں تمہارے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتا" ہوں شام میں تیار رہنا میں تمہیں تمہارے گھر سے پک کر لونگا ---"وہ بولتے بولتے رکا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو ؟؟ تمہارے سو کالڈ ہسبنڈ کے ایڈرس کو میں اچھی طرح سے " "---- جانتا ہوں سو بی ریڈی آن ٹائم ہنی

آپ ایسا نہیں کرسکتے ہیں میں آپ کی ٹیچرز کونسل میں شکایت کرونگی ---" سویرا " ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے بولی

لیٹ سی بے بی ---" وہ بڑے اطمینان سے اس کا سکون غارت کرتا ہوا مسکرا رہا " تھا

سویرا نے نفرت آمیز نظروں سے اسے دیکھا اور تیزی تیز قدم اٹھاتی ہوئی لائبریری کی طرف چلی گئی ---

****

عروہ ستون کی آڑ سے یہ سارا تماشہ دیکھ رہی تھی سویرا کے جاتے ہی وہ ستون کے پیچھے سے باہر نکلی ابھی اس نے ڈاکٹر کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ ایک اسٹوڈنٹ بھاگتے ہوئے آیا

"--- ڈاکٹر اینڈریو !! لیب میں آپ کو بلا رہے ہیں "

ڈاکٹر اینڈریو " عروہ بڑبڑائی اس کی آنکھوں میں ایک مخصوص چمک تھی وہ تیزی سے " پلٹ کر اپنی گاڑی میں جاکر بیٹھ گئی چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے اپنا سیل فون

نکالا اور فیس بک لاگ ان کی اب وہ ڈاکٹر اینڈریو کو ڈھونڈ رہی تھی کچھ دیر میں ہی ڈاکٹر اینڈریو کا پروفائل اس کی نظروں کے سامنے تھا

Dr .Professor Andrew Smith

Queen Mary University of London (QMUL)

Email - Dr Andrew_89@hotmail.com

contact # 004456743892

--- وہ اپنا مائنڈ بنا چکی تھی اب اسے بہت احتیاط سے اپنی چال چلنی تھی

اب اس کا رخ شہریار کے آفس کی طرف تھا جو بھی تھا وہ کسی بھی قیمت پر اپنے شیری کی زندگی سے یہ سویرا نام کا کانٹا نکال کر پھینک دینا چاہتی تھی تیز رفتاری سے گاڑی دوڑاتے وہ شہریار کے آفس پہنچی تیزی سے لفٹ کے ذریعے چوتھے فلور پر پہنچی

گڈ مارننگ عروہ میم ---" اینا نے کھڑے ہو کر اسے وش کیا"

" ؟؟ مس اینا !! شیری کدھر ہے "

"--- میم سر اپنے روم میں ہیں "

اوکے --" وہ سر ہلاتی ہوئی اینا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتی ہوئی شیری کے کیبن میں "
-- داخل ہو گئی

ہیلو شیری ---" اس نے تھکی تھکی آواز میں اسے پکارا آج وہ پورے دس دن بعد "
اسے دیکھ رہی تھی

شہریار نے فائل بند کر کے سر اٹھا کر عروہ کو دیکھا جب سے سویرا اس کے ساتھ لندن آئی تھی وہ عروہ کو وقت نہیں دے پا رہا تھا ،تو ساتھ ہی ساتھ سویرا کو بھی نہ معلوم کس جذبے کے تحت نظر انداز کررہا تھا - دوسری جانب سویرا کا انداز بھی اس کے

لیئے بیگانہ ہوتا تھا جیسے شہریار کا اس پر توجہ دینا یا نہ دینا اس کیلیئے کوئی معنی نہ رکھتا ہو شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے اکھڑتا چلا جا رہا تھا وہ جسے ہر مقام پر سراہا گیا ہو جس کی وجاہت پر ایک زمانہ فدا ہو اسے اس کی ہی منکوحہ نظر انداز کرے یہ اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا حالانکہ وہ یہی چاہتا تھا لیکن ---

" ہیلو شیری ابھی تک ناراض ہو ---" وہ بجھے ہوئے انداز میں بولتی ہوئی اس کے نزدیک آئی اور سیدھی اس کے کندھے سے لگ گئی

عروہ نے ڈینم کی گھٹنوں تک کی کیپری اور سلیو لیس آسمانی رنگ کی ٹاپ پہنی ہوئی تھی اپنے گھنگھریالے بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ کسی کا بھی ایمان بآسانی ڈانواڈول کر سکتی تھی ---

" عروہ دور ہٹو ---" شہریار نے ناگواری سے اسے خود سے الگ کیا اور کرسی گھسیٹ کر کھڑا ہو گیا

یعنی تم ابھی تک مجھ سے خفا ہو ۔۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لائی "

عروہ ۔۔۔ میں نے تمہیں کبھی بھی اپنے ساتھ بندھے رہنے پر مجبور نہیں کیا تھا اگر " میں فئیر نہیں ہوتا تو تمہیں ہرگز بھی اپنے اور سویرا کے رشتے کی حقیقت نہیں بتاتا لیکن تمہارا شک ، تمہارا بار بار جھگڑنا ہمارے رشتے کیلئے ٹھیک نہیں ہے اس لیئے بہتر ہے تم "۔۔۔ ایک بار اچھی طرح سے سوچ لو

شیری اب بس کرو !! مجھے اور کتنا شرمندہ کرو گئے ؟؟ یہ بھی تو دیکھو وہ خبر میرے " لیئے کتنی شاکنگ تھی اوپر سے تم نے کہا کہ ایک سال پورے ایک سال اس لڑکی نے تمہارے گھر میں رہنا ہے تو شیری میرا دماغ گھوم گیا تھا ۔۔۔" وہ دھیرے سے اپنی صفائی دیتے ہوئے اس کے پاس آئی اور بڑی بے تکلفی سے اپنے عریاں بازوں اچک ۔۔ کر شہریار کے شانے پر رکھتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی

شہریار نے ایک نظر خود سے لگی عروہ کو دیکھا شادی سے پہلے ایسی حرکات اسے ہرگز پسند نہیں تھیں اس سے پہلے وہ اسے الگ کرتا یکایک اس کا سیل بج اٹھا اس نے نرمی سے عروہ کو خود سے الگ کیا اور سیل فون نکال کر کانوں سے لگایا

"---- اسلام علیکم شاہ بی بی

وعلیکم اسلام شاہو کیسے ہو بیٹا سویرا کیسی ہے کئی دن ہو گئے اس بات نہیں ہوئی " بہت یاد آرہی ہے ---" شاہ بی بی شفقت سے سلام کا جواب دیتی ہوئی بولیں

شاہ بی بی ابھی تو میں آفس میں ہوں میں گھر جا کر آپ کی بات کرواتا ہوں ---" " اس نے ادب سے جواب دیا

عروہ بڑے غور سے شہریار کو دیکھ رہی تھی جب فون بند کر کے اس نے اس کی خود پر جمی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی

" ؟؟ کیا ہوا ؟؟ کہاں گم ہو"

شیری تمہاری سو کالڈ بیوی کے پاس فون نہیں ہے کیا ؟؟ جو یہ سب ایرے " غیرے لوگ تمہیں ڈسٹرب کرتے ہیں ؟؟اب کیا تمہاری یہ اوقات رہ گئی ہے کہ تم اپنا فون اسے دیتے ہوں ؟؟ " وہ تیکھے لہجے میں بولی

نہیں اس کے پاس فون نہیں ہے اور عروہ تمیز سے بات کرو شاہ بی بی کیلیئے " میں کوئی لفظ برداشت نہیں کرونگا ----" شہریار نے اسے ٹوکا

مگر مجھے برداشت نہیں ہو رہا کہ وہ تمہاری کسی بھی چیز کو چھوئے ----" عروہ نے " بیچارگی سے اسے دیکھا

ایسا کرو تم یہ میرا فون اسے دے دو میں تو ویسے بھی نیا لینے ہی والی تھی ---" عروہ " نے اپنا قیمتی سیل فون شہریار کی طرف بڑھایا

شہریار نے عروہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے انٹرکام اٹھایا

مس اینا ، فوری طور پر ایک نیا سیل فون اریـنج کریں مس سویرا کیلیئے ----" اس " نے انٹرکام بند کیا

یہ کیا شیری تم اسے نیا فون دلوا رہے ہو ؟؟ میں دے تو رہی تھی ---" وہ ناگواری " سے بولی

اٹس اوکے ، عروہ میں نہیں چاہتا تم خواہ مخواہ اپنا فون کسی کو دو ---" وہ سامنے " رکھی فائل کھولتے ہوئے بولا

"یہ کیا شہریار پھر فائل کھول لی ذرا تھوڑا بہت خود کو آرام بھی دیا کرو یو نو اچھا کام کرنے کے لیے فریش ہونا ضروری ہوتا ہے اس لیئے یہ فائل بند کرو اور دیکھو تو باہر موسم کتنا رومینٹک ہو رہا ہے چلو لنچ پر چلتے ہیں پھر لانگ ڈرائیو ----" وہ بے تکلفی سے بولی

"عروہ میری ابھی دس منٹ میں ایک بہت اہم میٹنگ ہے تم یہ پروگرام ویک اینڈ پر رکھو اور لندن کا موسم تو ہمیشہ ہی ابر آلود رہتا ہے اس میں نئی بات کیا ہے ---" وہ کھڑے ہو کر اپنا کوٹ پہننے لگا

"ٹھیک ہے تم جاؤ میٹنگ میں ، میں ادھر ہی تمہارا ویٹ کرتی ہوں ---" وہ آرام سے بیٹھ گئی

****

اینا جلدی سے اپنی گاڑی پارک کر کے آفس کی طرف بھاگی اس کے ہاتھ میں ایک جدید فون کا باکس تھا وہ تیزی سے چلتے ہوئے اپنے باس شہریار کے آفس میں داخل ہوئی ---

سوری سر ٹریفک جام تھا دیر ہوگئی یہ لیجئے نیا فون --" وہ بولتے بولتے رکی سامنے عروہ " اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

اینا یہ فون مجھے دو میں شیری کو دے دونگی اور ہاں میں تھوڑا آرام کر رہی ہوں اس " لیئے کسی کو بھی اندر مت بھیجنا---" وہ اس کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے بولی

اس کی سبز آنکھیں فون کو دیکھ کر جگمگا رہی تھیں وہ سوچ چکی تھی کہ اب اس کا اگلا قدم کیا ہوگا اس نے ایک نظر اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر ڈالی اس کے پاس ٹھیک آدھا گھنٹہ تھا

اس نے تیزی سے فون کو آن کیا اس سے اپنے نمبر پر بیل دی پھر تیزی سے اپنے سیل فون پر نیا فیس بک اکاؤنٹ بنانے لگی ، سویرا کے فون نمبر پر اس نے سویرا ہی کے نام کا اکاؤنٹ بنایا ایک سیکنڈ کے اندر اندر ویریفیکیشن کوڈ سویرا کے موبائل پر آچکا تھا --

سویرا کے نام کا اکاؤنٹ بن چکا تھا اس نے بیک گراؤنڈ پک میں یونیورسٹی کی پک اپلوڈ کر کے ڈالی پھر ہنستے ہوئے ڈاکٹر اینڈریو کو سرچ کر کے فرینڈ ریکوئسٹ بھیج دی ---

اب وہ بڑے اطمینان سے شہریار کی ریوالونگ چیئر پر ٹیک لگا کر سویرا کا فون ہاتھ میں لیئے ڈاکٹر اینڈریو کی پروفائل سے فون نمبر دیکھتے ہوئے نمبر ملا رہی تھی ---

اینڈریو اسپیکنگ ----"تین بیلز کے بعد اینڈریو کی گھمبیر آواز اس کے کانوں سے " ٹکرائی

سرررر -----" وہ نہایت دھیمے ڈرے سہمے انداز میں بولی "

کون -----" اینڈریو نے حیرانی سے پوچھا "

وہ سر میں ----" وہ رکے رکے انداز میں بات کررہی تھی"

یس مس آگے بھی بولوں ----؟ " اینڈریو نے جھاڑا "

میں میں کیا بولوں !! " عروہ کو اب سویرا بننے میں مزا آرہا تھا "

" ؟؟ سب سے پہلے اپنا نام بتاؤ "

"--- سر میں سویرا فرسٹ ائیر میڈیسن "

واؤ آئی کانٹ بیلیو تم نے مجھے کال کی ہے ویسے تمہارا نام بھی تمہاری طرح بہت "
خوبصورت ہے ----" اینڈریو نے جھٹ سے کہا

"----- سر وہ میں "

دیکھو سویرا اگر تم آج شام میرے ساتھ جانے سے انکار کرنے کا سوچ رہی ہوں تو "
بھول جاؤ ، میں شام میں تمہیں پک کرنے آرہا ہوں ویسے بھی جب تمہارا وہ ہسبنڈ گرل
"--- ؟؟ فرینڈ رکھ سکتا ہے تو تم کیوں پیچھے رہوں

عروہ اینڈریو کی بات سن کر تیزی سے سیدھی ہوئی

آپ کو کیسے پتا ہے یہ سب ؟؟ " اس نے سوال کیا "

جب ہم کسی سے پیار کرتے ہیں تو اس کے اچھے برے کی سب خبر رکھتے ہیں اب "

"---- میں فون رکھتا ہوں شام کو ملتے ہیں میں آنے سے پہلے تمہیں کال کردونگا

نہیں نہیں پلیز ----آپ آج رہنے دیں میری پوزیشن سمجھیں وعدہ میں نیکسٹ ٹائم "

خود آپ سے ملونگی مجھے پہلے اپنے حالات ٹھیک کرلینے دیں اور پلیز مجھے اس نمبر پر

کبھی کال مت کیجئے گا میں آپ کو فیس بک ریکوئسٹ بھیج رہی ہوں میسنجر پر بات

کرینگے ---" عروہ نے جلدی سے کہہ کر فون رکھ دیا

اب وہ سویرا کے فون سے سارا کال لاگ اور ہسٹری ڈیلیٹ کررہی تھی جب دروازہ

کھول کر شہریار اندر داخل ہوا

---- عروہ نے جلدی سے فون میز پر رکھا

تم بور تو نہیں ہوئی ---؟" شہریار نے استفسار کیا "

"نہیں !! بلکل بھی نہیں ، میں تو یہ فون !!! ہاں یہ فون چیک کررہی تھی دیکھو یہ اینا بھی کتنی فضول خرچ ہے اتنا مہنگا پندرہ سو پاؤنڈ کا فون خرید لائی ہے ---"

"کم آن عروہ !! لیو دس چلو تمہیں لنچ کرواتا ہوں ----" وہ اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنا سامان سمیٹنے لگا

"نہیں شیری ابھی رہنے دو تم آرام سے اپنا کام کرو میں اب چلتی ہوں کل پرسوں کا کچھ پلان کرتے ہیں ---" وہ اسے جلدی سے منع کرتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"اوکے ایزیو وش ----" شہریار کندھے اچکاتے ہوئے بیٹھ گیا

****

وہ اسائمنٹ جمع کروانے کے چکر میں صبح سات بجے سے یونی ورسٹی آئی ہوئی تھی تھی اوپر سے سر اینڈریو سے ٹکراؤ ہوگیا تھا اب اس کا دل لائبریری جانے کا نہیں تھا تھا وہ وہ دبے قدموں سے چلتی ہوئی پارکنگ لاٹ کی طرف آ گئی جہاں ہاں ڈرائیور اس کا ویٹ کرتا تھا اسے شہریار کی سخت ہدایات تھی ---

گھر آکر اس نے لباس تبدیل کیا پھر کچن میں آگئی صبح سے اس نے ایک کپ چائے کے سوا کچھ بھی حلق میں نہیں انڈیلا تھا وہ کچن میں موجود ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اس کے سر میں شدت سے درد ہو رہا تھا اسے ڈاکٹر اینڈریو کا خوف سب سے زیادہ تھا -

اگر وہ واقعی گھر آگئے تو --- " وہ کانپ کر رہ گئی اور اپنا سر جھکا کر دونوں ہاتھوں " سے آہستہ آہستہ دبانے لگی کمزوری الگ غالب آرہی تھی وہ وہی ٹیبل پر سر رکھے نیم غنودگی میں ڈوب چکی تھی

شہریار گھر میں اپنے مخصوص انداز سے داخل ہوا چابی اور بریف کیس اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے اس کی نظر ٹیبل پر سر رکھ کر سوتی ہوئی سویرا پر پڑیں وہ خاموشی سے اسے اگنور کرتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ دو گھنٹے بعد فریش ہو کر آرام کر کے وہ باہر نکلا تو سویرا اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی

ذرا مینرز نہیں ہیں اس لڑکی کو !! یہ کوئی آرام کرنے کی جگہ ہے ؟؟ نانسینس "
---" وہ لب بھینچتے ہوئے اس کے پاس آیا

"--- سنو لڑکی !! اٹھو اپنے کمرے میں جاؤ"

لیکن سویرا ٹس سے مس نہیں ہوئی اس نے تنگ آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ لڑھک سی گئی اب اس کا متورم چہرا شہریار کی نظروں کے سامنے تھا سرخ ناک اور سوجے ہوئے پپوٹے اس کے رونے کی چغلی کھا رہے تھے صاف ستھرا

--- آنسوؤں سے دھلا پاک چہرہ بہت ہی دلکش اور پر کشش لگ رہا تھا

اٹھو ---" اس نے اسے ہلایا"

آہ پلیز نہیں ----" سویرا نیم غنودگی میں بڑبڑا رہی تھی اس کی بند پلکیں بھیگ رہی "
تھیں

چند منٹ شہریار وہی کھڑا اسے گھورتا رہا

سنو لڑکی !! ابھی کے ابھی اٹھو اور اپنے کمرے میں جاؤ ---" اب کے وہ بہت زور "
سے بولا

سویرا جو نیم بیہوشی میں شہریار کی آواز دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی پھر تیز آواز سن کر اس نے بمشکل آنکھیں کھول دی سامنے ہی شہریار کھڑا اسی کو گھور رہا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے ۔

کیا بات ہوئی ہے ؟؟ تم روئی کیوں ---؟؟ " شہریار نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا "

کچھ نہیں ، کچھ بھی تو نہیں ---" وہ جھرجھری لے کر رہ گئی"

شہریار پلٹ کر کچن کیبنٹ کی طرف گیا اور ایک سر درد کی گولی نکالی پھر فرج سے دودھ نکال کر گلاس میں ڈال کر سویرا کی طرف بڑھایا

یہ ٹیبلٹ لو اور کچھ کھا پی کر آرام کرو ---" وہ کہتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا"

انہیں کیسے پتہ چلا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے ----" وہ حیرانی سے شہریار کو " جاتا دیکھ رہی تھی

شہریار کے پچھلے رویے کو دیکھتے ہوئے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں کہیں بھی نہیں ہے اسے دیکھتے ہی شہریار کا موڈ بگڑ جاتا تھا وہ بس اسے مجبوراً ہی --- برداشت کر رہا تھا جس کا اظہار وہ کئی بار برملا کرچکا تھا

****

رخسار کچن میں شام کی چائے کا اہتمام کروا رہی تھیں جب فرزانہ اندر داخل ہوئیں

اسلام علیکم پھپھو ---" رخسار نے دھیمی آواز میں سلام کیا"

ماں کہاں ہے تمہاری ؟ پوری حویلی چھان ماری ہے ---" وہ غصہ سے بولیں "

اماں تو دوپہر سے بابا سائیں کو لیکر اسپتال چیک اپ کروانے گئی ہیں بس اب " آنے والی ہونگی ---"رخسار ٹرے میں برتن سیٹ کرتے ہوئے بولی

آ لینے دو آج انہیں میں نے بھی کھل کر بات کرنی ہے ۔میں شاہ بی بی کے پاس " جارہی ہوں تمہاری ماں آئے تو اسے بھی ادھر ہی بھیج دینا --" وہ نخوت سے کہتی ہوئی باہر نکل گئی

تھوڑی ہی دیر میں زاہدہ بیگم سلیم صاحب کو لے کر آچکی تھیں رخسار نے انہیں فرزانہ پھپھو کا پیغام دیا وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے شاہ بی بی کے کمرے کی طرف چل دیں -

اسلام علیکم ---" انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی اجتماعی سلام کیا "

وعلیکم السلام ،تم کب آئی زاہدہ ؟ اور ڈاکٹر نے کیا کہا ----؟ " شاہ بی بی نے " پوچھا

جی بس ابھی ہی آئی ہوں ڈاکٹر کہتا ہے یہ پہلے سے بہتر ہیں اور اس نے آج نسخہ " بھی بدلا ہے -- " وہ تفصیل سے بتاتی ہوئی بولیں

میں بہت دیر سے تمہارا انتظار کر رہی تھی اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ میری تم سے ایسی " کیا دشمنی تھی جو تم نے میرے شاہو کو اس چڑیل کے ساتھ ایسا بھیجا ہے کہ وہ پلٹ

کر ہمیں یاد بھی نہیں کرتا وہ جب پیدا ہوا تو تم بیمار تھیں ساری زندگی اسے اپنے سینے سے لگا کر رکھا ان ہاتھوں سے اس کی پرورش کی اور بدلے میں کیا ملا ؟؟ اس کی شادی آپ سب نے میرے بھائی کی قاتل سے کروا دی اور اب وہ لڑکی اسے ہم سب سے دور کررہی ہے ---"

" خدا کا خوف کرو ، فرزانہ کیسی باتیں کررہی ہوں ؟؟ سویرا معصوم کا اپنے باپ کی موت سے کیا تعلق ؟؟ آئندہ ایسے بنا سوچے سمجھے مت بولنا "شاہ بی بی نے تنبیہہ کی

" شاہ بی بی میں کہے دیتی ہوں اس منحوس سویرا کی چالاکیاں میں اچھی طرح سے جانتی ہوں دیکھنا وہ میرے شاہو کو بھی کھا جائیگی بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں لندن جا رہی ہوں --"

" شرم کرو فرزانہ ، تم ایک معصوم مظلوم بچی پر تہمت لگا رہی ہو ، مت بھولوں وہ تمہاری سگی بھتیجی ہے ---" زاہدہ بیگم نے تڑپ کر کہا

میں نے منشی محمد یوسف کو اپنے کاغذات دے دیئے ہیں اور اللہ نے چاہا تو اس ماہ " کے آخر میں ،میں ولایت چلی جاؤنگی ۔" وہ سب کو حیران پریشان چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی۔

****

صبح چھ بجے وہ سو کر اٹھا جاگنگ کیلیئے ٹریک سوٹ پہن کر کمرے سے باہر نکلا تو سویرا سامنے ہی ڈائننگ ٹیبل پر بالکل اسی جگہ اسی انداز سے بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا ۔۔۔

آر یو میڈ ؟؟ تم رات بھر یہیں بیٹھی رہی ہو ؟؟..." وہ ٹھیک ٹھاک تپا تھا "

سویرا مندی مندی آنکھوں سے غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کچھ دیر اس کی غائب دماغی کو نوٹ کرتا رہا

اٹھو !! جاؤ جا کر منہ ہاتھ دھو کر آؤں ----" اس نے آرڈر دیا "

--- وہ فریش ہو کر واپس آئی تو وہ سامنے ٹیبل پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا

جلدی سے کافی بناؤ ----" وہ سلائس پر مکھن لگاتے ہوئے نارمل انداز میں بولا "

سویرا خاموشی سے کچن میں چلی گئی اس کو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بھیانک رات آکر گزر چکی ہے اور وہ ڈاکٹر اینڈریو گھر تک نہیں پہنچا لیکن کیا قیامت واقعی ٹل چکی ہے ؟؟ سوچیں تھی کہ آئی چلی جا رہی تھی ، وہ کافی مگ میں انڈیل کر شہریار کے پاس آئی

لگتا ہے آج تمہارا اسکول جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ----" وہ اس کے ویران "
سے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولا

" !!! میں وہ بس "

تم نے شاید کل سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے لو یہ دودھ لو اور آج گھر پر ریسٹ کرو "
خواہ مخواہ بیمار ہو گئی تو مجھے ہی بھگتنا پڑے گا ---" اس نے کافی کا خالی مگ اٹھایا
اور کچن میں چلا گیا

****

شہریار کے آفس جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی اس کے اندر بالکل بھی یونیورسٹی
جا کر ڈاکٹر اینڈریو کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی وہ تھکے تھکے انداز میں بستر پر گر
گئی ---

زندگی پہلے بھی کبھی سہل نہیں رہی تھی لیکن پہلے اس کو حوصلہ دینے کیلئے شاہ بی بی اور رخسار ہوتی تھیں جو بڑے پیار سے اسے سمجھایا کرتی تھیں اس کی ڈھال بنا کرتی تھیں ---

رخسار آپی !!!" وہ سسک اٹھی "

اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں ڈاکٹر بننا اعلا تعلیم حاصل کرنا اس کا خواب تھا جسے شہریار پورا کررہا تھا لیکن ڈاکٹر اینڈریو کا یوں اس کی راہ میں آنا ، زبردستی حق جتانا ، اس نازک سے دل کی مالک لڑکی کو ڈرا رہا تھا ---

اللہ جی !! میری مدد کریں مجھے اس مشکل سے نکال دیں ----" وہ روتے روتے پتا " نہیں کب سو گئی تھی اور نہ جانے کتنی دیر تک سوتی رہی تھی جب اس کی آنکھ مسلسل مین ڈور کی لگاتار بیل بجنے سے کھلی ---

مسلسل بجتی بیل کی آواز سن کر وہ اٹھ بیٹھی دوپٹے جو درست کرتی ہوئی دروازے پر آئی کی ہول سے دیکھا تو سر پر سنن گلاسز ٹکائے اینا کھڑی تھی اس نے فوری دروازہ کھولا

کیسی ہو سویرا ۔۔۔ " اینا نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا "

ٹھیک ہوں ۔۔۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی "

چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ ، ڈاکٹر کے کلینک چلنا ہے ۔۔۔" وہ آرام سے صوفے پر " بیٹھتے ہوئے بولی

"۔۔۔ ۔ڈاکٹر !! مگر کیوں "

" مائی سوئیٹ فرینڈ ، مجھے باس نے بھیجا ہے کہ تمہارا چیک اپ کروانا ہے اس لیئے کوئی اگر مگر نہیں تمہارے پاس دس منٹ ہیں ہری اپ گرل ---" اینا نے جلدی مچائی

"--- پر مجھے کچھ نہیں ہوا ، سچی میں ٹھیک ہوں "

" تم ٹھیک ہوگئی پر باس ٹھیک نہیں ہیں میرے سارے کام آف کروا کر مجھے ادھر بھیجا ہے تاکہ تمہیں ڈاکٹر کے دکھا دوں انہیں بہت فکر ہے تمہاری ---" اینا شرارت سے بولی

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کمرے میں آئی

" ہاں میں اکیلی تو نہیں ہوں میرا سب سے مضبوط رشتہ تو میرے ساتھ ہے مجھے ان کو سب بتا دینا چاہیئے ---" وہ تیار ہوتے ہوئے سوچ رہی تھی

****

صبح کے وقت ایک گھنٹہ جاگنگ کرنا اس کی پرانی عادت تھی اس کے بعد پورا دن تو آفس ، بزنس میٹنگز میں ہی گزر جاتا تھا آج بھی وہ معمول کے مطابق جاگنگ کرنے کے لیے نکل رہا تھا جب اس کی نظر میز پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی سویرا پر پڑی تھی اپنے ارد گرد سے بے نیاز چہرے پر عجیب سا ڈر و خوف لیئے وہ اسے اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی اس نے زبردستی اسے اٹھا کر منہ ہاتھ دھونے بھیجا اس کے بعد وہ چاہتے ہوئے بھی باہر نہیں جاسکا وہ اسے دوبارہ دیکھنا چاہ رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ دھلے منہ کے ساتھ سر پر دوپٹہ اوڑھے باہر آئی اس کا انداز ہرگز بھی نارمل نہیں تھا اس نے زبردستی اسے دودھ کا گلاس دیا اور اسکول سے چھٹی کرنے کا آرڈر دیکر آفس آگیا ---

آفس میں کام کرتے ہوئے بھی اسے سویرا کا خیال آرہا تھا اس کا دل چاہا کہ اسے فون کر کے طبعیت کا پوچھے مگر فون تو وہ سویرا کو دینا ہی بھول گیا تھا تنگ آکر اس نے اپنی سیکریٹری اینا کو انٹر کام کیا اور اسے گھر جا کر سویرا کو ڈاکٹر کے پاس لے

جانے کی سخت ہدایات دیں ۔ابھی وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب جونس نے اسے کال کر کے لنچ پر جوائن کرنے کو کہا ---

وہ سارے کام سمیٹ کر کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے تیزی سے آفس سے باہر نکلا جونس نے ترکش پارٹنرز کو لنچ پر انوائیٹ کیا تھا اور شہریار کو وقت سے پہنچنے کی ہدایت کی تھی ریسٹورنٹ کے دربان کو گاڑی کی چابی پکڑاتے ہوئے وہ تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے بڑے سے ہال میں داخل ہوا اس نے متلاشی نگاہوں سے چاروں جانب دیکھا تو سامنے ہی سفید شرٹ پر ٹائی لگائے بلیک پینٹ میں جونس آستین فولڈ کیئے ہوئے دو تیس سے پینتیس سال کے آدمیوں سے باتیں کرتا ہوا نظر آیا ان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر ترک خاتون بھی تھیں وہ اطمینان سے اپنا کوٹ اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے ان کی جانب بڑھا --

"سوری جینٹلمینس میں تھوڑا لیٹ ہوگیا --" وہ خوشدلی سے مسکراتے ہوئے بولا

جونس نے اسے گھورتے ہوئے اس کا تعارف ان دونوں مرد حضرات اور ان خاتون سے کروایا

اس کے بعد ایک پرتکلف لنچ کا آرڈر کر کے وہ سب آپس میں باتوں میں مصروف ہو گئے

۔لنچ سرو ہو چکا تھا تبھی اچانک سے وہ خاتون اپنے بیٹوں سے مخاطب ہوئیں

" Ne tatlı bir kız "(کتنی پیاری لڑکی ہے)

"Tatlı anne çok tatlı değil"(پیاری نہیں ماں بہت خوبصورت ہے)

وہ سامنے بڑے غور سے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا شہریار اور جونس نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔

کونے والی میز پر اینا اور سویرا بیٹھی باتیں کر رہی تھیں

****

اینا اسے ڈاکٹر کو دکھا چکی تھی سب نارمل تھا ڈاکٹر نے اسے ذہنی دباؤ کا شکار بتایا تھا اور خوش رہنے اسٹریس فری رہنے کی تلقین کی تھی ---

" سویرا آخر تمہیں ٹینشن کیا ہے ؟؟ اتنے بڑی فیملی سے بلونگ کرتی ہوں اپنی من پسند تعلیم حاصل کررہی ہوں پھر کیا سوچتی رہتی ہوں جو یہ حالت بنا لی ہے ---" اینا نے اسے جھاڑا

سارے راستے وہ اسے سمجھاتی بجھاتی ہوئی ایک بڑے سے ریسٹورنٹ میں لے آئی ---

" چلو اترو آج میں تمہیں زبردست سا لنچ کرواتی ہوں ---" اینا نے گاڑی پارک کی

" سوری اینا مگر میں ایسے لنچ نہیں کرسکتی ---" سویرا ہچکچائی

ڈونٹ وری ادھر کا فوڈ حلال ہوتا ہے شہریار سر ادھر ہی آتے ہیں اس لیئے مجھے پتہ ہے ---" اینا اس کی ہچکچاہٹ سمجھ کر بولی "

ٹھیک ہے پر بل میں دونگی ---" سویرا نے جلدی سے کہا "

آج تم میری مہمان ہو نیکسٹ ٹائم تم دے دینا اب چلو ---" اینا نے اس کا بیگ چھین کر پیچھے کی سیٹ پر ڈالا "

اینا اور سویرا اندر داخل ہوئیں اندر کا ماحول بہت خوابناک سا تھا ہلکا ہلکا آرکسٹرا بج رہا تھا چاروں جانب بڑے بڑے پام کے گملے رکھے ہوئے تھے اینا نے کونے پر ایک میز منتخب کی اور سویرا کے ساتھ بیٹھ گئی

تم اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو ریلیکس یار ---" اینا نے اسے ہاتھ مسلتے ہوئے دیکھ کر ٹوکا "

اب سویرا اسے کیسے بتاتی کہ یہ اس کی زندگی میں پہلی بار تھا کہ وہ کسی ریسٹورنٹ میں آئی تھی ورنہ اسے تو ہمیشہ گھر میں چھوڑ دیا جاتا تھا ---

تبھی ایک باوردی ویٹرس مینو کارڈ لیکر آئی

چلو بھی جو دل چاہے آرڈر کرو ---" اینا نے خوشدلی سے کہا "

وہ دونوں اپنا اپنا آرڈر لکھوا کر اب ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی تھیں --

اینا میں جاب کرنا چاہتی ہوں کیا تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکتی ہوں ؟؟" " سویرا نے سوال کیا

جاب !! آر یو سیریس !! " اینا نے حیرانگی سے اسے دیکھا "

میں بہت سیریس ہوں ---" سویرا نے جلدی سے کہا"

" ؟؟ مگر سویرا ہنی ، تم میڈیکل کی ٹف پڑھائی کے ساتھ جاب کیسے مینج کروگی "

"--- میں کر لونگی کوئی ایوننگ یا ویک اینڈ کی جاب مل جائے پلیز میری مدد کرو "

مدد کیسی مدد ڈئیر ؟؟ تمہارے تو کزن کا اتنا بڑا بزنس ہے تم وہ جوائن کیوں نہیں کر " لیتی ہوں باس سے بولو گھر کی بات ہے وہ ٹائمنگ بھی ایڈجسٹ کر لینگے --" اینا نے مشورہ دیا

نہیں اینا مجھے کسی کا احسان نہیں چاہیئے میں خود کچھ کرنا چاہتی ہوں خود کو پروف " "--- کرنا چاہتی ہوں

ہمم ٹھیک ہے مگر ابھی تو تمہاری ایجوکیشن بھی کوئی خاص نہیں ہے اور نا ہی کوئی " ورک ایکسپیرینٹس ہے ویسے بھی اسٹوڈنٹس تو چھوٹی موٹی جاب ہی کرتے ہیں ایسا کرو

تم اپنا ریزیومے بنا لو میں نیکسٹ ویک تمہیں یونیورسٹی سے پک کرلونگی پھر مال میں اور کافی شاپس میں اپلائے کرتے ہیں ---" اینا نے اسے تسلی دی

ویسے تمہارا جاب کرنے کا فیصلہ بہت اچھا ہے میں تو کہتی ہوں خود کو گروم بھی " کرو میک اوور کرواؤ اپنی پرسنیلٹی بناؤ بولڈ بنو ---" اینا نے اسے سراہا

ابھی وہ دونوں باتیں کررہی تھی جب کسی کے کھنکھارنے کی آواز پر وہ دونوں چونک گئی

مس اینا آپ ادھر کیا کررہی ہیں ؟؟ "جونس سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا"

گڈ آفٹر نون سر !! میں اپنی فرینڈ کے ساتھ لنچ پر آئی ہوں !! " اینا نے اسے سلام " کرتے ہوئے جواب دیا

آپ کی فرینڈ !! سسٹر سویرا !! " اس نے حیرت سے پوچھا"

جی سر !! " وہ جزبز ڈی ہو گئی "

سویرا تم کیسی ہو ؟؟ " اب جونس سویرا کو دیکھ رہا تھا "

اس سے پہلے سویرا جواب دیتی جونس کا فون بج اٹھا

تم ادھر جا کر چپک گئے ہو ادھر گیسٹ ویٹ کررہے ہیں جلدی آو ---" شہریار کی " سرد آواز گونجی

آپ دونوں خواتین ہمیں لنچ پر جوائن کریں ---" جونس نے اپنی میز کی طرف اشارہ " کیا

--- سویرا نے ادھر شہریار جو دیکھا تو ایک سرد سی لہر اس کی رگوں میں دوڑ گئی

پر سر ہم آرڈر کر چکے ہیں ---" اینا نے سویرا کی گھبراہٹ کو بھانپتے ہوئے کہا"

کوئی بات نہیں وہ ادھر سرو ہو جائیگا ہری اپ گرلز۔۔۔" جونس نے انہیں اٹھنے کا " اشارہ کیا

وہ دونوں اٹھ کر جونس کی ہمراہی میں میز پر آئیں

جنٹلمین اینڈ مادام ، میٹ مائی سسٹر سویرا اینڈ سیکریٹری مس اینا۔۔۔" جونس نے " شہریار کو خاموش دیکھ کر خود تعارف کروایا

سویرا خاصا جھجک رہی تھی اس پر ان مہمانوں کی پر شوق نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھیں

ماشاءاللہ تمہاری بہن بہت خوبصورت اور معصوم ہے ۔۔۔۔" مادام نے سویرا کو " سراہتی ہوئی نظروں سے دیکھا

مس سویرا ، کیا آپ ہماری جیولری کے ایڈ کی ماڈلنگ کرنا چاہیں گئی ؟؟ معاوضہ " منھ مانگا دونگا۔۔۔" ان میں سے ایک نے پوچھا

سوری اورہن ، یہ ماڈلنگ نہیں کرسکتی ہیں ---" شہریار نے سختی سے جبڑے "
بھینچتے ہوئے کہا

جونس تم مہمانوں کی خاطر تواضع کرو ، سوری گائیز مجھے اجازت دیں ---" وہ کھڑا ہوا "

تمہیں کیا دعوت نامہ دینا ہوگا ؟؟ " وہ اردو میں سویرا جو دیکھتے ہوئے غرایا "

سویرا ہڑبڑا کر اٹھ گئی

مس آپ تو رکیں ---" اورہن ہے اسے روکنا چاہا "

یہ میرے ساتھ ہیں " شہریار نے سرد لہجے میں کہا اور سویرا کا ہاتھ تھام کر تیزی "
سے باہر نکل گیا

اسے باہر آتے دیکھ کر دربان تیزی سے اس کی گاڑی لانے کے لیے گیا اس کے
چہرے پر سرد مہری تھی اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر سویرا کو اندر دھکیلا پھر خود

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی وہ لب بھینچے ہوئے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے ڈرائیو کررہا تھا ---

****

ڈاکٹر اینڈریو اپنی کلاس لیکر فارغ ہوا اب اس کا ارادہ سویرا سے ملنے کا تھا مگر اسے پورے ڈپارٹمنٹ میں سویرا کہیں نہیں ملی، رات بھی سویرا نے اسے گھر آنے سے منع کردیا تھا اور اب خود بھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی --

ہوسکتا ہے اس کے ہسبنڈ نے اسے روکا ہو ؟؟ ویسے بھی یہ ایشین مرد خود جو چاہیں کریں لیکن اپنی عورتوں کو پابندیوں میں جکڑ کر رکھتے ہیں ---" وہ سوچ رہا تھا

کچھ دیر بعد اس نے فون نکالا ارادہ سویرا کو کال کرنے کا تھا حالانکہ سویرا نے اسے کال کرنے سے منع کیا تھا پر اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا سننا چاہتا تھا کچھ سوچ کر اس نے سویرا کو میسنجر پر میسج ٹائپ کیا

"----کدھر ہو تم ؟؟ کال کروں ورنہ میں تمہارے گھر آرہا ہوں "

عروہ کی ابھی صبح نہیں ہوئی تھی آج کوئی خاص پلان نہیں تھا ابھی بھی دن کے دو بج رہے تھے جب اس کے فون پر وائبریشن ہوئی بڑی ناگواری سے اس نے فون اٹھایا اور میسج دیکھ کر اچھی پڑی اس کی ساری سستی ہوا ہو گئی تھی اس نے جلدی سے میسنجر سے اینڈریو کو کال ملائی

ہیلو سویرا کدھر ہو تم ؟؟ یونیورسٹی کیوں نہیں آئی ؟؟" پہلی بیل پر ہی اینڈریو فون " ریسیو کرتے ہی شروع ہو گیا تھا

ایک لمحے کو تو عروہ کی کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا کہے پھر وہ سنبھل کر بولنا شروع ہوئی

"--- وہ میں رات دیر سے سوئی تھی تو صبح آنکھ ہی نہیں کھلی "

"؟؟ پارٹی تو تم نے کینسل کر دی تھی پھر دیر سے کیوں سوئی "

وہ آپ کسی سے کچھ کہیں گئے تو نہیں ؟؟ --" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی "

نہیں کہونگا ---" اینڈریو کو اس کی ہچکچاہٹ پر ٹوٹ کر پیار آیا "

وہ وہ میں آپ کو سوچ رہی تھی مجھے لگا کہ آپ میرے انکار پر ناراض نا ہوگئے ہوں "
"--- بس آپ کی ناراضگی کا سوچ کر نیند اڑ گئی

وہ بڑے مزے سے اینڈریو کو شیشے میں اتار رہی تھی اسے آہستہ آہستہ دیوانگی کی راہ پر
۔لا رہی تھی

****

۔لنچ سے بڑے خراب موڈ کے ساتھ وہ سویرا کو گھر واپس لیکر آیا

آئندہ اس طرح تم مجھے اکیلی ہوٹلنگ کرتے ہوئے نظر آئیں تو ٹانگیں توڑ کر پاکستان " بھجوا دونگا ہمارے گھر کی عورتیں اس طرح باہر نہیں نکلتی ہیں ---" وہ اپنا سارا غصہ اس پر نکال رہا تھا

اب سر جھکائے کیوں کھڑی ہو ؟؟ جاؤ شکل گم کرو ---" وہ اسے چپ چاپ کھڑا " دیکھ کر تپ گیا

سویرا بجھے ہوئے انداز میں اپنے کمرے کی جانب چلی گئی شہریار نے کچن میں آکر فرج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر اپنے منہ سے لگائی

اس کی نگاہوں میں بار بار اس آدمی کی پرشوق نگاہیں سویرا کو دیکھتی ہوئی نظر آرہی تھیں

ماڈلنگ کروائے گا؟؟؟ کل صبح سب سے پہلے اس کا کانٹریکٹ ختم کرواتا ہوں " "

وہ بڑبڑایا

وہ اپنے کمرے میں آکر اب سگرٹ سلگا چکا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اتنا غصہ اسے کیوں آرہا ہے

شاید یہ میرے چاچو کی بیٹی ہے میرے خاندان کی عزت اس لیئے مجھے یہ سب " برداشت نہیں ہو رہا ہے ----" وہ اپنے آپ کو تسلی دے رہا تھا

بہتر ہے میں اسے پہلی فرصت میں ہاسٹل شفٹ کردوں ورنہ یہ لڑکی میرا دماغ " خراب کردیگی ----" وہ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی ریلکس ہوگیا

--رات کا نا جانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ فون کی بیل سے کھلی

شاہ بی بی کی کال تھی

شاہو میرا دل گھبرا رہا ہے میری سویرا سے بات کروا دو ---" شاہ بی بی نے سلام " کا جواب دیتے ہوئے حکم دیا

--- وہ انہیں ہولڈ کروا کر اٹھا اور سویرا کے کمرے میں آیا

سنو لڑکی اٹھو شاہ بی بی سے بات کرو ---" اس نے دروازہ کھول کر آواز لگائی "

کوئی جواب نا پا کر وہ اندر داخل ہوا کمرے کی لائٹ جلائی سامنے ہی سویرا بستر کے کنارے پر آڑی ترچھی کمبل اوڑھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی وہ قریب آیا

"سنو لڑکی !! اٹھو ---"

اب کے اس نے تشویش سے اسے دیکھا اس کا چہرہ سرخ انار ہو رہا تھا لمبی گھنی چوٹی بستر سے نیچے لٹک رہی تھی اور سانس بھی مدھم تھی ---

" شاہ بی بی ادھر ابھی رات کے دو بج رہے ہیں آپ کی چہیتی سو رہی ہے میں آپ کی صبح بات کرواتا ہوں ---" شاہ بی بی کو خدا حافظ کہہ کر فون رکھنے کے بعد وہ سوئی ہوئی سویرا کی طرف متوجہ ہوا

اے لڑکی !! " اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور چونک گیا "

" اسے تو بخار ہو رہا ہے ---" وہ کچن میں گیا کیبنٹ سے بخار کی گولی اور فرج سے پانی کی بوتل نکالی اور دوبارہ کمرے کی جانب بڑھا

****

سویرا کو رات گئے تک شدید بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہ نقاہت محسوس کررہی تھی پیاس سے حلق خشک ہو رہا تھا لیکن کچن میں جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اسے شدت سے پاکستان یاد آرہا تھا شاہ بی بی رخسار آپی یاد آرہی تھیں اپنے بابا یاد آرہے تھے جب وہ چھوٹی سی تھی تو وہ کس طرح اس کے چھینک مارنے پر بھی ڈاکٹرز کی لائن لگا دیا کرتے تھے پھر بابا کے بعد ان کی شہزادی رل گئی مگر پھر بھی بیماری میں شاہ بی بی اس پر دم کیا کرتی تھیں اس کا خیال رکھا کرتی تھیں ۔وہ سب کو سوچتے ہوئے نا جانے کب غنودگی میں چلی گئی ۔۔۔

سویرا کا ماتھا تپ رہا تھا بخار کی شدت سے اس کے گال سرخ ہو رہے تھے جب شہریار نے سختی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے اسے پکارا

آنکھیں کھولوں اور یہ دوا لو ۔۔۔" وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی "

شہریار نے پرتشویش نظروں سے اسے دیکھا پھر کمرے میں موجود اٹیچ باتھ روم کی طرف بڑھا اندر سے تولیہ گیلا کر کے باہر لایا سویرا کے پاس بیٹھ کر اس کے اوپر سے لحاف ہٹایا اور پھر اس کے ماتھے پر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر گیلا تولیہ پھیرنے لگا تھوڑے تھوڑے وقفے سے وہ تولیہ گیلا کر کے لاتا اور پھر یہی عمل دہراتا کچھ دیر بعد سویرا نے ایک آہ بھرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں تو شہریار کو خود پر جھکا پا کر گھبرا گئی

اٹھو اور یہ دوا لو ۔۔۔" شہریار نے اسے آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھ کر کہا"

سویرا بڑی مشکل سے ہمت کر کے اٹھی اور خاموشی سے شہریار کے ہاتھ سے ٹیبلٹ لیکر منھ میں رکھی اس کے ہاتھ بالکل بے جان سے ہو رہے تھے پانی کی بوتل اس کے ہاتھ میں کپکپا رہی تھی

کیا بات ہے ----" شہریار نے اسے گھورا "

مجھے بہت درد ہو رہا ہے ---" وہ اپنی کنپٹیوں کو دباتے ہوئے بولی "

ایک لمحے کو شہریار کے چہرے پر ہمدردی کے تاثرات ابھرے

تم لیٹ جاؤ دیکھنا ابھی تھوڑی دیر میں دوا اپنا اثر کریگی وہ نرم لہجے میں بولا "

تم نے یقیناً صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے اسی لیئے ویک نیس ہو رہی ہے رکو میں "
"---- تمہارے لیئے جوس لاتا ہوں

****

صبح حسب معمول اس کی آنکھ کھلی جاگنگ سے فارغ ہو کر وہ کچن میں آیا تو اتنے دنوں میں پہلی بار اس کیلیئے فریش جوس میز پر نہیں تھا وہ سر جھٹکتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا ۔ آفس کیلیئے تیار ہو کر باہر نکلا

باہر ایک سویرا کے نا ہونے سے ایک عجیب سا سناٹا چھایا ہوا تھا وہ پہلے اس کے کمرے میں آیا وہ ابھی بھی سو رہی تھی اس نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا ۔ ماتھا ابھی بھی گرم تھا زبردستی اسے اٹھا کر ایک گولی مزید دی

"---کیا اسکول جاؤ گئی ؟؟ یا میں ادھر فون کردوں ؟؟ مجھے نمبر دو "

میری طبیعت بہت خراب ہے میں کہیں نہیں جا سکتی ----" سویرا نے اس " کھڑوس کو دیکھا

ٹھیک ہے ایزیو وش ---" وہ کندھے اچکاتے ہوئے باہر نکل گیا "

****

وہ صبح یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی جب شہریار اس کے کمرے میں چلا آیا
۔

" ؟؟ کل تک تو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی ۔اور اب اسکول جا رہی ہو "

"۔۔۔۔۔جی طبیعت اب بہتر ہے اور میں اسکول نہیں "

ڈیم اٹ مجھے لگا تم چھٹی کروگی تو میں نے ڈرائیور کو بھی آف دے دیا ۔تم مجھے اپنا "
" ؟؟ پلان بتا نہیں سکتی تھی

"۔۔۔آپ پریشان مت ہوں میں بس سے چلی جاؤنگی جیسے پہلے جاتی تھی "

"ایک تو میرے اپنے سو مسائل ہیں اوپر سے تم کوئی نا کوئی پرابلم کھڑی کر دیتی ہوں ---"وہ ٹھیک ٹھاک تپا ہوا تھا

"میری پہلے ہی دو چھٹیاں ہو گئی ہیں مجھے کوور کرنا مشکل ہو جائیگا---" وہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولی

"تو مجھے نہیں بتا سکتی تھی ؟؟ میں ڈرائیور کو چھٹی نہیں دیتا مگر تمہیں تو عادت ہے بے وقوفانہ کام کرنے کی ---"وہ اسے جھاڑ رہا تھا

سویرا چپ چاپ سر جھکائے اپنا قصور تلاش کرنے میں لگی ہوئی تھی

"سوری میں آپ کو بتانا بھول گئی تھی اگر آپ منع کرتے ہیں تو کوئی بات نہیں میں کل سے یونی----"

واٹ ؟؟؟ میں کیوں منع کرونگا؟؟ تمہاری لائف ہے جو جی چاہے کرو ناؤ گیٹ ریڈی " آن فائیو منٹس میں تمہیں چھوڑتے ہوئے آفس چلا جاؤنگا ---" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

سویرا کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ باہر نکل گیا اس کے جاتے ہی سویرا نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور تیزی سے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر اپنے لمبے بالوں کی سادہ سی چوٹی بنانے لگی ،چوٹی بنا کر سر پر لباس کا ہم رنگ اسکارف لیا ،تیزی سے میز پر سے اپنا بیگ اٹھا کر کمرے سے نکلی وہ لاؤنج میں نہیں تھا وہ تیزی سے جوڑے کی اسٹرپ بند کر کے گھر سے باہر نکلی سامنے ہی بلیک پینٹ پر آف وائٹ شرٹ پہنے گلے میں ٹائی لگائے آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کسی سے بات کررہا تھا وہ تیزی سے چلتے ہوئے پاس آئی تو اینا کھڑی تھی -- جو شہریار کے لمبے قد کی آڑ میں اسے نظر نہیں آئی تھی

مس اینا تمہیں ڈراپ کردینگی ---" وہ اسے کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھ کر جا چکا تھا "

****

گڈ مارننگ سوئیٹ گرل !! اب طبعیت کیسی ہے ؟؟ " اینا نے پوچھا "

اب ٹھیک ہے اینا آپ کیسی ہیں ---" سویرا نے پوچھا "

میں بھی ٹھیک سوچا آفس جانے سے پہلے تمہیں دیکھتی جاؤں ادھر آئی تو باس پہلے " ہی باہر کھڑے ہوئے تھے اس لیئے سوچا تمہیں میں ڈراپ کر دیتی ہوں راستے میں باتیں بھی کر لینگے -- "اینا خوشدلی سے مسکراتے ہوئے بولی

۔وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی یونیورسٹی تک پہنچی اینا نے گاڑی پارکنگ میں روکی

سنو گھر کیسے جاؤ گی ؟؟ "اینا نے اسے روکا "

"---پتا نہیں اگر ڈرائیور آگیا تو اس کے ساتھ ورنہ بس سے "

چھوڑو سب تم مجھے کلاسز آف ہوتے ہی فون کر دینا میں پک کر لونگی ۔۔۔۔" اینا " نے اس کی مشکل آسان کی

اینا !! میرے پاس فون نہیں ہے ۔۔" وہ شرمندگی سے بولی "

واٹ !! آخر تم ہو کس صدی کی ؟؟ سیریسلی تمہارے پاس فون نہیں ہے ؟؟ " اینا " حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

سویرا نے نفی میں سر ہلایا

اوکے اوکے اس دن باس نے نیا فون منگوایا تھا مجھے لگا تمہارے لیئے ہوگا لیکن لیو " اٹ مجھے ٹائم بتاؤ میں تمہیں اسی وقت ادھر ہی ملونگی ۔۔۔۔"

تین بجے آف ہے ---" سویرا نے جلدی سے کہا "

اوکے تین بجے ملتے ہیں۔ --" اینا نے اسے ہاتھ ہلایا اور آفس روانہ ہو گئی "

سویرا اینا کے جانے کے بعد تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھی کلاس شروع ہونے میں بس دس منٹ تھے ابھی اس نے ڈپارٹمنٹ کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ ڈاکٹر اینڈریو اس کے سامنے آگئے

شکر ہے تم یونیورسٹی تو آئی "---وہ بڑے بے تکلفانہ انداز میں میں مخاطب ہوا "
تمہارا گروپ تو روز آرہا ہے بس تم دو دن سے غائب تھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم "
"--- سے ملاقات کیسے کروں

ایکسکیوز می سر !! میری کلاس لیٹ ہو رہی ہے ---" اس نے سائیڈ سے گزر کر "
جانا چاہا

" کیا تمہیں بھی مجھے دیکھ کر اتنی خوشی ہو رہی ہے سن شائن جتنی مجھے تمہیں دیکھ کر ہو رہی ہے -- " وہ اس کے چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے پوچھ رہا تھا

سویرا کو اس کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے دیکھنے کا انداز ، راستہ روکنا اسے برا لگ رہا تھا دل چاہ رہا تھا کہ اسے کھری کھری سنا دے لیکن وہ اپنی ڈرپوک عادت کا کیا کرتی بس آنکھوں میں ناگواری لیئے ادھر ادھر دیکھنے لگی

" سن شائن !! مجھے تمہارا یہی انداز بہت اپیل کرتا ہے تم سب لڑکیوں سے الگ ہو اور مجھے ڈاکٹر اینڈریو کو اپنی اس شرم و حیا سے ، گریز سے اپنا عادی بناتی جا رہی ہو ---"

" ہے سویرا !!! " بریڈلی نے اسے دور سے دیکھ کر آواز لگائی "

کم آن کلاس شروع ہو رہی ہے -- " وہ بولتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات " کو جانتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے پاس آیا

ایکسکیوز از سر !! " اس نے تیزی سے کہا اور سویرا کا ہاتھ تھام کر بنا کچھ کہنے کا " موقع دیئے بغیر اسے لیتا ہوا آگے بڑھ گیا

تھینکس بریڈلی --- " سویرا نے آگے پہنچ کر اپنا ہاتھ چھڑوایا "

کیا ڈاکٹر اینڈریو تمہیں ہراس کررہے تھے ؟؟ " اس نے چلتے ہوئے اچانک سے " سوال کیا

پتا نہیں !! لیکن مجھے وہ اچھے نہیں لگتے بار بار راستہ روکتے ہیں ---" سویرا نے کہا "

ہمم اب سے تم جب تک ڈپارٹمنٹ میں ہوں بس میرے ساتھ رہنا اکیلی یا اپنی ان "

۔ بیوقوف فرینڈز کے ساتھ مت پھرنا ۔۔۔" بریڈلی کلاس کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

****

۔۔ سویرا آخری کلاس لیکر باہر نکلی تین بج رہے تھے

گھر کیسے جاؤ گی ؟؟ " بریڈلی نے پاس آکر پوچھا "

میری فرینڈ ڈراپ کریگی !! " سویرا نے سادگی سے جواب دیا "

گڈ !! چلو تمہیں پارکنگ تک چھوڑ دیتا ہوں ۔۔" وہ اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے "

ہوئے آگے بڑھا

-- وہ دونوں چلتے ہوئے پارکنگ تک آئے

کہاں ہے تمہاری دوست ؟؟ " وہ چاروں جانب دیکھتے ہوئے بولا "

وہ سامنے دیکھو ---ریڈ بیوک ---" سویرا نے اشارہ کیا "

واؤ ---" بریڈلی اینا کو گاڑی سے اترتے دیکھ کر ستائشی انداز میں سیٹی بجاتے " ہوئے بولا

سویرا چلیں ؟؟ " اینا پاس آئی "

مائی نیم از بریڈلی !! " بریڈلی نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا "

سویرا کا دوست ---" مزید اضافہ کیا "

اینا ---" اس نے بریڈلی سے ہاتھ ملایا "

چلیں سویرا ؟؟ " اینا نے پوچھا "

سویرا ، بریڈلی کو گڈ بائے کہتے ہوئے اینا کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی

اینا !!! ہمم آئی لائک اٹ ----" بریڈلی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی گاڑی "
کی طرف بڑھ گیا

یہ ہم کدھر جا رہے ہیں ؟؟ " سویرا نے گاڑی کا رخ ویسٹ کی طرف جاتے ہوئے " دیکھ کر چونک کر پوچھا

ہم ویسٹ مال جا رہے ہیں ----" اینا آرام سے بولی "

مگر کیوں ؟؟ تمہیں شاپنگ کرنی ہے کیا ؟ میں نے گھر سے اجازت نہیں لی ہے " ---" وہ لیٹ ہوجانے کے ڈر سے گھبرا کر بولی

شاپنگ نہیں کرنی بس تمہیں ایک فون دلوانا ہے ---" اینا گاڑی کا رخ موڑتے " ہوئے آرام سے کہا

لیکن اینا میں گھر سے پیسے لیکر نہیں آئی ہوں ---" وہ پریشانی سے بولی "

ڈیبٹ کارڈ ہے ؟؟ ورنہ میں پیمنٹ کردونگی تم بعد میں پیسے دے دینا ---" وہ لاپرواہی سے بولی

سویرا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی خاموش ہو گئی ڈیبٹ کارڈ اس کے پاس تھا لیکن وہ پیسے دیکھ بھال کر خرچ کرنا چاہتی تھی مگر فون بھی ضروری تھا ---

دو تین شاپ پر گھوم پھر کر بلآخر سویرا کو ایک اوسط درجے کا اسمارٹ فون پسند آگیا

"--- سویرا ہنی !! تم لیٹسٹ موڈل کا کیوں نہیں لے رہی ہوں "

اینا میں اسٹوڈنٹ ہوں ابھی افورڈ نہیں کرسکتی ---" وہ جھجکتے ہوئے بولی "

یہ تو ہے خیر چلو یہاں سے کچھ دور میری کزن سسٹر کی کافی شاپ ہے شاید تمہاری لیئے جاب کا بھی کچھ بندوبست ہو جائے ---" اینا سوچتے ہوئے بولی

"سچی !! واقعی اگر ایسا ہو جائے تو یہ میری زندگی کا سب سے اچھا دن ہوگا ---" وہ خوشی سے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"--- اب مجھے ہی گھورتی رہو گی کیا ؟؟ چلو تمہیں کیتھی سے ملاتی ہوں "

اینا سویرا کو لیکر ایک بہت ہی پوش علاقے میں آئی جہاں چاروں جانب بڑی تعداد میں آفسسز موجود تھے یہ ایک بہت ہی مشہور کمرشل علاقوں میں سے ایک تھا

وکٹورین اسٹائل سے بنا ایک خوبصورت سا کیفے سامنے ہی تھا جہاں اندر پرانا انٹیک ماحول تھا ساری ٹیبلز بھری ہوئی تھیں زیادہ تر کسٹمرز آفیشیل لگ رہے تھے سوٹ ٹائی میں ملبوس --- کاؤنٹر پر تین لڑکیاں بڑی پھرتی سے کام کرہی تھی

کیتھی سے کہو اس کی سسٹر آئی ہے ---" اینا نے ایک لڑکی کو مخاطب کیا وہ "
اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اندر چلی گئی

تھوڑی ہی دیر میں ایک تیس سالہ پرکشش عورت باہر آئی

ہیلو اینا ڈارلنگ آج تم راستہ کیسے بھول گئیں ؟؟" کیتھی نے قریب آکر بڑی "
گرمجوشی سے اینا کو گلے سے لگایا

-- اینا نے سویرا کا تعارف کروایا اور اس کی جاب کی بات کی

اینا کی دوست میری دوست !! لیکن سویرا مجھے ابھی صرف دو دن پیر اور منگل کیلیئے "
ہیلپ چاہیئے بولو کر لوگی ؟؟" کیتھی نے پوچھا

مگر اس دن تو میری یونیورسٹی ہوتی ہے کیا آپ کے ویک اینڈ پر کچھ سیٹنگ نہیں ہو " سکتی ؟؟ " وہ بڑی آس سے اسے دیکھ رہی تھی

تم یونیورسٹی کے بعد آجاؤ شام پانچ سے رات نو بجے تک ---" کیتھی نے اسے مشورہ " دیا

اینا نے ایک گہری نظر سویرا کے پریشان چہرے پر ڈالی

کیتھی کچھ بھی کرو اسے سیٹرڈے سنڈے مارننگ شفٹ دو --" اینا دو ٹوک انداز میں " بولی

اوکے مس سویرا آپ لگلے ویک سے کام شروع کریں ہفتہ اتوار صبح سات سے دوپہر " بارہ بجے تک ---" کیتھی نے اینا کو گھورتے ہوئے کہا

"تھینک یو سو مچ ---" سویرا نے خوشی سے کہا۔

****

ابھی وہ کلاس لیکر نکلی ہی تھی کہ ڈاکٹر اینڈریو اچانک سے اس کے آگے آگئے

"مس سویرا !! رکو تو مجھے تم سے بات کرنی ہے ---" اس نے آگے آکر راستہ روک لیا

"پلیز سر !! آپ اس طرح میرا راستہ مت روکا کریں یہ سب اچھا نہیں لگتا ---" سویرا نے کوفت سے کہا

"اگر تم آرام سے میری بات سن لیا کرو تو مجھے بھی اس طرح تمہارے راستے میں نا آنا پڑے ---" وہ معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے بولا

سر آپ آخر کیا چاہتے ہیں ---" وہ زچ آکر بولی "

سویرا تم !!! یہ تم پوچھ رہی ہو ؟؟ کہ میں کیا چاہتا ہوں ؟؟ او گاڈ ہر رات تمہاری " آواز سن کر سوتا ہوں صبح اٹھتے ہی تمہارے میسجز چیک کر کے اپنے دن کا آغاز کرتا ہوں اور تم ادھر یونیورسٹی میں ایسے اجنبی بن جاتی ہو جیسے جانتی ہی نہیں ہو ---" اینڈریو نے اس کی حسین کالی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مگر پلیز آپ میری راہ چھوڑ دیں میں شادی شدہ " ہوں اور آپ یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں اب اگر آپ نے آئندہ میرا راستہ روکا تو میں میں -----" وہ اپنا آنچل سمیٹ کر اسے دھمکی دیتے دیتے چپ ہو گئی

تو میں کیا ؟؟ سویٹ ہارٹ ویسے بھی مجھے اس راہ پر لا کر تم اس طرح سے کیسے " اگنور کر رہی ہو اور رہی تمہاری شادی تو اس کی حقیقت بھی مجھے پتا ہے ---" وہ الجھا

اس سے پہلے سویرا اسے جواب دیتی اس کا فون بج اٹھا

سویرا اسٹوپڈ کدھر ہو تم ؟؟ کب سے ڈھونڈ رہا ہوں ----" بریڈلی کی تپی ہوئی آواز " گونجی

سویرا نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا

"--- پلیز جلدی سے آجاؤ میں باہر کوریڈور میں ہوں "

اینڈریو حیرت سے سویرا کے ہاتھ میں فون دیکھ رہا تھا سویرا نے اس کی نظریں اپنے فون پر مرکوز دیکھ کر تیزی سے فون بند کرکے بیگ میں رکھا

سنو !! تم نے تو کہا تھا تم فون یونیورسٹی نہیں لاتی !!! مجھ سے جھوٹ کیوں بولا " ----" ڈاکٹر اینڈریو نے سختی سے پوچھا

مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ----" سویرا جو اب تک بڑی بہادری سے اس " کا سامنا کر رہی تھی اب اس کا جارحانہ رویہ دیکھ کر گھبرا گئی

سویرا لیٹس گو !! لیب اسٹارٹ ہو رہی ہے۔ -- " بریڈلی نے اچانک سے آکر اس کا " ہاتھ پکڑا

ہے یو !! تم دیکھ نہیں رہے یہ مجھ سے بات کررہی ہے اینڈ ہاؤ ڈئیر یو ٹُوچ ہر " ----" ڈاکٹر اینڈریو نے تلخی سے کہتے ہوئے بریڈلی کا ہاتھ الگ کیا

سر آپ ٹیچر ہیں میں رسپیکٹ کرتا ہوں لیکن یہ میری دوست ہے اور آپ اسے کم " از کم میری موجودگی میں ڈرا نہیں سکتے ---" بریڈلی سویرا کو پیچھے کرتے ہوئے بولا

بریڈلی چھوڑو !! چلو یہاں سے -- " سویرا نے اس کی آستین کھینچ کر اسے متوجہ کیا "

واؤ سویرا !! بڑا یارانہ بنا لیا ہے تم نے ، رات کو فون پر مجھ سے دل بہلاتی ہو اور "
دن میں اس کو پھانس رکھا ہے لیکن مجھ سے دھوکہ تمہیں بہت مہنگا پڑیگا ---"
اینڈریو غرایا

تمیز سے بات کرو --- " بریڈلی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیا "

اس سے پہلے کہ معاملہ مزید بگڑ جاتا اسٹوڈنٹس کا ایک ریلہ اپنی کلاسس لیکر باہر نکلا
جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سویرا نے بریڈلی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور آنکھوں سے ادھر
--- سے ہٹ جانے کی التجا کی

-- سویرا اور بریڈلی چلتے ہوئے لیب تک پہنچ چکے تھے

تم نے مجھے روکا کیوں ؟؟ " بریڈلی نے ناراضگی سے منہ پھلایا "

دیکھو خواہ مخواہ تماشہ لگ جاتا --" وہ سادگی سے بولی "

" سویرا یہ ڈاکٹر کیا کھسکا ہوا ہے ؟؟ آخر کس طرح کی باتیں کررہا تھا کہیں یہ تمہیں کسی بڑی مصیبت میں نا پھنسا دے ---" بریڈلی نے لیب کوٹ پہنتے ہوئے کہا

" کیا واقعی میں کسی مصیبت میں پھنس سکتی ہوں ؟؟ " اب سویرا تھوڑا سا گھبرا گئی

" دیکھو ریڈنگ ویک اسٹارٹ ہو رہا ہے اب دس دن کیلیئے تو یونیورسٹی بند ہو رہی ہے اس لیئے اب دس دن بعد ہی اس سڑے ڈاکٹر کو دیکھتے ہیں اور تم فکر مت کرو میں ہوں نا کچھ نہیں ہوگا ----" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

" اللہ بریڈلی تم بہت اچھے دوست ہو ---" سویرا کی آنکھوں میں نمی امنڈ آئی

" خیر اب اتنا بھی اچھا نہیں ہوں بس اب تمہیں بھی میرا ایک کام کرنا ہوگا ---" بریڈلی نے اسے گھورا

کیسا کام ؟؟ " سویرا پریشان ہو گئی "

کوئی بم بلاسٹ کرنے کا نہیں کہہ رہا جو تمہارے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی ہیں " بس تم میری اپنی دوست اینا سے سیٹنگ کروا دوں ۔.." بریڈلی نے اس کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنی ڈیمانڈ پیش کی

"۔۔۔ مگر اینا تو شاید تم سے بڑی ہے "

تو اس سے کیا ہوتا ہے ؟؟ ایک تو تم ایشین لوگ کبھی بھی اس بڑے چھوٹے کے " چکر سے نہیں نکلتے !! وہ مجھے اچھی لگی ہے شاید میری ہم عمر ہوگی یا پھر ایک آدھ سال بڑی پر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم بس اسے میرے ساتھ ڈیٹ پر جانے کے لیے ایگری کرو ۔۔۔" وہ دو ٹوک لہجے میں بولتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا

اللہ اللہ اب میں یہ بھی کرونگی ---" سویرا بڑبڑاتی ہوئی اپنی سیٹ پر چلی گئی "

****

جمعہ کا دن تھا شہریار آج پورا دن میٹنگز میں مصروف رہا تھا ابھی فارغ ہو کر آفس میں آیا تھا اور اب اپنا فون چیک کر رہا تھا عروہ کی بیس مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں

اس نے اپنا کوٹ اتار کر ایک بازو پر لیا بریف کیس دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر کانوں پر بلو ٹوتھ لگا کر عروہ کو کال ملائی اور باہر نکل آیا ارادہ گھر جانے کا تھا باوردی دربان نے اسے آتے دیکھ کر جلدی سے دروازہ کھول کر سلام کیا وہ سر کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے کال سن رہا تھا

شیری کب سے کال کرہی ہوں آخر تم ہو کدھر ؟؟ " وہ خفا خفا سے انداز میں بولی "

"کم آن عروہ !! مجھے ہزاروں کام ہوتے ہیں گرو اپ ہر وقت یہ شکوہ شکایات مجھے پسند نہیں ہیں ۔۔۔۔" وہ اس کے خفا لہجہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے بولا

"کتنے روڈ ہو تم شیری !! کبھی تو پیار سے بھی بات کرلیا کرو ۔۔۔" وہ دھیمی ہوئی

"کم ٹو دا پوائنٹ ، کیوں فون کررہی تھی ؟؟ " اس نے ٹوکا

"ممی ڈیڈی تم سے ملنا چاہ رہے ہیں تاکہ نیکسٹ ویک اینڈ پر ہماری انگیجمنٹ پارٹی ارینج کی جاسکے ۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوئی

"اوکے تم اپنے پیرنٹس کو گھر لے آؤ ، اس میں کون سی بڑی بات ہے ۔۔۔" وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے روڈ پر نکل آیا

نہیں شیری !! تمہارے گھر نہیں ادھر وہ تمہاری سو کالڈ بیوی ہے میں نہیں چاہتی " میرے گھر والوں کو اس کا پتہ چلے اس لیئے تم کل رات کا ڈنر میرے گھر کرو ---" عروہ نے ضدی لہجے میں کہا

عروہ میں جھوٹ بول کر رشتہ قائم کرنے والوں میں سے نہیں ہوں تم اپنے " پیرنٹس کو سب بتا دو ورنہ میں خود بتا دونگا---" وہ دوٹوک لہجے میں بولتے ہوئے فون بند کرگیا

گھر کے پاس ڈرائیو وے میں اس نے اپنی گاڑی پارک کی اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا گھر کی طرف بڑھا اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر کچن کی طرف اٹھی جہاں سویرا حسب معمول کھانا پکانے میں مصروف تھی وہ آرام سے اپنی چابی اور بریف کیس مخصوص جگہ پر رکھتے ہوئے آگے بڑھا سویرا کے سلام پر حسب معمول سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

شہریار کے اندر جاتے ہی سویرا نے چولہے کی آنچ کم کی اور گلاس میں پانی نکال کر شہریار کے کمرے کی طرف بڑھی دروازے پر پہنچ کر ناک کیا

آجاؤ ---" شہریار کی مصروف سی آواز گونجی "

یہ پانی ----" سویرا نے پانی اس کے سامنے کیا"

سنو ایک اسٹرانگ سی بلیک کافی لیکر آؤ ---" وہ گلاس اٹھاتے ہوئے بولا "

ڈنر بھی ریڈی ہے ----" سویرا نے دھیمے سے کہا "

شہریار نے اسے گھور کر دیکھا

جی میں کافی لاتی ہوں ---" وہ بوکھلا کر باہر نکل گئی "

وہ جلدی جلدی سے کافی بنا کر کپ میں انڈیل ہی رہی تھی کہ فریش فریش سا ٹراؤزر اور ہالف ٹی شرٹ پہنے ہوئے شہریار اندر داخل ہوا

وہ میں بس کافی لا ہی رہی تھی ----" وہ تیزی سے بولی مبادا وہ غصہ ہی نا ہوجائے "

ڈنر میں کیا ہے ؟؟ " وہ اس کا ڈر نظر انداز کرتے ہوئے بولا "

جی وہ بریانی بنائی ہے ---" سویرا نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا "

ٹھیک ہے ڈنر سرو کرو ---" وہ آرام سے فرج سے کوک کا کین نکال کر میز کی " طرف بڑھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

سویرا نے جلدی سے ٹرے میں بریانی نکالی فرج سے دہی کا باؤل نکال کر ٹیبل پر رکھا پلیٹیں لیکر آئی اور خود بھی آرام سے بیٹھ گئ یہ ایک ان دیکھا سا ربط بن گیا تھا رات کا کھانا خاموشی سے وہ دونوں ساتھ کھاتے تھے ---

شہریار نے کھانا کھاتے ہوئے ایک نظر سویرا پر ڈالی جو سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس سر پر دوپٹہ اوڑھے نظریں جھکائے کھانا کھانے میں مگن تھی

تم کھانا اچھا بناتی ہوں ----" اس نے سویرا کو مخاطب کیا"

سویرا نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ہمیشہ خاموشی سے ناشتہ اور ڈنر کرتا تھا سویرا سے تو کبھی نرمی سے بات ہی نہیں کرتا تھا اور آج کھانے کی تعریف کررہا تھا

میں کل عروہ کے پیرنٹس کو ڈنر پر انوائیٹ کررہا ہوں وہ اپنی بیٹی کا سسرال دیکھنا "
چاہتے ہیں ---" وہ بولتے بولتے رکا

کھانا باہر سے آرڈر کرونگا تم اگر کچھ کرنا چاہو تو کر لینا ---" شہریار نے نیپکن سے منہ "
صاف اور اٹھ گیا

سویرا خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی
-- ڈبڈبانے لگی تھیں

یہ تو طے تھا کہ راستے الگ ہونے ہیں لیکن اتنی جلدی ------" وہ خاموشی سے "
آنسو پیتے ہوئے اٹھی

مجھے اب جاب کر لینی چاہیے جتنی جلدی میں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤ گی اتنا ہی "
ہم۔سب کیلیئے اچھا ہوگا ----" وہ جاب جوائن کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی

اپنے کمرے میں آکر اس نے اینا کو فون ملا کر جاب کرنے کی رضامندی ظاہر کردی تھی لیکن اینا نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ شہریار کو جاب کا ضرور بتا دے صبح ہفتہ تھا وہ اسے ٹھیک سات بجے پک کر کے کیفے ڈراپ کرنے کے لیے آرہی تھی ۔

" ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ انسان تکلیف اٹھا لے اگر انہیں بتائے بغیر جاب کی تو کیا پتہ غصہ ہو کر یونیورسٹی ہی چھڑوا دیں ۔۔۔۔" وہ کافی دیر گھٹنوں پر سر رکھے خاموشی سے سوچتی رہی پھر بڑی ہمت کر کے اٹھی اور سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے شہریار کے کمرے کی جانب بڑھی دروازہ کھلا ہوا تھا سامنے ہی شہریار فون پر بات کررہا تھا اس نے بات کرتے ہوئے ایک اچٹتی سی نظر سویرا پر ڈالی اور اسے اندر آنے کی سر ہلا کر اجازت دی ۔

" تم فکر مت کرو کل ہی تمہارے پیرنٹس سے بات کر کے ڈیٹ فکس کرتا ہوں بس تم سب بھول کر ہماری منگنی کی تیاری کرو ۔۔۔" وہ رسان سے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا

سویرا نے ایک نظر اس پر ڈالی بلیک ٹراؤزر پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے چہرے پر بلا کی سنجیدگی لیئے بھی وہ شاندار لگ رہا تھا سویرا نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ مسلے جو بھی تھا اسے آج ہر قیمت پر شہریار سے ابھی اپنی جاب کی بات کرنی تھی ۔

کیا کام ہے ؟؟؟" شہریار نے فون بند کر کے گم سم کھڑی ہاتھ مسلتی سویرا کو گھورا "

مجھے آپ سے اجازت چاہیئے تھی میں جاب کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔۔۔" وہ سانس روکتی " ہوئی تیزی سے کہہ گئی

شہریار کے چہرے پر ایک استہزائیہ سی مسکراہٹ ابھری لندن جیسے شہر میں جاب کا ملنا وہ بھی سویرا جیسی لڑکی کیلیئے ناممکنات میں سے تھا اس نے بڑی دلچسپی سے سویرا کو دیکھا ۔۔۔

ایک تو تم گھریلوں لڑکیوں کے ساتھ پتا نہیں کیا پرابلم ہے ذرا سا گھر سے باہر کیا "
نکلتی ہو لگتا ہے دنیا فتح کر لوگی ٹھیک کہتی ہے عروہ ---" وہ بولتے بولتے رکا

سنو لڑکی ! تم ادھر پڑھنے آئی ہو بہتر ہے اس پر توجہ دو یہ جاب وغیرہ تمہارے بس "
کی بات نہیں ہے سیدھے سیدھے اپنی تعلیم مکمل کرو اور میری جان چھوڑو ---" وہ
اکتائے ہوئے لہجہ میں بولا

سویرا نے سکتے کی سی حالت میں اسے دیکھ رہی تھی جو اس کے سر کا سائیں تھا لیکن
کسقدر اس کی ضرورتوں سے اس کی پریشانیوں سے انجان تھا کتنے آرام سے اپنی منگنی کی
تیاریاں کررہا تھا اور اس سے جان چھڑانے کا کہہ رہا تھا -

وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل آئی آج اسے شہریار اپنی زندگی سے مکمل طور پر نکلتا
ہوا محسوس ہو رہا تھا اس کا دماغ بالکل ماؤف تھا اور ٹانگوں سے جیسے جان سی نکل رہی
تھی وہ بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے تک لائی ---

میں اپنے آپ کو کیوں ان پر مسلط کر رہی ہوں ؟؟ کیوں خود کو اسقدر ذلیل کروا رہی ہوں ؟؟ " سوچنے کے قابل ہوتے ہی اس کے دماغ میں پہلا خیال اپنی عزت نفس کا آیا

یہ ذلت ہی تو تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے بھی وہ عروہ کو اس پر ترجیح دے رہا تھا اس نے تو کبھی اس رشتے کو تسلیم ہی نہیں کیا تھا ۔۔۔ سویرا نے خود کو سمیٹا اور کھڑی ہو کر صبح جاب پر جانے کیلئے کپڑے نکالنے لگی ساری تیاری کر کے وہ اپنی الماری کے پاس آئی اور اس میں سب سے نچلے خانے میں رکھے اپنے ڈاکومنٹس کے نیچے سے اپنے مرحوم بابا کی تصویر نکالی اسے چوما اور سینے سے لگا کر بستر پر لیٹ گئی ۔

" بابا کبھی کبھی زندگی گزارنا کتنا مشکل ہوجاتا ہے نا ؟؟ اتنی تکلیف تو کبھی پھپھو کی باتوں سے نہیں ہوئی جتنی آج ان کی منگنی کی خبر سن کر ہوئی ہے ۔ کاش میں نے پھپھو کی بات مان لی ہوتی میں !! کاش میں یہاں نہیں آئی ہوتی !! کاش مجھے ان سے ۔۔۔۔۔۔وہ سسک اٹھی

کیا یتیم ہونا گناہ ہے بابا ؟؟ "

" ؟؟ کیا یتیم ہونا گناہ ہے "

----- وہ روتے روتے انہی لفظوں کی تکرار کرتے ہوئے سو گئی

****

سویرا کے جانے کے بعد وہ بھی اپنی ای میلز چیک کر کے سونے لیٹ گیا آنکھیں بند کرتے ہی دو سیاہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اس کے ذہن کے پردے پر ابھر آئیں

" شٹ !! میں نے بھی اسے کچھ زیادہ ہی سنا دیا بچی ہی تو ہے اس سب میں اس کا کیا قصور ہے ---" وہ خود کو ملامت کرتا کروٹ بدل گیا اس کی آنکھوں میں بار بار سویرا کا مایوس سکتے کے عالم میں اسے دیکھنا آرہا تھا تنگ آکر تکیہ پھینکتے ہوئے وہ اٹھا اور کچن سے نیند کی گولی لینے کے لیے باہر نکلا ساتھ کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اندر لائٹ بھی جل رہی تھی ۔

اس لڑکی کو اتنی تمیز نہیں کے دروازہ بند کر کے لائٹ آف کر کے سوتے ہیں "
۔۔۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے کے اندر آیا لائٹ آف کرنے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں سویرا کے سسکنے کی آواز سنائی دی وہ نا چاہتے ہوئے بھی پلٹ کر بیڈ کے پاس آیا

سویرا کسی تصویر کو اپنے سینے سے لگائے نیند میں سسک رہی تھی اس کے گھنیری سیاہ پلکیں بھیگی ہوئی تھی گالوں پر آنسوؤں کی لکیر جمی ہوئی تھی وہ سسک رہی تھی ۔

شہریار نے دھیرے سے اس کے ہاتھوں سے تصویر نکالی ۔۔۔

وہ اپنے پیارے اکلوتے چاچو کی تصویر دیکھ کر ایک لمحے کو ٹھٹک گیا سرد سا پڑ گیا یہ لڑکی اس کے چاچو کی جان تھی جو آج اس طرح نیند میں اپنے باپ سے باتیں کررہی تھی ۔۔۔

اس نے سویرا کے اوپر لحاف ڈالا اور چاچو کی تصویر ہاتھ میں لیئے لائٹ آف کر کے

-- دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا

--- کمرے میں آکر اس نے فون اٹھا کر عروہ کو میسج کیا

"--- کل کا پروگرام کینسل تم مجھے صبح دس بجے کیفے وکٹوریہ میں ملو"

****

وہ صبح سات بجے بلیک جینز کے اوپر میرون کرتی پہنے سر پر اسکارف اوڑھے تیار تھی

شہریار حسب معمول جاگنگ پر گیا ہوا تھا اس نے

شہریار کے لیئے جوس اور ناشتہ میز پر رکھ دیا تھا کچھ ہی دیر میں اینا آچکی تھی اس نے

-- فون کر کے سویرا کو باہر آنے کا کہا

وہ تیزی سے اپنا پرس اٹھاتی ہوئی گھر لاک کر کے باہر نکلی جہاں فریش سی اینا اس کا انتظار کر رہی تھی وہ کافی دنوں سے یونیورسٹی جا رہی تھی خاصا اعتماد بحال ہو چکا تھا لیکن آج زندگی میں پہلی مرتبہ جاب پر جاتے ہوئے وہ بری طرح سے نروس ہو رہی تھی

سویرا !! پلیز ری لیکس یار جاب پر جا رہی ہو محاذ پر نہیں ---" اینا اس کی نروسنس " بھانپ کر ٹوکتے ہوئے بولی

نہیں میں کہاں گھبرا رہی ہوں ----" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی "

اچھا چلو کیفے آگیا ہے آرام سے کام سیکھنا کیتھی بہت اچھی ہے ، دیکھنا تمہیں اچھا " لگے گا ---" اینا نے اسے گیٹ پر ڈراپ کیا

کیتھی نے بڑی گرم جوشی سے سویرا کو ویلکم کیا اور یونیفارم کی ہالف سلیو بلیک شرٹ اور پنک مخصوص ویٹرس والا ایپرن پکڑا کر چینج کرنے بھیج دیا

لمبے گھنے سیاہ بالوں کی اونچی پونی بنائے سیاہ شرٹ اورپنک ایپرن میں وہ مومی گڑیا سب کی توجہ کھینچ رہی تھی کیتھی اسے خود ٹرین کررہی تھی ---

"سویرا ہنی !! تم تو بہت فاسٹ سیکھ رہی ہو اچھا اب دیکھو وہ جو سامنے کی چار ٹیبلز ہیں وہ تمہاری ذمہ داری ہیں آرڈر لو کچن میں آکر کک سے ٹرے بنوا کر کسٹمرز کو سرو کرو ---" دو گھنٹے کی ٹریننگ کے بعد کیتھی نے سویرا کو کام کا بتایا

****

وہ جاگنگ کرکے ٹریک سے واپس آیا تھا سامنے ہی ٹیبل پر اس کے لیئے فریش جوس ڈھکا رکھا تھا کچن کی لائٹ بند تھی وہ جوس اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا ساتھ ساتھ سویرا کے کمرے کی طرف نظر ڈالی تو دروازہ بند تھا ---

سو گئی ہوگی بیچاری ---" وہ سوچتا ہوا جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے اپنے "
--- جم کی طرف بڑھ گیا ہفتہ کا دن تھا آج کئی مہینوں بعد وہ فری تھا

عروہ شہریار کو سرپرائز دینے کے لیے صبح آٹھ بجے اس کے گھر کے دروازے کے باہر موجود تھی کلچ میں سے چابی نکالی کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا وہ شہریار کے کمرے میں داخل ہوئی وہ بھی خالی تھا لیکن برابر میں شیشے کی دیوار سے وہ جم میں ایکسرسائز کرتا نظر آرہا تھا بنا شرٹ کے اس کا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا مضبوط بازوؤں کے پھولے پھولے مسلز وہ مبہوت سی ہو گئی
--- تھی ۔بنا پلکیں جھپکائے وہ اسے دیکھ رہی تھی اور خود پر فخر سا محسوس کر رہی تھی

یہ ہینڈسم اسمارٹ آدمی صرف اور صرف میرا ہے ---" وہ دھیرے سے جم کا "
دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور دبے قدموں چلتی ہوئی بنچ کی طرف آئی جس پر شہریار
--- چت لیٹا ویٹ لفٹنگ کر رہا تھا

واؤ شیری !! تمہاری باڈی تو بہت زبردست ہے ---" وہ جگمگاتی ہوئی آنکھوں سے "
اسے دیکھتی ہوئی بولی

شہریار جو ویٹ لفٹنگ میں مصروف تھا عروہ کی آواز سن کر چونک گیا ویٹس کو نیچے رکھتے
ہوئے سیدھا ہو کر کھڑا ہوگیا

تم کب آئیں ؟؟ " شہریار نے تولیہ اٹھاتے ہوئے پوچھا "

بس ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہیں ڈھونڈتے ہوئے تمہارے کمرے تک آئی پھر وال "
سے تمہیں ایکسرسائز کرتے دیکھا !! ویری امپریسو شیری ---" وہ دھیرے سے پاس آکر
اس کے مضبوط بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

ڈونٹ ٹچ می !! " وہ تیزی سے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا "

کم آن شیری !! تم میرے ساتھ ہر بار ایسے ہی کرتے ہو کبھی بھی فزیکل نہیں "

ہوتے آخر تمہارے ساتھ پرابلم کیا ہے ؟؟ " عروہ کا موڈ ٹھیک ٹھاک خراب ہوا

پرابلم ؟؟ سنو عروہ عزت صرف لڑکیوں کی میراث نہیں ہوتی ، مردوں کی بھی ہوتی "

ہے مجھے شادی سے پہلے کے فضول ریلیشن شپ گناہ سے بڑھ کر کچھ نہیں لگتے

---" وہ اپنی شرٹ پہنتے ہوئے بولا

شیری !! پھر میں کیا ہوں ؟؟ " عروہ نے سنجیدگی سے پوچھا "

تم میری دوست ہو ----" وہ لاپرواہی سے بولا "

بس دوست ؟؟ " عروہ نے افسردگی سے اسے دیکھا "

جب تک کوئی شرعی رشتہ نہیں بن جاتا تب تک صرف دوست ہو اس کے بعد جب " میرا تم پر حق ہوگا تو پورے حقوق کی ادائیگی بھی کرونگا اور تمہیں اپنے رنگ میں بھی ڈھال لونگا ---" وہ تنقیدی نظروں سے شارٹ اسکرٹ اور سلیولیس بلاؤز میں بالکل باربی ڈول کی طرح چمکتی ہوئی عروہ کو دیکھتے ہوئے بولا

تم کہنا کیا چاہتے ہو ؟؟ میں تمہیں صاف صاف بتا رہی ہوں میں تمہاری سو کالڈ " "----- دیسی وائف کی طرح کبھی بھی نہیں ہو سکتی تمہارے سامنے کچھ اور اور باہر

اسٹاپ اٹ عروہ !! تم باہر لاؤنج میں میرا ویٹ کرو میں شاور لیکر آتا ہوں ---" وہ " عروہ کی بات کاٹتے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوگیا

اوکے میں ویٹ کرتی ہوں جلدی آنا اب نو تو بج چکے ہیں مجھے ناشتہ کرنا ہے ---" " وہ اسے تنبیہہ کرتے ہوئے بولی

"---میں آتا ہوں تم جب تک ریسٹورنٹ سلیکٹ کرو "

اس ٹائم کون سا ریسٹورنٹ کھلا ہوتا ہے ؟؟ ہم کسی اچھے سے کیفے میں چلتے ہیں "
---" وہ کہتی ہوئی باہر لاؤنج کی طرف بڑھ گئی

****

شہریار عروہ کو ویسٹ کے ایک بہت ہی مشہور کیفے وکٹوریہ میں لایا تھا وکٹورین طرز پر بنا یہ کیفے اس وقت صبح کے ناشتے کے لیئے بھرا ہوا تھا وہ ایک میز منتخب کرتے ہوئے اس پر بیٹھ گیا

شیری تم نے رات کا پلان کیوں کینسل کیا ؟؟ "عروہ نے مینیو اٹھاتے ہوئے پوچھا"

عروہ میں ابھی ایک سال تک کسی بھی چکر میں پڑنا نہیں چاہتا میری شاہ بی بی "
سے کمٹمنٹ ہے میں ایک سال بعد ہی اس مصیبت رشتے سے چھٹکارا پا کر کوئی
اسٹیپ لینا چاہتا ہوں ---" ۔

شیری !! تو اس سب میں میں کدھر ہوں میرے جذبات میری فیلنگ تمہیں ان "
سب کی کوئی فکر نہیں ---" وہ چیخ گئی

دیکھو عروہ شادی کی کمٹمنٹ تم سے کی ہے تو اسے نبھاؤں گا بھی ، تم اس لڑکی "
سے خود کو کمپئیر مت کرو وہ لڑکی میری زندگی میں کہیں نہیں ہے ---" وہ رسان سے
بولا

"--- تو پلیز کم سے کم منگنی تو کرلو ، مجھے کچھ تو آسرا دو "

اوکے اس ویک اینڈ پر سادگی سے رسم کرتے ہیں شادی دھوم دھام سے کرینگے "
--" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

سر آپ آرڈر کیلیئے تیار ہیں ؟؟ " ایک سریلی سی آواز ابھری "

شہریار اپنے سامنے کھڑی ویٹرس کو دیکھ کر چونک گیا ویٹرس کے مخصوص لباس میں وہ لڑکی اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ اس کی گھبراہٹ صاف محسوس کی جاسکتی تھی

"---- سر ، مس آپ آرڈر لکھوا دیں "

مس نہیں میم اوکے ؟؟ اور جاؤ کسی دوسری ویٹرس کو بھیجو ---" عروہ اپنی حیرت " پر قابو پاتے ہوئے نخوت سے بولی

اوکے -- " وہ سر ہلاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی "

شہریار کی ساری توجہ اب سویرا پر تھی کب دوسری ویٹرس آئی عروہ نے کیا آرڈر کیا اسے کچھ خبر نہیں تھی بس وہ سویرا کو اس طرح ویٹرس کے روپ میں دیکھ کر حیران تھا

شیری کم آن تمہارا بریک فاسٹ ٹھنڈا ہو رہا ہے -- " عروہ نے اسے سوچوں سے نکالا "

"--- بس کرو اتنی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیکر کیوں ہوا کو فریز کررہے ہوں "

یار اس ایشین ویٹرس کو دیکھو ہائے سو بیوٹیفل میری تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی ہے "

"---

پیچھے کی میز پر بیٹھے لڑکوں کی آوازیں شہریار کا غصہ بڑھا رہی تھی

"-- - اس کے چہرے پر کتنی معصومیت ہے میں تو بس اب اسے پٹا کر ہی رہونگا "

وہ بہت دیر سے برداشت کررہا تھا لیکن اب

شہریار نے ایک جھٹکے سے کرسی پیچھے کھسکائی اور پلٹ کر اس لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا

یہ آپ کیا کررہے ہیں چھوڑیں اسے ---" ایک افراتفری سی مچ گئی "

شہریار نے اب اسے گھونسے مارنے شروع کر دیئے تھے اس لڑکے کے ساتھی شہریار کو گھیرے میں لے چکے تھے پر شہریار بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح سب کی ٹھکائی لگا رہا تھا کیفے کی مینجمنٹ بھی باہر نکل آئی تھی

شیری پلیز چھوڑو یہ سب پولیس کیس بن جائیگا چلو یہاں سے ---" عروہ نے اسے " بازو سے پکڑ کر کھینچا

شہریار نے ایک جھٹکے سے اس لڑکے کو اٹھا کر میز پر پٹخا اور اپنے والٹ سے سو سو پاؤنڈ کے کئی نوٹ نکال کر اپنی میز پر رکھتا ہوا کونے پر کھڑی تھر تھر کانپتی ہوئی سویرا کو خون آشام نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گیا

****

عروہ کا موڈ ٹھیک ٹھاک خراب تھا کتنے اچھے موڈ میں وہ اور شہریار اپنی منگنی پلان کررہے تھے سب فائل ہو گیا تھا اور پھر وہ سویرا بیچ میں آگئی ۔۔وہ ٹہل ٹہل کر اپنا غصہ نکال رہی تھی جب ایک خیال سے اس کی آنکھیں جگمگانے لگی اس نے تیزی سے فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا

سنو جونس کیا تم ابھی مجھ سے ملنے آسکتے ہو۔۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی "

اسے جونس کی اپنے لیئے پسندیدگی کا اچھی طرح اندازہ تھا وہ اب جونس کو اپنا ہمدرد بنا کر سویرا کو نیچا دکھانا چاہتی تھی

جونس جو بڑے آرام سے اپنے پینٹ ہاؤس میں سیٹرڈے منا رہا تھا اپنے فون پر عروہ کی کال اور پھر اس کی بھرائی ہوئی آواز سن کر پریشان ہو گیا اور تیزی سے اپنے سنہرے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اپنی اسپورٹ کار کی چابی اٹھا کر بڑی تیز رفتاری سے عروہ کے گھر کی طرف روانہ ہوا

بیل بجاتے ہی عروہ نے دروازہ کھولا اور اس کو دیکھتے ہی اس کے شانے پر سر ٹکا کر رونے لگی

کیا ہوا ہے عروہ ؟؟ پلیز کچھ بتاؤ ، ہنی تم مجھے پریشان کررہی ہو ---" جونس نے " پریشانی سے کہا

سوری جونس میں نے تمہیں بھی پریشان کردیا لیکن کیا کروں اس مشکل وقت میں "
بس مجھے تمہارا ہی خیال آیا ---" وہ آنسو پوچھتے ہوئے پیچھے ہٹی

آخر ہوا کیا ہے --" وہ الجھا "

اندر تو آؤ ،میں تمہیں سب بتاتی ہوں ---" وہ اسے لیکر سیدھی اپنے کمرے میں آئی "

جونس تم نے دعویٰ کیا تھا کہ تم میرے دوست ہو ہمیشہ میرا ساتھ دو گے ---" "
عروہ نے تمہید باندھی

میں نے اپنی زندگی کے چار سال شہریار کے انتظار میں اس کے ساتھ کی آس میں "
گزارے ہیں اور اب یہ شہریار کی سو کالڈ کزن ہمارے بیچ میں آرہی ہے وہ میرے
شیری کو چھین رہی ہے ----" عروہ رو رو کر سویرا کے ظلم و ستم نمک مرچ لگا کر
بیان کررہی تھی

آر یو شیور عروہ ؟؟ وہ لڑکی ایسی لگتی نہیں ہے ---" جونس الجھا "

" ؟؟ وہ ایسی ہی ہے "

ٹھیک ہے آج ویسے بھی مجھے شہریار کی طرف جانا ہے میں اس سے بات کرتا ہوں "
---"

جونس پلیز میرا نام مت لینا تم نہیں جانتے وہ اس لڑکی کیلیئے ایک لفظ سننا پسند "
نہیں کرتا ---"وہ آنسو پوچھتے ہوئے بولی

جونس اسے تسلی دیکر جا چکا تھا اب وہ مگن ہو کر میوزک سن رہی تھی اسے اچھی طرح
پتا تھا کہ شہریار کبھی بھی اپنے اور سویرا کے رشتے کی حقیقت نہیں بتائے گا الٹا وہ
سمجھے گا کہ سویرا نے شاید جونس کے کان بھرے ہیں

****

وہ عروہ کو گھر چھوڑ کر کافی دیر ادھر ادھر پھرنے کے بعد اپنے دماغ کو ٹھنڈا کرتے ہوئے گھر آیا۔دوپہر ڈھل چکی تھی عروہ نے اسے لنچ پر روکنے کی بہت کوشش کی تھی پر اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا ۔

سویرا !!! " وہ اندر داخل ہوتے ہی پہلی بار اس کا نام لیکر چلایا "

وہ جو اندر کمرے میں کتابیں پھیلائے پڑھ رہی تھی اس کی آواز سن کر ، اپنا نام سن کر ایک لمحے کو چونک سی گئی

سویرا ادھر آؤ ۔۔۔" وہ اسے پکارا رہا تھا اس منھ سے نکلا اپنا اسے اجنبی سا لگ " رہا تھا وہ تیزی سے دوپٹہ سلیقے سے سر پر لیتی ہوئی لیونگ روم میں آئی

جی !! " وہ دہلیز پر کھڑی تھی "

تم نے کس سے پوچھ کر ، کس کی اجازت سے جاب کی ؟؟؟ " وہ اس کی طرف "
بڑھا

سویرا کو اس کے لہجہ سے اس کی سرخ آنکھوں سے خوف سا محسوس ہو رہا تھا

کیا بک رہا ہوں میں ؟؟ تمہیں سنائی نہیں دیتا کیا ---" شہریار چپ چاپ سر "
جھکائے کھڑی سویرا پر چلایا

سویرا کی آنکھوں میں نمی امنڈ نے لگی تھی

لیکن اس وقت اس کو اپنے لیئے اسٹینڈ لینا تھا

اب نہیں تو کبھی نہیں ---"وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی"

"میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی ہوں آپ بہت جلد شادی کرنے والے ہیں اور پھر شاید عروہ میم کو میرا یہاں رہنا اچھا نہیں لگے اس لیئے میں میں ---" اس کی آواز بھرا گئی

"سنو لڑکی !! ---" شہریار نے اس کی بات کاٹی

"تم وہ جاب نہیں کروگی اینڈ دیٹس فائنل ---" وہ سختی سے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

سویرا کچھ دیر خاموشی سے سر جھکائے کھڑی رہی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے شہریار کا غصہ اس کی جان پر بن آیا تھا تو دوسری طرف عروہ کا رویہ وہ دل برداشتہ سی ہو کر اپنے کمرے میں آئی

بار بار شہریار اور عروہ کی باتیں اس کے ذہن میں گونج رہی تھی پتہ نہیں کتنی دیر تک
--- وہ سامنے رکھی کتابوں کو گھورتے ہوئے نیند کی وادی میں اتر گئی

****

شہریار اپنے جم میں پنچنگ بیگ پر اپنا غصہ نکال رہا تھا اس کے کانوں میں بار بار ان
--- لڑکوں کی آواز گونج رہی تھی

"---- ڈیم اٹ !! وہ جو کچھ بھی کرے مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہئے "

"--- ویسے بھی عروہ اسے یہاں برداشت نہیں کریگی مجھے کوئی فیصلہ کر لینا چاہیے "

فون کی گھنٹی نے اس کی سوچوں کو بریک لگایا

بڑی مشکل سے اپنے اشتعال پر قابو پا کر وہ اندر کمرے میں آیا تو اس کا سیل فون بجے چلا جا رہا تھا --

بابا سائیں---"وہ نمبر دیکھ کر چونکا اور تیزی سے فون اٹھایا"

اسلام علیکم بابا سائیں کیسے ہیں آپ ---" وہ ادب سے بولا"

میں تمہاری ماں اور فرزانہ ٹھیک پندرہ دن بعد لندن آرہے ہیں اپنے بچوں سے ملنے کیلئے ---" چند باتوں کے بعد بابا سائیں نے اسے اپنی طرف سے سرپرائز دیا "

جی بابا سائیں!! اس سے بڑی خوشی کی بات کیا ہوگی کہ میرے اپنے میرے گھر آئیں ---" وہ سنبھلتے ہوئے بولا "

اچھا شاہو بیٹا ، ذرا سویرا بیٹی سے تو بات کرواؤ میں اپنی بیٹی کو بھی یہ اچھی خبر سنا " دوں ---" انہوں نے فرمائش کی

بابا سائیں وہ تو اپنے کمرے میں سو رہی ہے ابھی ادھر رات ہوگئی ہے ---" شہریار " نے رات آٹھ بجاتی گھڑی کو دیکھتے ہوئے انہیں ٹالنا چاہا

اپنے کمرے میں ؟؟ شاہو کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں رہتی ----" بابا سائیں نے " سرد لہجے میں پوچھا

ساتھ ہی ہے بابا سائیں میں ابھی گھر سے باہر ہوں اس لیئے ایسا کہا ---" اس " نے جلدی سے بات بنائی

چلو خیر ہے بعد میں بات کروا دینا --" بابا سائیں نے سنجیدگی سے کہا اور فون رکھ دیا "

ڈیم اٹ یہ لڑکی تو دن بہ دن میرے لیئے مصیبت بنتی جا رہی ہے ---" اس نے " فون بند کر کے بیڈ پر پھینکا اور باہر کچن میں چلا آیا

پورا کچن صاف ستھرا اس کا منھ چڑا رہا تھا ان گزرے چند ماہ میں اسے رات کا کھانا گھر پر کھانے کی عادت ہو گئی تھی کچھ سویرا کے ہاتھ کا ذائقہ بھی اسے گھر کی یاد دلاتا تھا ابھی وہ فرج کھولے کچھ کھانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجی

اس نے اکتائے ہوئے انداز میں دروازہ کھولا تو سامنے ہی جونس کھڑا تھا

ہیلو شہریار --- " وہ پرتپاک لہجے میں بولتا ہوا اندر داخل ہوا "

تم نے میسج کیا تھا کہ وقت ملے تو ملنا تو میں نے سوچا اپنے دوستوں کے لیئے وقت " ملنے کا ویٹ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ وقت نکالنا چاہیئے ---" جونس خوشدلی سے مسکراتے ہوئے بولا

"-- اوہ یس !! آؤ بیٹھو پہلے تو یہ بتاؤ کیا کھاؤ گئے میں فوڈ ہی آرڈر کرنے والا تھا"

یار اپنی کزن سے کہو کچھ بنا دے وہ بہت اچھا پکاتی ہے - -" جونس نے اسے بغور " دیکھتے ہوئے فرمائش کی

وہ شاید آرام کررہی ہے میں تھائی فوڈ آرڈر کررہا ہوں ---" شہریار نے سنجیدگی سے کہا " اور فون ملا کر آرڈر پلیس کرنے لگا

" ؟؟ شیری !! سچ بتاؤ سویرا تمہاری کون ہے"

****

وہ گہری نیند میں تھی جب اس کے کانوں میں ڈور بیل کے بجنے کی آواز سنائی دی کچھ دیر وہ غائب دماغی سے بستر پر پڑی رہی پھر دیوار میں نصب گھڑی پر رات کے سوا آٹھ بجے دیکھ کر چونک کر اٹھ بیٹھی

اللہ اللہ میں نے تو رات کا کھانا بھی نہیں پکایا یہ تو بہت ناراض ہو جائینگے ---''وہ '' تیزی سے اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی لیونگ روم کے پاس پہنچی ہی تھی کے اندر سے آتی آوازیں سن کر کھڑی کی کھڑی رہ گئی

''؟؟ شیری !! سویرا تمہاری کون ہے ''

فرسٹ کزن ہے !! تمہارا تعارف کروایا تو تھا --'' شہریار الجھا ''

بس صرف فرسٹ کزن ؟؟'' جونس نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوالیہ '' نظروں سے گھورا

کیوں !! تم کیوں پوچھ رہے ہو ؟؟ " شہریار نے الٹا سوال کیا "

" مجھے لگتا ہے تم دونوں کے بیچ کوئی اور بھی رشتہ ہے جو تم مجھ سے اپنے دوست بزنس پارٹنر سے چھپا رہے ہو ورنہ اس طرح تمہارے کلچر میں ایک جوان لڑکے اور ایک جوان لڑکی کا اکیلے ساتھ رہنا بہت نامناسب مانا جاتا ہے ---"

" جونس !! وہ میری فرسٹ کزن ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں جہاں تک ساتھ رہنے کی بات ہے تو انسان کا اگر ایمان مضبوط ہو اور نفس پر قابو ہو تو جوان سے جوان اور خوبصورت سے خوبصورت لڑکی بھی اس کے لیئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے --"وہ اپنے غصہ کو کنٹرول کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

اوکے بردار !! میں نے ویسے بھی اس لٹل گرل کو اپنی بہن مانا ہے اگر تم اجازت " دو تو اس کے لیئے کوئی رشتہ دیکھوں ؟؟ میرے حلقہ احباب میں بہت مسلم فرینڈز ہیں -- " اب کے جونس نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا

اس سے پہلے شہریار اسے کوئی جواب دیتا اس کی نظر دروازے پر کھڑی سویرا پر پڑیں سرخ آنکھیں اونچی پونی سے نکلتی بالوں کی الجھی ہوئی لڑیں جو اس کے چہرے کو چوم رہی تھیں ننگے پاؤں بنا دوپٹے کے وہ دروازے میں استادہ تھی پہلے ہی جونس کی باتوں نے اس کا دماغ گھوما دیا تھا اس پر سویرا کا بنا دوپٹے کے دعوت دیتا ہوا دلکش سراپا اسے ٹھیک ٹھاک تپا گیا تھا اس سے پہلے جونس کی نظر اسے اس طرح دیکھے وہ تیزی سے اٹھا اور ساکت کھڑی سویرا کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اسے گھسیٹتے ہوئے اس کے کمرے میں لایا ---

تمہیں کوئی عقل یا سینس ہے کہ نہیں ؟؟ یا لندن آکر ساری شرم و حیا بیچ دی ہے " ؟؟ " وہ غرایا

سویرا نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ جو اس کا ہمسفر تھا لیکن کتنی بے رحمی سے اس کی شادی کی بات سن رہا --

" آئندہ کبھی بنا دوپٹے کے نظر آئیں تو زندہ نہیں چھوڑوں گا ---" وہ کف اڑاتا ہوا اسے بستر پر جھٹکتے ہوئے باہر نکل گیا

وہ ساکت سی اسے باہر جاتا دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ جب وہ اس رشتے کو مانتا ہی نہیں ہے اس کے وجود کو تسلیم تک نہیں کرتا تو پھر اسے لیکر اتنا غصہ کیوں ہو رہا تھا ؟؟ ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اس کا فون بج اٹھا اینا کال کررہی تھی

" ہیلو سویرا کیسی ہو ؟؟ اچھا سنو کل اتوار ہے تم بس وغیرہ کے چکر میں مت پڑنا میں تمہیں کیفے ڈراپ کر دونگی ---" اینا فون کے اٹھتے ہی شروع ہو گئی

اینا سنو کیا میں کچھ دنوں بعد کام شروع کر سکتی ہوں ---" سویرا نے اٹھتے ہوئے "
پوچھا

کیا ہوا سویرا ہنی ؟؟ کیا تمہیں جاب پسند نہیں آئی ؟؟ " اینا سنجیدہ ہوئی"

نہیں ایسا نہیں ہے میں تو بس ----" سویرا کی سمجھ نہیں آئی کہ کیا جواب دے "

دیکھو ہنی ہمت کرو ، ایسے موقعے بار بار نہیں ملتے ، تم ادھر اسٹوڈنٹ ویزے پر ہو "
تمہیں اتنی آسانی سے دوبارہ جاب ملنا مشکل ہے باقی تمہاری مرضی ہے ---" اینا نے
اسے سمجھایا

ٹھیک ہے میں صبح تیار رہونگی ---" سویرا نے سوچ کر جواب دیا "

ویسے بھی جیسے حالات چل رہے تھے اس میں سب سے بہترین حل جلد از جلد اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑا ہو کر ہاسٹل شفٹ کرجانا ہی تھا ویسے تو تایا ابو نے اس کے اکاؤنٹ میں ایک خطیر رقم ڈلوائی تھی پر وہ سے اپنی فیس اور پڑھائی کے دیگر اخراجات کے لیے بچا کر رکھنا چاہتی تھی اسے چار سال گزارنے تھے اور بیٹھ کر کھانے سے تو بڑے بڑے خزانے خالی ہو جاتے ہیں یہ تو پھر بھی چند لاکھ روپے تھے

****

اتوار کا دن شروع ہو رہا تھا ،شہریار کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی صبح کے پانچ بج رہے تھے وہ اپنے کمرے میں سگریٹ پر سگریٹ سلگا رہا تھا سویرا کو لیکر اپنے جذبات اپنا اشتعال اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کل جب کیفے میں اسے دیکھا تو برا لگا پھر ان لڑکوں کی سویرا کے حسن کو لیکر واہیات گفتگو اس کو برداشت نہیں ہوئی تھی اور رات جب وہ نیند میں بھری آنکھیں لیئے بنا دوپٹے اسے نظر آئی تو کہیں جونس اس کی دلکشی کو نا دیکھ لے !! یہ سوچ ہی اس کا دماغ گھما گئی تھی..

تم میری ملکیت ہو اور میری ملکیت کو کوئی اور دیکھے یہ مجھے برداشت نہیں---" وہ "
ایش ٹرے میں سگریٹ مسلتا ہوا بڑبڑایا

وقت آگیا تھا کہ وہ سویرا سے دو ٹوک بات کر کے اسے ہاسٹل شفٹ کردے ورنہ یہ لڑکی
اُس رات نیند میں اس کا سسکنا شہریار سے 1 اس کے حواسوں پر چھاتی جا رہی تھی
محبت کا اظہار کرنا اپنے بابا سے بات کرنا یہ سب شہریار کو ہلا کر رکھ گیا تھا اور اب نا
چاہتے ہوئے بھی وہ اسے سوچے چلا جا رہا تھا اسے دکھ نا پہنچے اسی لیئے اس نے عروہ
سے اپنی شادی ایک سال کیلئے ملتوی کردی تھی اسے پوری امید تھی کہ ایک سال بعد
سویرا تھوڑی میچیور اور سمجھدار ہو کر آرام سے اس کی زندگی سے نکل جائے گئ لیکن
اب وہ خود اسے لے کر پوزیسیو ہو رہا تھا

شاید وہ میرے چاچا کی بیٹی ہے میرے خاندان کی عزت ہے میرے نام سے "
منسوب ہے اس لیئے میں اتنا سینسیٹیو ہو رہا ہوں ----" وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے
لیٹ گیا

دن کی روشنی اس کے کمرے میں پھیل رہی تھی وہ جاگنگ پر بھی نہیں گیا تھا آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے معمول سے ہٹ گیا تھا سیل فون اٹھا کر اس نے وقت دیکھا تو دن کے گیارہ بج رہے تھے وہ بستر چھوڑ کر فریش ہو کر باہر آیا ارادہ ناشتہ کرنے کا تھا برابر میں سویرا کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور خالی کمرہ بھائیں بھائیں کررہا تھا وہ چلتا ہوا کچن میں آیا تو سامنے میز پر حسب معمول جوس کا گلاس اور ناشتے کے لوازمات سجے ہوئے تھے پر ان کو بنانے والی کہیں نہیں تھی --

سویرا !!! " اس نے آواز لگائی "

نات اگین !!! یہ تم نے اچھا نہیں کیا !! " وہ بڑبڑایا اور غصہ سے جوس کا گلاس " اٹھا کر فرش پر زور سے مارا پھر بنا سوچے سمجھے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا

وہ غصہ سے لب بھینچے تیز رفتاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کیفے وکٹوریہ جا رہا تھا -

کیفے پہنچ کر اس نے گاڑی بالکل مین اینٹرینس پر پارک کی اور تیزی سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا اس کے وجیہہ چہرے پر بلا کی کرختگی تھی اندر پہنچ کر اس نے چاروں جانب نظر دوڑائی --

****

سویرا صبح سات بجے کافی شاپ پہنچ چکی تھی --

اوکے اینا ---" وہ بمشکل مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتری "

سنو تمہارا آف کتنے بجے ہے ---" اینا کھڑکی سے سر نکال کر چلائی "

دو بجے تک -- کیوں ؟؟ " سویرا نے پلٹ کر جواب دیا "

مجھے کسی نے کافی پر انوائیٹ کیا ہے ---" وہ آنکھ مارتے ہوئے بولی "

اوہ کون ہے وہ ---"سویرا نے ٹھٹھک کر پوچھا "

وہی جسے تم نے میرا نمبر دیا تھا لٹل گرل ---" اینا کھلکھلا کر ہنس دی "

یعنی تم اور بریڈلی ----" سویرا نے جلدی سے پوچھا "

جی جناب میں اور بریڈلی اور سنو ہم دونوں بریک فاسٹ ادھر ہی کرینگے اس لیئے " زبردست سی سروس دینا ---" اینا مسکراتے ہوئے بولی اور ہاتھ ہلاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا کر روانہ ہو گئی

سویرا اپنے دو اچھے دوستوں کو ایک ساتھ تصور کر کے مسکرا اٹھی اس کی ساری پژمردگی کہیں دور جا سوئی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اندر امپلائی روم میں داخل ہوئی

گڈ مارننگ کیتھی ---" اس نے مسکراتے ہوئے کیتھی کو مارننگ وش کی "

اپنا کوٹ اتار کر دروازے پر ٹانگا اور پنک ایپرن نکال کر پہنا بال اس نے آج بھی پونی میں باندھے ہوئے تھے سر پر بلیک کلر کا اسکارف بھی لیا ہوا تھا

سویرا ڈئیر !! میں نے کل بھی سمجھایا تھا ادھر یہ اسکارف ٹائپ الاؤ نہیں ہے اور نا " ہی یہ ہمارے یونیفارم کا حصہ ہے اس لیئے اسے اتار دو ---" کیتھی نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا

سویرا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسکارف اتارا اور خاموشی سے باہر نکل گئی

بلیک پینٹ بلیک ہالف سلیو ٹی شرٹ پہنے اوپر سے گلابی رنگ کا مخصوص ویٹرس والا ایپرن پہنے وہ کام میں مصروف تھی

کاؤنٹر کے پیچھے وہ کافی میکر سے اپنے کسٹمر کیلیئے کافی تیار کررہی تھی جب کسی نے زور سے کاؤنٹر پر ہاتھ مارا وہ ڈر کے مارے اچھل سی گئی کپ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا وہ آہستگی سے مڑی تو سامنے ہی سرخ آنکھوں سے اسے گھورتا شہریار کھڑا ہوا تھا

بہت خود مختار ہو گئی ہو تم ؟؟ کس سے پوچھ کر کس کی اجازت سے تم نے یہ " جاب جوائن کی ؟؟؟ بولو " وہ غصے سے چیخ اٹھا

وہ ممم میں ---" سویرا کی آواز حلق میں اٹک سی گئی "

اپنا حلیہ دیکھا ہے ؟؟ غیر مردوں کے سامنے خود کو پیش کررہی ہو ؟؟ یہی تمہاری "
تہذیب ہے ؟؟ " وہ ہونٹ بھینچتے ہوئے بولا

سر پلیز !! آپ ہمارے کیفے کا ماحول خراب کررہے ہیں ----" مینجر کیتھی شور "
سن کر تیزی سے باہر آئی

ڈ ہیل ود یور کیفے !!!! اس لڑکی کو ابھی کے ابھی جاب سے نکالو -----" وہ سرد "
لہجے میں کیتھی سے بولا

بٹ سر !!! ایسے کیسے نکال دوں ؟؟ " کیتھی پریشان ہو گئی سب کسٹمرز تماشائی "
بنے ہوئے تھے

شہریار نے کک لگا کر وہ چھوٹا سا باڑ نما دروازہ کھولا اور کاؤنٹر کے پیچھے جا کر سویرا کا
بازو اپنی سخت گرفت میں لیا

"میں یہاں کوئی سین نہیں کرنا چاہتا شرافت سے ریزائن کرو اور اگر آج کے بعد تم مجھے ادھر ادھر نظر آئی تو تمہاری ٹانگیں توڑ دونگا ----" وہ غرایا

"سر آپ ہماری ایمپلائی کو ڈرا رہے ہیں آپ جائیں ورنہ ہم پولیس کال کر رہے ہیں ----" کیتھی آگے آئی

"تم شوق سے پولیس کال کرو مجھے کوئی فکر نہیں ہے میں اسے یہاں سے لے جا رہا ہوں اور اب یہ واپس ادھر نہیں آئیگی ---" وہ سرد لہجے میں بولا

"آپ ایسا نہیں کرسکتے ہم آپ پر ہراسمنٹ اور اغوا کا کیس کر سکتے ہیں ---" کیتھی نے اسے ڈرانا چاہا

اوہ سیریسلی آپ مجھ پر میری اپنی ہی بیوی کو اغوا کرنے کا کیس کرینگی ؟؟" وہ "
استہزاءیہ انداز میں بولا پھر سویرا کو گھسیٹتے ہوئے کاؤنٹر کے پیچھے سے باہر نکالا

بیوی !! یہ یہ لڑکی آپ کی وائف ہے ؟؟" کیتھی نے حیرت سے پوچھا"

شہریار نے رک کر اپنے والٹ سے اپنا وزیٹنگ کارڈ نکال کر کاؤنٹر پر رکھا

آپ کا جو بھی نقصان ہوا ہے اس پتے پر بل بھیج دیجئے گا ---" وہ ٹھنڈے لہجے "
میں بولتا ہوا ایک ہاتھ سے سویرا کو جکڑے ہوئے تیز تیز قدموں سے باہر نکل گیا

****

اینا اور بریڈلی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے مسکراتے ہوئے کیفے کے اندر داخل ہوئے

سویرا تو ہمیں ایک ساتھ دیکھ کر حیران ہو جائیگی اس کا چہرہ بچوں کی طرح پھول " جاتا ہے ---" بریڈلی ہنسا

تم فکر مت کرو میں پہلے ہی اسے بتا چکی ہوں کہ ہم ساتھ ادھر ناشتہ کرینگے ---" " اینا نے اس کے بال بگاڑے

وہ دونوں چلتے ہوئے کاؤنٹر کے عقب میں رکھی ٹیبل پر آبیٹھے

اینا دیکھو یہ سویرا کی بچی کسی دن مجھ سے ضرور پٹے گی کسٹمرز سے آرڈر کتنا ڈرتے " "--- ہوئے لے رہی ہے ذرا بھی کانفیڈینس نہیں ہے اس بدھو میں

بریڈلی خبردار جو میری دوست کو کچھ کہا ---" اینا نے اسے گھورا "

چلو نہیں کہتا آؤ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں تمہارے لیئے میرے دل میں جو محبت "

ہے اس پر بات کرتا ہوں ---" وہ گھمبیر سے لہجے میں بولتا ہوا اینا کی سمت جھکا

سیریسلی تم بھی نا ---" اینا مسکائی "

اس سے پہلے بریڈلی کوئی جواب دیتا کیفے میں ایک شور سا مچ گیا کوئی آدمی کاؤنٹر پر زور

سے ہاتھ مار رہا تھا

او گاڈ یہ آدمی سویرا کو ڈرا رہا ہے میں اسے چھوڑونگا نہیں --" بریڈلی تیزی سے کھڑا "

ہوا

اینا نے بھی اس سمت دیکھا اور شاک سے کھڑی ہو گئی سامنے ہی اس کا باس موسٹ

وانٹڈ بیچلر شہر کا مشہور بزنس مین شہریار سویرا کا بازو تھامے کھڑا تھا

بریڈلی رکو !! یہ میرے باس سویرا کے کزن ہیں ---" اس نے تیزی سے بریڈلی " کے بازو پر ہاتھ رکھا

کزن ہے تو کیا ہوا ؟؟ اسے کوئی حق نہیں سویرا سے بدتمیزی کرنے کا ---" بریڈلی " نے اس کا ہاتھ آرام سے ہٹایا اور شہریار کی سمت بڑھا اینا بھی تیزی سے پیچھے آئی اور وہ دونوں اپنی اپنی جگہ شہریار کی آواز سن کر منجمد ہوگئے

" ؟؟ اوہ سیریسلی آپ مجھ پر میری اپنی ہی بیوی کو اغوا کرنے کا کیس کرینگی"

سویرا اس کی وائف ہے ؟؟ "بریڈلی نے حیرت سے اینا سے پوچھا کو خود بھی یہ سن " ۔کر شاک میں تھی دیکھتے ہی دیکھتے شہریار سویرا کو کیفے سے باہر لیکر جاچکا تھا

****

ایک ایک پل جیسے ایک ایک صدی کی طرح سے گزر رہا تھا شہریار لب بھینچے سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا اور وہ کمزور نازک سی لڑکی نظریں جھکائے ڈری سہمی ہوئی سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی شہریار کے غصہ سے پناہ مانگنے کی دعا میں مصروف تھی دل کی دھڑکن تو گویا پورے وجود میں دھڑکتی ہوئی سنائی دے رہی تھی --

" اللہ جی پلیز میری مدد فرما !!! یہ مجھ پر گھر جا کر کوئی پابندی نہیں لگائیں !! یا اللہ ان کے دل میں رحم ڈال کہیں یہ مجھے واپس نہیں بھیج دیں ---"

شہریار گاڑی انتہائی تیز رفتاری سے چلا رہا تھا اور اس کے حواس بھی جیسے گاڑی کی رفتار کے ساتھ جواب دیتے چلے جا رہے تھے اس وقت سر پر بس شہریار کا خوف سوار تھا

تھوڑی دیر بعد گاڑی گھر کے باہر پارکنگ میں رک چکی تھی

" اترو ----" وہ سرد لہجے میں بولا

اپنی سوچوں میں گم سویرا نے اس کی آواز پر چونک کر سر اٹھایا

شہریار نے کوفت سے اس کی سرخ آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کو دیکھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا اور اپنے ساتھ لیئے آگے بڑھا وہ بے جان قدموں سے اس کے ساتھ اپنے آپ کو گھسیٹ رہی تھی

گھر کے اندر لیونگ روم میں آکر اس نے سویرا کا بازو چھوڑا اور خود کچن میں جا کر فرج سے پانی کی بوتل نکال کر منھ سے لگا لی ۔یہ ایک طرح سے اس کا اپنا اشتعال کنٹرول کرنے کی کوشش تھی ۔تھوڑی دیر کچن میں کھڑے رہنے کے بعد وہ چلتا ہوا صوفے پر سر جھکائے بیٹھی ہوئی سویرا کے پاس آیا ---

کس کی اجازت سے تم نے گھر سے باہر قدم نکالا ؟؟ بولو کس کی اجازت سے وہ " گھٹیا ویٹرس کی جاب جوائن کی ؟؟" وہ سرد لہجے میں اس پر نظریں جمائے پوچھ رہا تھا

" ؟؟؟ سویرا مجھے جواب چاہیئے "

میں ایک روشن خیال آدمی ہوں مانا کے بہت لبرل بھی ہوں لیکن ابھی اتنا بھی آزاد "
خیال نہیں ہوا ہوں کہ اپنے گھر کی عزت کو غیر مردوں کی آنکھوں کی تسکین بننے
کیلئے چھوڑ دوں ---" وہ اس کا چہرہ پکڑ کر اونچا کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ
کر غرایا

سویرا مجھے جواب چاہئیے ؟؟" اس نے ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ اپنی گرفت سے "
آزاد کیا

آپ !!آپ نے خود کہا تھا کہ کہ اپنا کیرئیر بناؤ جان چھوڑو ---" وہ اپنی سسکیاں "
دباتے ہوئے بولی

کیرئیر بنانے کو کہا تھا ویٹرس بننے کو نہیں --- سنو لڑکی اس وقت میں تمہارا سر "
پرست ہوں اور تمہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ میں خود کرونگا اب اٹھو

اپنے کمرے میں جاؤ اور اپنا حلیہ درست کرو ۔۔۔۔" وہ اس کے ہالف سلیو سے چمکتے دودھیا بازوؤں سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولا

آپ پلیز مجھے کسی ہاسٹل بھجوا دیں مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز ۔۔۔" وہ کھڑی ہو کر " سسکتے ہوئے بولی

اس کا نازک سراپا شرٹ اور جینز میں بہت نمایاں ہو رہا تھا ریشمی سلکی بال پونی میں قید کمر پر لہرا رہے تھے وہ جو ہمیشہ سے اس کے سامنے خود کو سلیقے سے دوپٹے میں لپیٹے سامنے آئی تھی آج اپنے وجود کی دلکشی سے اسے مسحور کر رہی تھی اس نے بڑی مشکل سے اس کے دلکش سراپے سے نظریں چرائیں

تم کہیں نہیں جا رہی ہو ، میں تمہیں من مانی کرنے کے لیئے آزاد نہیں چھوڑ سکتا " ۔۔" وہ اپنا سخت لہجہ بنا کر بولا

سویرا نفی میں سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہٹی آنکھوں سے آنسو تواتر بہے چلے جا رہے تھے شہریار نے تیزی سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی سویرا کے آنسو اسے اچھے نہیں لگ رہے تھے اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نے نرمی سے سویرا کو اپنی گرفت میں لیا

"مجھے مت ماریں پلیز ابھی چھوڑ دیں میں وعدہ اب کبھی بھی جاب نہیں کرونگی --"
وہ خوف سے آنکھیں میچ گئی

شہریار نے بغور اس کے چہرے پر چھائے ہوئے خوف کو دیکھا اسے ایک لمحے کو افسوس سا ہوا وہ دھیرے سے اس کے چہرے پر جھکا

"---- اہم ممم"

****

عروہ صبح سے ہی بہت مصروف تھی اپنے سارے کام جلدی جلدی نبٹا کر وہ شہریار کے گھر روانہ ہوئی --

گھر کی چابی کافی عرصے سے اس کے پاس تھی وہ بڑے ہی خوشگوار موڈ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی لاؤنج میں شہریار سویرا کے انتہائی قریب کھڑا ہوا تھا عروہ کی رگیں تن گئی اس سے پہلے وہ کچھ کہتی سویرا کی ڈری سہمی ہوئی آواز گونجی

"مجھے مت ماریں پلیز ابھی چھوڑ دیں میں وعدہ اب کبھی بھی جاب نہیں کرونگی "-

شہری سویرا کو مار رہا ہے ؟؟ وہ حیرت زدہ سی ہوگئی مگر پتا نہیں کیوں دل میں ایک کمینی سی خوشی محسوس ہوئی

اہم ممم ---" وہ قریب جا کر کھنکھاری "

شہریار جو جذبات میں آکر غلطی کرنے جا رہا تھا عروہ کے کھنکھارنے کی آواز سن کر تیزی سے ہوش میں آیا اور سویرا کو اپنی گرفت سے نرمی سے آزاد کیا

سویرا اس کی گرفت سے نکلتے ہی بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں جا کر قید ہو گئی

شہریار حیرت سے سویرا کی کمر پر لہراتے بالوں کو دیکھ رہا تھا اسے تو آج سے پہلے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ سویرا کے بال اتنے خوبصورت ہیں ---

یہ کیا ہو رہا تھا ؟؟ " عروہ نے شہریار کی محویت توڑی "

وہ گہری سانس لیتے ہوئے پلٹا سامنے ہی عروہ سلیولیس آسمانی کلر کی میکسی میں بجلیاں گرا رہی تھی آج پہلی بار اسے عروہ کے وجود سے کوفت سی محسوس ہوئی --

شہریار تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تمہارے پیرنٹس نے تمہارے ساتھ بالکل بھی " اچھا نہیں کیا ہر انسان کی اپنی پسند اپنی چوائس ہوتی ہے اور انھوں نے تمہارے جیسے

ایگزیکٹو بندے کے سر پر یہ دبو میٹرک پاس لڑکی ڈال دی ہے ---" عروہ نے ماحول کا اثر کم کرنا چاہا

عروہ پلیز مجھے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی تم کہو کیسے آنا ہوا ؟؟" وہ بیزاری سے بولا"

شیری ڈیڈ نے ہماری انگیجمنٹ کیلیئے ہوٹل بک کروا لیا ہے فرائیڈے ایونگ شام " سات بجے کا ٹائم پے انویٹیشن کارڈز کل تک آجائیں گے تم اپنی گیسٹ لسٹ بتاؤ !! " وہ کھنکتے ہوئے لہجے میں بولی

ہاؤ ڈیر ہو !! عروہ تم مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا اسٹیپ کیسے لے سکتی ہو ----" " شہریار کے سر پر بم سا پھٹا

پرابلم کیا ہے شیری ؟؟ تم نے کہا شادی ایک سال بعد میں مان گئی ، تم نے اپنی " سو کالڈ وائف کو اپنے گھر میں رکھ لیا میں کچھ نہیں بولی لیکن کچھ تو اپنی بات پر قائم

رہو !! تم خود کو مین آف ورڈ کہتے ہو جنٹلمین مانتے ہو تو ثابت کروں اور مجھ سے رشتہ جوڑو ویسے بھی ہم ابھی صرف منگنی ہی تو کررہے ہیں جس پر تم کچھ دن پہلے راضی تھے اب میں ڈیڈی کو کیسے منع کروں ؟؟ بولو ---" عروہ نے اسے اس کے الفاظ یاد دلائے

"---- عروہ پلیز میں ابھی اس سب کے لیے مینٹلی تیار نہیں ہو"

کیوں شیری ؟؟ تم نے تو مجھے زبان دی تھی !! کیسے مرد ہو تم اپنی زبان سے اپنے " قول سے مکر رہے ہو ----" عروہ نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

ہمم اٹس اوکے ٹھیک ہے میری گیسٹ لسٹ کوئی نہیں ہے تم بھی بس اپنے " قریبی دوست احباب کو انوائیٹ کرنا میں ابھی کوئی بڑا تماشہ نہیں ہیں چاہتا ہوں --" وہ بیزاری سے بولا

تھینکس ڈارلنگ !! " وہ اس کی بیزاری کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے گال "
چومتے ہوئے بولی

عروہ پلیز !! مجھے یہ سب پسند نہیں ہے ---" وہ اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا "

اچھا سنو منگنی کا ڈریس تم دلاؤ گئے ؟؟ یا اس کیلیئے بھی ڈیڈی سے پیسے مانگوں ؟؟ "
" عروہ اس کا رویہ نظر انداز کرتے ہوئے بولی

تم میرا کریڈٹ کارڈ رکھ لو جو دل چاہے خرید لینا -- " وہ جان چھڑانے والے انداز میں "
بولا

شیری اب میں اتنی بھی گئی گزری نہیں ہوں کہ تم مجھے یہ کارڈ تھما کر جان چھڑا "
رہے ہو ---" وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی

او گاڈ ؤومین !! آخر تم چاہتی کیا ہو ؟؟ " وہ ٹھیک ٹھاک تپا "

میں کل شام آفس آرہی ہوں وہاں سے تم مجھے بوتیک لے کر جاؤ گے اور اپنی پسند " کا ڈریس دلاؤ گئے اینڈ دیٹس فائنل ---" وہ اٹھ کھڑی ہوئی

****

سویرا اپنے کمرے میں آکر کچھ دیر تک رونے کا شغل پورا کرتی رہی پھر اسے یاد آیا اس کا بیگ تو کیفے میں ہی رہ گیا تھا اس کا اسٹوڈنٹ کارڈ ،اے ٹی ایم کارڈ ، بس پاس سب اس بیگ نما پرس میں تھا وہ جلدی سے آنسو پوچھتے ہوئے اٹھی اور پینٹ کی جیب سے سیل فون نکال کر اینا کا نمبر ملانے لگی وہی اب اس کا بیگ لا سکتی تھی کئی بیلز کے بعد بھی اینا نے فون نہیں اٹھایا تو اس نے مایوس ہو کر لائن کاٹ دی اس کے اندر یہ خوف بھی تھا کہ اگر بیگ چوری ہوگیا یا کھو گیا تو وہ اس دیار غیر میں کس سے مدد مانگے گی ---

اپنا شاید بریڈلی کے ساتھ ہو ---" اس سوچ کے آتے ہی اس نے تیزی سے بریڈلی "
کا نمبر ملایا

مگر وہی بیلز جا رہی تھیں مایوس ہو کر اس نے فون سنگھار میز پر رکھا اور کیبنٹ سے
قمیض شلوار نکال کر واش روم چلی گئی

عروہ کے جانے کے بعد شہریار اپنے کمرے میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ شاہ بی بی کی کال
آنے لگی

کیسی ہیں شاہ بی بی ---" سلام دعا کے بعد اس نے ا۔ کی خیریت دریافت کی "

سب ٹھیک ہے شاہو بس تم میری سویرا سے بات کروا دو ---" وہ پیار سے بولیں "

"--- خیریت شاہ بی بی "

کیوں پتر !! بنا خیریت میں اپنی بچی سے بات نہیں کرسکتی ؟؟ ---" انہوں نے "
شاہو کو ٹوکا

"--آپ جب چاہیں بات کر سکتی ہیں ہولڈ کریں میں اسے بلاتا ہوں "

سن شاہو !! تمہارے ماں باپ اور پھپھو دس دن بعد لندن کیلیئے روانہ ہو رہے ہیں "
سویرا سے کہو کچھ منگوانا ہے تو لسٹ بنا لے ----" وہ شفقت سے بولیں

شاہ بی بی آپ خود بول دیں بلکہ ایسا کریں آپ کی کال لمبی ہو رہی ہے آپ رکھیں "
میں ملاتا ہوں ---" وہ فون کاٹ کر سویرا کے کمرے کی جانب بڑھا

شاہ بی بی سے سویرا کوئی اپنے اسکول اور جاں کی بات نا کرے یہ سمجھانا بہت ضروری تھا وہ فون ہاتھ میں پکڑے اپنے کمرے سے نکل کر سویرا کے کمرے کی جانب بڑھا ، دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی سویرا شاید ابھی شاور لیکر نکلی تھی دھلا دھلا سا سراپا کمر سے نیچے جاتے گھنے لمبے بھیگے ہوئے بال دوپٹے سے بے نیاز وہ سنگھار میز پر جھکی بالوں کا برش اٹھا رہی تھی

سنو لڑکی !!" اس نے اسے مخاطب کیا"

سویرا جو بڑے آرام سے اپنے گیلے بالوں کو سلجھانے کا کام شروع کررہی تھی شہریار کی آواز سن کر چونک کر سیدھی ہوئی اور اسے یوں اپنی سمت دیکھتے ہوئے پا کر سٹپٹا کر بیڈ پر رکھے دوپٹے کو اوڑھنے کے لیئے بڑھی تیزی سے دوپٹہ اٹھا کر سر پر ڈالا

شہریار جو بڑے آرام سے دروازے سے ٹیک لگائے سویرا کی بوکھلاہٹ کو دیکھ رہا تھا ---اچانک سے فون کی بیل سن کر چونک گیا

بیل کی آواز ڈریسنگ ٹیبل پر سے آرہی تھی وہ دو قدم بڑھا اور حیرت سے میز پر بجتے فون کو اٹھایا

"بریڈلی کالنگ ---" کے الفاظ جگمگا رہے تھے ساتھ میں ایک ہینڈسم سے لڑکے کی تصویر بلنک کررہی تھی اس نے بغور دیکھا

"یہ تو وہی مال والا لڑکا ہے ---" اس کی رگیں تن گئی

سویرا شہریار کو فون اٹھاتے دیکھ کر ساکت سی رہ گئی

"کون ہے یہ ؟؟؟" وہ فون کی اسکرین سویرا کو دکھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

" یہ یہ وہ اینا کا فرینڈ ہے----" سویرا اٹکتے ہوئے بولی اس کی پیشانی پسینے سے تر بتر ہوگئی تھی ان کے خاندان میں بھلا کہاں لڑکی لڑکے کی دوستی کا رواج تھا

" اینا کا دوست ؟ تو تمہیں کیوں کال کررہا ہے ---" وہ سرد لہجے میں بولا

--- اس سے پہلے سویرا کوئی جواب دیتی فون پھر بجنے لگا

" بریڈلی کالنگ -----" شہریار نے سویرا کو گھورتے ہوئے فون کو زور سے دیوار پر مارا وہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر گیا

سویرا لرز کر رہ گئی اسے شہریار سے خوف محسوس ہو رہا تھا آنسو تھے کہ بنا بلائے آنکھوں میں امنڈتے چلے آرہے تھے

مم میں سچ کہہ رہی ہوں یہ اینا کا دوست ہے آپ اینا سے پوچھ لیں ---" وہ اٹکتے " ہوئے بول رہی تھی

تمہارے پاس فون کہاں سے آیا ----" اس نے سوال کیا "

ڈیم اٹ سویرا !!! میں کیا پوچھ رہا ہوں ؟؟ جواب دو ----" وہ غرایا "

اااینا ---" وہ سسکی "

اینا نے فون دلایا تھا ----" وہ روتے ہوئے بولی "

او گاڈ ! تم رو کیوں رہی ہو ؟؟ ہر بات کا جواب تم آنسو میں کیوں دیتی ہوں مجھے تو " لگتا ہے تمہیں اپنے ساتھ یہاں لاکر میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے ---" وہ ٹھیک ٹھاک تپا تھا

میرا فون !!! " وہ بے بسی سے روتے ہوئے زمین پر گرے فون کو دیکھ رہی تھی "

شہریار تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا اور اپنے کمرے میں آکر اس نے سویرا کیلیئے منگوایا ہوا فون اٹھایا اور واپس اس کے کمرے میں آیا جو اب زمین پر پڑا فون اٹھا کر اسے جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی --

"یہ لو !! یہ فون میں نے تمہارے لیئے منگوایا تھا وہ ڈبے سے ایک جدید موڈل کا مہنگا ترین فون نکالتے ہوئے بولا

"میں اس میں پاکستان کے نمبر اور اپنا نمبر فیڈ کررہا ہوں اس کے علاوہ مجھے اس میں کوئی اور کال یا نمبر نظر نہیں آئے ---" وہ نمبر سیو کرتے ہوئے بولا

"پر وہ اینا ؟؟؟" سویرا ہچکچائی

"اسے ایڈ کر سکتی ہوں مزید کچھ نہیں --"وہ فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

سویرا نے فون نا چاہتے ہوئے بھی تھام لیا ورنہ اس جلاد سے کوئی امید نہیں تھی کہ اسے پھر سے اپنے عتاب کا نشانہ بنانا شروع کر دیتا

شہریار جاتے جاتے پلٹا ---

" سنو لڑکی !! گھر کی عزت گھر میں ہی اچھی لگتی ہے آئندہ ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس سے میری یا چاچو کی عزت پر کوئی حرف آئے ---" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

" اگر میرے بابا سائیں زندہ ہوتے تو میں کبھی بھی کسی کیلیئے مسئلہ نہیں بنتی ---" وہ ڈبڈبائے ہوئے لہجہ میں دھیمے سے بولی

شہریار نے ایک گہری نظر اس کے روئے روئے سوگوار سے حسن پر ڈالی اور چپ چاپ دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں رقص کررہی تھیں --

****

کب سے اس کے فون پر میسنجر کال آرہی تھی وہ جان کر فون نہیں اٹھا رہی تھی ارادہ اینڈریو کے آتش شوق کو مزید بھڑکانے کا تھا کافی کالز کے بعد اس نے بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے میسنجر پر کال ملائی جو پہلی ہی بیل پر پک کر لی گئی

"ہیلو سویرا !! کدھر ہو بے بی !! تین دن سے دیوانہ بنا پھر رہا ہوں اور ایک تم ہو کال تک نہیں پک کرہی تھی آج تو میں نے سوچ لیا تھا کہ اگر شام تک تم سے بات نہیں ہوئی تو میں تمہارے گھر آجاؤں گا ---" اینڈریو نے بیتابی سے کہا

"نہیں نہیں پلیز آپ میرے گھر مت آئیگا آپ نے وعدہ کیا تھا ---" وہ دھیمے لہجے میں سویرا کے انداز میں بات کررہی تھی

اینڈریو اسے اپنی بیتابیوں کا بتا رہا تھا اور وہ بڑے آرام سے اسے مزید بڑھاوا دے رہی تھی

"سنو تین دن سے تمہیں نہیں دیکھا یونیورسٹی کیا بند ہوئی میں تو دیدار یار سے بھی گیا ---" اینڈریو نے سرد آہ بھری

"کیا کرینگے مجھے دیکھ کر ----" عروہ نے مزے سے کہا

"تم نے پابندیاں ہی اتنی لگائی ہوئی ہے کہ بس دور سے دیکھو بات نہ کرو اور اس دن تم کتنی اجنبی بن رہی تھی وہ تو شکر ہے تم نے اس پوری رات فون پر مجھے کمپنی دی ورنہ میں نے تو تمہیں کڈنیپ کر لینا تھا ---" اینڈریو سنجیدہ ہوا

اچھا سنئیے !! ٹھیک پانچ دن بعد شہریار منگنی کررہے ہیں میں پتہ بتا رہی ہوں آپ "
ادھر ہی آجائیں میرے گیسٹ بن کر میں آپ کی ساری تشنگی مٹا دونگی بھرپور کمپنی دونگی ---" وہ شرمیلے انداز میں بول رہی تھی

****

عروہ میں بچپن سے یہ خاص عادت تھی کہ جو چیز اسے اچھی لگے وہ بس اس کی تھی. اس کیلیے چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑے. اپنے اسٹینڈرڈ سے کم پر وہ کبھی راضی نہیں ہوتی تھی. وقت گزرنے کے ساتھ یہ عادت اس میں پختہ ہوتی چلی گئی تھی. وہ سب سے مختلف اور منفرد تھی. خوبصورتی اس کا پلس پوائنٹ تھا.

جب یونیورسٹی کے پہلے ہی سال اس کی نظر شہریار پر پڑی. وہ مغرور, ہینڈسم اور سمارٹ سا جوان جس کی آنکھوں سے غرور جھلکتا تھا. جو اس وقت ماڈلنگ کر کے نام بنا رہا تھا. اس کا مقصد پیسہ کما کر اپنا بزنس ایمپائر کھڑا کرنا تھا. آہستہ آہستہ وہ اس کے قریب

ہوتی چلی گئی. جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شہریار کی مقبولیت بڑھتی جا رہی تھی. وہ اپنی فرم اسٹیبلش کرچکا تھا. ماڈلنگ کی وجہ سے میڈیا اس کا دیوانہ تھا تو لڑکیاں اس کی توجہ کیلیئے تڑپتی تھیں. ہاں وہ سب سے الگ سب سے منفرد تھا. وہ چھا جانا جانتا تھا اور عروہ نے طے کرلیا تھا کہ اسے شہریار کی زندگی میں آنا ہے مسز شہریار بننا ہے. چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ لیکن اس کے خوابوں کو جھٹکا اس وقت لگا جب سویرا نامی حسین بلا نے شہریار کے گھر میں قدم رکھا. وہ دیسی دبو سی لڑکی جسے فیشن تک کی سینس نہیں تھی. بھلا وہ کہاں شہریار کے قابل تھی. اس میں تھا ہی کیا سوائے اچھی شکل کے، شہریار کی نظروں سے اسے دور کرنا ضروری تھا. لیکن جب شہریار نے اسے یہ بتایا کہ وہ اس کی منکوحہ ہے تو اسے زور دار جھٹکا لگا وہ ہل کر رہ گئی۔۔

وہ شخص جسے اس نے چاہا، جسے دیکھ کر اس کا دل دھڑکتا تھا. وہ کیسے اس سویرا کا ہوسکتا تھا. لیکن حسن سے بڑی کوئی دلیل نہیں!! سویرا کی کم عمری, اس کا حسن کہیں شہریار کو اپنی طرف متوجہ نا کر لے یہ خوف اس کی رگ رگ میں بیٹھ گیا تھا۔

....

وہ دوپہر ہوتے ہی تیار ہو کر شہریار کے گھر پہنچ چکی تھی گھر کی چابی تو اس کے پاس ہی تھی وہ مین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

پورا گھر سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا. شہریار تو یقیناً آفس میں تھا. وہ چلتی ہوئی اندازے سے سویرا کے کمرے کی جانب آئی. دروازے پر ناک کرنے کے لیے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا. وہ اندر داخل ہوئی سامنے ہی سویرا گلابی رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس اپنے لمبے بالوں کی چوٹی کو دائیں جانب ڈالیں بڑے انہماک سے لیپ ٹاپ پر اسائمنٹ بنانے میں مصروف تھی. اس کا سرخ و سپید چہرہ گلابی رنگ میں دمک رہا تھا. قدرتی گلابی ہونٹ عروہ نے انتہائی حسد سے اسے دیکھا۔

"اے لڑکی! " عروہ نے اسے پکارا.

سویرا عروہ کی آواز سن کر چونک گئی. تیزی سے سر اٹھایا تو سامنے ہی ٹخنوں سے خاصی اونچی کیپری پینٹ، سلیولیس سبز رنگ کی ٹاپ پہنے جو اس کی آنکھوں سے میچ کررہی تھی. اس پر سنہرے, شانوں پر بکھرے گھنگھریالے بالوں کے لچھے. وہ چلتی پھرتی قیامت اس کے سامنے کھڑی تھی.

"اسلام علیکم آپ! وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔" سویرا کھڑے ہوتے ہوئے بولی.

"وہ؟ وہ کون؟؟" عروہ الجھی.

"اوہ یو مین شہریار! او گاڈ!! تم کسی سو سال پرانے زمانے کی مخلوق ہو کیا؟ افف سو ٹیپیکل دیسی۔" وہ نخوت سے بولی.

"سنو! میرے پاس وقت نہیں, چلو ہمیں شاپنگ پر جانا ہے۔" وہ تیزی سے بولی.

شاپنگ! " سویرا نے حیرت سے دہرایا ".

اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟ کیا زندگی میں کبھی شاپنگ نہیں کی؟ " عروہ نے طنزیہ " انداز اپنایا.

وہ انہوں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ " سویرا اس کے ساتھ ہرگز نہیں جانا چاہتی تھی ".

دیکھو ایک تم ہی تو میری واحد سسرالی رشتہ دار ہو. اب جمعہ کو میری اور شیری کی " منگنی ہے تو شیری نے کہا تمہیں بھی اس خوشی میں شاپنگ کروا دیتے ہیں. ورنہ تم کچھ الٹے سیدھے اپنے جیسے کپڑے پہن کر فنکشن میں آئی تو شیری کی کتنی سبکی ہو گی. اب جلدی کرو شیری کو ویٹ کرنا پسند نہیں ہے۔ " وہ اس کے فق پڑتے چہرے کو دیکھ کر مسکائی.

جی ٹھیک ہے۔ " سویرا پژمردگی سے اٹھی ".

.آپ لیونگ روم میں بیٹھیں میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ " وہ دھیمے سے بولی "

تیار ہونے سے تمہاری قسمت تو نہیں بدل جائیگی. اب نکلو مجھے دیر ہو رہی ہے۔ " "
. عروہ تیز ہوئی

سویرا نے اپنا دوپٹہ کھول کر سر پر ڈالا اور پیروں میں نازک سی نگ والی کولہا پوری چپل
.پہن کر کھڑی ہو گئ

عروہ نے حسد سے اس کے گلابی پیروں کو دیکھا. جو اس معمولی سی چپل میں بھی
۔جگمگا رہے تھے

.چلو " وہ روڈلی بولتے ہوئے اسے لیکر باہر نکل گئ "

.وہ عروہ کو لیکر آفس پہنچ چکی تھی

تم ادھر گاڑی میں ہی بیٹھ کر ویٹ کرو۔ میں شیری کو لیکر آتی ہوں۔ " وہ حکمیہ "
لہجے میں اسے کہتی ہوئی آفس کی بلند و بالا بلڈنگ میں داخل ہو گئی.

اوپر فلور پر پہنچ کر وہ سیدھی شہریار کے آفس کی جانب بڑھی.

میم سر اندر میٹنگ میں مصروف ہیں۔ " اینا نے اسے روکا ".

عروہ نے اپنا فون نکالا اور شہریار کو فون ملایا. جسے پہلی ہی بیل پر کاٹ دیا گیا. وہ غصہ سے بل کھا کر رہ گئی. آدھے گھنٹے بعد شہریار کے آفس کا دروازہ کھلا. گرے سوٹ میں ملبوس شاندار سا شہریار باہر نکلا. اس کے ساتھ دو انگریز اور بھی تھے. جو اس سے بہت مرعوب نظر آرہے تھے. وہ ان سے ہاتھ ملا کر گڈ بائے کہہ کر آفس میں واپس جا رہا تھا. جب عروہ نے خفگی سے اسے پکارا.

" !شیری "

."تم! تم ادھر کیا کررہی ہو؟ "وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہا تھا

."تم نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا؟ " عروہ نے سوال کیا

" عروہ تمہیں اچھی طرح پتا ہے. میں کام کے وقت فون کالز نہیں لیتا۔ " وہ جواب دیتے ہوئے آفس کی طرف بڑھا.

" ہمیں شاپنگ پر جانا تھا۔ " وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے آفس میں داخل ہوئی.

."ابھی میں بزی ہوں۔ " وہ فائل کھولتے ہوئے بولا

شیور نو پرابلم! مجھے کوئی جلدی نہیں ہے. میں ادھر ہی تمہارا ویٹ کر لیتی ہوں۔ " "

.وہ آرام سے میز پر رکھا میگزین اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گئی

شہریار نے ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈالی اور اپنی فائل میں مصروف ہوگیا. عروہ بہت مزے سے بیٹھی ہوئی میگزین کے ورق پلٹ رہی تھی. آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا. جب شہریار کا فون بجا اس نے فائل سے سر اٹھا کر اپنے فون پر نظر ڈالی اور .حیرانگی سے نمبر دیکھتے ہوئے فوراً فون اٹھا لیا

****

عروہ کو اندر گئے ہو بہت دیر ہو چکی تھی وہ گاڑی کا آٹومیٹک لاک لگا کر گئی تھی. شیشے تک لاک تھے. اب سویرا کا اس بند گاڑی میں حبس کی وجہ سے دم گھٹنے لگا تھا. اس نے شیشہ نیچے کرنے کی کوشش کی پر شاید اس میں بھی لاک لگا ہوا تھا. پھر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی پر وہ اسے بھی کھولنے میں ناکام رہی. اب باہر تیز بارش بھی شروع ہو چکی تھی. بادلوں کی گڑگڑاہٹ اور گاڑی کا حبس اسے برداشت

نہیں ہو رہا تھا. پریشان ہو کر اس نے پرس میں سے اپنا فون نکالا اور کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے شہریار کا نمبر ڈائل کیا.

پہلی ہی بیل پر شہریار اس کا فون اٹھا چکا تھا.

" ہیلو! تم ٹھیک تو ہو؟ " شہریار نے پریشانی سے پوچھا. ورنہ سویرا اور اسے فون کرے. یہ ناممکنات میں سے ہی تھا.

" آپ کب آئیں گے ؟ " سویرا کی اس کی آواز سن کر ڈھارس بندھی.

" کیوں؟ تمہیں کوئی کام ہے کیا؟؟ " وہ الجھ گیا.

" بہت دیر ہو گئی ہے. اب تو بارش بھی بہت تیز ہو رہی ہے. مجھے اکیلے گاڑی میں ڈر لگ رہا ہے۔ " وہ نم لہجے میں بولی.

تم ہو کدھر؟ " شہریار پریشان ہو گیا" .

" ۔میں آپ کے آفس کے باہر گاڑی میں ہوں "

اسٹوپڈ لڑکی تم ادھر کیا کررہی ہو؟ " وہ ٹھیک ٹھاک تپا " .

" ...وہ وہ "

انف وہ وہ, تم وہی رکو میں آرہا ہوں۔ " وہ ڈانٹتے ہوئے بولا اور فون بند کر کے کھڑا "
ہو گیا .

کیا ہوا شیری؟ کس کا فون تھا؟ جو تم نے کام کے دوران اپنے اصول توڑتے ہوئے "
رسیو کیا۔ " عروہ نے میگزین واپس رکھ کر بڑی معصومیت سے پوچھا .

"کچھ نہیں یار پتہ نہیں وہ سویرا ادھر کیسے آگئی ہے۔" وہ اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے بولا.

"اوہ گاڈ! میں تو بھول ہی گئی. سویرا کو میں ساتھ لائی تھی. سوچا منگنی کی شاپنگ کرینگے تو اس بیچاری کو بھی کچھ دلا دینگے۔"

"عروہ مجھے یقین نہیں آرہا تم ایسا کرسکتی ہو؟ تم نے اس کو گھنٹے بھر سے اکیلی پارکنگ میں بٹھایا ہوا ہے. ہاؤ کڈ یو ڈو دس؟" وہ شاکڈ ہوا.

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے. میں تو تمہیں لینے آئی تھی. تم نے مجھے ویٹ کرنے کو بولا اور میں سویرا کو پتا نہیں کیسے بھول گئی۔" وہ سادگی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی.

شہریار تیز تیز قدموں سے سب اسٹاف کے سلام کا سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہوا باہر آیا. اسے دیکھ کر جلدی سے باوردی دربان نے دروازہ کھولا. وہ اب باہر نکل کر چاروں جانب دیکھ رہا تھا.

عروہ تم نے گاڑی کدھر پارک کی ہے؟ " اس نے ساتھ کھڑی عروہ سے پوچھا ".

وہ ادھر ۔ " عروہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا ".

شہریار گاڑی کی جانب بڑھا.

شیری بہت تیز بارش ہو رہی ہے بھیگ جاؤ گے۔ " عروہ نے اسے بازو سے پکڑ کر " روکا.

اٹس اوکے تم گاڑی ان لاک کرو. میں اسے لیکر آتا ہوں۔ " وہ دو ٹوک لہجے میں " بولتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے بازوؤں سے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ گیا.

عروہ نے منہ بناتے ہوئے پرس سے ریموٹ نکالا اور وہی کھڑے گاڑی ان لاک کی.

شہریار نے گاڑی کے پاس پہنچ کر شیشے پر ناک کیا اور دروازہ کھولا. وہ بارش کے پانی میں بری طرح بھیگ چکا تھا.

سویرا نے شہریار کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا.

چلو اترو. " شہریار نے اسے گھورا".

وہ جیسے ہی گاڑی سے اتری بارش کی تیز بوچھاڑ اس پر پڑی۔ شہریار نے ایک نظر اس کے نازک کپکپاتے وجود کو دیکھا پھر اپنا کوٹ اتار کر اسے دیا.

میں اس کا کیا کروں؟ " سویرا نے کوٹ تھامتے ہوئے حیرت سے پوچھا ".

محترمہ اس کوٹ کو چھاتا بنا کر سر پر لو. میں نہیں چاہتا تم بارش میں بھیگ کر " لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ "

سویرا نے سر پر کوٹ تانا اور تیز تیز قدموں سے شہریار کے ہم قدم ہوئی

وہ گاڑی کا آٹومیٹک لاک ریموٹ سے کھول کر شیڈ کے نیچے کھڑی شہریار کو گاڑی کی سمت جاتا دیکھ رہی تھی وہ جان کر سویرا کو ساتھ لائی تھی تاکہ اسے جتا سکے کہ شہریار صرف اور صرف اس کا ہے ۔ شہریار کے جاتے ہی اس نے اپنا فون نکالا اس کی سیٹنگ پرائیوٹ پر سیٹ کر کے نمبر ملانے لگی ---

ڈیلی نیوز ----" آپریٹر کی آواز گونجی "

" مجھے آپ کو انفو دینی تھی کہ ٹھیک دو گھنٹے بعد مشہور بزنس مین اور ماڈل شہریار آج ساؤتھ ویلز میں اپنی ہونے والی فیانسی کے ساتھ منگنی کی شاپنگ کرنے آرہے ہیں ---" اس نے آواز بنا کر اطلاع دیتے ہی فون بند کردیا

سامنے سے ہی شہریار آتا ہوا نظر آرہا تھا اس کے پیچھے پیچھے سویرا اس کا کوٹ دونوں ہاتھوں سے چھجے کی طرح سر پر اٹھائے چلی آرہی تھی وہ ان کے قریب آتے ہی سویرا کی سمت بڑھی

"سوری سویرا ڈئیر !! مجھے شیری نے بٹھا لیا تھا میں بھول ہی گئی تھی کہ تم میرے ساتھ ہو ویری سوری ----" وہ پشیمانی سے بولی

"اٹس اوکے کوئی بات نہیں ---" سویرا نے سادگی سے جواب دیکر شہریار کا کوٹ جھاڑ کر اس کی جانب بڑھایا

"پکڑی رہو ---" اس نے سویرا سے کہا

جو اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اس کے کوٹ کو اپنے بازو پر لٹکا چکی تھی

او گاڈ !! شیری تم تو پورے بھیگ گئے ہو ؟؟ اب ہم شاپنگ کیسے کرینگے ؟؟" "

عروہ نے بھیگے ہوئے شہریار کو دیکھا

کم آن عروہ !! یہ کوئی بگ ڈیل نہیں ہے لیٹس گو ---" وہ اپنی ٹائی ڈھیلی کر "

لے آستینیں اوپر کرتا ہوا بولا

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اپنی ٹائی اتار کر سویرا کو تھما دی

چوڑی پیشانی پر گیلے بکھرے بال فولڈ کی ہوئی آستینیں ، وہ اٹھائیس سال کا ایک خوبرو مرد تھا جو اپنے حددرجہ پر اعتماد انداز سے چھایا ہوا سا محسوس ہوتا تھا ۔ سویرا نے ٹائی --- پکڑتے ہوئے اپنے دل کی ایک بیٹ مس ہوتی ہوئی محسوس کی

نہیں یہ میرے لیئے نہیں ہیں ---" اس نے سر جھٹکا "

"--- چلو اب "

شہریار سامنے کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا عروہ بڑی شان سے فرنٹ ڈور کھول کر اندر بیٹھ گئی شہریار نے ایک سرسری سی نظر سے سویرا کو دیکھا جو سر جھکائے اس کا کوٹ ٹائی ہاتھوں میں لیئے پیچھے بیٹھ گئی تھی وہ سر جھٹکتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر کے ہیٹر آن کرنے لگا

شیری ہیٹر کیوں چلا رہے اتنی بھی سردی نہیں ہے ہیٹ سے میرا میک اپ خراب ہو جائیگا ---" عروہ نے اسے ٹوکا

کچھ نہیں ہوتا ----" وہ ہیٹر آن کرکے بلائنڈز کا رخ پیچھے سیٹ کی طرف کرتے ہوئے بولا

ساؤتھ کے سب سے بڑے مشہور مال کی پارکنگ میں شہریار نے گاڑی پارک کی ---عروہ نے مرر میں دیکھ کر اپنی لپ اسٹک فریش کی بالوں میں برش پھیرا اور نیچے اتر کر شہریار کا بازو تھام کر کھڑی ہو گئی

"چلیں ڈارلنگ !! افف میں کتنی خوش ہوں ہم اپنی منگنی کی شاپنگ کرینگے ---" اس کا چہرہ دمک رہا تھا

"کم سویرا !! شیری ہماری منگنی کی خوشی میں تمہیں بھی شاپنگ کروائیگا آخر اس کی کزن ہو تم میری واحد سسرالی رشتے دار ---" اس نے گاڑی میں بیٹھی سویرا کو پکارا

سویرا نے ایک نظر سن گلاسز لگائے بیزار کھڑے شہریار پر ڈالی اور خاموشی سے نیچے اتر کر ان کے پیچھے چلتی ہوئی مال میں داخل ہو گئی عروہ سب سے پہلے ایک مشہور انڈین بوتیک میں داخل ہوئی ---

سیلز گرل عروہ کو ایک سے بڑھ کر ایک ڈریس دکھا رہی تھی تبھی وہ گردن گھما کر سویرا سے مخاطب ہوئی

سویرا تم بھی کوئی ڈھنگ کا ڈریس سلیکٹ کر لو پارٹی کے لیئے ---" سویرا نفی میں " سر ہلاتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹ گئی

تقریباً پچاس کے قریب میکسی ، لہنگے ، شرارے دیکھنے کے بعد عروہ نے اپنے لیئے لہنگا چولی کا ڈریس سلیکٹ کیا

شیری یہ دیکھو !! ویسے تو مجھے یہ دیسی ٹائپ ڈریسنگ پسند نہیں آتی ہے لیکن دلہن " !!! تو میں نے سوچا ہے کہ پاکستانی لک ہونی چاہیئے ----" وہ اسے اپنا سلیکٹ کیا ہوا ڈریس دکھاتی ہوئی بولی

ہمم ٹھیک ہے ----" وہ آرام سے ادھر ادھر نظریں دوڑا رہا تھا "

سنو ؟؟؟ تم نے میڈیا کو انوائیٹ کیا ہے نا ؟؟ " عروہ نے سنجیدگی سے پوچھا "

تمہیں مجھ سے رشتہ جوڑنے میں انٹرسٹ ہے یا میڈیا میں ؟؟؟"وہ روکھے لہجے میں بولا "

دونوں میں !!! شیری میں چاہتی ہوں پوری دنیا کو پتہ چل جائے کہ تم میرے ہو " بس میرے ----" وہ آنکھیں میچ کے بولی

لیٹس گو عروہ مجھے اور بھی کام ہیں ---" وہ اکھڑ انداز میں بولا "

" پر تمہاری بیوی اوپس سوری سوری کزن !! نے تو کچھ لیا ہی نہیں اب اگر وہ ایسے ہی اٹھ کر پارٹی میں آگئی تو تمہاری کتنی سبکی ہوگی کہ تمہاری رشتے دار اور اتنی غریب مسکین ---" عروہ نے ہمدرد جتائی

ایکسکیوز می !! " شہریار نے سامنے کھڑی سیلز گرل کو پکارا "

یس سر !! " وہ سیلز گرل پاس آکر پروفیشنل انداز میں مسکراتے ہوئے بولی "

"مجھے ایک پارٹی ڈریس چاہیئے ---" وہ سنجیدگی سے بولا

"کس ٹائپ سائز اور کلر کا ؟؟" سیلز گرل نے سوال کیا

"وہ سامنے کھڑی محترمہ کے سائز کا اور بس جو بھی ڈریس ہو وہ مکمل ہو مطلب نو سلیو لیس ٹائپ کلر آپ اپنی چوائس سے سلیکٹ کریں اور دوپٹہ بڑا ہونا چاہیئے ---" اس نے ہدایات دیں

سیلز گرل نے شیشے سے باہر دیکھتی دنیا بھر سے بیزار کھڑی سویرا کو دیکھا

"واؤ ویری پریٹی !! یہ تو خود اتنی پنک پنک سی ہیں ان پر پنک کلر بہت سوٹ کریگا ---" وہ شہریار سے کہتی اندر چلی گئی

تھوڑی دیر بعد شہریار عروہ اور سویرا کے ملبوسات کی پیمنٹ کررہا تھا وہاں سے فارغ ہونے کے بعد عروہ نے جیولر شاپ پر چلنے کا کہا

کی مشہور Tiffany شہریار سویرا کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے عروہ کے ساتھ زمانہ جیولری شاپ میں داخل ہوا

سویرا ڈارلنگ تم پلیز یہ بیگز پکڑ کر ادھر باہر ہی رکو !! اس حلیہ میں تم اندر جاؤ گی تو " اچھا نہیں۔ لگے گا پوری ملازمہ لگ رہی ہو۔۔۔" وہ شہریار کے ہاتھ سے بیگ لے کر سویرا کو پکڑاتے ہوئے اسے وہی رکنے کا حکم دیتی ہوئی آگے چلتے شہریار کے ساتھ ہمقدم ہوئی

****

اندر عروہ شہریار کے ساتھ انگوٹھی پسند کررہی تھی اور شاپ کے باہر بینچ پر بیٹھی سویرا خاموشی سے بجھے دل کے ساتھ یہ سب دیکھ رہی تھی اپنی کم مائیگی ، اپنی یتیمی ، اپنی

بے بسی کا احساس حد سے سوا تھا اپنے ہی سر کے سائیں کو دوسری عورت کیلئے شاپنگ کرتے دیکھنا اتنا آسان نہیں تھا وہ کوئی کٹھ پتلی نہیں تھی پر اس کو سب نے کٹھ پتلی ہی سمجھ لیا تھا اس کی اپنی ایک زندگی تھی جس کے فیصلے ہمیشہ سے دوسرے لوگ کرتے رہے تھے ۔وہ اپنی سوچوں میں گم ان دونوں کا انتظار کررہی تھی جب مال میں اچانک سے ایک شور سا مچ گیا تھا دو تین ٹی وی اینکرز کیمرہ مین کے ساتھ جیولری شاپ کے باہر اکھڑے ہوئے تھے کافی لوگ بھی دلچسپی سے کھڑے ہو گئے تھے ایک مجمع سا لگ گیا تھا سویرا بھی دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہی تھی ۔۔

کچھ دیر بعد شہریار عروہ کے ساتھ باہر نکلا تو سارے کیمرہ مین اس کی طرف لپکے

"مسٹر شہریار سنا ہے آپ منگنی کررہے ہیں ---"

"مسٹر شہریار آپ کی فیانسی کیا کرتی ہیں ---"

"آپ دونوں کب ملے ---"

"کیوٹ کپل"

دھڑا دھڑ تصاویر کھنچ رہی تھیں سوالات ہو رہے تھے عروہ بہت آرام سے اسٹائل کے ساتھ شہریار کے بازوؤں میں بازو ڈالے تصاویر کھنچوا رہی تھی شہریار نے کسی بھی سوال کا جواب دیئے بغیر عروہ کا ہاتھ تھاما اور بھیڑ کو چیرتا ہوا باہر نکلتا چلا گیا تیزی سے چلتے ہوئے اپنی گاڑی تک پہنچا وہ دونوں تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گئے ---

لمبا چکر کاٹ کر میڈیا والوں سے جان چھڑوا کر وہ دوبارہ مال کی پارکنگ میں آیا اور اپنا فون نکالا ---

****

سویرا فق چہرے کے ساتھ عروہ کو شہریار کے انتہائی نزدیک ہو کر تصاویر بنواتے ہوئے دیکھ رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے شہریار عروہ کا ہاتھ تھامے اسے دیکھے بنا وہاں سے چلا گیا تھا ---

" یہ تو ہونا ہی تھا آپ بھلا مجھے کیوں دیکھیں گئے ؟؟ یہ زندگی اس کے رنگ سب آپ کے لیئے ہیں آپ جن کے پاس سب کچھ ہے عزت ، دولت ، معاشرے میں ایک اونچا مقام اور ----" اس نے اپنی آنکھوں سے چھلکتے آنسوؤں کو بے دردی سے اپنی ہتھیلیوں سے رگڑا

" میں جانتی ہوں آپ کی زندگی کی ترجیحات میں ، میں کہیں نہیں ہوں لیکن پھر بھی پتا نہیں کیوں میرا دل ڈوب رہا ہے میں میں کیا کروں ----" وہ اکیلی بینچ پر بیٹھی سسک رہی تھی نا جانے کتنا ٹائم ہوا تھا کہ اس کا فون بجا

" کیا مال میں زندگی بسر کرنے کا ارادہ ہے ؟؟" شہریار کی تپی تپی آواز گونجی

" وہ میں اکیلی -----"

اکیلی نہیں ہو تم !! رائیٹ سائڈ کے دروازے سے باہر نکلو اور بیک سائیڈ کی "
پارکنگ میں آؤ میں ویٹ کررہا ہوں ---"وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے فون بند کر گیا
تھا

سویرا نے کھڑے ہو کر شاپنگ بیگ اٹھائے اور شہریار کے بتائے راستے پر چلتی ہوئی
باہر نکلی ہی تھی جب ایک انڈین لڑکا اس اکیلا دیکھ کر اس کے پاس آیا

"--- تم پاکستانی ہو ؟؟ ویسے تم پاکستانی لڑکیاں بہت زیادہ ہی خوبصورت ہوتی ہو "

لاؤ یہ بیگ میں پکڑ لیتا ہوں دیکھو تمہارے نازک ہاتھ سرخ ہو رہے ہیں --" اس "
نے سویرا کی جانب ہاتھ بڑھایا

سویرا ایک چیخ مار کر پیچھے ہوئی شاپنگ بیگ اس کے ہاتھ سے گر گئے تھے

سوئیٹ ہارٹ ڈرو نہیں !!! " وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا "

اس سے پہلے وہ سویرا کو ہاتھ لگا پاتا کسی نے پیچھے سے پکڑ کر اسے کھینچا اور ایک زور دار مکا اس کے چہرے پر مارا

****

کیا کررہے ہوں شیری وہ پاپارازی آجائیں گے نکلو ادھر سے -----" عروہ نے " گاڑی کو واپس مال میں رکتے دیکھ کر اسے ٹوکا

میں اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا ---" وہ روڈ لہجے میں بولتا ہوا سویرا کو فون ملا رہا " تھا

کیا مال میں ہی زندگی بسر کرنے کا ارادہ ہے ؟؟ --" فون کے ملتے ہی وہ غصہ سے "
بولا

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وہ اسے باہر آنے کی ہدایت کرتے ہوئے مین ڈور پر نظریں جمائے بیٹھ گیا چند منٹ بعد اسے پریشان گھبرائی ہوئی سی سویرا آتی نظر آئی کوئی دیسی لڑکا اس کو چھیڑ رہا تھا شہریار کو اپنی رگوں میں ابال سا اٹھتا محسوس ہوا وہ گاڑی سے اترا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھا اس سے پہلے وہ لڑکا سویرا کو چھوتا اس نے پیچھے سے ---اس کا کالر پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور ایک زور دار پنچ اس کے منھ پر مارا

وہ اسے بری طرح پیٹ رہا تھا لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے ۔عروہ بھی پریشان ہو کر گاڑی سے اتر آئی تھی

شیری چھوڑو اسے پولیس کیس بن جائیگا ---" عروہ نے اس کا بازو پکڑا "

ہاؤ ڈیر یو !! تم نے اسے چھونے کی کوشش کیسے کی ----" شہریار عروہ کی گرفت " سے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑا کر اسے پر دوبارہ پل پڑا کچھ ہی منٹ میں پولیس کا سائرن بجنے لگا اور ایک پولیس کار پاس آکر رکی

پولیس نے آکر اس لڑکے کو شہریار کی گرفت سے چھڑوایا شہریار نے اپنا بزنس کارڈ نکال --کر پولیس آفیسر کی طرف بڑھایا اور ایک کونے پر لے جا کر بات کرنے لگا

عروہ تم سویرا کو لیکر نکلو میں پولیس اسٹیشن سے ہو کر آتا ہوں --" وہ عروہ کے " پاس آکر سویرا کو دیکھتے ہوئے بولا

آپ کدھر جارہے ہیں ؟؟ کیا آپ کو پولیس پکڑ رہی ہے ؟؟" سویرا نے ڈرے سہمے " لہجہ میں اس سے سوال کیا

شہریار نے ایک لمحہ کو ٹھٹک کر سویرا کی شدت گریہ سے سرخ آنکھوں میں دیکھا بھیگی لمبی گھنیری پلکوں میں چھپی سرخ آنکھیں !! چہرے پر اس کیلئے فکرمندی ----وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے پاس آیا ---

" پولیس مجھے نہیں پکڑ رہی ، میں اس باسٹرڈ کو اندر کروا کر آتا ہوں تم عروہ کے ساتھ گھر جاؤ ---"

عروہ نے آگے بڑھ کر سویرا کو چلنے کا اشارہ کیا اور جلدی سے پاس سے گزرتی ٹیکسی روکی کہ اس کی اپنی گاڑی شہریار کے آفس میں کھڑی تھی

****

ٹیکسی شہریار کے آفس کے باہر رک چکی تھی بل پے کر کے عروہ اتری سویرا نے بھی اس کی تقلید کی --عروہ نے گاڑی میں بیٹھ کر سویرا کو ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا ---

سنو سویرا !! " عروہ نے ڈرائیو کرتے کرتے اسے مخاطب کیا"

آج تم نے دیکھ لیا ہوگا کہ شہریار میرے ساتھ کتنا سیریس ہے !! میرا ساتھ اسے " شہرت کی مزید بلندیوں تک پہنچائے گا۔لیکن تم !!! تم اس کیلیئے ایک وبال ہو بہت بڑا وبال آج تمہاری وجہ سے وہ تھانے گیا ہے ؟؟ تمہارا ساتھ سوائے بدنامی کے اور کچھ نہیں ۔۔بہتر ہے اس کی زندگی سے نکل جاؤ ۔۔۔"

سویرا شاک سے عروہ کو دیکھ رہی تھی

آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے !! میں ان کی زندگی میں کہیں بھی نہیں ہوں ۔۔۔" " اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا

او رئیلی !! تو پھر اس کے گھر میں کیا کرہی ہو ؟؟ جب سے آئی ہو شہریار پر ایک " سے بڑھ کر ایک مصیبت آرہی ہے آج تو حد ہی ہو گئی ہے وہ صرف تمہاری وجہ سے تھانے تک پہنچ گیا ہے ۔۔۔" عروہ استہزائیہ انداز میں بولی

-- عروہ نے چپ چاپ سر جھکائے آنسو پیتی ہوئی سویرا کو دیکھا

" بہتر ہے تم اپنا منحوس وجود لے کر شیری کی زندگی سے خود نکل جاؤ !! کچھ تو سیلف رسپیکٹ دکھاؤ ؟؟ وہ تم سے نفرت کرتا ہے نکل جاؤ اس کی زندگی سے ---" عروہ نے سفاکی سے کہا

سویرا کو شہریار کے گھر اتار کر وہ تیزی سے گاڑی بھگا کر لے گئی اپنے گھر پہنچ کر اس نے خود کو فریش کیا اور سیل فون لیکر بیٹھ گئی

" شیری کہاں ہو تم ؟؟ میرا ڈریس شاید وہی مال میں رہ گیا ہے " عروہ نے فون کے اٹھتے ہی سوال کیا

" بس ابھی پولیس اسٹیشن سے نکلا ہوں ، ڈریس میرے پاس ہے ، تم بتاؤ سویرا کدھر ہے ؟؟ " اس نے سنجیدگی سے پوچھا

تمہیں اس کی کچھ زیادہ ہی فکر نہیں ہو رہی ؟؟ " عروہ ٹھیک ٹھاک تپ گئی "

عروہ وہ ابھی بچی ہے !! تمہارا اس کا کیا مقابلہ ؟؟ " شہریار نے اسے سمجھایا "

شہری فار گاڈ سیک وہ اتنی بھی بچی نہیں ہے شاید تم نے اسے کبھی غور سے " نہیں دیکھا ---" عروہ اسے بچی کہنے پر جل بھن گئی اور فون بند کردیا

اب وہ نیٹ سرفنگ کررہی تھی

پھر انٹرنیٹ سے آج مال میں اپنی اور شہریار کی خبریں دیکھ کر پاکستان کے اخبارات کو --- سینڈ کرنے لگی

اب دیکھنا تمہارے ماں باپ بھی مجھے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائینگے ---" وہ کمپیوٹر " اسکرین دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی

****

-

ان دونوں کے جانے کے بعد شہریار نے تاسف سے زمین پر پڑے شاپنگ بیگز کو دیکھا ۔ انہیں اٹھا کر اپنی گاڑی میں رکھا اور آفیسر کے ساتھ پولیس اسٹیشن روانہ ہو گیا

اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لاکر وہ پولیس اسٹیشن سے اس آدمی کو اندر کروا کر باہر نکلا ابھی گاڑی میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ عروہ کی کال آگئی اس سے فارغ ہو کر اب وہ گھر کی طرف جا رہا تھا گھر پہنچ کر اس نے بیک سیٹ سے سویرا کے ڈریس کا بیگ اٹھایا اور اندر داخل ہوا تو اس کی سیدھی نگاہ کچن کی جانب اٹھیں لیکن سویرا ادھر نہیں تھی پورا لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ اندر بڑھا سویرا کے دروازے پر پہنچ کر اس کے قدم رک سے گئے ایک لمحے کو اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے بیگ کو دیکھا ۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے سویرا کے دروازے کی ناب گھمائی پر دروازہ اندر سے لاک تھا

یہ لڑکی !! " وہ زچ ہوا "

--۔ اس کی پیشانی پر بل سے پڑ گئے اور اس نے دروازے کو ناک کیا

سویرا جو گھر میں آنے کے بعد دروازہ لاک کر کے اپنی کم مائیگی پر ، شہریار کے پولیس اسٹیشن میں ہونے پر اور اس پر عروہ کے الفاظ سوچ سوچ کر رونے کا شغل پورا کررہی تھی دروازے پر دستک کی آواز سن کرچونک گئی دستک کی بڑھتی ہوئی آواز سن کر اس نے جلدی سے اپنے دوپٹے سے چہرا صاف کیا اور اٹھ کر دروازہ کھولا

دروازہ کیوں لاک کیا ؟؟ " شہریار نے دروازہ کھلتے ہی سوال کیا "

جی وہ بس ایسے ہی ----" سویرا کنفیوز ہو گئی پھر اس نے ہمت کرکے اپنی جھکی " نظریں اٹھائیں

آپ ٹھیک تو ہیں نا ؟؟ پولیس نے آپ کے ساتھ کوئی بدتمیزی تو نہیں کی ----" " وہ فکرمندی سے پوچھ رہی تھی

وہ اتنی بھی بچی نہیں ہے !!!" اس کے کانوں میں عروہ کی آواز گونجی اس نے "
بغور سویرا کا جائزہ لیا جس کی سرخ آنکھیں شدت گریہ کی چغلی کھا رہی تھیں گھنی چوٹی
سے بال نکل کر اس کے چہرے کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے چہرے پر اس کیلیئے
فکر تھی پریشانی تھی --

سنو لڑکی !! میرے لیئے چائے بنا دو ----" وہ اپنی توجہ اس پر سے ہٹاتے ہوئے "
بیگ فرش پر رکھتے ہوئے باہر نکل گیا

اس کے باہر جاتے ہی سویرا نے ڈر کے مارے روکا ہوا سانس لیا اور کچن میں آگئی
کیتلی میں چائے کا پانی رکھا پتی ڈالی اور ابلنے کا انتظار کرنے لگی آج اس کی ذہنی
اذیت حد سے سوا تھی پہلے شہریار عروہ کو شاپنگ کرتے دیکھنا ، تصاویر کا بننا ، شہریار
کا اسے مال میں اکیلے چھوڑ کر چلے جانا پھر اس غنڈے کا تنگ کرنا ----

اس کی ذہنی رو بار بار بھٹک رہی تھی عروہ کی باتیں دل و دماغ میں ہلچل مچا رہی تھیں
چائے کا پانی ابل ابل کر خشک ہو چکا تھا

****

شہریار جلنے کی بو سونگھ کر کچن میں آیا جہاں سویرا ساکت کھڑی نا جانے کن خیالات میں گم تھی

" یہ چائے بن رہی ہے یا پائے گلائے جا رہے ہیں ---" شہریار نے چولہا بند کرتے ہوئے اسے گھورا

سویرا اس کی آواز سن کر ہوش میں آئی

" جی بس وہ بن گئی آپ بیٹھیں میں ابھی لاتی ہوں ----" وہ منمنائی اور تیزی سے دودھ پانی سب ڈال کر چولہا جلایا

تم سے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا پتا نہیں کن سوچوں میں گم رہتی ہوں ---" "

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

سویرا کا ڈرا سہما روپ اسے مزید غصہ دلا رہا تھا وہ پلٹ کر کچن سے نکلنے ہی لگا تھا کہ سویرا نے اسے آواز دی

"-----یہ آپ کی چائے "

وہ پلٹا !! سویرا چائے کا مگ تھامے کھڑی تھی وہ گلابی گلابی سی روئی روئی سی لڑکی اسے اچھی لگ رہی تھی اس کا دل چاہا وہ اس کی بھیگی بھیگی پلکوں کو چھو کر دیکھے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وہ اس کے قریب ہوا

یہ چائے کا کیا کروں ؟؟ " وہ سہم کر پیچھے ہوئی "

میرے سر پر ڈال دو ----" وہ پیچھے ہٹتے ہوئے غرایا "

جی !!! " سویرا نے حیرت سے اسے دیکھا "

تم !!! " شہریار نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی "

"---- جاؤ جا کر اپنا کام کرو"

جی بہتر ----" سویرا مگ ہاتھوں میں لیئے کچن سے نکلنے لگی "

"....!! سنو لڑکی "

جی !!! " وہ رکی "

اسٹوپڈ یہ چائے تو دیتی جاؤ ---" وہ بری طرح تپا تھا "

سویرا نے اپنے ہاتھ میں تھامے مگ کو گڑبڑا کر دیکھا اور جلدی سے اس کے پاس آکر مگ اسے تھمایا ہی تھا کہ شہریار نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا.

****

شہریار نے چائے کا مگ ایک ہاتھ سے تھامتے ہوئے دوسرے سے سویرا کی کلائی پر گرفت کرتے ہوئے اسے روکا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے سویرا نے اپنا چہرہ جھکا رکھا تھا لیکن اس کے چہرے پر پھیلی آنسوؤں کی لکیریں ناک کی سرخی آنکھوں کا گلابی پن صاف بتا رہا تھا کہ وہ روتی رہی ہے وہ چند لمحے بغور اس کے روئے روئے چہرے کو دیکھتا رہا پھر ایک گہری سانس لی ---

میں نے کہا تھا نا کہ تم اکیلی نہیں ہو ؟؟ پھر تم کیوں روئیں ؟؟ " وہ سوال پوچھ رہا تھا "

تمہارا سب سے بڑا پرابلم پتا ہے کیا ہے ؟؟ " اس نے خاموش ساکت کھڑی سویرا کی کلائی کو ہلکے سے جھٹکا دیا "

" تم خود ترسی کی بیماری میں مبتلا ہو !! ہر وقت خود کو مظلوم سمجھتی ہو خود پر ترس کھا کھا کر تم نے اپنا بیڑا غرق کرلیا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں !! کچھ سمجھی یا میں یہ سمجھو کہ تم سمجھنا ہی نہیں چاہتی ؟؟ "

سویرا نے حیرت سے اسے دیکھا اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کہنا کیا چاہ رہا ہے

" جاؤ جاکر منہ ہاتھ دھو کر آؤ ۔۔" وہ اس کی کلائی اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا

سویرا چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئی شہریار نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے فون اٹھایا اور ہوم ڈیلیوری سے پزا آرڈر کیا

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا ڈیلوری بوائے پزا ڈیلور کر کے جاچکا تھا اور سویرا اب تک منہ دھو کر باہر نہیں آئی تھی ---

" یہ لڑکی بھی !! صرف ڈنڈے کی زبان سمجھتی ہے -----" وہ بڑبڑایا اور پیزا ٹیبل پر رکھ کر اس کے کمرے کی جانب بڑھا-

سامنے ہی میز کے آگے تولیہ ہاتھ میں لیئے وہ گم سم سی کھڑی ہوئی تھی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

سنو لڑکی !! " اس نے پکارا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی "

تم اتنی عجیب سی کیوں ہو ؟؟ " وہ اس کے پاس آیا"

ہر وقت کن سوچوں میں گم رہتی ہو ؟؟ کہ اپنے ارد گرد سے بھی لاعلم ہو جاتی ہو " ؟؟ "اس نے سویرا کے دھلے ہوئے چہرے کو بغور دیکھا

پتا نہیں !!" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی شہریار کا بدلہ ہوا رویہ اسے عجیب سا لگ رہا تھا "

چلو ڈنر کر لو ---" اس نے بلایا "

سوری میں نے تو کھانا پکایا ہی نہیں !! بس آدھا گھنٹہ دیجیئے ابھی پکاتی ہوں -- "وہ " تیزی سے باہر کچن کیلیئے نکلنے لگی

میں پزا منگوا چکا ہوں ----" اس نے باہر جاتی سویرا کو ٹوکا "

مجھے بھوک نہیں ہے ---" وہ جھجکتے ہوئے بولی "

یہ ڈنر ٹائم ہے تمہیں بھوک ہے یا نہیں آئی ڈونٹ کیئر فورا ٹیبل پر آؤ ---" وہ حکم " دیتے ہوئے باہر نکل گیا

حکم حاکم مرگ مفاجات !! وہ باہر میز پر آئی کرسی گھسیٹ کر بیٹھی ہی تھی کہ شہریار نے پیزا کا سلائس پلیٹ میں رکھ کر اس کے آگے بڑھایا --

تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے ؟؟ " شہریار نے سوال کیا "

جی !! " سویرا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ کہاں اس سے کچھ پوچھتا تھا "

وہ سویرا کا " جی " سن کر ٹھیک ٹھاک بدمزا ہوا

تم ہر وقت اتنی ڈری سہمی ہوئی کیوں رہتی ہوں ؟؟ ہم کزن بھی تو ہیں اگر کوئی " پریشانی ہے تو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو ---"

نہیں میرا کوئی نہیں ہے !! اگر ہوتا تو آج -----" وہ چپ ہو گئی "

تو آج کیا ؟؟؟" شہریار نے بھنویں اچکائیں "

کچھ نہیں !!!" سویرا نے بے دلی سے پلیٹ کھسکاتے ہوئے کہا "

سنو لڑکی !! کیا تمہیں کچھ بھی اچھا یا برا نہیں لگتا ؟؟ اچھا چلو اپنے بارے میں مجھے "
کچھ بتاؤ ---"

آپ ---" سویرا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کو اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا اور "
آج اس سے اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا

آپ میرے بارے میں کیا جانا چاہتے ہیں ؟؟ اور کیوں " سویرا نے پوچھا"

"کیونکہ تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو۔۔۔" وہ آرام سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

سویرا کی پلکیں لرز کر رہ گئی اس نے نظریں چرائیں ہی تھی کہ شہریار نے اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

"کیا ہوا؟؟ کچھ بولتی کیوں نہیں ہو؟؟" وہ اس کے چہرے کو اوپر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کررہا تھا

"مم میں آج اس حال میں صرف اور صرف آپ کی وجہ سے ہوں آپ کی وجہ سے سب میرے لیئے غیر بن چکے ہیں آپ کا نام میرے لیئے ایک تہمت بن چکا ہے ، آپ نے مجھے قبول نا کرکے حویلی چھوڑ کر مجھ پر منحوس کا لیبل لگا دیا تھا!! میں

منحوس ہوں ۔۔۔۔سنا آپ نے ۔۔۔" اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی

شہریار پرسوچ نظروں سے اسے اوجھل ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا سویرا کو لیکر وہ اپنے جذبات سمجھ نہیں پا رہا تھا جو بھی تھا وہ لڑکی دھیرے دھیرے اپنی جگہ بنا رہی تھی اس نے اپنا مائنڈ بنا لیا تھا وہ اپنے اور سویرا کے رشتے کو ایک ، بس ایک چانس دیکر دیکھنا چاہتا تھا شاید عمر کے فرق کو لیکر ، ذہنی مطابقت کو لے کر جو وہ پریشان تھا وہ صرف اس کے مفروضات ثابت ہوں ۔۔۔چند لمحوں کے بعد وہ فیصلہ کر کے اٹھا اس کا رخ ۔۔۔ سویرا کے کمرے کی طرف تھا

****

وہ شہریار کی توجہ سے ، اس کی نظروں سے گھبرا گئی تھی اور بھاگ کر اپنے کمرے میں ۔۔آکر بیڈ پر سر پکڑے بیٹھی ہوئی تھی

"آپ کیوں میری زندگی میں اپنی ہمدردی کی بھیک ڈال رہے ہیں !! میں بھلا کہاں آپ کی ہمدردی اور توجہ کے قابل ہوں ، مت کریں پلیز ایسا مت کریں آپ خود تو عروہ کے سنگ زندگی گزارنا شروع کردینگے اور میں !!! اگر مجھے آپ کی توجہ کی عادت ہو گئی تو ؟؟ میں تو مر جاؤ گی ----" وہ من ہی من میں شہریار سے مخاطب تھی تبھی اسے کھنکھارنے کی آواز سنائی دی اس نے چونک کر سر اٹھایا تو شہریار کمرے کے دروازے پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور اس کی طرف قدم بڑھائے ---

---

سویرا کے کمرے کے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ کر وہ دروازے کو کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا سامنے ہی بیڈ پر فیروزی سادے سے قمیض شلوار میں ملبوس دھلاے دھلائے صاف چہرے پر افسردگی لیئے وہ اس کی نظروں کے سامنے تھی وہ آج پہلی بار اسے مخصوص مردانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا سویرا کا بے داغ حسن اور دلکش سراپہ اسے باور

کروا رہا تھا کہ سامنے موجود لڑکی کسی کو بھی اپنی طرف مائل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے وہ آج اسے بچی نہیں لگ رہی تھی وہ ہلکے سے کھنکھارتا ہوا اندر داخل ہوا

اس نے کمرے میں آکر دروازہ بند کیا ہی تھا کہ سویرا اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے گھبرا کر کھڑی ہو گئی ---

آپ !! کوئی کام تھا کیا ؟؟ " وہ ہاتھ مسلتے ہوئے بولی "

شہریار اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا سر سے سرکتے ہوئے آنچل نے اس کی نازک پشت پر لہراتی گھنی سیاہ چوٹی کو واضح کردیا تھا وہ اسے چھو کر دیکھنا چاہتا تھا ---

سویرا اس کی نگاہوں کے ازتکاز سے گھبرا چکی تھی اس کے سینے میں موجود دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا چہرہ خوف سے سرخ پڑ گیا تھا

وہ مضبوطی سے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پاس آیا جو اسے اپنے قریب دیکھ کر سر جھکا گئی تھی اس نے ایک بھرپور نظر اس کے لرزتے سراپے پر ڈالی اور دھیرے سے اس کے چہرے پر بکھری لٹوں کو ہاتھ سے سمیٹ کر اس کے کان کے پیچھے اڑسا

سویرا اس کے ہاتھ کے لمس سے لرز اٹھی

آاااااپ پلیز مجھے مت ماریں میں آئندہ کبھی بھی ایسا نہیں کہونگی ؟؟؟ " وہ گھبرا گئی آنکھوں میں نمی امنڈ آئی تھی

کیا نہیں کہو گئی ----" اس نے دلچسپی سے پوچھا "

یہی کہ آپ کی وجہ سے سب ....." وہ بولتے بولتے شہریار کی خود پر جمی پرشوق نگاہیں " دیکھ کر چپ ہو گئی پلکیں جھکا کر دم سادھ گئی تھی

گھنی لرزتی پلکوں کا رقص اس کے سرخ و سفید چہرے کو ایک ملکوتی سا روپ دے رہا تھا وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے نم پلکوں کو اپنی پوروں سے چھوتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا ۔۔۔

پلیز ۔۔۔۔۔۔" وہ اس کی قربت میں تڑپ اٹھی آنکھوں سے آنسوؤں کی لکیریں نکلنے لگی تھیں "

شہریار جو اس کے نرم و نازک وجود کو محسوس کررہا تھا اس کی بھرائی ہوئی آواز سن کر چونک کر پیچھے ہٹا اور اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بغور دیکھتے ہوئے اسے نرمی سے خود سے علیحدہ کرتے ہوئے بڑے بڑے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا ۔۔۔

وہ اسے ایک چانس دے چکا تھا اور اس کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ واقعی بچی ہی ہے اس۔ رشتے کے تقاضوں سے نابلد جو اس کے چھونے سے لرز جائے نگاہوں سے ڈر جائے وہ اس ساتھ کیسے قدم سے قدم ملا کر چل سکتی تھی ؟؟

" سوری شاہ بی بی !! میں نے آج اسے ایک چانس دیا تھا پر شاید ہم ایک دوسرے کے لئے نہیں ہیں ----" وہ خود کلامی کرتا ہوا سونے کے لیئے لیٹ گیا تھا

****

وہ آفس میں کام میں مصروف تھا جب اس کے فون پر بابا سائیں کی کال آئی

" شہریار !! یہ کیا بیہودگی ہے ، تم اتنے بیوقوف کیسے ہو سکتے ہو ؟؟ ایک غیر لڑکی کو ہمارے خون پر ترجیح کیسے دے سکتے ہو ؟؟" اس کے فون اٹھاتے ہی بابا سائیں اس پر برس پڑے

بابا سائیں ہوا کیا ہے ؟؟" وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا"

اپنا واٹس ایپ چیک کرو !! کسی دن تمہاری ایسی واہیات حرکتوں سے میرا ہارٹ فیل "
ہوجانا ہے غضب خدا کا اب تم لڑکیاں بھی لانے لگے ہو ---" وہ غصہ سے بول
رہے تھے اور شہریار اپنی اور عروہ کی مال والی تصاویر دیکھ کر حیران رہ گیا تھا

"----- بابا سائیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں میری بات تو سنیں "

دیکھو شیرو !!! کہہ دو یہ خبر جھوٹی ہے مجھے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سنا ----" "
وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولے

ویسے بھی تم اپنی شاہ بی بی سے ایک سال تک اپنے اور سویرا کے رشتے کو نبھانے "
کا وعدہ کر کے گئے تھے پھر یہ سب ----" وہ پریشان تھے

سوری بابا سائیں !! آپ بیفکر رہیں ایک سال تک میں اپنی زندگی میں کسی کو بھی "

"۔۔۔۔۔ شامل نہیں کرنے والا

شیرو میں تمہاری ماں اور پھپھو جلد آرہے ہیں میں اپنی آنکھوں سے تمہیں اور سویرا کو "

ایک ساتھ زندگی گزارتے دیکھنا چاہتا ہوں میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا ہے میں اپنی

نظروں سے تمہیں یہ رشتہ نبھاتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔" وہ دو ٹوک لہجے میں

بولتے ہوئے فون بند کرگئے تھے

شہریار خود بہت حیران تھا کہ پاکستان تک اس کی اور عروہ کی تصاویر اور خبریں کیسے

پہنچی؟؟

۔۔۔ دفعتاً اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں

سویرا یہ تم نے اچھا نہیں کیا ۔۔۔۔" وہ لب بھینچتے ہوئے غرایا "

اب جو بھی تھا وہ کسی بھی صورت اپنی اور عروہ کی منگنی کی خبر میڈیا تک نہیں پہنچنے دینا چاہتا تھا نا ہی پاکستان تک کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے اینا کو انٹر کام پر اندر آنے کی ہدایت کی --

یس سر !!!" اینا کاپی پین لے کر اندر آئی "

اینا تمہیں انگیجمنٹ پارٹی آرگنائز کرنی ہے شہر سے دور میرے فارم ہاؤس میں اسی " فرائیڈے کو !! "

اوکے سر ، آپ مجھے گیسٹ لسٹ دے دیجئیے اور لڑکا لڑکی کے نام بتا دیں میں سب " ارینج کر لونگی ---" وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی

گیسٹ لسٹ مس عروہ بنا چکی ہیں ان سے لے لیں لیکن خیال رہے یہ ایک "
سیکرٹ سیرمنی ہوگی اس میں میڈیا کا ایک بھی بندہ شامل نہیں ہونا چاہیئے اور نا ہی اس
منگنی کی خبر آؤٹ ہونی چاہیئے انڈر اسٹینڈ !! " وہ سختی سے بولا

اوکے سر ----" اینا نے سر ہلایا "

ون مور تھنگ !! اس لڑکی سویرا کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ اچھا ہے تھوڑا کام کریگی "
تو بزی رہیگی ----" وہ اسے روکتے ہوئے بولا

سر انگیجمنٹ کس کی ہے آپ نام تو بتا دیں کیک پر لکھوانے ہونگے ----"اینا نے "
سوال کیا

"---- عروہ اور میری انگیجمنٹ ہے اور ہاں ایک رنگ بھی ارینج کرنی ہے "

سر آپ اور عروہ میم ۔۔۔۔۔" اینا شاکڈ ہو گئی "

اینی پرابلم ؟؟ " شہریار نے اینا کو گھورا "

نو نو سر !! " وہ بوکھلا تے ہوئے بولی "

"۔۔۔ اوکے پھر جاؤ اپنا کام کرو اور آج ہی سویرا کو لیکر فارم ہاؤس شفٹ ہو جاؤ "

سر کیا میں اپنے بوائے فرینڈ کو ہیلپ کیلیئے ساتھ لے جا سکتی ہوں ؟ " اینا نے " جھجھکتے ہوئے پوچھا

شیور !! ناو یو مے گو ۔۔۔" اس نے اینا کو باہر کا راستہ دکھایا "

اینا نے باہر اپنی ٹیبل پر آکر جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹا اور کانوں پر فون لگاتی ہوئی باہر نکل گئی

ہیلو بریڈلی !! وہ سویرا کے ہسنبنڈ میرے باس اپنی گرل فرینڈ سے انگیجمنٹ کر رہے ہیں ---" وہ افسوس سے اسے بتا رہی تھی "

--- کچھ دیر بریڈلی سے بات کرنے کے بعد اب اس کا رخ شہریار کے گھر کی طرف تھا

****

شہریار کی قربت پھر اچانک اسے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل جانا یہ سب سویرا کی سمجھ سے باہر تھا شہریار کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی رہی رات بھر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ شہریار کا سامنا کرنے سے گھبرا رہی تھی اسی لیئے صبح پانچ بجے ہی وہ شہریار کا ناشتہ جوس اخبار سب

میز پر تیار کر کے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی شہریار کو سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتا ہی نہیں چلا

باہر سے وقفے وقفے سے بجتی اطلاعی گھنٹی سے اس کی نیند میں خلل پڑا وہ اٹھ کر مین دروازے پر آئی کی ہول سے باہر دیکھا تو اینا کھڑی تھی

ہیلو اینا ---" وہ دروازہ کھولتے ہوئے خوشدلی سے مسکرائی "

تم ٹھیک ہو ؟؟" اینا نے اندر داخل ہو کر بغور اس کی سوجی سرخ آنکھوں کو دیکھتے " ہوئے پوچھا

میں ٹھیک ہوں پر تم مجھے ایسے کیوں گھور رہی ہو ؟؟؟ " سویرا اس کی نظروں کے " ارتکاز سے الجھ گئی

آر یو میڈ ؟؟ سویرا تمہارا ہسبنڈ ایک دوسری لڑکی سے منگنی کرراہا ہے اور تم ٹھیک ہو "
؟؟ "اینا نے اسے لتاڑا

میرا ہسبنڈ !!! تمہیں کس نے بتایا ---" سویرا نے خائف ہو کر پوچھا "

میں نے اس دن کیفے میں خود سر کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ تم ان کی وائف ہو اور "
میں تو انتظار کر رہی تھی کہ تم خود مجھے کب بتاؤ گئی اور ادھر باس اس چڑیل عروہ سے
منگنی کرنے جا رہے ہیں اور بے حسی تو دیکھو کہتے ہیں سویرا کو ساتھ لے جا کر
انتظامات کرو ---" اینا پھٹ پڑی

اینا پلیز ناراض مت ہو !! میں تیار ہو کر آتی ہوں پھر راستے میں تمہیں سب سچ سچ بتا "
دونگی ---" وہ رسان سے اینا کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

اوکے جاؤ ریڈی ہو کر آؤ اور اپنے تین چار جوڑے بھی رکھ لینا ہمیں فارم ہاؤس میں رہنا پڑیگا---" اینا نے اپنے غصہ پر قابو پاتے ہوئے کہا...

سویرا سر ہلاتے ہوئے اندر بڑھی اپنے کمرے میں آکر اس نے ایک گہری سانس لیکر اپنے رکے ہوئے آنسوؤں کو بہنے دیا....یہ تو ہونا ہی تھا لیکن دل پتا نہیں کیوں بغاوت کرنے پر تلا ہوا تھا

چلو میں یہ فرض کرتی ہوں

کہ میری تم سے عداوت تھی

کہ مجھے تم سے شکایت تھی

کہ مجھے تم سے رقابت تھی

چلو میں یہ فرض کرتی ہوں

کہ تم کو بھول جاتی ہوں

تم سے جڑے رشتے کو

چلو آج توڑ دیتی ہوں

تمھاری خوشیوں کی خاطر

میری ذات سے آذاد کرتی ہوں

مگر ایک بات ہے جاناں

اس مقدس رشتے کہ

اس پاک بندھن میں

میں صرف اتنا کہتی ہوں

کہ یہ میرا حال دل ہے .جو

کہ تیرے ساتھ کی ضرورت ہے

کہ مجھے تم سے محبت ہے

کہ بس اب تیری چاہت ہے

مکمل کر بھی دو اب تو

امر کردو ان لمحوں کو

کہ اب اگر اور تڑپاؤ گے

تو ہم جان سے جائیں گے

کہ تیری الفت میں اے جاناں

ختم ہوجائیگی میری ہستی

ختم ہوجائیگی میری ہستی

(شزا خان)

اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی ہوئی وہ چلتی ہوئی کیبنٹ تک آئی اور اپنے دو جوڑے بیگ میں ڈال کر سامنے پڑے شاپنگ بیگ کو دیکھنے لگی یہ وہ لباس تھا جو اس کے سر کے سائیں نے اپنی دوسری عورت سے منگنی پر پہننے کیلئے دلایا تھا اس نے وہ بیگ ہاتھ میں لیا اور کمرے سے باہر نکل گئی

****

اینا سویرا کو لیکر روانہ ہو گئی تھی کچھ دور پہنچ کر اس نے گاڑی روک دی

کیا ہوا اینا فارم ہاؤس اتنی جلدی آگیا ---" سویرا نے حیرانگی سے پوچھا"

نہیں سوئیٹی !! یہ فارم ہاؤس نہیں بلکہ تمہاری اسٹیٹ کا پچھلا حصہ ہے ----" اینا " نے بے فکری سے گم چباتے ہوئے کہا

" ؟؟ تو ہم ادھر کیا کررہے ہیں "

ہم کسی کا انتظار کر رہے ہیں بس ایک دو منٹ میں آتا ہی ہوگا ---" وہ سکون " سے کار بند کرتے ہوئے پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی

کچھ ہی دیر میں چہرے پر سنجیدگی لئیے بریڈلی نے گاڑی کی کھڑکی پر ناک کیا ۔ سویرا اور اینا دونوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا اور اینا نے جلدی سے گاڑی کا لاک کھولا

اینا یہ یہ تو بریڈلی ہے ----" سویرا اسے دیکھ کر حیران رہ گئی "

ہاں تو میں نے کب کہاں کوئی اور ہے اور فکر مت کرو اپنے کھڑوس باس کی " پرمیشن سے اسے ساتھ لیا ہے ---" اینا نے اسے گھورا

ہیلو بریڈلی !! کیسے ہو ----" سویرا نے گردن موڑ کر پیچھے بیٹھتے ہوئے بریڈلی کو " مخاطب کیا

تم سویرا کی بچی !! تم تو مجھ سے بات ہی مت کرو میرا دماغ گھوما ہوا ہے کہیں " تمہیں ہی شوٹ نا کردوں -----" وہ اسے غصہ سے دیکھتے ہوئے بولا

میں نے کیا کیا ہے ؟؟؟ " سویرا نے حیرت سے پوچھا "

تم نے اپنے اس خبیث ہسبنڈ کو شوٹ نہیں کیا !! اس لئیے میں تم سے ناراض " ہوں ---" وہ تپ اٹھا اس کی معصومیت پر

پلیز الفاظ سوچ کر استمال کرو ---" سویرا کو اس کا شہریار کو خبیث کہنا بالکل بھی " اچھا نہیں لگا

"--- اینا اس بندریا کو چپ کراؤ ورنہ میں نے ایکشن لیا تو شکایت مت کرنا "

سیز فائر گائز !! آپس میں مت لڑو ----" اینا نے ان دونوں کو ٹوکتے ہوئے " گاڑی اسٹارٹ کی

اینا تم نے اسے ان کے بارے میں کیوں بتایا ---" سویرا خفگی منہ پھلا کر بولی "

" ہیلو مس ڈرپوک !! مجھے اینا نے نہیں بتایا بلکہ اس دن کیفے میں وہ تمہارا کھڑوس بدماغ ہسبنڈ چیخ کر خود اعلان کررہا تھا کہ تم اس کی بیوی ہو ۔۔۔" بریڈلی نے کہا

" سویرا !! تم اگر مجھے اپنی بہن اور اس بھوت کو اپنا دوست سمجھتی ہوں تو فوراً شروع ہو جاؤ !!! شروع سے اب تک کی اپنی اور باس کی اسٹوری بتاؤ ، یہ بتاؤ کہ تمہاری جیسی بیوٹی فل وائف کے ہوتے ہوئے وہ دوسری شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں ؟ شاباش شروع ہو جاؤ ۔۔۔" اینا نے ایک ہاتھ سے گاڑی چلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

سویرا نے ایک نظر اپنے لیئے پریشان بریڈلی اور اینا پر ڈالی خدا نے اگر اس سے اس کے بابا چھین لیئے تھے تو آج اتنے اچھے مخلص دوست بھی دیئے تھے وہ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے دھیمی آواز میں اپنے بابا کی بیماری شہریار سے نکاح سب ایک ایک کرکے بتاتی چلی گئی ۔۔۔

"وہ اپنی جگہ ٹھیک ہیں میں ہی ان کے قابل نہیں ہوں انفیکٹ میں ان کے اوپر زبردستی مسلط کی گئی ہوں ----" وہ اپنی آنکھوں سے بہتے بےآواز آنسوؤں کو انگلی کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے بولی

گاڑی میں سناٹا سا چھا گیا تھا اینا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے

"واؤ مجھے یقین نہیں آرہا آج کے دور میں بھی یہ سب ہوتا ہے !! اور غلطی نا تو تمہاری ہے نا شہریار کی لیکن بھگت تم دونوں رہے ہو ---" بریڈلی کی آواز گونجی

"اینا آج کا دن سویرا کے نام تم گاڑی کا رخ شہر کے سب سے اچھے سپا SPA کی طرف لو ...." بریڈلی نے اچانک سے پلان بدلا

" بریڈلی باس مجھے گولی سے اڑا دینگے ٹھیک دو دن بعد انگیجمنٹ ہے ساری تیاری مجھے ہی کرنی ہے ----" اینا نے سمجھایا

" او کم آن اینا کسی ایونٹ آرگنائزر کو ابھی فون پر ہائر کرو اور سمجھا دو ہم بھی رات تک ادھر پہنچ جائیں گے ---" بریڈلی نے بے فکری سے کہا

" یہ تم دونوں کیا کہہ رہے ہو پلیز مجھے کہیں نہیں جانا اور میں نے ان سے پرمیشن بھی نہیں لی ہے ----" سویرا پریشان ہو گئی

" مادام سویرا !! اب تمہاری زندگی کا انچارج میں ہوں اور اب سے تم ایک آزاد ملک میں آزاد زندگی جیو گئی ٹو ہیل ود یور شادی !! اپنی لائف بناؤ خود کو کانفیڈینس دو !! یار تم فیوچر ڈاکٹر ہو ایک مسیحا اس لئیے پلیز موو آن !!

For God Sake Stop being a Victim ..

میں بریڈلی سے ایگری کرتی ہوں ---" اینا سنجیدگی سے بولتے بوئے گاڑی کا رخ موڑ "
چکی تھی

تم دونوں کرنا کیا چاہتے ہو ؟؟ " سویرا نے سر پکڑ لیا"

تمہیں ایک نارمل انسان بنانا چاہتے ہیں ۔حد ہو گئی سویرا ----" بریڈلی ٹھیک ٹھاک تپا"

گڑیا !! تمھارا میک اوور کرینگے ایک نئی سویرا کو دنیا کے سامنے لائیں گے جو صرف خود "
پر فوکس کریگی اپنے کیرئیر کی پرواہ کریگی ----" اینا نے پیار سے سمجھایا

کمپنی کے SPA گاڑی ایک بڑے کے سامنے رک چکی تھی اندر اینا بڑے مزے سے
کارڈ پر اپنا اور سویرا کا مینی پیڈی کیور کروا رہی تھی فیشیل آئی بروز ساری سروسز کے بعد
اس نے لڑکی کو سویرا کے بالوں کی کٹنگ کا اشارہ کیا

نہیں اینا پلیز !! مجھے بال نہیں کٹوانے ---''سویرا روہانسی ہوئی ''

چپ چاپ بیٹھی رہو ہم صرف شیپ دے رہے ہیں تمہارے اس بالوں کے جنگل ''
کو ----'' اینا نے ڈپٹا

وہ دونوں چار گھنٹے لگا کر فارغ ہوئی تو باہر بریڈلی غائب تھا فون کیا تو پتا چلا صاحب بہادر
مووی دیکھنے سینما چلے گئے تھے ۔

اینا سویرا کو لے کر مال میں داخل ہوئی

اینا میں ایسے کپڑے نہیں پہن سکتی میرے مذہب میں اس کی اجازت نہیں ہے ''
---'' وہ اینا کو بلاؤز اسکرٹ اٹھاتے ہوئے دیکھ کر سرعت سے بولی

کم آن سویرا اس میں برائی کیا ہے ؟؟ '' اینا نے حیرانگی سے پوچھا ''

میرا مذہب ایسا کوئی لباس پہنے کا حکم نہیں دیتا جس میں جسم عریاں اور نمایاں ہو "
---" سویرا نے اسے سمجھایا

ٹھیک ہے پھر ہم لانگ اسکرٹ فل سلیو شرٹس اور انڈین کرتے لے لیتے ہیں "
----" اینا نے دوسری شاپ کی طرف قدم بڑھائے

شاپنگ سے فارغ ہو کر وہ دونوں بریڈلی کو سنیما سے پک کرتی ہوئی شہر سے دور مضافاتی علاقے میں بنے فارم پہنچ چکی تھیں رات کے سائے پھیلنے لگے تھے

چلو گرلز !! سب اپنا اپنا کمرہ سلیکٹ کر کے سامان رکھ کر فریش ہو کر باہر گارڈن " میں آجاؤ باربی کیو کرتے ہیں اور ٹینس کھلیں گے اور تم دکھی آتما !! ---" وہ سویرا کی سمت مڑا

خدا کیلئے ڈھنگ کے لباس میں آنا ،اپنے سارے پرانے کپڑے پھینک دو اور جلدی "

"--- سے آؤ

لیکن مجھے ٹینس کھیلنا نہیں آتا ----" سویرا منمنائی "

"--- میں سکھا دونگا بس اب جلدی سے انسان بن کر آؤ "

بریڈلی انہیں حکم دیتا ہوا اوپر چلا گیا

****

اینا کو فارم ہاؤس بھیج کر وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا تھا لنچ بریک پر اسے فرصت ملی تو اس نے عروہ کو کال کر کے شام میں گھر آنے کا کہا ۔ابھی اسے عروہ

کو بھی ہینڈل کرنا تھا اسے وینیو کی تبدیلی کا بتانا ضروری تھا ، وہ جو بہت دھوم دھام سے منگنی چاہ رہی تھی یقیناً اس نے اپ سیٹ ہو جانا تھا ۔

شام ڈھلے وہ اپنا کوٹ اور بریف کیس ہاتھ میں تھامے گھر کے اندر داخل ہوا تو پورے گھر میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ لائٹ آن کر کے آگے بڑھا اس کی نگاہ خود بہ خود کچن کی جانب بڑھیں پر وہ خالی پڑا تھا وہ سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہوا بیڈ پر معمول کے مطابق اس کا گھر کا ڈریس نہیں تھا الجھتے ہوئے وہ الماری کی طرف بڑھا اور ٹراؤزر شرٹ نکال کر فریش ہونے چلا گیا ۔

****

عروہ کا موڈ بہت خوشگوار تھا آج کئی دنوں بعد شیری نے اسے فون کر کے خود اپنے گھر انوائیٹ کیا تھا وہ گنگناتے ہوئے تیار ہو رہی تھی

سرخ مختصر سی ٹاپ اور بلیک منی اسکرٹ میں اس کا سراپا جگمگا رہا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے گھنگھریالے بالوں کی اونچی پونی بنائی جس سے اس کی گردن مزید

واضح ہو گئی تھی اب اس نے نازک سا ڈائمنڈ پینڈٹ اپنے گلے میں ڈالا جس سے اس کا وجود جگمگا اٹھا میک اپ کو فائنل ٹچ دے کر خود پر پرفیوم کا اسپرے کر کے وہ شیری کے گھر روانہ ہو چکی تھی ۔

چابی سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی پورا گھر سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا وہ سویرا کے روم کو چیک کرتی ہوئی شہریار کے کمرے میں داخل ہوئی وہ شاید شاور لے رہا تھا وہ آرام سے اس کے بیڈ پر نیم دراز ہو کر اس کا ویٹ کرنے لگی

شہریار شاور لیکر ٹراؤزر پہنے گلے میں تولیہ لٹکائے کمرے میں داخل ہوا

واؤ شیری !!! ----" عروہ نے بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آکر اس کے ورزشی " بازوؤں پر ہاتھ پھیرا

عروہ تم !! تم کب آئی ---" شہریار نے اسے نرمی سے خود سے دور کیا "

بس تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں تم سناؤ کہیں ڈنر پر چلیں ---" وہ چمکتی ہوئی "
آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

آؤ لیونگ روم میں بیٹھتے ہیں مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں اور ڈنر میں آرڈر کررہا "
ہوں ----" وہ کمرے سے باہر نکل گیا

شیری کیا بات کرنی ہے ، اٹس ایوری تھنگ اوکے ؟؟" وہ پریشانی سے اس کے "
قریب آئی

عروہ میں ہماری انگیجمنٹ پارٹی اپنے فارم ہاؤس میں رکھ رہا ہوں اور ابھی میں ہماری "
منگنی کو راز رکھنا چاہتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ میری فیملی تمہیں لیکر غلط فہمی کا شکار ہو
، ہاں ہم شادی دھوم دھام سے سب فیملی ممبرز کے ساتھ کرینگے ---" وہ رسان سے
سمجھاتے ہوئے بولا

شیری تم !!!! " عروہ نے اسے گھورا "

لسن عروہ !! میں ایسا ہی ہوں مجھے اپنی فیملی کی پرواہ ہے تو دوسری طرف ان کی " نظر میں تمہاری عزت کی تمہارے امیج کی بھی فکر ہے ہوپ فلی تم مجھے انڈر اسٹینڈ کرو گی---"

شیری -----" عروہ مسکراتے ہوئے اس کے نزدیک آئی اچک کر اپنی باہنیں اس " کے گلے میں ڈال کر اس کے بیحد نزدیک ہو کر سرگوشی میں گویا ہوئی

" I am Truly Deeply in Love with you "

ایک کمزور لمحہ ان دونوں کے بیچ آچکا تھا

شہریار نے اپنی گرفت اس پر مضبوط کی تو عروہ نے مسکراتے ہوئے اپنا وجود اس کے سپرد کر دیا چند لمحے کی بے اختیاری میں عروہ اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی جب

اس کی آنکھوں میں ایک لرزتا ہوا جھجکتا ہوا نازک سا سراپا لہرایا وہ ایک جھٹکے سے عروہ سے دور ہوا

کیا ہوا شیری ؟؟ " عروہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا "

شہریار نے ایک گہری نگاہ اس کے نیم عریاں وجود پر ڈالی پتا نہیں کیوں پر اسے کراہیت سی محسوس ہوئی ایک وہ لڑکی تھی جو اس کی نگاہوں سے گھبرا جاتی تھی اور ایک یہ جو اس کی قربت کیلیئے بیقرار تھی وہ الجھ سا گیا

"۔۔۔ شیری !! کیا ہوا ڈارلنگ "

نتھنگ دیکھو بیل بج رہی ہے شاید ڈیلوری بوائے آگیا ہے ۔۔۔" وہ دروازے کی طرف " بڑھا

شیری ابھی تو صرف شام کے سات بجے ہیں اتنی جلدی ڈنر ----" وہ میز پر برتن " رکھتے ہوئے بولی

میری کل صبح ایک اہم میٹنگ ہے میں جلدی سونا چاہتا ہوں ---" وہ بیزار سا ہوا"

ایک پرتکلف ڈنر کے بعد عروہ جا چکی تھی اب وہ اپنے کمرے میں لیٹا سونے کی کوشش کررہا تھا پر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی تنگ آکر اس نے سگرٹ --سلگائی اور ٹیرس پر جا کر کھڑا ہو گیا

وہ اس وقت کیا کررہی ہو گئی ؟؟ کہیں رو رو کر اپنی آنکھیں نا سجالی ہوں اس " "---- بیوقوف نے ....ویسے اینا تو ہے اس کے ساتھ

سر میں اپنے بوائے فرینڈ کو ساتھ لے جا سکتی ہوں ---" اس کے ذہن میں اینا " کی آواز گونجی

" ؟؟ شٹ !! آخر میں اس کیلیئے اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہوں "

تنگ آکر اس نے سگریٹ بالکونی سے باہر پھینکا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر لاک کرتے ہوئے باہر نکل گیا اس کا رخ فارم ہاؤس کی جانب تھا وہ تیز رفتاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جارہا تھا ---

****

اینا اور سویرا اوپر کی منزل میں اپنے لیئے کمرے دیکھ رہی تھی ایک ترتیب سے آمنے سامنے چھ کمرے موجود تھے لیکن زیادہ تر پر لاک لگا ہوا تھا

اینا یہ کمرہ بھی لاک ہے اب کیا کریں ؟؟ " سویرا تیسرے دروازے کی ناب " گھماتے ہوئے پریشان ہوئی

باس کا یہ فارم ہاؤس زیادہ تر بند ہی رہتا ہے کوئی بڑی بزنس پارٹی ہو تو اسے "
استعمال کیا جاتا ہے ویسے صبح مالی اور ہاؤس کیپر آئیں گے تو ہمیں سب کمروں کی
چابی مل جائیگی ----" اینا نے چوتھا دروازہ چیک کرتے ہوئے کہا

تو صبح تک ہم کیا کرینگے ؟؟" سویرا نے پوچھا"

یہ دیکھو یہ کمرا کھلا ہوا ہے -----" اینا نے پرجوش لہجے میں کہا"

وہ دونوں اندر داخل ہوئی یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں ایک پر تعیش بیڈروم سیٹ
اسٹڈی ٹیبل اور بیچ میں صوفہ سیٹ پڑا ہوا تھا

واؤ !! یہ کمرہ تو کسی شہزادے کی خواب گاہ معلوم ہوتی ہے ----" اینا ستائشی "
انداز میں چاروں اطراف دیکھ رہی تھی

--- جبکہ سویرا کی نظریں دیوار پر نصب شہریار کی پینٹنگ پر جمی ہوئی تھیں

اینا یہاں سے چلو !! ہمیں یہاں نہیں رہنا ----" وہ اینا کے پاس آکر اس کا ہاتھ "
تھام کر بولی

کیوں یہاں کیوں نہیں رہنا ؟؟ " اینا حیران ہوئی "

یہ ان کا کمرہ ہے ---" وہ جھجھکتے ہوئے بولی "

ان کا کن کا ؟؟ " اینا نے سوال کیا "

---- سویرا نے دیوار کی سمت ہاتھ اٹھایا

"او یہ تو باس کا روم ہے ویسے باس تو منگنی والے دن ہی آئینگے اس لیئے تم اس روم میں ٹہرو میں اور بریڈلی لیونگ روم میں گزارا کر لینگے ۔۔۔۔" اینا نے مشورہ دیا

"نہیں میں ادھر نہیں ٹہر سکتی میں بھی لیونگ روم شئیر کرونگی ۔۔۔۔" سویرا نے ضدی لہجے میں کہا

"واللہ یہ تم ہو ؟؟ زبردست لیکن اپنی یہ ضد باس کو دکھانا چلو جلدی سے حلیہ درست کرکے نیچے آؤ باربی کیو کرتے ہیں ۔۔۔" وہ اسے شرارت سے آنکھیں دکھاتے ہوئے نیچے چلی گئی

سویرا نے اپنے بیگ سے پنک لانگ کرتی اور بلیو ڈینم جینز نکالی اور فریش ہونے چلی گئی لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ اپنے لمبے لیئرز میں ایک ترتیب سے کٹے بالوں کو پونی میں جکڑ کر گلے میں اسٹالر ڈال کر اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکلی وہ کسی بھی صورت شہریار کے روم میں نہیں رہنا چاہتی تھی ۔۔

گول سیڑھیاں جو بڑے سے ہال میں جاتی تھی ان سے نیچے اتری اور سائڈ پر اپنا بیگ رکھ کر آگے بڑھی لاونج کی دیواریں شیشے کی تھیں جہاں اس کی نظروں کے سامنے ایک بڑا سا آرٹسٹک انداز سے بنا گارڈن تھا جس کے بیچ میں فوارہ لگا ہوا تھا سائیڈ پر بڑی سا فائر پلیس آتشدان دان تھا جس میں لکڑیاں سلگ رہی تھی اس کی آنکھوں میں اس خوابناک ماحول کو دیکھ کر ستائش اتر آئی تھی وہ دھیرے سے لابی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی ۔ جہاں اینا اور بریڈلی لکڑیاں سلگائے چکن کو میری نیٹ کر رہے تھے

ہے سویرا جلدی آؤ ۔۔۔۔" بریڈلی نے اسے دیکھ کر آواز لگائی "

سویرا مسکراتے ہوئے آگے بڑھی

چلو تم یہ بوٹیاں سیخ میں پروتی جاؤ اور اینا تم اندر کچن سے گلاس پلیٹس لیکر آؤ میں "
"۔۔۔۔ تب تک کوئلہ سلگاتا ہوں

اینا سر ہلاتے ہوئے اندر بڑھ گئی سویرا نے سیخیں اٹھا لیں اور بریڈلی کوئلے دھکانے لگا ملگجی سی روشنی میں وہ تینوں دوست ہنستے مسکراتے ہوئے اپنی ہی دعوت کا اہتمام کر رہے تھے --

"چلو گرلز جب تک یہ چکن تیار ہوتا ہے ہم ٹیبل ٹینس کھیلتے ہیں وہ دیکھو ادھر ---" بریڈلی نے دائیں طرف بنے سنگ مرمر کے ٹیبل ٹینس کورٹ کی طرف اشارہ کیا

وہ تینوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس طرف بڑھے پہلی باری اینا اور بریڈلی نے لی ---

"سویرا چلو اب تم سروس کرواؤ میں جب تک چکن پلٹ کر آتی ہوں ---" اینا بڑے مزے سے اس اناڑی کو بولتی ہوئی ٹینس بال تھما کر چلی گئی

سویرا نے تین چار دفعہ سروس کرانے کی ناکام کوشش کی - بریڈلی بڑے آرام سے جیب سے کوک کا کین نکال کر پینے میں مصروف تھا --

بریڈلی !! مجھ سے نہیں ہو رہا ---" وہ روہانسی ہوئی "

خبردار بندریا ! یہ میرے سامنے رونا نہیں ورنہ اس درخت سے الٹا لٹا دونگا ---" بریڈلی " نے سامنے آلوچے کے پیڑ کی طرف اشارہ کیا

ویسے بھی رونے کی بجائے رلانا سیکھو ---" وہ کوک پیتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا "

اوکے ---" سویرا نے بڑی فرمانبرداری سے سر ہلایا اور ٹینس بال سے بریڈلی کے " --- سر کا اشارہ لیکر زور سے بال پھینکا جو جاکر کوک پیتے بریڈلی کو لگا

سویرا کی بچی !!!" وہ کین میز پر رکھ کر اس کی طرف بڑھا "

تم نے ہی تو کہا تھا کہ رونا نہیں ہے رلانا ہے ---" وہ شرارت سے مسکراتے " ہوئے پیچھے ہٹی

مجھ سے پنگا !! اب دیکھو تمہیں کیسے اس درخت سے الٹا لٹکاتا ہوں بندریا ---" وہ " اس کی طرف بڑھا ۔

سویرا کھلکھلا کر ہنستے ہوئے ادھر سے بھاگ نکلی بریڈلی اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا

****

شہریار لب بھینچے سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے ہوئے اپنے فارم ہاؤس پر پہنچا باہر نصب سیکیورٹی سسٹم میں پاس ورڈ ڈالا تو بڑا سا گیٹ کھلتا چلا گیا وہ گاڑی اندر لیجا کر ڈرائیو وے میں پارک کر کے اترا خود کار دروازہ بند ہو چکا تھا وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسے پائیں باغ سے کسی لڑکی کے دھیمے سروں میں کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی وہ چونک کر پائیں باغ کی جانب بڑھا ---

گلابی کرتے میں گلے میں اسٹالر ڈالے وہ سویرا ہی تھی جو کھلکھلا کر ہنس رہی تھی اس کے لمبے سلکی بال پونی میں قید ہوا سے لہراتے ہوئے ایک الگ ہی نظارہ پیش کررہے تھے ایک لمحے کو وہ ٹھٹھک سا گیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ماتھے پر بل پڑنے شروع ہو گئے سویرا کے پیچھے وہ مال والا لڑکا بھاگ رہا تھا۔وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے آگے بڑھا ---

یہ کیا ہو رہا ہے ؟؟ " وہ غرایا"

بریڈلی اس کی آواز سن کر چونک کر رہا تو دوسری طرف تیزی سے بھاگتی سویرا اس کی آواز سن کر بوکھلا گئی اور رکتے رکتے سامنے لگے سنگ مرمر کے مجسمے سے اس کا پیر زور سے ٹکرایا۔وہ زور سے گھاس پر گری

افف اللہ ----" وہ پیر پکڑ کر کراہ کر رہ گئی "

سویرا ہنی !! آر یو او کے ---- " بریڈلی تیزی سے سویرا کے پاس آکر زمین پر بیٹھتے " ہوئے شہریار کو آگ لگا گیا

دور رہو اس سے ----- " شہریار کف اڑاتا ہوا آگے بڑھا اور بریڈلی کو گریبان سے پکڑ " کر اٹھایا

کیوں ؟؟؟ کیوں دور رہوں ؟؟ میری دوست ہے وہ اور تمہیں کیا تکلیف ہے ؟؟ " " بریڈلی نے اپنا گریبان چھڑوایا

شہریار نے ایک زور دار پنچ بریڈلی کے منہ پر مارا سویرا کے حلق سے چیخ نکل گئی جبکہ بریڈلی بڑی ڈھٹائی سے پنچ کھا کر بھی مسکرا رہا تھا ۔

سویرا کی چیخ سن کر سیخوں کو بھوننے میں لگی اینا تیزی سے بھاگتی ہوئی آئی اور شہریار کو بریڈلی کی طرف بڑھتا دیکھ کر تیزی سے ان دونوں کے درمیان میں آگئی ---

" سر !! یہ میرا بوائے فرینڈ ہے ----" وہ شہریار سے بولی

" بوائے فرینڈ ہے تو بھی !! اسے بولو کہ اپنی لمٹ میں رہے ----" وہ پیچھے ہٹا اور زمین پر بیٹھی سویرا کی طرف متوجہ ہوا

" تم !! پاگل ہو گئی ہو کیا ؟؟ تمہارا دوپٹہ کدھر ہے -؟؟ " وہ اپنی ہڈی اتار کر اس پر پھینکتا ہوا غصہ سے اردو میں بولا

" اٹھو یہاں سے اور اندر جاؤ !! میں آئندہ تمہیں اس طرح نا دیکھوں ---"وہ سر جھکائے اس کی ہڈی کو خود پر لیتی ہوئی سویرا کو دیکھ کر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

سویرا نے کھڑے ہوئے کی کوشش کی لیکن کراہ کر رہ گئی اس کے پیر پر ٹھیک ٹھاک چوٹ لگی تھی۔

بریڈلی میری ہیلپ کرو سویرا کو اندر لیکر چلتے ہیں ----" اینا نے سویرا کی سمت " بڑھتے ہوئے کہا

کسی کی ہیلپ نہیں چاہیئے -----" شہریار نے دونوں کو ٹوکا اور پھر ایک جھٹکے سے " سویرا کو بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا

چلو ----" وہ اسے اپنے مضبوط بازوؤں کا سہارا دیتے ہوئے اندر بڑھا "

اینا اس کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھی ہی تھی کہ بریڈلی نے اسے روک لیا

"---- سوئیٹ ہارٹ ابھی اندر مت جاؤ کچھ دیر کے لیئے انہیں اکیلا چھوڑ دو "

****

۔ شہریار اس کا سارا وزن اپنے بازوؤں پر سہارتے ہوئے اسے اندر لیکر آیا

کون سے روم میں ٹہری ہو تم ؟؟ " اس نے سیڑھی کے پاس رک کر سوال کیا "

وہ !!! " سویرا ہچکچائی "

"---- وہ کیا ؟؟ سنو لڑکی مجھ سے سیدھی بات کیا کرو "

وہ اوپر سارے روم لاک ہیں اس لیئے میں اینا اور بریڈلی لیونگ روم شئیر کریں گےٗ"
---"

تمہارا دماغ درست ہے ؟؟ اوہ گاڈ یعنی اگر میں نہیں آتا تو تم ایک نامحرم کے ساتھ " روم شئیر کرتی ۔۔۔۔" وہ غرایا اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے لیئے مخصوص کمرے میں لا کر اسے صوفے پر بٹھایا

تم ایک نہایت ہی بیوقوف لڑکی ہو !! " وہ اسے کہتا ہوا اندر کیبنٹ کی طرف بڑھا اور " فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے پاس آیا جو لنگڑاتے ہوئے صوفے سے اٹھ کر بڑی مشکل سے خود کو گھسیٹتے ہوئے باہر جا رہی تھی

کہاں جا رہی ہو ؟؟ " وہ اس کے سامنے آکر رستہ روکتے ہوئے بولا "

پلیز میرا راستہ چھوڑیں !! مجھے یہاں نہیں رکنا ۔۔مجھے ۔۔۔۔مجھے اپنے گھر جانا ہے " ۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے بضد ہوئی

شہریار نے بغور اس کو دیکھا بنا دوپٹہ کے بنا سر ڈھکے وہ پہلی بار اس کے سامنے کھڑی تھی ریشمی سلکی بال پونی سے پوری طرح سے کھل اس کی کمر کو ڈھکے ہوئے تھے اس نے میکانیکی انداز میں سویرا کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں لیا ---

تم نے کس کی اجازت سے بال کٹوائے ----" وہ اس کی سرخ آنکھوں میں " جھانکتے ہوئے پوچھ رہا تھا

بال تو نہیں کٹوائے ----" وہ بوکھلائی "

پہلے تماری بال کمر سے نیچے تک آتے تھے اور اب صرف کمر تک آرہے ہیں ----" " وہ بولنے کے بعد خود بھی حیران رہ گیا اس نے بھلا سویرا کے بال کب نوٹ کیئے کہ ذرا سی تبدیلی بھی بھانپ گیا تھا

پلیز میرا راستہ چھوڑیں مجھے جانا ہے -----" وہ اس کی خود پر جمی نظروں کے ارتکاز "
کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی

سنو لڑکی !!! " وہ اس کے قریب ہوا "

تمہارا پر راستہ مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتا ہے اس بات کو اپنے دماغ "
میں اچھی طرح سے بٹھا لو -----" اس نے سویرا کو جکڑ کر اپنے بازوؤں میں سنبھالا
-- اور اسے بیڈ پر تقریباً پٹخنے والے انداز میں لٹایا

اب اگر تم ادھر سے ہلی تو تمہاری ٹانگیں توڑ دونگا ----" وہ غرایا "

سویرا اس کا غصہ دیکھ کر چپ چاپ ہو گئی اب شہریار نے اس کا پیر تھام کر جوتا اتارا
اس کا پیر سوج رہا تھا اس نے تاسف سے اس کے سوجے ہوئے پیر کو دیکھا اور
---- فرسٹ ایڈ باکس سے مرہم نکالا

****

وہ بہت تاسف سے اس کا سوجا ہوا سرخ پیر دیکھ رہا تھا اس نے فرسٹ ایڈ باکس سے ڈھونڈ کر پین گے کریم اور درد کی گولی نکالی ۔۔۔

"تم کب میچیور ہو گی؟ دیکھو ہماری کچھ خاندانی روایات ہیں۔ ہمارے گھر کی لڑکیوں کو سات پردوں میں رکھا جاتا ہے۔ میں سب سے لڑ کر تمہیں پڑھا رہا ہوں کہ تم اپنی لائف بناؤ ، خاندان کی آنے والی لڑکیوں کیلیے مثال بنو لیکن تم! مجھے یہ دوستی وغیرہ پسند نہیں ہے آئندہ خیال رکھنا۔" وہ نرمی سے مرہم اس کے پیر پر لگا کر سیدھا ہوا اور ٹیبلٹ اس کی سمت بڑھائی جسے سویرا نے چپ چاپ تھام لیا۔

اس نے خاموشی سے دوا کھاتی سویرا کو بغور دیکھا۔ اس کا چہرہ نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا۔ خوبصورت بال ترتیب سے کٹے ایک آبشار کا سا منظر پیش کر رہے تھے۔

اچھی لگ رہی ہو لیکن اپنی یہ خوبصورتی کو صرف مجھ تک محدود رکھو ، یہی تمہارے حق " میں بہتر ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اس کے گلے میں پڑا اسٹالر اتار کر اسے لٹاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا وہ اینا کی کلاس لینے کا موڈ بنا چکا تھا۔

باہر باغیچہ میں اینا اور بریڈلی میز سجائے باتوں میں مصروف تھے، جب شہریار ان کی طرف آیا۔

سر! آیئے آپ کا ہی انتظار کررہے تھے ہم، ڈنر شروع کریں۔" اینا خوشدلی سے " مسکرائی۔

سویرا سس کدھر ہے؟ " بریڈلی نے اس کے پیچھے دیکھتے ہوئے پوچھا "۔

۔وہ آرام کررہی ہے۔" شہریار کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے روکھے لہجے میں بولا"

" !سر"

اینا جو اس کا موڈ بھانپ چکی تھی۔ اس سے پہلے وہ اس کی کلاس لیتا وہ اسے
۔مخاطب کر گئی

سر! آپ کی منگنی کی خوشی میں ہم میں سے کسی نے بھی لنچ تک نہیں کیا تھا بلکہ "
آپ کی تقریب میں ، میں اور مس سویرا سب سے اچھے لگیں، اس لیے ہم دونوں پارلر
۔چلی گئی تھیں۔"وہ فر فر رپورٹ دے رہی تھی

مس اینا! یہ آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟ " اس نے اینا کو خشمگیں نگاہوں سے "
.دیکھا

وہ سر! بل تو آپ کے کارڈ سے پے کیا تھا نا ، تو اس لیے سوچا آپ کو بتا دوں "

۔ویسے آپ نے نوٹ کیا

Miss Sawera is looking very Gorgeous after that-"

۔ہمم ! " وہ ہنکارا بھر کر خاموش ہو گیا"

مسٹر شہریار! آپ یہ فوڈ اوپر لے جائیں. سویرا صبح سے بھوکی ہے. اسے بھی کھلائیں "
اور خود بھی ٹرائے کریں. اپنی فیملی کے ساتھ انجوائے کریں اور میں اپنی گرل فرینڈ
کے ساتھ انجوائے کرتا ہوں. ویسے تکلف مت کریں. سب آپ کا ہی مال ہے۔"
.بریڈلی مسکراتے ہوئے ایک پلیٹ میں لوازمات رکھ کر اس کی سمت بڑھاتے ہوئے بولا

.شہریار نے خاموشی سے پلیٹ تھامی اور کھڑا ہوا

.ویسے برو! آپ کا ہاتھ بہت سخت ہے۔" بریڈلی نے شرارت سے کہا "

"کیوں دوبارہ کھانے کا موڈ بن رہا ہے کیا؟" شہریار نے گھورا.

بریڈلی نے ہنستے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا. شہریار ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر اندر چلا گیا.

"ہے اینا! تم کیا کررہی ہو۔" وہ سیل فون پر نمبر لگاتی اینا سے مخاطب ہوا.

"ششش" اینا نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا.

"ہیلو مادام عروہ! کیسی ہیں آپ؟"

اینا تم اس وقت! کیا مصیبت ہے میں کلب میں ہوں لے کر ڈسٹرب کردیا۔" "

.عروہ ڈانس فلور سے اتر کر نیچے آئی

"۔مادام مجھے آپ سے گیسٹ لسٹ چاہیے تھی "

تو کیا تم صبح کا انتظار نہیں کر سکتی تھی. میں کیا گیسٹ لسٹ گلے میں لٹکا کر "

.گھومتی ہوں۔ " عروہ تپی

مادام! سر شہریار خود گیسٹ لسٹ لکھوا رہے تھے. پھر مس سویرا کو چوٹ لگ گئی تو "

وہ انہیں اپنے بیڈ روم میں لے گئے. اب آپ خود دیکھیں اتنی رات ہو گئی ہے. میں

کب تک ان کے روم سے آنے کا ویٹ کروں. اس لیے سوچا آپ سے ہی پوچھ لیتی

۔ہوں۔" اینا معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی

۔شیری کدھر ہے۔" عروہ کے تو سر پر لگی تلوؤں پر بجھی "

"۔میم وہ ادھر فارم ہاؤس میں اپنے بیڈروم میں ہیں مس سویرا کے ساتھ "

۔ٹو ٹو ٹو، لائن کٹ چکی تھی۔ اینا نے فون بند کر کے بریڈلی کو دیکھا

یہ کیا کیا تم نے؟ اب وہ چڑیل شہریار کو فون کر کے ڈسٹرب کریگی۔" بریڈلی ابھی " بول ہی رہا تھا کہ گھاس پر سے کسی فون کی بیل سنائی دی. اس نے آگے بڑھ کر گرا ۔ہوا فون اٹھایا. جس پر عروہ کالنگ لکھا ہوا آرہا تھا

سر جب چیئر پر بیٹھے تھے۔ یہ فون ان کی پاکٹ سے گر گیا تھا۔ اس لیے میں نے " ۔سوچا عروہ میڈم پر تھوڑا نمک ہی چھڑک دوں۔ " اینا کھلکھلا کر ہنسی

سویٹ ہارٹ تم نے تھوڑا نمک نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی مرچیں لگا دی ہیں۔" بریڈلی " ۔اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا

اب صبح مزا آئیگا دیکھنا یہ صبح ہوتے ہی پہنچ جائے گی۔" اینا کی آنکھیں چمک رہی " تھی۔

****

شہریار سیڑھی کے پاس پڑا سویرا کا بیگ اٹھاتے ہوئے ایک ہاتھ میں پلیٹ پکڑے ہوئے اوپر روم میں آیا۔ دروازہ لاک کرکے بیگ ایک کونے پر ڈالتے ہوئے وہ بیڈ کی سمت آیا تو سویرا سو چکی تھی۔ اس نے پلیٹ میز پر رکھی اور لائٹ آف کر کے زیرو بلب جلا کر خود بھی صوفے پر سونے لیٹ گیا۔ اس کا چھ فٹ سے بھی نکلتا ہوا وجود کسی بھی طرح صوفے پر فٹ نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر بار بار سویرا کا بریڈلی کے ساتھ کھلکھلا کر ہنسا ہوا چہرہ اس کی نگاہوں میں آرہا تھا۔ وہ تنگ آکر اٹھا اور بیڈ پر جا کر تکیہ سیدھا کرکے لیٹ گیا۔

برابر میں لیٹا نازک وجود اس کی توجہ کھینچ رہا تھا۔ اس نے سویرا کی جانب کروٹ لی ، پنک کرتی میں بنا دوپٹے کے اس کا خوبصورت و دلکش وجود بے حد نمایاں تھا۔

گلابی رنگت پر گھنی سیاہ پلکوں سے سجا خوبصورت چہرہ ، اس کے کالے سیاہ گھنے بال بستر پر بکھرے ہوئے تھے ، اسکی مدھم سانسوں کا زیر و بم اور جوانی کی سرحدوں کو چھوتا نازک سراپا شہریار کے ہوش اڑائے دے رہا تھا۔ وہ ایک دلکش دوشیزہ کے روپ میں اس کے سامنے تھی ، اس کی ملکیت تھی۔ وہ اس پر سارے حق رکھتا تھا۔اس نے دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے مضبوط بازوؤں کی آغوش میں لیا۔

سویرا نیند میں گم تھی۔ جب اسے اپنے وجود پر کسی کی نرم گرفت اور گرم سانسوں کا احساس ہوا۔ وہ کسمسائی، اس سے پہلے وہ مکمل ہوش میں آکر چیخ مارتی شہریار نے تیزی سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

"شششش! میں ہوں۔" وہ اس کے کانوں میں بولا۔

وہ تیزی سے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے اس سے دور ہونے لگی تھی کہ وہ بڑے آرام سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوا اس کے اٹھنے کی کوشش ناکام کر گیا۔

"پلیز ہاتھ چھوڑیں۔" وہ منمنائی۔

"آپ ادھر کیا کررہے ہیں۔" وہ پریشان ہوئی۔

"اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کررہا ہوں کوئی پرابلم؟" اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں میں! میں عروہ نہیں ہوں۔" اس کی آواز بھرا گئی۔

"نہیں! مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ میں کس کے ساتھ ہوں اب بس نو مور آرگومنٹ۔"

عروہ جی خفا ہونگیں دو روز بعد آپ کی ان سے منگنی ہے، پلیز ایسا مت کریں۔ وہ، "
۔وہ مجھے الزام دیں گی۔" سویرا کا ضبط جواب دے گیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

عروہ! تمہارا مسئلہ نہیں ہے انڈر اسٹینڈ! اور ویسے بھی جب یہ طے ہے کہ تمہیں "
میرے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو پھر تمہیں میرے اصولوں پر چلنا ہوگا۔ تم وہ کرو گی جو
۔میں کہوں گا ڈیٹس فائنل۔ " وہ سختی سے بولا

آپ ! آپ!!، سمجھ کیوں نہیں رہے میں، میں نہیں چاہتی آپ! آپ!! " وہ سسک "
.اٹھی

سنو لڑکی! مجھے اس حد تک تم خود لائی ہو. ویسے بھی میں اپنی بے جان چیزوں کو "
کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا اور تم! تم تو میری بیوی ہو. میرے نکاح میں ہو. میں تم

پر ، تمہاری سانسوں پر ، تمہارے وجود پر مکمل ملکیت کا حق رکھتا ہوں۔ " وہ حتمی انداز میں بولا۔

"۔ مم میں ایسا نہیں "

مگر میں ایسا چاہتا ہوں۔ " اس نے نرمی سے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو " صاف کیا۔

سنو لڑکی! میں ان آنسوؤں سے پگھلنے والا نہیں ہوں۔ بیوی ہو، بیوی بن کر رہو ۔ " ۔۔اب بس۔۔۔ " وہ اسے ٹوکتے ہوئے دوبارہ اپنی آغوش میں لے چکا تھا

****

عروہ پوری رات شہریار کا فون ملاتی رہی تھی۔ اس کا ایک ایک پل جیسے انگاروں پر کٹ رہا تھا۔ اگر رات میں فارم ہاؤس کو جانے والا رستہ بند نہیں ہوتا تو وہ رات ہی ادھر جا چکی ہوتی۔ صبح ہوتے ہی وہ تیزی سے لباس تبدیل کر کے فارم ہاؤس روانہ ہو چکی تھی۔

سویرا اور شہریار ایک ساتھ، یہ سوچ اس کا فشار خون بلند کررہی تھی۔ وہ بدلہ، انتقام اور سویرا کو اذیت دینے کے طریقے سوچ رہی تھی۔

"شہری اگر تم نے مجھے چیٹ کیا تو، تو میں تمہاری اس سو کالڈ دیسی بیوی کا وہ حشر کرونگی کہ" سوچتے سوچتے اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ وہ ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھاتے ہوئے گاڑی دوڑا رہی تھی۔

****

نہ جانے کب اپنی سسکیاں دباتے ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ لیکن فجر کے وقت معمول کے مطابق اس کی آنکھ کھل چکی تھی۔ وہ اس وقت بھی شہریار کے حصار میں قید تھی۔ وہ پرسکون گہری نیند سو رہا تھا۔ وہ آہستگی سے اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے فریش ہونے چلی گئی۔ نہا دھو کر وضو کرنے کے بعد وہ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے کمرے میں آئی۔

بڑی مشکل سے کمرے میں جائے نماز برآمد کر کے وہ نماز کی نیت باندھ چکی تھی۔ نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اس کا دماغ خالی تھا۔ لب ساکت تھے اب شاید کوئی دعا اثر نہیں کرنے والی نہیں تھی، وہ دونوں ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں پھیلائے بس آنسو بہا رہی تھی۔ اس نے زندگی کے ایسے رخ کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ شہریار اس کے سر کا سائیں تھا لیکن وہ کئی بار اس کی، اس کی ذات کی نفی ببانگ دھل کر چکا تھا اور رات بھی اس نے اپنے رویہ سے اچھی طرح واضح کر دیا تھا کہ وہ اس کے لیے بس ایک ملکیت ہے۔ یہ دل کا سودا کم از کم اس کی نظر میں ہر گز نہیں تھا۔

"یا اللہ میں نے اپنا ہر معاملہ تجھ پر چھوڑ دیا ہے۔" وہ سسک اٹھی۔

شہریار نے نیند میں سویرا کو اپنی آغوش میں لینا چاہا تو وہ بستر پر نہیں تھی۔ اس کی آنکھیں جھٹ سے کھل گئیں۔ رات کی بے اختیاری کے کئی مناظر اس کی نظروں میں گھوم گئے تھے۔ یہ کوئی لمحاتی فیصلہ نہیں تھا۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر سویرا کی جانب بڑھا تھا۔ ابھی وہ تکیہ سے ٹیک لگا کر اٹھا ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے جائے نماز پر دونوں ہاتھ اٹھائے ساکت بیٹھی سویرا پر پڑی۔ وہ آرام سے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ سویرا کی شدت گریہ سے سرخ آنکھیں اور ان آنکھوں سے روانی سے بہتے ہوئے آنسو کچھ بھی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں تھا۔

سویرا جائے نماز سمیٹ کر اٹھی ہی تھی کہ شہریار نے اسے آواز دی۔

"سنو لڑکی! ادھر آؤ۔"

وہ چپ چاپ سر جھکائے کھڑی رہی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہیں غائب ہو جائے۔

"کیا کانوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے؟ ادھر آؤ۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

سویرا نہ چاہتے ہوئے بھی مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے بستر سے اترا اور اس کے نزدیک پہنچ کر نماز کے اسٹائل میں بندھا دوپٹہ کھول دیا۔ جس سے اس کے گیلے خوشبودار بال ایک جھٹکے سے اس کے کندھوں پر پھسل گئے۔

"یہ رونا دھونا، یہ بلاوجہ کی افسردگی یہ کیا ہے؟" وہ اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے گویا ہوا۔

وہ لرز کر پیچھے ہوئی۔

"تمہاری ہر ذمہ داری میری ہے۔ بس تم اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری زندگی میں مجھ سے زیادہ ضروری کوئی کام ، کوئی انسان نہیں ہونا چاہیے۔" وہ اسے باور کروا رہا تھا۔

"اب تمہارا پیر کیسا ہے؟" اس نے کسی بے جان گڑیا کی طرح ساکت کھڑی سویرا سے پوچھا۔

"جی ٹھیک ہے۔" وہ ناگواری دباتے ہوئے آہستگی سے بولی۔

اوکے ! تو جاؤ نیچے دائیں ہاتھ پر کچن ہے. میرے لیے ایک اسٹرانگ سی کافی تیار " کرو۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ " وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے پیچھے ہٹا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

سویرا اس ایک لمحے کے حصار میں قید ہو گئی تھی۔ شہریار نے جو اس کی پیشانی پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑا تھا۔ اس لمس میں اسے عزت کا احساس ہوا تھا۔ ایک مان ایک عقیدت کا احساس ہوا تھا۔ ایسے تو سالوں سے کسی نے اسے پیار نہیں کیا تھا۔ جب بابا زندہ تھے تب وہ روز اس کی پیشانی چوم کر دعا دیا کرتے تھے۔

افففف!! " وہ جھرجھری لیکر اس لمحے کی قید سے آزاد ہوئی اور سر پر دوپٹہ اوڑھتی " ہوئی نیچے کچن کی تلاش میں چلی گئی۔

****

دو گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ فارم ہاؤس پہنچ چکی تھی۔ بڑا سا آہنی دروازہ کھلا ہوا تھا م۔ اندر مالی پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ بڑے سے لاونج میں صوفے پر اینا سو رہی تھی اور نیچے کشن رکھ کر کوئی لڑکا سویا ہوا تھا۔ وہ نخوت سے ان دونوں کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھی۔ ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے کچن میں سے کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ اوپر جانے کا اردہ ترک کر کے کچن کی طرف بڑھی۔ سامنے ہی نہائی دھوئی گیلے بال پشت پر ڈالے سویرا بڑے انہماک سے کافی بنا رہی تھی۔ وہ دبے قدموں چلتی ہوئی سویرا کے پاس آئی اور اس کے بالوں کو بے دردی سے اپنی مٹھی میں جکڑ کر ایک زور دار جھٹکا دیا۔

ہائے اللہ۔۔۔ " سویرا کے منھ سے فلک شگاف چیخ نکلی "۔

****

شہریار کے واش روم میں جانے کے بعد وہ دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آئی سامنے ہی داہنی جانب کافی کشادہ اٹالین طرز کا بنا ہوا کچن تھا۔ وہ اندر داخل ہوئی پورا کچن صاف ستھرا تھا۔ بڑے سے سلیب پر کافی میکر، ٹوسٹر اور ہر طرح کی جدید

مشینری موجود تھی۔ اس نے ایک دو درازیں کھول کر کافی کا سامان برآمد کیا اور پانی ابلنے رکھ کر مگ میں کافی پھینٹنے لگی۔

رات شہریار کے رویے نے اسے بہت ہرٹ کیا تھا۔ لیکن، ابھی وہ اس لمحہ کے حصار میں قید تھی۔ جب شہریار نے پیار سے ، عزت سے اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔ اس نے مگ رکھ کر دھیرے سے اپنی پیشانی کو چھوا۔ جو بھی تھا شہریار میں تھوڑی انسانیت باقی تھی۔ وہ تو ویسے بھی زبردستی اس کے گلے پڑے تھی اور پھر مفت میں گلے پڑی ان چاہی ذمہ داری کو کون نبھاتا ہے۔ دل میں شہریار سے شدید ڈر اور خوف رکھنے کے باوجود وہ اس کی مشکور تھی کہ وہ اسے اس زندان سے نکال کر لایا تھا۔ پڑھنے کا کیرئیر بنانے کا موقع دے رہا تھا۔ مگر بہت سے سوال اس کے ذہن میں اٹھ رہے تھے۔ وہ ایک مشرقی لڑکی تھی۔ جو بچپن سے اپنے ساتھ شہریار کا نام سنتے ہوئے جوان ہوئی تھی اور اب۔۔۔

"اس سب کے بعد کیا واقعی شہریار دوسری شادی کرینگے ؟" یہ سوچ اسے لرزنے پر مجبور کر رہی تھی۔

ابھی وہ کافی مگ میں ڈال رہی تھی۔ جب کسی نے بے دردی سے اس کے بال پکڑے۔ ڈر اور تکلیف کی شدت سے اس کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی۔

سویرا کی چیخ سنتے ہی ایک زور دار جھٹکا دیتے ہوئے عروہ نے اس کے بال اپنی مٹھی سے بڑی بے رحمی سے نوچنے کے بعد آزاد کردیے تھے۔

****

شہریار فریش ہو کر آفس جانے کیلئے تیار ہو چکا تھا۔ اب وہ اپنا سیل فون پورے کمرے میں تلاش کررہا تھا۔ فون کی تلاش میں ناکام ہونے کے بعد وہ بیڈروم سے باہر نکلا۔ اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔ وہ نپے تلے قدم اٹھاتا کچن کے دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اندر سے آتی عروہ کی آواز سن کر چونک گیا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑنے شروع ہو چکے تھے۔

مجھے تو پہلے ہی تم پر شک تھا۔ تمہاری نظر ہمیشہ سے ہی شیری پر تھی بولو؟ جواب " دو؟ کس کی اجازت سے تم ادھر آئی؟ کس کی اجازت سے تم شیری کے کمرے میں رکی؟ " وہ غرائی.

وہ جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ عروہ نے قریب آکر اس کا چہرہ اپنی انگلیوں کی گرفت میں جکڑا۔

میرا شیری تو تمہیں گھاس تک نہیں ڈالتا یو بلڈی بچ! تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے " اور شیری کے بیچ میں آنے کی؟ " وہ اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے بولی۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ " شہریار یکدم سے کہتا ہوا عروہ کے سامنے آیا اور اس کی گرفت " سے سویرا کا چہرہ چھڑوایا.

"یہ تو تم بتاؤ گے ادھر کیا ہو رہا ہے؟ تم نے مجھے چیٹ کیا ہے شیری! میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کرونگی۔" وہ شہریار کے سینے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

وہ نرمی سے عروہ کے ہاتھ تھام کر گردن موڑتے ہوئے فق کھڑی سویرا کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم ادھر کھڑی کیا کررہی ہو؟ جاؤ یہاں سے۔" وہ سویرا کی نم آنکھوں کو گھورتے ہوئے بولا۔

سویرا تیزی سے اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کچن سے باہر نکل گئی۔

" How could you do this too me? "

عروہ نے زخمی لہجے میں شہریار سے سوال کیا۔ جو سویرا کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

تم ادھر کیوں آئی ہوں؟ اور تمہیں جو بھی بات کرنی تھی مجھ سے کرتیں۔ " وہ خشک "
۔لہجے میں بولا

۔اوکے تو تم بتاؤ وہ لڑکی رات بھر تمہارے روم میں کیوں تھی؟ "عروہ چیخی "

وہ بیوی ہے میری اور ظاہر ہے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ ہی رہتی ہے۔ " وہ "
۔لاپرواہی سے کہتا ہوا کچن کاؤنٹر پر رکھی کافی مگ میں انڈیل کر باہر کی طرف مڑا

۔کہاں جا رہے ہو؟ " عروہ نے پیچھے سے آواز دی"

۔آفس" بغیر پلٹے وہ جواب دیتا ہوا آگے بڑھا"

۔تم ایسے کیسے جا سکتے ہو؟ " وہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی "

"میں تمہارا پابند نہیں ہوں ۔" وہ تلخ ہوا ۔

"جو دھوکہ تم نے مجھے دیا ہے۔ اس کے بعد تم اپنے آپ کو ، اپنے کردار کو کیسے جسٹی فائی کروگے ؟ بولو؟؟ "وہ پھٹ پڑی.

"میں آفس جا رہا ہوں تم ساتھ چلو راستے میں بات کرتے ہیں۔ " وہ سنجیدگی سے بولا۔

عروہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکل گئی۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر شہریار نے عروہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر سن گلاسز آنکھوں پر لگاتے ہوئے، وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ گاڑی مین سڑک پر پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی اور گاڑی کے اندر دو نفوس کی موجودگی کے باوجود سناٹا چھایا ہوا تھا۔

****

آفس کی پارکنگ میں گاڑی روک کر شہریار باہر نکلا اور نپے تلے قدم اٹھاتے ہوئے عمارت کی جانب بڑھا۔ عروہ بھی کلستے ہوئے زور سے دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے دانت پیستے ہوئے چل پڑی۔

گیٹ پر موجود دربان نے شہریار کو دیکھتے ہی تکریم کے ساتھ دروازہ وا کیا۔ وہ بڑے گریس کے ساتھ سب اسٹاف کے سلام پر سر ہلاتے ہوئے اپنے روم میں پہنچ چکا تھا۔

"رابرٹ! دو کافی لیکر آؤ۔ " اس نے انٹر کام اٹھا کر اینا کے اسٹنٹ کو حکم دیا۔

" Have a seat Urwa! "

وہ سنجیدگی سے عروہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی بیٹھ چکا تھا۔ چند لمحوں میں دروازہ ناک کر کے رابرٹ کافی لیکر داخل ہوا اور شہریار کے حکم پر دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"تم فارم ہاؤس میں اس چڑیل سویرا کے ساتھ کیا کررہے تھے؟" عروہ دروازہ بند ہوتے ہی پھٹ پڑی۔ کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ یہ سب کیا ہورہا ہے؟

"لسن کیئر فلی مس عروہ! وہ لڑکی میری وائف ہے اور سب سے بڑھ کر مجھے یہ سب کرنے پر تم نے مجبور کیا ہے۔" وہ دونوں ہاتھ میز پر ٹکاتے ہوئے بولا۔

"میں نے؟ اوہ کم آن! سیدھا سیدھا کہو نا اس کی کم عمری پر، اس کے حسن پر مر مٹے ہو۔ اتنے سالوں سے میرے ساتھ تھے۔ اس وقت تو تمہیں اپنی بیوی یاد نہیں آئی۔" وہ زہرخند لہجہ میں بولی۔

۔عروہ انف! '' وہ دھاڑا ''

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں نے کبھی بھی تمہاری حوصلہ افزائی نہیں کی۔ تم خود '' میری طرف بڑھی تھی اور جب میں نے تمہیں شادی کی آفر کی تھی تو اس وقت تم نے انکار کردیا تھا۔ تم میرے اسٹیبلش ہونے کا ویٹ کرنا چاہتی تھی۔ تمہیں مجھے خالی ایک ماڈل کی حیثیت سے تسلیم کرنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔ '' وہ اسے ۔آئینہ دکھا رہا تھا

جو بھی تھا لیکن میرے اور تمہارے بیچ میں اس لڑکی کو نہیں آنا چاہیئے تھا۔ '' وہ اپنی '' ۔ضد پر اڑی ہوئی تھی

مرد، مرد ہوتا ہے اور تم لڑکیاں اپنی بے باک اداؤں سے اسے خود اکساتی ہو۔ میں جیسا '' بھی ہوں، مگر گناہ اور ثواب کے فرق کو سمجھتا ہوں۔ میں نے کئی بار تمہیں شادی سے !پہلے بے تکلف ہونے پر منع کیا مگر تم

کل شام تم میرے جذبات کو بھڑکا گئی تھی۔ میں نے بمشکل اپنے نفس پر قابو پایا اور تمہیں گھر سے جانے کو کہا۔ "

" شیری ہماری شادی ہونے والی ہے۔ تم نے خود کو کیوں روکا؟ جب مجھے کوئی ایشو نہیں تھا تو تم نے مجھے دور کیوں کیا؟ " وہ بے باکی سے سوال کررہی تھی۔

" کیونکہ میں ایک مسلمان مرد ہوں ، گناہ گناہ ہی ہوتا ہے اور میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا کہ عزت صرف عورت کی میراث نہیں۔ بلکہ مرد کی بھی ہوتی ہے۔ تم نے میرے اندر طلب جگائی اور میں نے وہ طلب اپنے حلال رشتے سے بجھالی۔ " وہ دو ٹوک انداز میں بولا۔

" شیری! مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ تم، تم اس لڑکی کو واپس پاکستان بھجوا دو یا کچھ بھی۔ بس اسے ہمارے درمیان سے نکال باہر کرو۔ " وہ روہانسی ہوئی۔

سچ یہ ہے کہ وہ نہیں، بلکہ تم درمیان میں آئی ہو۔ وہ تو اپنے ہوش سنبھالنے سے " پہلے ہی میری زندگی میں آچکی تھی۔ لیکن میں اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ پھر بار بار اس کو جوان کہنا ، اس کے حسن کی تعریف کرنا یہ سب کر کے تم نے خود میری توجہ اس کی طرف مبذول کرائی اور اب سمپل سی بات ہے۔ وہ میری پہلی بیوی ہے۔ "۔خاندانی ہے، میں اسے نہیں چھوڑ سکتا

۔اور میں؟ میرا کیا ہوگا؟؟ " عروہ نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا "

تم! اپنی لائف میں آگے بڑھ سکتی ہو۔ کسی بھی اچھے آدمی کے ساتھ سیٹ ہو " "۔ سکتی ہو

شیری کل ہماری منگنی اناؤنس ہو چکی ہے اور تم اب مجھ سے بریک اپ کرر ہے " ہو؟ میرے پیرنٹس رشتے دار سب۔ او گاڈ! میرے ڈیڈ کو تو ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے.

نہیں مسٹر شیری! تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم نے مجھے زبان دی تھی۔ اگر مرد ہو تو اپنی زبان نبھاؤ۔ " عروہ نے اس پر پریشر ڈالا۔

" اوکے اگر تمہیں میری دوسری وائف بننے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور تم سویرا کو میری پہلی وائف کی حیثیت سے تسلیم کرتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ " وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سرد انداز میں بولا۔

" ٹھیک ہے۔ " وہ بدقت مسکراتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

" اپنے آفس ڈرائیور سے کہو مجھے میرے گھر ڈراپ کر دے۔ کل شام میں ملتے ہیں اپنی انگیجمنٹ پارٹی میں۔ " وہ باہر نکل گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ اس کی انگلیاں چلتے ہوئے ڈاکٹر اینڈریو کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

****

اینا کی آنکھ لاونج میں شیشے کی دیوار سے آتی سورج کی تیز کرنوں سے کھلی۔ جو اس کے چہرے پر چمک رہی تھیں۔ ایک بھرپور انگڑائی لے کر وہ صوفے پر اٹھ کر بیٹھ گئی ، نیچے ہی کشن کو منھ پر رکھے بریڈلی گہری نیند میں مگن تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بریڈلی کو دیکھنے لگی۔ تبھی اسے باہر گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر شیشے کی وال کے پاس آئی۔ سامنے ہی باس اور مس عروہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ دونوں کے چہروں پر بلا کی سنجیدگی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر شہریار کے کمرے میں آئی۔ دروازہ چوپٹ کھلا ہوا تھا اور سویرا چپ چاپ کسی پتھر کی مورت کی طرح کارپٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے گالوں پر انگلیوں کے نشان تھے۔ جیسے کسی نے بے رحمی سے اس کا چہرا دبوچا ہو۔

"سویرا! سوئیٹ ہارٹ کیا ہوا ہے؟" وہ پریشانی سے اس کا سرد ہاتھ سہلاتے ہوئے بولی۔

سویرا نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ جو اس وقت شہریار کے بے گانگی سے اسے کچن سے نکالنے والے رویے اور عروہ کو نرمی سے ہاتھ پکڑ کر سمجھاتے دیکھ کر شاکڈ تھی۔ اینا کو دیکھ کر بکھر گئی۔

اینا تاسف سے سب کچھ سن رہی تھی۔ اس کے آنسو پونچھ رہی تھی۔ اس کا اپنا دل اس معصوم کے نقصان پر رو رہا تھا۔

"سویرا بس کرو! اب تم ایک آنسو بھی نہیں بہاؤ گی اور اٹھو یہاں سے۔ اب چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اس ظالم انسان کے کمرے میں نہیں رہو گئی اور نا ہی اسے اپنے پاس آنے دو گی۔" اینا نے اسے کھڑا کیا۔

سارے ملازمین آچکے تھے۔ ایونٹ آرگنائزر بھی آچکے تھے۔ اینا، بریڈلی اور سویرا تینوں خاموشی سے سب کو اپنا اپنا کام کرتے دیکھ رہے تھے۔ دن ڈھلنے لگا تھا۔ بریڈلی نے زبردستی اینا اور سویرا کو کھانا کھانے پر مجبور کیا۔

اینا ہاؤس کیپر سے سارے کمرے بھی کھلوا چکی تھی۔ وہ تینوں دن بھر کے تھکے ہارے اب سونا چاہتے تھے۔

"سویرا تم اس سب سے کونے والے روم میں رہو گی۔ میں نے تمہارا سامان ادھر شفٹ کروادیا تھا۔" اینا نے اسے روم دکھایا۔

"سویرا!" بریڈلی چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

سسٹر! تم یہ وقت حوصلے سے گزار لو۔ تین دن بعد یونیورسٹی کھلنے ہی والی ہے۔ میں" تمہارا انتظام کیمپس میں کرواتا ہوں۔ تمہیں اس سنگدل انسان کے گھر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

****

اپنے تمام کام اور میٹنگز نبٹا کر اس نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا تو سوئی شام کے چھ بجا رہی تھی۔ وہ کمر سیدھی کر کے اٹھا اور آفس سے باہر نکلا۔ اس کا رخ جیولری شاپ کی طرف تھا۔ وہ سویرا کیلئے انگوٹھی لینا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سویرا اور عروہ میں کوئی فرق رکھا جائے۔ ایک مشہور شاپ پر رک کر وہ سویرا کے لیے ڈائمنڈ رنگ پسند کر رہا تھا۔ جب اس کی نظر ڈسپلے پر موجود ایک خوبصورت سی چین پر پڑی۔

سویرا کی نازک سی گردن اس کی آنکھوں میں لہرائی۔ وہ مسکراتے ہوئے چین اور رنگ نکلوا چکا تھا۔ پیمنٹ کرنے کے بعد اب اس کا رخ فارم ہاؤس کی جانب تھا۔ رات گئے جب وہ اپنے فارم ہاؤس پہنچا تو باہر کا بڑا باغیچہ سجا ہوا تھا۔ ہر طرف ریشمی پردے ،

فینسی لائٹس اور خوبصورت للی کے پھول سج چکے تھے۔ وہ تمام ڈیکیوریشن پر نظر ڈالتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ چاروں جانب سناٹا چھایا ہوا تھا۔ شاید سب تھک ہار کر سونے چلے گئے تھے۔ وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر اپنے کمرے میں آیا۔ لائٹ آن کی۔

سویرا کمرے میں نہیں تھی۔ اسے کمرے میں نا پا کر اسے شدید غصہ آیا تھا۔ وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر نکلا۔ لاؤنج، کچن اور گیسٹ روم، وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ اس کا میٹر گھوم چکا تھا۔ اتنے بڑے فارم ہاؤس میں وہ احمق لڑکی نا جانے کہاں تھی۔ اس نے اپنا سیل فون نکالا اور سویرا کا نمبر ڈائل کر کے اوپری منزل کے کمرے چیک کرنے لگا۔ تبھی راہدری کے سب سے آخری سرے والے کمرے سے اسے فون کی بیل بجتی سنائی دی۔ وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے غصہ سے لب بھینچے سنجیدہ اور تیکھے نقوش کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

****

میں وہ ہستی ہوں جو محسوس کرتی ہے

تیری کمی سائیاں

میں وہ ہستی ہوں جو رل جاتی ہے

تیری کمی کے باعث

میں وہ ہستی ہوں جو بکھر جا تی ہے

تیری کمی کے باعث

میں وہ ہستی ہوں جو بکھر جاتی ہے

تیری کمی کے باعث

میں وہ ہستی ہوں جو روندی جاتی ہے

تیری کمی کے باعث

میں وہ ہستی ہوں جو توڑی جاتی ہے

تیری کمی کے باعث

میں وہ ہستی ہوں جو ہے لاوارث

تیری کمی کے باعث

میں وہ دنیا ہوں جہاں تیری کمی ہے

بابا!!

میں وہ دنیا ہوں جہاں تیری کمی ہے

بابا!!

(شنزا خان)

وہ اکیلی اس کمرے میں بیٹھی اپنے بابا کو یاد کررہی تھی۔ اینا اور بریڈلی دونوں کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھے اس کا دل بہلاتے رہے تھے۔ اب وہ دونوں بھی سونے کے لیے جاچکے تھے۔

بس ایک اور رات، پھر کل آپ کی زندگی میں عروہ آ جائے گی اور میں نکل جاؤنگی۔ " میں اب کسی کو اپنے اوپر ترس کھانے نہیں دونگی۔ چاہے آپ ہی کیوں نہ ہوں۔ " وہ بڑبڑائی۔

کتنی لمبی کتنی سیاہ رات ہے میری قسمت کی طرح۔ سچ کہتے ہیں سب جن کے سر " پر باپ کا سایہ نہ ہو۔ وہ ایسے ہی روندے جاتے ہیں۔ " اس نے سسکی بھری۔ جو بھی تھا شہریار نے اسے برت لیا تھا۔ اب وہ کرے تو کیا کرے۔ سسکیاں لیتے لیتے وہ ۔کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی اسے خود بھی پتا نہیں چلا

شہریار اپنا فون بند کر کے تیزی سے لب بھینچے اندر داخل ہوا۔ کمرے میں نائٹ بلب کی نیلگوں سی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے دیوار کی سائڈ پر نصب سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹ جلائی۔ پورا کمرہ جگمگا اٹھا تھا۔ سامنے ہی بیڈ پر سویرا محو خواب تھی۔ اس کا سیل فون بیڈ کی سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔ وہ مضبوطی سے قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ کے پاس آیا۔ اس کا ارادہ سویرا کو جگانے کا تھا۔ لیکن وہ اس کا چہرہ دیکھ کر چونک گیا۔ سرخ و سفید نازک سے چہرے پر انگلیوں کے نشانات تھے۔ چہرے پر ایک تکلیف دہ اداسی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے جھک کر دھیرے سے اپنی شہادت کی انگلی اس کے چہرے پر ثبت انگلیوں کے نشانات پر پھیری۔ اس کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو ۔گئیں تھی

"یہ کیسے ہوا؟" وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

صبح جب وہ تیار ہو کر کچن میں آیا تھا تو عروہ نے سویرا کے چہرے کو پکڑا ہوا تھا۔ اس وقت اسے اندازہ نہیں ہوا کہ وہ اتنی بے رحمی سے سویرا کے چہرے پر اپنی انگلیوں سے دباؤ ڈال رہی تھی، وہ تو اس وقت عروہ کو وہاں سے ہٹا دینا چاہتا تھا تاکہ عروہ اپنی زبان سے سویرا کو مزید ہرٹ نہ کرے۔ ویسے بھی وہ عروہ کو اپنے اور سویرا کے رشتے کی حقیقت بتا دینا چاہتا تھا۔ اسی لیے وہ عروہ کو آفس لے گیا تھا۔ تاکہ کھل کر بات کر سکے۔ لیکن عروہ تو جونک کی طرح اس سے چمٹ گئی تھی۔ حتیٰ کہ دوسری بیوی تک بننے کو تیار تھی۔

سویرا نیند میں تھی۔ جب اسے اپنے چہرے پر کسی مردانہ لمس کا احساس ہوا۔ کوئی اس کے چہرے کو بڑے پیار سے سہلا رہا تھا۔ جیسے بابا بچپن میں اسے اسکول کے لیے جگاتے وقت کرتے تھے۔ وہ بابا کی یاد آتے ہی نیند میں مسکائی اور اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں۔

"آپ! " وہ خود پر شہریار کو جھکے دیکھ کر تیزی سے پیچھے سرک گئی۔

"تم ادھر کیا کررہی ہو؟ " وہ اسے گھور رہا تھا۔

"میں! " وہ بوکھلائی ، دور جانے کا دعویٰ کرنا الگ بات. لیکن شہریار کو سامنے دیکھ کر وہ ہمیشہ گھبرا جاتی تھی.

"تمہیں سارے فارم ہاؤس میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا میں اور تم ادھر آرام سے سو رہی ہو. زندگی اجیرن کر دی ہے میری ، اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟ اٹھو اپنے کمرے میں چلو۔ " وہ اس پر غصہ ہونے لگا۔

"میرا کوئی کمرہ نہیں ہے اور پلیز آپ جائیں یہاں سے۔ " سویرا نے بڑی ہمت سے بیٹھتے ہوئے اسے جواب دیا۔

ہمم ہوگیا تمہارا؟ " اس نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور اسے ہاتھ سے پکڑے "
گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں لایا.

جہاں میں رہونگا وہی تمہارا کمرہ ہوگا انڈر اسٹینڈ؟ " وہ اس کا ہاتھ آزاد کرتے ہوئے "
بولا۔

سویرا اپنی کلائی مسلتے ہوئے دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ الماری سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتا ہوا شہریار غضب ناک انداز میں اس کی طرف بڑھا۔ ایک ہاتھ سے اس کے بازو کو جکڑ کر دوسرے ہاتھ سے زور سے دروازہ بند کر کے لاک لگایا۔

تمہیں ایک بار کی کہی بات سمجھ نہیں آتی کیا؟ " وہ غرایا "۔

"مم مم ۔۔۔"

یہ کیا بکریوں کی طرح ممنا رہی ہو؟ سیدھی طرح سے اپنی جگہ پر جاؤ۔ " وہ بیڈ کی "
طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

میری جگہ ادھر نہیں ہے۔ میں یہاں سے، آپ کی زندگی سے ،آپ کے گھر سے "
کہیں دور جانا چاہتی ہوں۔ " وہ ہمت مجتمع کر کے بولی۔

کہاں جاؤ گئی ؟ " شہریار کے ماتھے پر رگیں تن گئی تھیں "۔

کسی بھی ہاسٹل میں ، ویسے بھی آپ کب تک اس مجبوری کے زبردستی کے رشتے کو "
نبھائیں گے۔ " اس کی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی بھرا گئی۔

اپنے دماغ سے الٹے سیدھے فتور نکال کر باہر پھینک دو۔ مسز شہریار! میری اجازت "
کے بنا گھر سے باہر جانا تو دور کی بات، تم سانس تک نہیں لے سکتی ہو۔ یہ بات
اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھا لو۔ " وہ اسے شانوں سے تھامتا ہوا اس کی آنکھوں
میں جھانکتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔

شہریار کا سرد لہجہ اور شانوں پر سخت گرفت نے سویرا کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ اس کو اپنی گرفت میں لیے بیڈ تک آیا۔ اسے آرام سے بٹھا کر فرسٹ ایڈ باکس میں سے ایلوویرا جیل کی ٹیوب نکال کر اس کے پاس آکر بیٹھا۔ وہ جھجک کر پیچھے ہوئی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا۔ پھر اس کے چہرے کو اپنے بائیں ہاتھ سے نرم گرفت میں لیکر مرہم لگانے لگا۔

"یہ کیسے ہوا؟ اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔"

"وہ صبح عروہ جی۔۔"

"سنو لڑکی! مجھے تم پر شدید غصہ ہے۔ وہ تمہیں باتیں سنا رہی تھی اور تم!" اس نے غصہ سے ہنکارا بھرا۔

تم اس کی باتیں سن رہی تھی۔ کیا تمہارے منھ میں زبان نہیں تھی؟ کیا تم اسے "
منھ توڑ جواب نہیں دے سکتی تھی؟ میرا نام نہیں لے سکتی تھی؟ کم آن گرو اپ. "
۔وہ ٹیوب کی شیشی بند کرکے اسے گھورتے ہوئے بولا

ہاتھ دھو کر وہ واش روم سے واپس آیا۔ بیڈ پر لیٹ کر ہاتھ بڑھا کر سویرا کو اپنی گرفت
۔میں لیکر اس نے لائٹ آف کی اور آنکھیں موند لیں

۔سنیے " اندھیرے میں سویرا کی جھجکتی ہوئی آواز ابھری "

"ہمم۔۔۔ "

کیا آپ کل واقعی منگنی کررہے ہیں؟ " اس کی لرزتی ہوئی آواز میں ہزاروں اندیشے "
۔تھے

یہ تمہارا پرابلم نہیں ہے۔ آنکھیں بند کرو اور مجھے بھی سونے دو۔ " وہ اسے ٹوکتا ہوا "
۔آنکھیں بند کر گیا تھا

****

شہریار کی حسب معمول فجر کے وقت آنکھ کھلی۔ سویرا ابھی بھی سو رہی تھی۔ اس نے
۔آہستگی سے سویرا کو خود سے الگ کیا اور اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

ٹریک سوٹ پہن کر وہ جاگنگ کے لیے تیار تھا۔ سویرا ابھی بھی سو رہی تھی۔ جو کہ
معمول کے خلاف تھا۔ وہ گھڑی پہنتے ہوئے سویرا کے پاس آیا اور غور سے اس کے
۔چہرے کو دیکھنے لگا

چہرے کی سوجن ختم ہو چکی تھی اور انگلیوں کے نشانات کی سرخی بھی مدھم پڑ چکی
تھی۔ اس نے سویرا کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو چونک گیا۔ اسکا ماتھا بخار کی حرارت سے ہلکا
۔ہلکا گرم ہو رہا تھا

وہ اسے سوتا چھوڑ کر باہر نکلا اور سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنا فون نکال کر اینا کو کال ملائی۔

ہیلو " اینا کی نیند میں ڈوبی آواز ابھری "۔

اینا گیٹ اپ! مجھے ٹھیک آدھے گھنٹے میں لاؤنج میں ملو۔ " وہ دو ٹوک انداز میں بولتا " ہوا فون بند کرچکا تھا۔

اینا گہری نیند سو رہی تھی۔ جب شہریار کی کال آئی۔ وہ جو اسے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد نیچے بلا رہا تھا۔ اس نے ٹائم دیکھا صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

افف ایک تو یہ باس بھی! مجھے انہیں کل آفس فون بھجوانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ بلکہ " ان کے فون کے دو ٹکڑے کر دینے چاہیے تھے۔ "

وہ جھنجھلاتے ہوئے اٹھی۔ اس کے پاس بس آدھا گھنٹہ تھا۔ وہ جلدی جلدی سے تیار ہو کر اپنی ڈائری اور پین لیکر ٹھیک اٹھائیس منٹ میں نیچے موجود تھی۔ جب شہریار باہر سے اندر داخل ہوا۔ ہالف سلیو ٹی شرٹ، ماتھے پر بکھرے بال اور ہلکا ہلکا سا بڑھا ہوا شیو اس کے چہرے کو مزید وجاہت بخش رہا تھا۔ اینا کی نظروں میں ستائش ابھری۔

" ان کو تو موویز میں کام کرنا چاہیے تھا۔ یہ اچھی بھلی ماڈلنگ فیلڈ چھوڑ کر پتہ نہیں بزنس میں کیوں آگئے؟ وہ چڑیل ان پر عاشق ہے تو اس میں سارا قصور ان کی اس ڈیشنگ لک کا ہے. " وہ سوچ رہی تھی۔

" مس اینا! " شہریار نے اس کی نظروں کے سامنے چٹکی بجائی۔

" یس باس! " وہ اس کی شخصیت کے سحر سے نکلتے ہوئے اٹینشن ہوئی۔

" ؟یہ ڈیکوریشن کس نے کروائی ہے "

سر انٹیریئر ڈیزائن کمپنی ہائر کی تھی۔ انھوں نے ہی کیا ہے اور میں نے مس عروہ "
۔کی پسند کی کلر تھیم رکھوائی ہے سارے فلاورز میں۔ " وہ الجھی

“ I don’t like the interiors ..change it۔ "

۔وہ حکم دے رہا تھا

بٹ سر! شام میں پارٹی ہے۔ اب اتنی جلدی کیسے۔ " اینا پریشان ہو گئی تھی اس "
۔کے حکم سے

تمہارے پاس دس گھنٹے ہیں! انف ٹائم ہے سب بدلنا ہوگا ، کیسے یہ تمہارا ہیڈک "
"۔ہے

"۔سر آپ بتائیں آپ کو کیسی ڈیکوریشن چاہیے "

سمپل ، ایلیگنٹ اور ہاں مس عروہ کا کال کریں اور ان سے کہیں کہ اپنے سب "
"۔۔فرینڈز اور فیملی کو بھی انوایٹ کریں

پر سر! اس طرح گیسٹ لسٹ بہت بڑھ جائیگی۔ " اینا ٹھیک ٹھاک پریشان ہو گئی "
۔ تھی۔ اتنے لاسٹ منٹ پر وہ اتنی تبدیلیاں کروا رہا تھا

" ؟اوکے سر! اور کیا فلاورز ارینجمنٹ بھی بدلنا ہوگا "

"۔یس اینا مجھے یہ سرخ اور پیلے للی پسند نہیں ہیں "

" ۔سر آپ مس عروہ کو ذہن میں رکھ کر پھولوں کا کلر بتا دیں میں اریج کرتی ہوں "

۔ہمم ۔۔۔" اس کی نظروں میں سویرا کا گلابی سا چہرا لہرایا "

" ۔پنک اور سفید گلاب اریج کریں اور ہاں کیک بھی دو ہونے چاہیے "

۔دو کیک؟ " اینا کراہ اٹھی "

۔یس دو کیک ایک پر مس سویرا کا نام ہونا چاہیے۔ " وہ اسے حکم دیتا ہوا اوپر چلا گیا "

۔مس سویرا۔ " اینا نے دہرایا اس کی ساری کوفت کہیں دور بھاگ گئی تھی "

" ۔سر کرنا کیا چاہ رہے ہیں م؟ ایک پارٹی میں دو دو دھماکے او گاڈ اٹس ٹو مچ "

****

شہریار اوپر اپنے کمرے میں آیا تو سویرا نماز پڑھنے میں مگن تھی۔ پورا کمرہ صاف ستھرا سمٹا ہوا تھا۔ وہ ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے لباس تبدیل کرنے چلا گیا۔

سویرا نے نماز پڑھ کر جائے نماز سمیٹی۔ اب اس کا ارادہ نیچے جا کر اینا کی مدد کرنے کا تھا۔ وہ بچپن سے ہی زندگی کے ساتھ سمجھوتہ کرتی چلی آئی تھی اور اب اس موڑ پر زندگی اس کیلئے جو چیلنج لیکر آئی تھی۔ وہ اسے قبول کر چکی تھی۔ اپنی حیثیت کا تعین کر چکی تھی۔ وہ صرف ایک ملازمہ تھی اور بس جسے شہریار کا گھر سنبھالنا تھا۔ اس کے دیے گئے کام سر انجام دینے تھے۔

شہریار آفس جانے کی مکمل تیاری کے ساتھ تیار اپنی شرٹ کے کف لنکس لگاتا ہوا ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو سویرا کو دروازہ کھولتے دیکھ کر چونک گیا۔

"کہاں جا رہی ہو؟" اس نے سوال کیا۔

وہ اس کے سوال پر ٹھٹک کر رکی۔

"نیچے اینا کی ہیلپ کروانے۔"

"اوہ اینا کی ہیلپ! کیوں؟؟ میں تمہیں کام بتا دیتا ہوں۔ ایسا کرو پہلے تو میرے لیے ناشتہ اور کافی ریڈی کرو اور ہاں پارٹی تو رات گئے تک چلے گی۔ تم اپنی نگرانی میں گیسٹ روم تیار کروا لینا۔ شاید کوئی مہمان ٹھہرنا چاہے اور ہاں میں ہیوی کھانا پسند نہیں کرتا تو میرے لیے ڈنر میں کچھ لائٹ بنا کر رکھ دینا۔" وہ اس کے اداس اترے ہوئے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے ہدایات دے رہا تھا۔

وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتی ہوئی نیچے جانے لگی تھی۔ جب شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

اب تم مجھے کبھی بھی ایسے ملگجے حلیہ میں نظر نا آؤ۔" اس نے دھیرے سے اس "
کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اس کے بالوں کو چھوا۔

تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں۔" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے "
بولا۔

نصیب خوبصورت ہونا چاہیے ورنہ سب بیکار ہے۔" وہ دھیرے سے اس کا ہاتھ "
ہٹاتے ہوئے بولی۔

خیر اپنے ان بالوں کو سمیٹ کر رکھو۔ مجھے یہ بیڈروم سے باہر کھلے نظر نہیں آنے "
چاہیے۔ انڈر اسٹینڈ ؟ " وہ دور ہٹتے ہوئے گویا ہوا۔

جی بہتر۔ " وہ اپنے لمبے بالوں کو جوڑے میں لپیٹ کر سر پر دوپٹہ لیتے ہوئے "
تابعداری سے بولی۔

میں لنچ تک آجاؤں گا۔ تم شام کی تقریب کیلئے اپنے کپڑے وغیرہ تیار کر لینا۔ " وہ "

۔اسے ہدایات دیتا ہوا لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکل گیا

****

وہ شہر سے بہت دور کنٹری ہاؤس رینٹ پر لیکر نکلا تھا۔ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی وہ سختی سے لب بھینچے ڈرائیو کررہا تھا ابھی اسے شام کیلئے تیار ہونا تھا۔

پلیز مجھے بچا لو! وہ وہ میرے ساتھ زبردستی کررہا ہے۔ مجھے سب سے دور لے جاؤ۔" "

۔اس کے کانوں میں سسکتی ہوئی آواز گونج رہی تھی

وہ شہریار کی ساری ہدایات کو ذہن میں دہراتے ہوئے نیچے اتر آئی تھی پورے فارم ہاؤس میں ایک گہما گہمی مچی ہوئی تھی اینا سب ملازمین کے سر پر کھڑی ہدایات پر ہدایات دے رہی تھی ساتھ ساتھ فون پر کیٹرنگ والوں سے مینیو ڈسکس کررہی تھی سارے ملازمین کی وہ خوب دوڑیں لگوا رہی تھی دوسری طرف بریڈلی بڑے آرام سے پیر پسارے کافی پیتا ہوا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا

ہیلو بریڈلی کیا ہورہا ہے ---" وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی "

گڈ مارننگ !! میں بس تمہارے ہسبنڈ کی منگنی کی تیاریاں دیکھ رہا ہوں ---" وہ آنکھ " مارتے ہوئے بولا

سویرا سوئیٹ ہارٹ !! تم ادھر نیچے کیا کررہی ہو؟؟ اوپر جاؤ اپنا سب سے بیسٹ " ڈریس نکالو بیوٹی سلیپ لو تمہیں آج سب سے بیسٹ سب سے بیوٹی فل دکھنا چاہیئے---" اینا تیزی سے اس کے پاس آکر بولی

مجھے انہوں نے کچھ کام بتائیں ہیں وہ کر لوں پھر اوپر چلی جاؤ گئی ---" وہ نرمی " سے بولی

واٹ ؟؟ باس نے تمہیں کام کرنے کو کہا ہے ؟؟ تمہیں !!! " وہ حیران ہوئی "

اس میں اتنی حیرانی کی کیا بات ہے بس تھوڑا سا کام ہی تو ہے ----" سویرا نے " کہا

اینا ڈارلنگ تم اپنا کام کرو اور اس دماغ سے خالی لڑکی کو میں دیکھ لیتا ہوں " بریڈلی " اٹھتے ہوئے بولا

اوکے اس کا خیال رکھنا کہیں کوئی چوٹ ووٹ نہ لگوا لے ورنہ باس نے مجھے شوٹ " کر دینا ہے ---" اینا سویرا کو گھورتے ہوئے بریڈلی کو ہدایات دیتی ہوئی آگے بڑھ گئی

اوکے مس سویرا !! چلیئے حکم فرمائیں کون سا عظیم کام ہمیں کرنا ہے ---" بریڈلی " نے کورنش بجا لاتے ہوئے پوچھا

ان کیلئے سمپل سا لنچ اور ڈنر ریڈی کرنا ہے وہ تقریب کا ہیوی کھانا نہیں کھائیں گے " ---" سویرا کچن کی طرف بڑھی

بریڈلی نے کچن میں پہنچ کر ایپرن پہنا اب وہ نہایت مہارت سے سبزیاں چوپ کررہا تھا

سویرا یار تم اسٹوو آن کرو اور چکن بوائل ہونے رکھو آج تمہارے کھڑوس ہسبنڈ کو چکن "--- منچورین کھلاتے ہیں وہ بھی پھیکا سا

سویرا نے بریڈلی کے ساتھ مل کر کھانا پکا کر ڈش میں نکال کر رکھا اب وہ کچن کا سارا پھیلاوا سمیٹ رہی تھی

کچن سے فارغ ہو کر اس نے ہاؤس کیپر کے ساتھ گیسٹ رومز کا رخ کیا اپنی نگرانی میں ساری جھاڑ پونچھ کروا کر وہ اوپر کونے پر بنے کمرے میں آئی جہاں اینا نے رات اس کا سامان رکھوا دیا تھا ارادہ تھوڑی دیر کمر سیدھی کرنے کا تھا۔ کمرے میں آکر وقت دیکھا تو دوپہر کا ایک بج رہا تھا وہ ظہر کی نماز کیلئے وضو کرنے چلی گئی --

وہ آفس سے اپنے اہم کام نبٹا کر دوپہر کو گھر پہنچا تو سامنے ہی اینا اور بریڈلی کاموں میں مصروف نظر آئے وہ ان سے ہیلو ہائے کرتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں پہنچا دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایکدم واپس پلٹا اور راہداری کے آخری سرے پر بنے کمرے میں داخل ہوا اس کے اندازے کے عین مطابق سویرا اسی کمرے میں موجود نماز پڑھ رہی تھی ---

"پکی مولانی ہے یہ لڑکی پتہ نہیں اس دور میں کیا کررہی ہے یہ ----" وہ آرام سے اندر آکر بیٹھ گیا

سویرا سلام پھیر کر دعا مانگے بغیر جائے نماز لپیٹ رہی تھی ۔جب شہریار کی آواز پر چونک گئی

سنو کیا دعا نہیں مانگو کی ؟؟ " وہ پوچھ رہا تھا "

نہیں !! " وہ سادگی سے کہتی ہوئی کھڑی ہوئی "

" ؟؟ کیوں "

"---- کیونکہ میں شاید اللہ کو بھی پسند نہیں ہوں میری دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں "

استغفر اللہ !! یہ کیا بکواس ہے ؟؟ ----" وہ اسے گھورتا ہوا بولا "

آپ ادھر کیسے ؟ کوئی کام ہے کیا ؟ " سویرا نے دھیمی آواز میں پوچھا "

مجھے پتہ تھا تم ادھر ہی ملو گی کیونکہ اوپر کا چیمبر تو تمہارا ہے ہی نہیں اور نا ہی ایک " بار کی کہی بات تمہاری عقل میں آتی ہے ۔خیر روم میں آؤ کچھ بات کرنی ہے ----" وہ کھڑا ہوا

یہ بھی تو روم ہی ہے آپ ادھر ہی بات کر لیں ---" وہ ہمت کر کے اس کی نفی " کر گئی

ابھی وہ اس کی سمت بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون بج اٹھا جونس کی کال تھی وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا

روم میں آؤ !! اور مائنڈ میں بٹھا لو مجھے انتظار کرنا پسند نہیں ہے ---" وہ اس کے " گال تھپتھپاتے ہوئے فون کال ریسیو کرتا ہوا باہر نکل گیا

"ہیلو جونس !! خیریت ، اس وقت کال کی کیا شام میں پارٹی میں نہیں آرہے ہو ؟ "

" شیری یہ تمہارے اور عروہ کے بیچ میں کیا چل رہا ہے ؟؟ " جونس نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے پوچھا

" کیا مطلب ؟؟ تم کہنا کیا چاہ رہے ہو ؟؟ "

" صبح عروہ اچانک سے میرے فلیٹ پر چلی آئی تھی اس کا رو رو کر برا حال ہو رہا ہے اس نے سویرا پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس کا اور تمہارا رشتہ خراب کررہی ہے ،شیری عروہ میری دوست ہے اور مجھ سے برداشت نہیں ہوگا اگر تم اسے چیٹ کرو گے ---" جونس سنجیدگی سے بولا

"جونس !! سویرا کو اس معاملے میں مت گھسیٹو---" وہ سرد لہجے میں بولا

شیری یار وہ کہہ کر گئی ہے کہ اگر سویرا کو بیچ میں سے نہیں ہٹایا تو وہ خودکشی کر لے گی اسی لیئے تمہیں فون کر کے سچویشن پوچھ رہا ہوں میں تم دونوں کا دوست ہوں بہتر ہے کہ تم عروہ کی غلط فہمی دور کرو وہ سمجھ رہی ہے کہ سویرا نے تم پر ڈورے ڈالے ہیں ---" جونس کچھ پل کیلیئے خاموش ہو گیا

جونس !! بیفکر رہو آج ساری غلط فہمیاں دور کردونگا ----" وہ فون رکھتے ہوئے بولا"

سویرا جو چپ چاپ سر جھکائے اس کے پیچھے آرہی تھی فون سے نکلتی آواز اور ان دونوں کی گفتگو سن کر چونک گئی جیسے ہی شہریار نے فون رکھا وہ اس کے سامنے آگئی

میں کبھی بھی آپ دونوں کے بیچ میں نہیں آئی میں بھلا ایسا کیوں کرونگی ؟؟ مجھے پتہ ہے آپ مجھے پسند نہیں کرتے میں کیوں -----" وہ رو پڑی سارے دن کا غبار اس کے آنسوؤں میں امنڈ آیا تھا

تم !!! " وہ اس کے قریب آیا "

مجھے روتی ہوئی لڑکیاں زہر لگتی ہیں آئندہ اگر میں نے تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھے تو " یقین کرو ٹانگیں توڑ کر پاکستان بھجوا دونگا ---" وہ سختی سے اسے ٹوک رہا تھا

اب یہ ملکہ جذبات کے فیز سے نکلو جب دیکھو روتی صورت اور شام کیلئے میرے " کپڑے تیار کرو ---"

میں !! میں کیسے تیار کروں مجھے تو مردانہ کپڑے سینے نہیں آتے ---وہ اس کے " نئے حکم پر پریشان ہو گئی

مسز شہریار !! اپنی عقل استعمال کرنا سیکھیئے !! " اس نے طنزیہ انداز میں بولا "

المارى میں میرا ڈریس رکھا ہے اسے پریس کر کے لاؤ ---" وہ اس کی عقل پر " افسوس کرتے ہوئے گویا ہوا

سویرا نے آگے بڑھ کر الماری کھولی جہاں اس کا نیا ٹکسیڈو لٹک رہا تھا

"--- یہ تو سوٹ ہے اور بالکل نیا ہے کریس بھی اچھی خاصی ہے "

جب کہہ دیا پریس کرو تو جاؤ پریس کر کے لاؤ ----" وہ خشک لہجے میں بولا "

****

سویرا نے اپنی خاموشی سے ،اپنی سادگی سے شہریار کے دل میں اپنی جگہ بنائی تھی وہ چاہتا تھا کہ سویرا اسے جان لے اسے دل سے قبول کرے اس کا دل بنا کسی پلاننگ

کے بنا کسی وجہ کے سویرا کی جانب کھنچا چلا جا رہا تھا جذبے منہ زور ہو رہے تھے اور ---- وہ احمق لڑکی اسے سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی

سنئیے آپ کے کپڑے پریس کردئیے ہیں ---" وہ کپڑے سلیقے سے ہینگر میں " ہینگ کیئیے اس کے پاس لے کر آئی

شہریار نے اس کے ہاتھ سے ہینگر لیکر بیڈ پر رکھا اور اس کی لمبی بھیگی پلکوں کو بغور دیکھتے ہوئے اس کی نازک مرمریں کلائی اپنی گرفت میں لی

سنو !! تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا اپنے وجود کا حصہ بنانا یہ سب میں نے کسی " مجبوری میں یا دباؤ میں نہیں کیا ہے ----"وہ گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا

پلیز !! میرا ہاتھ چھوڑیں ----" سویرا نے کلائی چھڑوانی چاہی "

"ادھر دیکھو ، میری آنکھوں میں ----" وہ دھیرے سے اس کا چہرہ اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

سویرا نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا مگر فوری نظریں جھکا لیں وہ --- جن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کا دل دھڑکا گئی تھی

"میں نے کہا تھا نا کہ مجھے یہ آنکھیں کبھی بھی بھیگی نظر نہ آئیں ----" وہ اس کی پلکوں کو چھوتے ہوئے بولا

"کیا مصیبت ہے !! دل کیوں بغاوت کررہا ہے کیوں ان کی طرف کھنچ رہا ہے ----" وہ اپنی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کررہی تھی

"کچھ کہو گی نہیں ؟؟" وہ اس کی پلکوں پر چمکتے آنسوؤں کو بڑے دھیان سے اپنی انگلیوں کی پوروں میں سمیٹ رہا تھا

آپ تیار ہو جائیں دیر ہو رہی ہے ---" وہ جھجک کر نظریں چراتی ہوئی بولی "

سنو لڑکی !!جتنا میں نے تمہیں جانا ہے اور سمجھا ہے اتنا تو شاید تم بھی خود کو نہیں " جانتی ہوگی !! بس اپنے ننھے سے دماغ میں بھرا بھوسہ نکال کر باہر پھینک دو اور مجھ سے، میرے گھر سے ، دور جانے کا خیال بھی اپنے نزدیک پھٹکنے مت دینا میں اپنی عزت کے معاملے میں بہت جنونی ہوں اور تم !!! " اس نے ہنکارہ بھرا

تم میری عزت ہو مسز شہریار !! یہ کبھی مت بھولنا " وہ اسے وارن کررہا تھا "

شام میں ڈھنگ سے تیار ہوجانا کچھ چاہیئے ہو تو اینا کو انفارم کر دینا ----" وہ " سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنا لیب ٹاپ لیکر کام میں مصروف ہو گیا

****

شام ہو رہی تھی پورا فارم ہاؤس برقی لائیٹس سے جگمگا رہا تھا چاروں جانب سفید اور گلابی پھولوں کی بہار تھی مہمان آنا شروع ہوچکے تھے نیوی بلیو میکسی میں اینا سب کا استقبال کررہی تھی ہلکا ہلکا آرکسٹرا اپنی دھن بجا رہا تھا چاروں جانب باوردی ویٹرس ڈرنک سرو کررہے تھے جب شہریار لان میں داخل ہوا --- سفید شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ ہلکا ہلکا سا بڑھا ہوا شیو اس کی پرسنیلٹی میں چار چاند لگا رہا تھا وہ سب کی ستائشی نگاہوں کا مرکز بڑے اطمینان سے پر اعتماد چال چلتا ہوا سب سے ملتا ملاتا اینا کے پاس آیا --

سر مس عروہ دو منٹ میں گیٹ پر ہونگی آپ نے انہیں رسیو کرنا ہے ---" اینا " نے اسے ہدایات دی

اینا !! وہ جب آجائے تو میرے پاس لے آنا -" وہ کہتا ہوا مہمانوں کی طرف بڑھ گیا"

باس !! " اینا تلملا کر رہ گئی "

--- تھوڑی ہی دیر میں عروہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ گیٹ پر موجود تھی

-- اینا نے آگے بڑھ کر انہیں ویلکم کیا

شہریار کدھر ہے ؟؟ " عروہ نے چاروں جانب نگاہیں دوڑائیں "

باس ادھر مہمانوں کے ساتھ ہیں آئیں میں آپ کو گائیڈ کروں ---" وہ سجی سنوری " عروہ کو دیکھتے ہوئے بولی

بلیو میرون امتزاج سے بنی انڈین اسٹائل چولی اور کمر سے نیچے بندھے گھاگرے میں عروہ کا حسن نمایاں ہورہا تھا آج اس نے اپنے گھونگریالے بالوں کا اونچا جوڑا بنایا تھا جس سے اس کی گردن اور بیک لیس چولی سے جھلکتا جسم شیشے کی طرح چمک رہا تھا وہ سب کی

توجہ کھینچ رہی تھی نازک سی جیولری میں ،پارٹی میک اپ سے سجا اس کا چہرہ کسی آسماں سے اتری اپسرا کا سا روپ اختیار کر گیا تھا وہ پہلے ہی بہت خوبصورت تھی پر آج تو اس کی چھب ہی نرالی تھی ---

واؤ مسٹر شہریار یہ آپ کی گرل فرینڈ تو بہت ہاٹ ہے ---" اس کے بزنس پارٹنر " نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا

شہریار نے ناگواری سے عروہ کو دیکھتے ہوئے اس آدمی کا ہاتھ اپنے شانے سے ہٹایا

شیری !! " عروہ نے پاس آکر اسے پکارا "

وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے عروہ کے پیرنٹس سے آگے بڑھ کر ملا انہیں ان کی ٹیبل تک پہنچا کر پلٹا تو عروہ منہ پھلائے کھڑی تھی

شیری !! تم بہت روڈ ہو دیکھو سب مجھے دیکھ رہے ہیں تمہاری قسمت پر رشک "
کررہے ہیں اور ایک تم ہو !!! "

عروہ !! یہ کیا واہیات ڈریس پہنا ہے ؟؟ اس سے بہتر تو تم اسکرٹ پہن کر آجاتی "
---" وہ ناگواری سے بولا

او گاڈ شیری !! یہ تو ایشین ڈریس ہے اب تمہیں اس میں بھی پرابلم ہے کیا ؟؟ اور "
تم مجھے گیٹ پر رسیو کرنے کیوں نہیں آئے ؟ کتنا اچھا لگتا نا جب ہم دونوں لو برڈز
کی طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ایک ساتھ اندر آتے ---" وہ اس کے بازو میں ہاتھ ڈال
کر اس کے شانے پہ سر رکھتے ہوئے بولی

اس نے آہستگی سے اس کو دور کیا " !! behave عروہ"

مجھے اس طرح اچھا نہیں لگتا اور لڑکی اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی اینٹری کرتے "
ہوئے جچتی ہے ویسے بھی مجھ سے ایسے چونچلے نہیں اٹھائے جاتے " وہ اکھڑ انداز میں
بولا

اوکے میرے اینگری ہیرو !! چلو آؤ میرے فرینڈز سے تو مل لو ---" وہ بڑی ہوشیاری "
سے ٹاپک بدل گئی

****

سویرا آخر کب تم تیار ہوگی نیچے سب مہمان آچکے ہیں تمہاری اینا نے فون کر کر کے "
میرا دماغ کھا لیا ہے --" سوٹ پینٹ میں جیل سے بالوں کو اسٹائل سے جمائے بریڈلی
اندر داخل ہوا

واؤ یار تم تو بہت پریٹی لگ رہی ہو !! " وہ سویرا کو دیکھ کر ٹھٹکا "

" دیکھا نا میں نے منع کیا تھا اینا کو پر اس نے میرا میک اپ کروا دیا دیکھو تو بالکل کارٹون لگ رہی ہوں ---" وہ جھنجھلائی

" خیر کارٹون تو تم اوپر سے بنی بنائی ہوں لیکن اس وقت ٹرسٹ می !! تم سے اچھا کوئی نہیں ہوگا اس محفل میں ---" وہ سنجیدگی سے بولا

چلیں !! " سویرا نے قدم بڑھائے "

ادھر سے نہیں ہم ٹیرس کی سیڑھیوں سے لان میں اتریں گے ---" وہ اسے روکتا ہوا بولا

اینا ہم نیچے اتر رہے ہیں ----" اس نے سیڑھی کے پاس پہنچ کر اینا کو اطلاع دی "

****

وہ بیزاری سے عروہ کے دوستوں سے مل رہا تھا جن میں لڑکے لڑکیاں سب شامل تھے جب اچانک سے لان میں اندھیرا چھا گیا اور پھر ایک اسپاٹ لائٹ آن ہوئی جو گھومتی ہوئی لان کی سیڑھیوں کی طرف بڑھی سفید پھولوں سے سجی سیڑھیوں پر گھبرائی ہوئی سویرا کھڑی تھی وہ سب کی توجہ خود پر مبذول پا کر گھبرا کر پیچھے مڑی تو بریڈلی غائب تھا

وہ ایک پل کو اسے دیکھ کر ٹھٹکا تھا اس نے نفیس فینسی سا گلابی کرتا پاجامہ پہن رکھا تھا ساتھ میں شیفون کا کام والا لمبا سا دوپٹہ جس کو اس نے ہمیشہ کی طرح سلیقے سے سر پر جمایا ہوا تھا لمبی موٹی چوٹی بائیں کندھے سے آگے جھول رہی تھی چند شریر لٹیں اس کے خوبصورت چہرے کا احاطہ کیئے ہوئے تھیں سارے مہمانوں کی توجہ اس کی طرف تھی وہ جو کسی مشرقی شاہزادی کی طرح سج سج کر قدم اٹھا رہی تھی ایک دم لائٹ اور سب کی توجہ خود پر دیکھ کر گھبرا کر دوسری ہی سیڑھی پر رک گئی تھی

شیری !! یہ کیا ہورہا ہے ---" عروہ شہریار کا ہاتھ پکڑ کر بولی اس کے چہرے پر " الجھن تھی

اس نے بڑے اطمینان سے عروہ کا ہاتھ ہٹایا اور تیزی سے لمبے لمبے قدم اٹھاتا سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے سویرا تک پہنچا

اٹس اوکے مسز !! ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ---" اس نے سویرا کو اپنے حصار " میں لیا

****

وہ سب لوگوں کی توجہ خود پر مرکوز دیکھ کر گھبرا گئی تھی اس سے پہلے وہ پلٹ کر واپس جاتی سامنے سے شہریار اس کی طرف تیزی سے چلتا ہوا آیا اور آتے ہی اسے اپنے مضبوط حصار میں لے کر سب سے چھپا چکا تھا وہ شاید اس کا ڈر بھانپ چکا تھا ---

اٹس اوکے مسز! ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے--" وہ اس کے کان میں سرگوشی " کررہا تھا اسے ایک اطمینان سا اپنی رگ رگ میں اترتا ہوا محسوس ہوا -

تم ٹھیک ہو ؟؟ " شہریار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا "

جی ! " وہ اتنے لوگوں کے سامنے اس کی قربت سے گھبرا گئی تھی "

چلیں پھر ! " وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولا "

سب دیکھ رہے ہیں آپ ہاتھ تو چھوڑیں۔" وہ نروس ہوئی "

شہریار نے اس کے نازک سے ہاتھ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی اور اسے لیکر آرام سے نیچے اترنے لگا۔ وہ دونوں ایک ساتھ بالکل پرفیکٹ نظر آرہے تھے۔ سب کی نظروں میں ستائش تھی۔ سارے مہمان ان دونوں کے نیچے پہنچتے ہی کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے تھے۔

عروہ! بیٹا یہ سب کیا ہے؟ کون ہے یہ لڑکی؟ " عروہ کے ڈیڈ نے الجھے ہوئے انداز " میں پوچھا

ڈیڈ! یہ یہ شیری کی کزن ہے پاکستان سے آئی ہے۔" ابھی عروہ بات کر ہی رہی " تھی کہ شہریار، سویرا کو اینا اور بریڈلی کے پاس چھوڑ کر ان کی ٹیبل پر آیا۔

شہریار یہ سب کیا ہے؟ " عروہ کی ممی نے غصہ دباتے ہوئے پوچھا "۔

"۔۔مسز سہراب! ری لیکس "

عروہ! تم نے اپنے پیرنٹس کو نہیں بتایا کیا؟ " وہ آرام سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے " ہوئے بولا۔

"کیا بات ہے کیوں ہماری عزت کا جنازہ نکال رہے ہو تم دونوں؟ بتاتے کیوں نہیں وہ لڑکی کون ہے اور تمہاری اس کے ساتھ اتنی نزدیکی؟ " مسز سہراب تلملا اٹھیں.

"---ویل! وہ لڑکی مسز شہریار ہے میری وائف "

"تم نے ہمیں دھوکہ دیا۔ اس طرح بھری محفل میں بلا کر ذلیل کیا؟ میں تمہیں چھوڑو---" عروہ کے ڈیڈ غرائے۔

"مسٹر سہراب ----" شہریار نے ان کی بات کاٹی۔

"میں نے آپ کوئی دھوکہ نہیں دیا ہے۔ سویرا سے میرا نکاح لڑکپن میں ہوا تھا اور آپ کی بیٹی کو میں ساری حقیقت بتا چکا تھا۔ میں تو آپ سے بھی ملنا چاہ رہا تھا۔ مگر عروہ نے منع کردیا۔" وہ سکون سے بولا۔

عروہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔" مسٹر سہراب نے عروہ کو گھورا "

اور تم، جب تمہاری پہلی بیوی موجود ہے تو پھر یہ منگنی کا تماشہ کیوں لگایا؟ میری " بیٹی کو ذلیل کرنے کے لیے؟ " وہ دوبارہ اس کی طرف پلٹے۔

جناب میں نے آپ کی بیٹی کو صاف کہہ دیا تھا کہ میں اپنی وائف کو نہیں چھوڑ " سکتا۔ مگر اسے پھر بھی مجھ سے رشتہ جوڑنا تھا۔ وہ دوسری بیوی تک بننے کو تیار تھی۔ اب آپ بتائیں۔ ساری سچائی آپ کے سامنے ہے۔ ادھر آپ کی ہی عزت کیلئے کسی بھی گیسٹ کو انگیجمنٹ کا بلاوا نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ سرپرائز پارٹی اناؤنس کی ہے "۔

مگر شہریار! " مسٹر سہراب نے اپنا سگار میز پر رکھا "

ڈیڈ پلیز اب اور کوئی بات نہیں اور شیری میں اپنے الفاظ پر قائم ہوں۔ ہماری "
انگیجمنٹ ہوگی اور آج ہی ہوگی بس۔" وہ سہراب صاحب کی بات کاٹتے ہوئے غصہ سے
بولی

انیف عروہ! بس اٹھو اور گھر چلو ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔" اس کی ممی نے ٹوکا"

لسن ممی! اگر شیری میرا نہیں ہوا تو ---- تو میں اس لڑکی کو جان سے مار دونگی۔۔" "
وہ غرائی

وہ لڑکی میری وائف ہے۔ اگر ہوا بھی اسے چھو کر گزرے گی تو میں برداشت نہیں "
کرونگا۔ تو سوچو جو اسے نقصان پہچانے کا سوچے گا، میں اس کا کیا حشر کروں گا۔ "
۔شہریار سرد لہجے میں بولا

بس بہت ہوگیا اٹھو یہاں سے گھر چلو۔" مسٹر سہراب نے عروہ کا ہاتھ پکڑا "

ڈیڈ میں خود کو شوٹ کر لونگی اور شیری تم۔ میری موت کے ذمہ دار تم ہوگے۔" وہ "
غصہ سے لرز رہی تھی۔

شہریار کیا میں اکیلے میں تم سے بات کر سکتا ہوں؟" سہراب صاحب نے ریکوئیسٹ "
کی۔

شہریار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کو لے کر آگے بڑھا ہی تھا کہ سامنے سے جونس
آتا نظر آیا۔

مبارک ہو دوست۔" وہ بڑی خوشدلی سے اس کے گلے لگا "

سب ٹھیک تو ہے؟" اس نے حیرت سے شہریار کے اور مسٹر سہراب کے سنجیدہ "
چہرے کو دیکھا۔

تم بھی ساتھ آجاؤ۔ " شہریار نے اسے بھی ساتھ آنے کا کہا اور یہ تینوں مرد حضرات فارم ہاؤس کے اندر لِونگ روم میں آگئے۔

" شہریار! عروہ بچپن سے بہت شدت پسند ہے۔ وہ ہر چیز جو اسے پسند آجائے اس پر اپنا حق سمجھتی ہے۔" مسٹر سہراب نے بات شروع کی۔

" سر! میں کوئی چیز نہیں ہوں اور جب عروہ میری طرف بڑھی تھی. میں نے اس وقت بھی آپ کو خود انفارم کیا تھا کہ میں سیریس نہیں ہوں. میری فیملی نہیں مانے گی اور میں اپنی فیملی کے خلاف نہیں جاؤنگا۔ "

شہریار وہ واقعی خود کو شوٹ کر لے گی۔" مسٹر سہراب نے پریشانی سے کہا "

آخر ہوا کیا ہے ؟؟ " جونس نے ان دونوں کو کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا "۔

شہریار نے جونس کو شروع سے لیکر آخر تک کی بات تفصیل سے بتائی۔

وہ خودکشی کی دھمکی دے رہی ہے۔" شہریار نے بات ختم کرتے ہوئے کہا"

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اس سے منگنی کر لو۔ پھر حالات کے سنبھلتے ہی توڑ دینا " ؟؟ میری بچی کے لیے یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔" مسٹر سہراب نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

مگر! اس سے سویرا, میری وائف ڈسٹرب ہوگی۔ ابھی بھی دو روز سے وہ ڈھنگ سے " سوئی نہیں ہے۔ بس چپ چاپ سب سے چھپ کر آنسو بہا رہی ہے۔" وہ الجھا

شیری! سویرا کو میں نے بہن بولا ہے اسے ہم مل کر سمجھا لینگے بلک...۔" جونس " کہتے کہتے رکا

مجھے عروہ بہت پسند ہے میں اسے لائک کرتا ہوں اور اسے اس فیز سے نکلنے میں "
ہیلپ بھی کرونگا. بس آج تم یہ منگنی کر لوتاکہ وہ کچھ الٹا سیدھا نا کرے۔" جونس
نے سمجھایا.

اوکے لیکن یہ منگنی میرے نزدیک بس ایک ڈھونگ ہے اور کچھ نہیں اس کی کوئی "
حیثیت نہیں ہوگی. آپ سب یہ ذہن میں رکھیے گا۔" وہ سرد لہجے میں بولتے ہوئے کھڑا
ہو گیا۔

****

سویرا اینا اور بریڈلی کے ساتھ تھی شہریار کے سارے دوست احباب اس سے ملنا چاہ
رہے تھے۔ اس کے بارے میں جاننا چاہ رہے تھے۔ وہ اتنی نگاہوں کا منظر بن کر
ٹھیک ٹھاک بوکھلائی ہوئی تھی۔ جب شہریار اندر فارم ہاؤس سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ اس
کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔ وہ سویرا کو دیکھے بغیر سیدھا عروہ کے پاس گیا۔ وہ

چپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں آنسو آنے کو بیتاب تھے۔ دل میں ایک خوف سا تھا۔

" بھئ یہ پارٹی ہے۔ کچھ ماحول بناؤ، میوزک چلاؤ۔ " جونس ان کے پاس آکر اینا سے مخاطب ہوا۔

" یس سر! میں اسٹارٹ کرواتی ہوں ۔۔ " اینا نے اثبات میں سر ہلایا

" کیسی ہو سویرا !! " اینا کے جانے کے بعد وہ سویرا سے مخاطب ہوا

" جی ٹھیک ۔۔۔" وہ ہولے سے دور کونے پر بات کرتے ہوئے شہریار اور عروہ کو دیکھتے ہوئے بولی

اسی وقت لائٹ سا میوزک بلند آواز میں چلنے لگا سب لوگ کھا پی رہے تھے کھل کر انجوائے کررہے تھے کئی کپلز میوزک انجوائے کرتے ایک دوسرے کی بانھوں میں بانہیں ڈالے جھوم رہے تھے

****

شہریار !! تم بس اتنا بتا دو کہ منگنی کررہے ہو یا نہیں ؟؟ بلکہ منگنی چھوڑوں ایسا کرو " نکاح کر لو مجھ سے ---" وہ اپنا بازو چھڑوا کر درخت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی

عروہ !! میں تم سے پیار نہیں کرتا یہ تم بھی جانتی ہو پھر کیوں اپنی زندگی داؤ پر لگانا " چاہتی ہو ؟؟" شہریار نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا

شیم آن یو شہریار !! ایک عام سی معمولی سی لڑکی کیلئے تم مجھے ٹھکرانا چاہتے ہو ، مجھے "
!! جس کی توجہ حاصل کرنے کیلئے سب مرے جاتے ہیں ---" اس کے لہجے میں
نفرت سے زیادہ تضحیک تھی

وہ عام لڑکی نہیں ہے وہ مسز شہریار ہے انڈر اسٹینڈ---" وہ جتاتے ہوئے بولا"

ہونہہ مسز شہریار مائی فٹ !! اس میں ایسی کیا خوبی ہے بولو ؟؟ نا وہ تمہارے ساتھ "
کسی بزنس میٹنگ میں جاسکتی ہے نا ہی تمہارے سرکل میں موو کر سکتی ہے آخر اس
چڑیل میں ہے ہی کیا جس کی خاطر آج تم مرے جارہے ہو ؟؟ میں خود کو جان سے
مار لونگی لیکن تمہیں اس کا نہیں ہونے دونگی ----" عروہ کا لہجہ ہنوز تھا

عروہ اس میں کیا ہے یہ تم نہیں سمجھو گئی ہر مرد کی خواہش ایک پاکباز بیوی کی "
ہوتی ہے جس کا دائرہ اس کے شوہر کے گرد گھومتا ہو نا کے شوہر کے سرکل کے گرد

خیر لیو اٹ ہم منگنی کررہے ہیں لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو تم سویرا سے دور رہو گی ۔۔۔۔'' وہ دو ٹوک انداز میں بولا

سیریسلی !! او گاڈ شیری لو یو سو مچ مجھ سے ویٹ نہیں ہو رہا کب تم میری انگلی میں اپنے نام کی رنگ پہناؤ گے ۔۔۔۔۔'' وہ خوشی سے جھوم اٹھی "

شہریار نے ایک پل کو اس کا یہ بدلتا ہوا روپ دیکھا ۔۔۔

میں سویرا سے بات کر کے آتا ہوں تم جب تک اپنے پیرنٹس کے ساتھ سینٹر ا سٹیج پر چلو ۔۔۔'' وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے سویرا کی طرف بڑھا جو جونس سے بات کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔

جونس ایکسکیوز از !! '' وہ سویرا کا ہاتھ پکڑ کر جونس سے ایکسکیوز کرتے ہوئے اندر چلا آیا "

"---- آپ کہاں "

ششش !! " وہ اسے چپ کراتے ہوئے اوپر اپنے بیڈ روم میں لے آیا"

آپ ادھر کیوں آئے ہیں ----" گلابی خوبصورت لباس میں اس کا معصوم چہرہ اس " قدر دلکش لگ رہا تھا کہ وہ بے خود سا ہونے لگا

تم اپنے ہسبنڈ کے ساتھ ہو سوئیٹ ہارٹ کوئی ٹینشن مت لو ---" وہ اسے خود سے " قریب کرتے ہوئے بولا

سنو !! محبت کی پہلی سیڑھی اعتماد ہوتی ہے اس لیے میں چاہے جو بھی کروں تمہیں " مجھ پر یقین رکھنا ہوگا وعدہ کرو کبھی بھی بدظن نہیں ہوگی ---" وہ اسے اپنی گرفت میں لیے پوچھ رہا تھا

سویرا نے بھلا کب شہریار کا ایسا روپ دیکھا تھا وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھی اس کے چہرے پر شرم و حیا کے دلکش رنگ پھیل گئے تھے

تم بہت خوبصورت ہو اور تمہاری ساری دلکشی تمہاری حیا تمہارا گریز ہے ہمیشہ ایسی ہی " رہنا---" وہ اس کے چہرے پر بکھری لٹوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے گھمبیر آواز دھیرے سے بولا

شہریار نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر کے سائیڈ ٹیبل پر سے جیولری باکس اٹھا کر رنگ اور چین باہر نکالی

یہ ہمارے نکاح کا گفٹ جو مجھ پر ادھار تھا---" وہ اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے " بڑی توجہ سے رنگ پہناتے ہوئے بولا

"----آپ "

ششش !! " وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش کروا گیا"

اور یہ تمہارا رونمائی کا گفٹ جو مجھے تمہیں پرسوں رات دینا چاہیے تھا ---" وہ بیش " قیمت چین لاکٹ اس کی نازک سی سفید شفاف گردن میں پہناتے ہوئے بولا

سویرا اس کی مضبوط گرفت اور پرجوش انداز پر حیران تھی آج پہلی بار شہریار کے لہجے میں --- محبت اور چاہت کے پرزور جذبوں کی مہک تھی ایک جنون تھا

چند لمحوں کی پرفسوں خاموشی کے بعد کے بعد شہریار نے سویرا کو شانوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا

میں ابھی کچھ دیر بعد عروہ سے منگنی کر رہا ہوں یہ میری مجبوری سمجھ لو ---" وہ " کھڑا ہوا

تم ابھی یہی رہو مگر ٹھیک پندرہ منٹ بعد نیچے نظر آؤ اوکے ---" وہ اس کے گال " تھپتھپاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ابھرتی ہوئی نمی سے نظریں چراتے ہوئے پلٹ کر نیچے تقریب میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد سویرا اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی اٹھی اور کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی جہاں سے نیچے روشنیوں کے حصار میں شہریار عروہ کو انگوٹھی پہنا رہا تھا عروہ کا چہرہ چمک رہا تھا اور وہ !!؟ وہ ناچاہتے ہوئے بھی رو رہی تھی...پھر وہ پردہ برابر کرتے ہوئے پیچھے ہٹی پندرہ منٹ ہو چکے تھے اسے شہریار کے حکم کے مطابق نیچے جانا تھا --- وہ اپنا حلیہ درست کر کے نیچے آئی سامنے ہی لینا اور بریڈلی کھڑے ہوئے تھے وہ بجھے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی ان کے پاس آئی

یہ تمہارا باس کیا پاگل ہے جو اس لومڑی کو رنگ پہنا دی ----" بریڈلی شدید غصہ " میں تھا

اور تم !! کیسی بیوی ہو ؟؟ اسے روکا کیوں نہیں ---" وہ سویرا پر برسا "

بریڈلی تم ----" اینا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا "

میں اب ادھر ایک منٹ بھی نہیں رک سکتا ---" وہ اینا کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اندر " کمرے میں چلا گیا

اینا سویرا کو دیکھ کر زبردستی مسکراتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس کا دل بہلانے کی کوشش کررہی تھی

****

چھ فٹ سے نکلتا قد نیلی آنکھیں سنہرے بال ورزشی جسامت جدید تراش کے سوٹ میں ملبوس بالوں کو الٹا جما کر سیٹ کیئیے ہوئے وہ ہینڈسم جوان گاڑی سے اترا --

دربان اس کی وجاہت سے مرعوب ہوتے ہوئے اس کو سلیوٹ کرتے ہوئے گیٹ کھول چکا تھا وہ چاروں اطراف دیکھتے ہوئے دور باغ میں آرگنائز کی گئی تقریب کی طرف بڑھ رہا تھا ۔ تبھی تالیوں کی گونج سنائی دی سامنے اسٹیج پر مشہور بزنس ٹائیکون مسٹر شہریار اپنی گرل فرینڈ کو رنگ پہنا رہا تھا اس نے کسی کی تلاش میں چاروں جانب نظریں گھمائیں پر وہ کہیں نہیں تھی اچانک سے اس کی نظر اوپر کی طرف اٹھی ---

ہاں یہ وہی تھی جسے دیکھنے کیلئے ملنے کے لیے وہ تڑپ رہا تھا وہ اپنی ساحر آنکھوں میں آنسو لیے ساری دنیا سے انجان بس شہریار کو دیکھ رہی تھی اس کی توجہ شہریار پر مرکوز دیکھ کر اسے اپنے اندر ایک آگ سی اٹھتی محسوس ہوئی اس سے پہلے وہ اندر کا راستہ ڈھونڈتا وہ پردہ برابر کر کے غائب ہو گئی ۔وہ آگے بڑھا اس کو ہر صورت اس سے ملنا تھا آخر وہ اس کا مہمان تھا اس کے بلاوے پر آیا تھا --

کچھ ہی دیر بعد وہ اسے دوبارہ نظر آئی وہ کسی لڑکی کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی

-وہ اپنے سیٹ بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی جانب بڑھا

" !! ہیلو لیڈیز "

سویرا اور اینا نے ایک ساتھ اسے دیکھا

ہیلو !! آپ کون ؟؟ میں نے آپ کو پہچانا نہیں ---"اینا نے جواب دیتے ہوئے "

پوچھا

میری تعریف تو یہ خوبصورت پرنسس کریگی جس کی کشش میں ، میں کھنچا چلا آیا ---" "

وہ سویرا کو دیکھے ہوئے بولا

واؤ سویرا یو آر لکنگ بیوٹی فل ----" ڈاکٹر اینڈریو سویرا کے قریب آکر بولا "

کیا آپ ہر لڑکی پر اسی طرح لائن مارتے ہیں ؟؟" اینا نے اسے گھورا"

تم ٹھیک تو ہو ؟ روئی تھی کیا ؟؟ " اینڈریو اینا کو نظر انداز کرتے ہوئے سویرا سے " مخاطب ہوا جو سر جھکائے فرش کا ڈیزائن حفظ کررہی تھی

کیا آپ ہر مہمان سے یہ سوال پوچھ رہے ہیں ؟؟ " اینا نے چوٹ کی "

جی نہیں ہر ایک سے کیوں پوچھوں گا ؟؟ جن سے تعلق ہے بس ان سے پوچھ رہا " ہوں --" وہ اینا کو گھور کر بولا

کیوں ؟؟ یہ آپ کی بہن لگتی ہے کیا ؟؟ " اب کے اینا نے بھولے پن کی انتہا " کردی

دیکھیے مس !! میں آپ کو وارن کررہا ہوں آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں " ہے اس لیے اس میٹر سے دور رہو ---" اینڈریو ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا

سویرا چلو ادھر سے -----" اینا نے سویرا کا ہاتھ تھاما "

آپ تشریف لے جا سکتی ہیں سویرا ادھر ہی مجھے کمپنی دیگی ---" اینڈریو نے ایک " ۔ جھٹکے سے سویرا کا ہاتھ اینا کی گرفت سے چھڑوایا

سویرا پلٹ کر جانے کے ارادے سے مڑی

رک جاؤ سویرا !! میں آج کسی بھی صورت تمہیں اپنی بات سنے بغیر جانے نہیں دونگا " ---" اینڈریو ہٹیلے انداز میں اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

اس کے انداز پر سویرا نے خوف سے اسے دیکھا اس کی نگاہوں کی جارحانہ چمک پر سویرا کو اپنے اندر سرد سی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی وہ ہمت کر کے مضبوط لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی ۔

"سر مجھے آپ میں ، اور آپ کی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے میں میرڈ ہوں اور آپ یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔۔۔"

"جانتا ہوں ، بہت اچھی طرح سے تمہاری اس پیپر میرج کی حقیقت کو جانتا ہوں لیکن سوئیٹ ہارٹ میں تمہیں وارن کررہا ہوں تم اسے چیلنج سمجھ لو یا جو بھی مگر تم صرف اور صرف اینڈریو کی ہو ۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر پھنکارا

****

شہریار نے تالیوں کی گونج میں عروہ کو رنگ پہنا دی تھی عروہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا سب مہمان مبارکباد دے رہے تھے ۔ عروہ کو شہریار کی بیزاری اچھی طرح سے محسوس

ہو رہی تھی وہ چاہتے ہوئے بھی شہریار کو چھوڑ نہیں پا رہی تھی مسئلہ شہریار نہیں تھا بلکہ مسئلہ سویرا تھی ۔ اس کا ذہن سویرا جیسی دبو پاکستانی گھریلو ٹائپ لڑکی سے شکست کھانے کو تیار نہیں تھا اپنی سوچوں میں گم وہ غائب دماغی سے شہریار کے ساتھ کھڑی تھی جب اس کی نظر اسٹیج سے ذرا دور سویرا اور اس کے ساتھ کھڑے ڈاکٹر اینڈریو پر پڑیں ۔اس کی ساری پژمردگی کہیں دور جا سوئی اس نے تیزی سے شہریار کے بازو میں ہاتھ ڈالا

شیری !! ڈارلنگ وہ دیکھو تمہاری وائف کس آدمی سے بات کر رہی ہے ----" وہ " ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولی

شہریار نے اس سمت دیکھا تو اس کی آنکھوں سے شرارے نکلنے لگے وہ آدمی سویرا کا ہاتھ پکڑ کر راستہ روکے کھڑا تھا اور سویرا کے چہرے پر بلا کا خوف تھا ۔شہریار عروہ کا ۔ ہاتھ جھٹکتے ہوئے تیزی سے اس سمت بڑھا

یہ کیا ہو رہا ہے ----؟ " شہریار کی سرد آواز گونجی "

او مسٹر شہریار !! کانگریچولیشن فار یور انگیجمنٹ ----" اینڈریو نے تپاک سے کہا "

ہاتھ چھوڑو !! " شہریار غرایا اس کی آنکھوں میں خون اترا آیا تھا "

شیری ریلیکس یہ گیسٹ ہیں ---" عروہ نے اس کا بازو تھام کر کہا "

شہریار نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو عروہ کی گرفت سے چھڑوایا اور سویرا کا ہاتھ اینڈریو کی گرفت سے نکال کر اسے اپنے پیچھے کیا

اسے کس نے انوائیٹ کیا ہے ؟؟ " وہ اینڈریو کے گریبان کو جکڑتے ہوئے اینا " سے پوچھ رہا تھا

باس !! یہ شاید مس عروہ کے گیسٹ ہوں ---" اینا نے تیزی سے جواب دیا "

مم مجھے کیا پتا ؟؟ مسٹر تم بتاؤ کس نے بلایا ہے تمہیں ؟؟" عروہ نے اینا کو " گھورتے ہوئے الٹا اینڈریو سے پوچھا

مسٹر شہریار !! مجھے سویرا نے انوائیٹ کیا ہے اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے " اس تقریب میں بور نہیں ہونے دیگی ----" اینڈریو نے اپنا گریبان چھڑوایا

شٹ اپ !! میری وائف کا نام بھی تمہاری زبان پر نہیں آنا چاہئیے ---" شہریار نے " اسے زور سے دھکا دیا

تم ایک بار اس سے پوچھ تو لو ؟؟ کیوں سوئیٹ ہارٹ بتاؤ اپنے اس سو کالڈ "

"------

اینڈریو کی بات ابھی بیچ میں ہی تھی کہ شہریار غضب ناک انداز میں اس پر پل پڑا وہ اسے گھونسے پر گھونسا مار رہا تھا اور عروہ فق چہرے کے ساتھ شہریار کا جنون دیکھ رہی تھی ۔

"----- ہاؤ ڈیر یو کالڈ ہر سوئیٹ ہارٹ !! تیری اتنی مجال "

وہ بپھر چکا تھا سارے مہمان متوجہ ہو چکے تھے تبھی اینڈریو نے شہریار کو زور سے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا پھر تیزی سے دوبارہ اینڈریو کی طرف لپکا

عروہ نے پیچھے کھڑی تھر تھر کانپتی ہوئی سویرا کو دیکھا اور چلتی ہوئی اس کے پاس آکر رکی

" مبارک ہو !! آج تمہاری وجہ سے سارے مہمانوں میں شہریار کا تماشہ بن چکا ہے آخر تم اس کی زندگی سے چلی کیوں نہیں جاتی ہو ؟؟ کیوں اپنی منحوسیت سے اس کی زندگی بھی خراب کر رہی ہو ؟؟ " وہ پھنکاری

" سر پلیز چھوڑ دیں پولیس کیس بن جائیگا ---- " اینا نے ریکوئسٹ کی جونس بھی شور سن کر اس طرف آچکا تھا

" شہریار یار چھوڑ دے اسے ---" وہ ان دونوں کے بیچ میں آیا

" مسٹر شہریار !! تم نے بلاجواز مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا ...." اینڈریو نے اپنی آستین سے اپنے ہونٹوں سے رستا خون صاف کیا

" میں یہاں تمہاری وائف کے بلاوے پر آیا تھا جو اب چپ چاپ کھڑی تماشہ دیکھ رہی ہے ۔ہمت ہے تو پوچھو اس سے کہ مجھے ادھر کیوں بلایا تھا ----" وہ غرایا

اینا !!!! " شہریار سرد لہجے میں بولا "

یس یس سر !! " وہ تیزی سے پاس آئی "

سویرا کو اندر لے کر جاؤ ----" وہ سہمی ہوئی سویرا پر نظر ڈالتے ہوئے بولا "

اوکے باس ----" وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سویرا کی طرف بڑھی اور " ۔ ساکت کھڑی سویرا کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی

مجھے اپنی بیوی سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تم اپنا یہ ناٹک بند کرو اور " آئندہ اپنی گندی زبان پر کبھی بھی میری بیوی کا نام نہیں لینا ورنہ زندہ زمین میں گاڑ دونگا !! ناؤ گیٹ آؤٹ ----" وہ چلایا

اتنا اندھا اعتماد ؟؟؟ واؤ ----"اینڈریو نے طنزیہ انداز میں کہا"

. مسٹر تم جاؤ یہاں سے ----" جونس نے سختی سے اینڈریو کو باہر کا راستہ دکھایا "

ابھی تو جا رہا ہوں لیکن اپنی یہ تضحیک میں بھولونگا نہیں میں بھی دیکھتا ہوں تم "
کب تک اسے اپنی قید میں رکھتے ہو دیکھنا سویرا خود آئیگی میرے پاس ----" وہ سرد
لہجے میں بولا

یو باسٹرڈ !! " شہریار تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کو گریبان سے پکڑ کر ایک "
زور دار تھپڑ اس کے منھ پر مارا

اینا آپ پارٹی ختم کروائیں اور مہمانوں کو رخصت کریں ....." جونس نے جلدی سے "
اینا کو فون کیا جو سویرا کو اندر لے کر گئی تھی

"----- شہریار !! چھوڑو اسے تماشہ بن رہا ہے "

اس ذلیل نے میری بیوی کا نام اپنی ناپاک زبان سے کیسے لیا ؟؟؟ ----" شہریار " نے جونس کا ہاتھ جھٹکا

تم ابھی کے ابھی اس جگہ سے دفع ہو جاؤ ---" جونس نے اینڈریو کو گھورا اور " ۔ شہریار کا بازو سختی سے جکڑتے ہوئے اسے زبردستی اندر لے گیا

اب مزید اور کتنی ذلت اٹھاؤ گی ؟؟ چلو اب گھر چلیں ---" مسز سہراب ساکت " کھڑی عروہ سے مخاطب ہوئیں

ممی !! وہ وہ اس دو ٹکے کی لڑکی کیلئے اتنا پاگل ہو رہا ہے -----" عروہ کھوئے " کھوئے لہجے میں بولی

وہ دو ٹکے کی لڑکی اس کی بیوی ہے ۔ خدارا اب تو ہوش کے ناخن لو اور چلو یہاں " سے ----"مسز سہراب نے لب بھینچتے ہوئے کہا

تو !! تو پھر میں کیا ہوں ؟؟ کون ہوں ؟؟ " عروہ نے ہذیانی انداز میں ان کو شانوں " سے جکڑا

یہ سوال تم گھر چل کر سکون سے بیٹھ کر خود سے پوچھنا ---" مسٹر سہراب نے " آہستگی سے اسے تھاما اور واپسی کیلئے مڑ گئے

****

سویرا !! تم تھک گئی ہو گئی اب تم آرام کرو میں مہمانوں کو رخصت کر کے آتی " ۔ ہوں ---" اینا سویرا کو اوپر لیکر آئی

اینا !! سچی میں نے سر کو نہیں بلایا ---" وہ جاتی ہوئی اینا کا ہاتھ پکڑ کر بولی "

سویرا ہنی !! سب کو پتہ ہے کہ تم نے اس بدتمیز آدمی کو نہیں بلایا تم پریشان مت " ہو آرام کرو میں بھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں ۔۔۔۔" اس نے سویرا کے ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

"۔۔۔۔ لیکن وہ !!! وہ مجھ سے خفا ہو نگے "

الٹا سیدھا مت سوچو سب ٹھیک ہے اور اب بس میں واپس آکر بات کرتی ہوں " ۔۔۔۔" اینا اسے ٹوکتے ہوئے نیچے چلی گئی اسے سب مہمانوں کو جلد از جلد رخصت کرنا تھا

سویرا اینا کے جانے کے بعد پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی اب پتا نہیں شہریار کا رویہ کیا ہو اس کا سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا ۔وہ وہیں بیڈ پر سر تھام کر اپنے نصیبوں کو رونے لگی ۔

یا اللہ !! میں نے کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کی بلکہ کسی کی بھی نافرمانی نہیں کی " پھر تو مجھے میری کس خطا کی سزا دے رہا ہے ؟ اس شخص نے میرا کردار ، میرے شوہر کی نظروں میں داغدار کر دیا ہے اب وہ مجھے چھوڑ دینگے !! کیوں میرے مولا کیوں مجھے تماشہ بنا رہا ہے ----" وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنے اللہ سے شکوہ کر رہی تھی

" اس سے پہلے وہ مجھے باتیں سنا کر ذلیل کر کے اپنی زندگی سے نکالیں مجھے خود ہی ان کی زندگی سے نکل جانا چاہیئے وہ تو ویسے بھی عروہ سے منگنی کر چکے ہیں مجھے ان کے بیچ سے نکل جانا چاہیئے --" کچھ دیر بعد وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھی اور کمرے سے نکل کر شہریار کے روم کی طرف بڑھی -

اندر کمرے میں پہنچ کر وہ چاروں جانب خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی دیوار پر آویزاں شہریار کی پورٹریٹ کے پاس جا کر اس نے اپنی سسکی دباتے ہوئے شکوہ کناں نظروں سے اس پورٹریٹ کو دیکھا - پھر آنسو صاف کرتی ہوئی سائیڈ میز پر رکھے شہریار کے لیب ٹاپ کے پاس آئی --

"یہ ہمارے نکاح کا گفٹ جو مجھ پر ادھار تھا ---" اس کی آنکھوں میں وہ خوبصورت منظر لہرایا جب شہریار نے بڑی توجہ سے اسے رنگ پہنائی تھی ۔

اپنی انگلی میں انگوٹھی کو پیار سے دیکھتے ہوئے اس نے نم آنکھوں سے رنگ اتاری اور چوم کر لیب ٹاپ پر رکھ دی پھر اس نے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے اپنی گردن سے لپٹی شہریار کے پیار کی نشانی اس چین کو بمشکل اتارا ---

"اب آپ کا مجھ پر کوئی احسان ، کوئی ادھار نہیں رہا -----" وہ چین انگوٹھی کے ساتھ رکھ کر تیز قدموں سے چلتی ہوئی واپس اس کونے والے کمرے میں آئی کمرہ لاک کر کے سب سے پہلے اپنا سامان پیک کیا اس کا ارادہ اینا کے ساتھ جانے کا تھا ۔

****

جونس تم نے مجھے کیوں روکا ؟؟ " شہریار نے غصہ سے اپنا آپ چھڑوایا "

یار تم ایک سمجھدار ذہین انسان ہو اور فکر مت کرو ہم اس بدتمیز کو ڈیل کر لینگے ابھی " اتنے مہمانوں میں تماشہ لگانا مناسب نہیں تھا ۔" جونس نے سمجھایا

میرے سوا کوئی اس کا نام لے مجھے گوارا نہیں اور وہ !!! اس ذلیل آدمی نے اس " کا ہاتھ پکڑا ۔۔۔۔" شہریار کی آنکھیں سرخ ہوگئیں

شیری کنٹرول یار !! اب تیرا یہ دیوانوں جیسا حال دیکھ کر تو میں نے بھی شادی سے " توبہ کر لی ہے اچھا بھلا کول مائنڈ بندہ تھا تو اور اب پکا مجنوں دیوانہ لگ رہا ہے ۔۔۔" جونس نے افسوس سے کہا

جونس میں ابھی بھی کول ہوں لیکن پتہ نہیں کیوں جب سے وہ میرے ساتھ آئی " ہے میں اس کیلئے بہت پوزیسیو ہوتا جارہا ہوں میں کوشش کے باوجود اسے اپنے ذہن

سے نہیں نکال پاتا اسی لیئے میں نے اپنے اور اس کے رشتے کو تسلیم کیا اور اب میں خود کو سمجھ نہیں پا رہا بس دل چاہتا ہے اسے کہیں قید کر کے سب کی نظروں سے چھپا کر رکھ دوں وہ بہت چھوٹی ہے یار اسے اچھے برے کی تمیز نہیں ہے ---" شہریار کے لہجے میں تھکن تھی الجھن تھی

" اچھا اب تم جاؤ آرام کرو اور سویرا سسٹر کو دیکھو وہ بھی اس سب سے ڈر گئی ہوگی ---" جونس نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھا

جونس کو گیسٹ روم میں ٹھرا کر شہریار اوپر اپنے کمرے میں آیا اس کا موڈ ابھی بھی بہت خراب تھا ڈھیلے ڈھالے انداز میں وہ کمرے میں داخل ہوا لائٹ آن کر کے نظر بیڈ پر ڈالی تو سویرا ادھر نہیں تھی ۔اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا سوئیاں رات کا ایک بجا رہی تھیں اس کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہونا شروع ہوگئی ابھی وہ پلٹ کر باہر جانے ہی والا تھا کہ اس کی نظریں سائیڈ میز پر رکھے اپنے لیب ٹاپ کے اوپر رکھی انگوٹھی اور چین پر پڑیں ۔وہ چلتے ہوئے میز تک آیا اور انگوٹھی اور رنگ کو اٹھا کر غور سے دیکھتے ہوئے لب بھینچے اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا سویرا نے

اس کی محبت سے پہنائی رنگ اور چین اتار کر اس کی ذات کی نفی کی تھی وہ رنگ کو زور سے مٹھی میں بھیجتے ہوئے باہر نکلا اس کا رخ کونے پر بنے اسی کمرے کی طرف تھا جہاں سویرا بار بار اس کے منع کرنے کے باوجود پائی جاتی تھی ---

اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا تو دروازہ لاک تھا یہ سب اس کی برداشت سے باہر تھا اس نے بنا سوچے سمجھے ایک زور دار کک لکڑی کے دروازے کو لگائی اور لگاتا چلا گیا ---

سویرا نے شور کی آواز سن کر آہستہ آہستہ اپنی نیند میں بوجھل پلکیں اٹھائیں اس کا ذہن ابھی بھی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا دفعتاً دروازے سے زور سے اٹھنے والی آواز سے خوف کی ایک تیز لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی کو چھو گئی گھبرا کر اس نے اپنا دوپٹہ سرہانے سے اٹھا کر اوڑھا اور دروازے کی طرف بڑھی اس سے پہلے وہ دروازہ کھولتی ، دروازہ ایک زور دار جھٹکے سے ٹوٹ کر کمرے کے اندر گرا وہ چیخ مار کر پیچھے ہٹی ---

****

سبزہ زار سے ڈھکی ہوئی بڑی سی حویلی میں چہل پہل اپنے عروج پر تھی دو دن بعد ان سب کی لندن کی فلائٹ تھی وہ شہریار کو سرپرائز دینے کے لیئے ایک ہفتے پہلے ہی لندن پہنچ رہے تھے حالانکہ زاہدہ بیگم کافی دنوں سے جانے کیلیئے شاپنگ کررہی تھی لیکن پھر بھی مطمئن نہیں تھی آئے دن وہ اور رخسار بازار کے چکر لگا رہی تھی جو فرزانہ کو ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے ۔آج بھی وہ دونوں بازار سے واپسی پر شاہ بی بی کے کمرے میں سامان بکھرائے ان کی رائے لے رہی تھی

"شاہ بی بی یہ دیکھیں میں نے آپ کی طرف سے سویرا کیلیئے یہ کامدار سوٹ اور زرقون کے ٹاپس لیئے ہیں ---" زاہدہ نے انہیں جوڑا دکھایا

"ماشاءاللہ بہت اچھا ہے اللہ پہننا نصیب کرے ---" شاہ بی بی کی آنکھوں میں ستائش اتر آئی

" سمیٹو یہ سارا کوڑا اور میرے لیئے چائے بنا کر لاؤ ---" فرزانہ نے اندر داخل ہوتے ہی رخسار کو لتاڑا

رخسار اب کیا ادھر بیٹھی پرائی چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتی رہو گئی ؟؟

" فرزانہ تم پھر شروع ہو گئی ---" شاہ بی بی نے رخسار کا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھ کر انہیں ٹوکا

" شاہ بی بی آپ بھی تو دیکھیں اس منحوس کیلیئے یہ دونوں میرے بھائی کا پیسہ دونوں ہاتھوں سے برباد کررہی ہیں ۔میں کہے دیتی ہوں کہ اس کرم جلی نے میرے شہریار کو پریشان کر رکھا ہو گا ---" وہ زاہدہ کو گھورتے ہوئے بولیں

" فرزانہ !! اب پریشان رکھا ہے یا آباد یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلیگا لیکن اگر تمہارے لچھن یہی رہے تو میں تمہیں ادھر نہیں جانے دونگی ---" شاہ بی بی نے بیزاری سے کہا

"شاہ بی بی !! اب آپ مجھے نہیں روکیں گئی بس دو دن کی بات ہے پھر دیکھنا میں ثابت کر کے رہو گی کہ شاہو اس منحوس کے ساتھ خوش نہیں ہے ۔۔۔۔" فرازنہ نے چیلنج کیا

"بنو !! شاہو کے پاس پورا ایک سال ہے ویسے بھی میاں بیوی میں ذہنی ہم آہنگی ہونے میں وقت لگتا ہے تم فکر نا کرو خوشی خوشی جاؤ اور گھوم پھر کر واپس آؤ ۔ خبردار جو میرے بچوں کے معاملے میں کچھ بولیں اگلی فلائٹ سے واپس بلوا لونگی ۔۔۔۔" شاہ بی بی نے انہیں تنبیہہ کی

****

دروازہ کے گرتے ہی شہریار غصہ میں بپھرا ہوا اندر داخل ہوا ..سامنے ہی گلابی کرتا پاجامے والے پارٹی ڈریس میں ملبوس سویرا تھر تھر کانپ رہی تھی وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس کی سمت بڑھا ---

سویرا چیخ مار کر تیزی سے پیچھے ہٹی دروازے کے گرتے ہی غصہ میں بپھرا ہوا شہریار اندر داخل ہوا وہ اس کی سرخ آنکھوں اور پتھر کی طرح سخت چہرے کو دیکھ کر گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹی وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پاس آرہا تھا وہ ڈر کے مارے کانپنے لگی تھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے جیسے ہی شہریار اس کے نزدیک آیا اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں ---

تم ---" اس نے سویرا کے بھیگے چہرے کو غصہ سے دیکھ کر لب بھینچے "

میں کیا تمہیں الو کا پٹھا لگتا ہوں ؟؟ جو میری ہر بات ہر حکم کی نفی کرنا تم ضروری سمجھتی ہو ؟؟ بولو جواب دو ؟؟ " وہ دھاڑا

"تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے اچھا سلوک کیا جائے میری جان کا عذاب بن گئی ہو تم ----"

وہ سختی سے اس کی کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا پورے فارم ہاؤس میں سناٹا چھایا ہوا تھا سارے کمرے ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے سب پر سکون نیند سو رہے تھے وہ اسے لیکر تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا باہر نکلتے ہی تیز ہوا اور پانی کی بوچھاڑ نے ان دونوں کو بھگو ڈالا ۔

بھاگتے قدموں کے ساتھ پورٹیکو میں آتے ہی شہریار نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر پٹخنے والے انداز میں دھکیلا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی وہ لب بھینچے تیز ڈرائیو کرتے ہوئے واپس شہر اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا سویرا نے ایک شکایتی نگاہ اپنے ہمسفر پر ڈالی جو اس کے آنسوؤں سے ، اس کی ذات سے بے نیاز نظر آرہا تھا اس کے چہرے کی سرد مہری سویرا کی رگ رگ میں خوف کی لہر دوڑا رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ شہریار اب ڈاکٹر اینڈریو کی باتوں میں آکر اسے زندہ نہیں چھوڑے گا

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کی اینڈریو کو اس نے نہیں بلایا ، وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ کس طرح اینڈریو پہلے دن سے اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا لیکن شہریار کا غصہ دیکھ کر اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی ۔ تبھی گاڑی ڈس بیلنس ہو کر لڑکھڑائی۔

شٹ !! " شہریار نے جھنجھلا کر گاڑی روکی اور نیچے اترا یہ شہر کو جاتی ایک کچی سڑک " تھی جہاں رات کی ڈرائیونگ خطرناک سمجھی جاتی تھی وہ موسم کی شدت سے بے نیاز گاڑی سے اتر کر پچھلا ٹائر دیکھ رہا تھا جو پنکچر ہوگیا تھا اس نے ڈگی سے اسپیئر ٹائر اتارا ، ٹائر تبدیل کرنے کیلئے جیک نکالا اور اکڑوں بیٹھ کر ٹائر تبدیل کرنے لگا --

سویرا جو برستی بارش اور ماحول سے بے نیاز اپنی سوچوں میں گم تھی بادلوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر چونک کر اپنے حواس میں آئی ، گاڑی رکی ہوئی تھی چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا ونڈ اسکرین پر تیزی سے بوندیں گر رہی تھی اگلے ہی لمحے آسمان میں زور سے بجلی چمکی اور بادل گرجے وہ سہم کر رہ گئی یہ موسم یہ گرج چمک اس کے اندر خوف بھر رہا تھا ---

سنئیے !!! " وہ کپکپاتے ہوئے بولی لیکن وہ ہوتا تو سنتا "

اسے لگا شہریار اسے اس ویرانے میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے وہ بنا سوچے سمجھے گاڑی سے اتری ----

تیز بوچھاڑ نے اسے سر تا پیر پانی میں شرابور کر دیا تھا وہ کپکپاتے ہوئے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے شہریار کو ڈھونڈتی ہوئی آگے بڑھی چند قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ آسمان پر زور سے بجلی کے چمکنے سے دراڑیں سی پڑی ---اس کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی ---

شہریار جلدی جلدی ٹائر بدل رہا تھا جب اسے سویرا کی چیخ کی آواز سنائی دی وہ تیزی سے اٹھا اندر جھانکا گاڑی خالی تھی ۔اس نے جلدی سے دروازہ کھول کر گاڑی کی ہیڈ لائٹ آن کی تھوڑے فاصلے پر ہی سویرا آنکھیں بند کیئے تھر تھر کانپتی ہوئی نظر آئی وہ گاڑی سے اتر کر اس کی سمت بڑھا اور بنا سوچے سمجھے اس کے پاس پہنچ کر اسے اپنی پناہ میں لے لیا ---

"اٹس اوکے !! کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے ----" وہ دھیرے سے اس کے کان میں بول رہا تھا بارش کی تیزی سے برستی بوندوں نے ، سویرا کے نازک وجود کی نرمی نے

نے اس کے ٹینس احساسات کو ایک خوشگواریت بخش دی تھی وہ سب کچھ بھلا کر سویرا میں گم ہونے لگا تھا --

" مجھے لگا !! آپ مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہیں ----" سویرا اپنی سراسیمگی پر قابو پاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی

شہریار کے اعصاب پر سویرا کی آواز بجلی بن کر گری اس نے ایک جھٹکے سے سویرا کو خود سے الگ کیا

" تم سے اسی بات کی امید رکھی جاسکتی تھی اور تم کس کی اجازت سے گاڑی سے نکلی ؟؟ بہت شوق ہے تمہیں گھر سے نکلنے کا، گاڑی سے نکلنے کا ---دل تو چاہتا ہے تمہیں یہیں کہیں زندہ گاڑ کر گھر چلا جاؤں ---" وہ سخت مشتعل نظر آرہا تھا

" آپ ---آپ غلط سمجھ رہے ہیں ----" وہ اپنی بھیگی آنکھیں مسلتے ہوئے بولی

سنو لڑکی !! میرا دماغ مزید خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے جا کر گاڑی میں بیٹھو "
ابھی میں مرا نہیں ہو جو تم باہر نکلنے کو بیتاب ہو رہی ہو ----" وہ غرایا

****

۔ دو گھنٹے کی ریش ڈرائیونگ کے بعد وہ لندن اپنے گھر پہنچ چکے تھے

نیچے اترو ----" وہ سرد لہجے میں گاڑی بند کرتے ہوئے سویرا سے بولا "

وہ گاڑی لاک کر کے مین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی سویرا بوجھل قدموں سے اس کے پیچھے چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی وہ چابی اپنی مخصوص جگہ پر رکھ کر اپنے کمرے میں جا چکا تھا ۔وہ کافی دیر کھڑی سوچتی رہی کہ کدھر جائے اگر اپنے کمرے میں گئی اور شہریار برا مان گیا تو ؟؟ اب وہ

مزید اسے غصہ دلانا نہیں چاہتی تھی تھوڑی دیر بعد وہ ہمت کر کے شہریار کے کمرے میں داخل ہوئی ---

شہریار جو ٹھنڈے پانی سے شاور لیکر باہر نکلا ہی تھا اپنے کمرے میں سویرا کو کھڑا دیکھ کر ٹھٹکا --

مم مجھے آپ سے بات کرنی ہے ---" وہ بڑی مشکل سے گھگیاتے ہوئے بولی "

سوری مجھے تم سے ، تمہاری کسی بات سے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تم جا سکتی ہو " ---" وہ بھرپور تلخی سے بولا

"------ آپ پلیز میری بات تو سنیں !! میں نے اس آدمی کو نہیں "

کیا میں نے تم سے کوئی سوال کیا ؟؟" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے دھاڑا "

۔ سویرا اس کی بے رخی ، بے اعتنائی دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

سویرا نے جس طرح تحائف اس کے منھ پر مارے تھے اسے بھولنا آسان نہیں تھا اور شہریار تو ویسے بھی مشکل پسند تھا اور یہ سامنے کھڑی پانی کی طرح آنسو بہاتی ہوئی لڑکی نے اس کے دل میں بڑی خاص جگہ بنائی تھی وہ اسے چاہنے لگا تھا واقعی جو تقدیر میں لکھا ہو وہ ہو کر رہتا ہے اسی کو قسمت کہتے ہیں اور ہماری قسمت بنانے والا ہمارا اللہ ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے تو پھر ہمیں بھی خوش دلی سے اس کی رضا میں راضی ہو کر اپنی قسمت کو خوشی خوشی اپنا لینا چاہیئے اس نے سویرا کو اپنایا اسے اپنا احساس دلایا اور بدلے میں اس بیوقوف لڑکی نے اس کا ہی دماغ گھما کر رکھ دیا تھا ۔
لیکن اب وہ اس کی مزید بیوقوفیوں کو برداشت نہیں کرسکتا تھا اسے سبق سکھانا ضروری تھا ۔۔۔

" میں تمہیں ایک سلجھی ہوئی لڑکی سمجھنے لگا تھا لیکن تم نے ثابت کردیا کہ تم ایک عقل سے پیدل بیوقوف لڑکی ہو ۔۔۔" وہ چلتے چلتے رکا

"---آپ !! مجھے ایسا کیوں کہہ رہے ہیں "

تم نے جو کیا وہ ٹھیک تھا ؟؟ بولو جواب دو ؟؟ "وہ غرایا "

میں نے !!" وہ حیران ہوئی "

میں نے کیا کیا ہے ؟؟ " وہ پریشان ہوئی "

میرے پیار سے دیئے گئے تحائف میرے منھ پر مارنے کے بعد تم اتنی معصوم کیسے " "--- ؟؟بن سکتی ہو

آپ !! میں نے تو آپ کی مشکل آسان کرنی چاہی تھی میری وجہ سے ، میری " منحوسیت سے آپ بھی پریشان ہو رہے ہیں اور وہ آدمی !! آپ مجھے نکال دینگے اس لیئے میں نے سوچا ----"وہ سسک اٹھی

"؟؟ کیا سوچا "

شاید آپ ہمارے بڑوں کے جوڑے اس زبردستی کے رشتے سے نکلنا چاہیں تو میں خود "
"----

سنو لڑکی !!تم لڑکیوں کا مسئلہ ہی یہی ہے کہ عقل استعمال کرنی نہیں آتی اور تم تو "
ویسے بھی عقل سے پیدل ہو ، جو میرے جذبات و احساسات کو سمجھ کر بھی سمجھنا
نہیں چاہتی ہو ۔ لیکن میں تمہیں ، ہماری زندگی کو تماشا بنانے کی اجازت ہر گز نہیں
" دونگا

آپ !!آپ پلیز مجھے واپس پاکستان بھجوا دیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا ۔" وہ "
بمشکل دھیمے لہجے میں بولی

کہنے کو تو بہت کچھ تھا وہ ہاسٹل شفٹ ہونا چاہتی تھی اپنا کیرئیر بنانا چاہتی تھی شہریار کو فیصلہ کرنے کی آزادی دینا چاہتی تھی لیکن زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی

"ایک بار میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا !! " وہ اسے شانوں سے تھامتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

سویرا نے گڑبڑا کر اپنی نظریں جھکا لیں اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا چند پل خاموشی سے گزرے شہریار کی خود پر جمی نگاہوں نے اسے پریشان کر دیا تھا --

نظر ملاؤ اور کہوں کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا ---" وہ غرایا "

"---- پلیز مجھے جانے دیں "

آئی لو یو ڈیم اٹ !! اتنی سی بات تمہاری عقل میں کیوں نہیں سماتی ہے اور میں " اس طرح تمہیں ہرگز بھی اپنی زندگی سے ، اپنے گھر سے اپنے دل سے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا ---" وہ پھٹ پڑا

سویرا کی سانسیں اس انکشاف کو سن کر تھم سی گئی تھی شہریار کا یہ اعتراف محبت اس کے لیئے ناقابل یقین تھا وہ سن سی ہو گئی تھی ۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے بات کی جائے دفع ہو جاؤ اپنے کمرے میں اور " خبردار جو میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نکالا ----" وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہوا دور ہٹا --

****

وہ چپ چاپ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی شہریار کا دھوپ چھاؤں جیسا رویہ ---اس کی سمجھ سے باہر تھا

شہریار !! کتنے روپ ہیں آپ کے ؟؟ میں آپ کو کیوں سمجھ نہیں پا رہی ؟ کیا آپ " واقعی مجھے نہیں چھوڑیں گے ؟؟ " کئی سوالات اس کے ذہن میں ہلچل مچا رہے تھے نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

میری تو زندگی ہی اب آپ ہیں ، سارے راستے آپ پر آکر ختم ہو جاتے ہیں لیکن آپ " عروہ کے ہیں آپ نے اس سے منگنی کی ، میں کیسے بتاؤں کہ میں نہیں چاہتی وہ آپ کے ساتھ ہو آپ کے پاس ہو---" وہ اس سے خیالوں میں باتیں کر رہی تھی رات سرکتی جارہی تھی فجر کا وقت ہوتے ہی وہ نماز کیلیئے اٹھ گئی نماز پڑھ کر وہ کچن میں آئی تو شہریار حسب عادت جاگنگ کیلیئے نکلا ہوا تھا اس نے جلدی سے فرج سے فریش موسمی نکال کر جوس بنانا شروع کیا وہ اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی -جوس بنا کر ناشتہ تیار کر کے اس نے نیوز پیپر کے ساتھ میز پر رکھا ہی تھا کہ شہریار واپس آگیا اور اس کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا وہ دل مسوس کر رہ گئی

کافی دیر بعد وہ کوٹ پینٹ میں ملبوس اپنا بریف کیس پکڑے کمرے سے نکلا وہ تیزی سے اسے دیکھ کر کھڑی ہوئی --

" !!!آپ کا ناشتہ "

وہ اسے اگنور کرتا ہوا سیدھا باہر نکل گیا ---

آفس پہنچ کر اس کا سب سے پہلا سامنا اینا سے ہوا ابھی وہ اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ جونس کا فون آگیا وہ اینا سے ایکسکیوز کرتے ہوئے فون اٹھا کر آگے بڑھا

" شہریار کدھر ہو یار !! بنا بتائے غائب ہو گئے اور اوپر ایک کمرے کا دروازہ بھی ٹوٹا پڑا تھا وہ تو اینا نے بتایا کہ رات اس نے تمہیں سویرا کے ساتھ جاتے دیکھا تھا ورنہ میں تو پولیس کال کرنے والا تھا ---"

" اٹس اوکے جونس !! بس میرا موڈ گھر جانے کا بن گیا تھا تو میں چلا آیا ----"

" ؟؟ اوکے مگر دروازے کی کیا کہانی ہے "

"--- کچھ نہیں یار بس مجھے ذرا سا غصہ آگیا تھا"

" ؟؟ او گاڈ شیری !! تیرا غصہ !! سویرا تو ٹھیک ہے "

وہ محترمہ بالکل ٹھیک ہیں انہیں کیا ہونا ہے!! اب میں چلوں میری ابھی دو منٹ "
"--- میں ہائیکو انڈسٹری کے ساتھ میٹنگ ہے

گڈ لک فار یور میٹنگ ----" جونس نے فون رکھ دیا"

وہ میٹنگ کے بعد تندہی سے اپنے سارے پینڈنگ کام نبٹا رہا تھا جب لنچ کے وقت اسے سویرا کا خیال آیا اس نے کرسی سے پشت لگاتے ہوئے فون اٹھا کر سویرا کا نمبر ڈائل کیا پر بیل جاتی رہی اس کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہونا شروع ہوگئی تھیں --

" یہ لڑکی فون کیوں نہیں اٹھا رہی ؟؟ " اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کیا مگر کوئی فرق نہیں پڑا

اب اسے پریشانی لاحق ہونا شروع ہوگئی تھی سویرا سے وہ کسی بھی قسم کی حماقت کی امید رکھ سکتا تھا اس نے فائل بند کرکے اینا کو اندر بلوایا

" مس اینا !! آپ آج کی ساری اپائنٹمنٹ کل پر ٹرانسفر کردیں ---"اس نے حکم دیا "

" بٹ باس !! اتنے ارجنٹ نوٹس پر کینسل ؟؟ " وہ الجھی "

مجھے کچھ کام ہے میں جا رہا ہوں آپ جونس سے فالو اپ کریں ----" وہ کھڑے "
ہوتے ہوئے بولا

اوکے باس ----" اینا نے تابعداری سے سر ہلایا"

****

سویرا کے فون نہ اٹھانے پر وہ آفس سے آج جلدی گھر چلا آیا تھا دروازہ ان لاک کر کے
وہ اندر داخل ہوا تو پہلی نظر سیدھی اوپن کچن کی جانب اٹھی لیکن سویرا ادھر نہیں تھی
وہ چابی اور بریف کیس اپنی جگہ پر رکھ کر سویرا کے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ
--- اسے سسکی کی آواز سنائی دی

ایک تو یہ لڑکی لگتا ہے رونے کے علاوہ اسے اور کوئی کام نہیں آتا ----" وہ ناگواری "
سے بڑبڑایا

اس کی بڑبڑاہٹ سن کر سویرا نے نظریں اٹھا کر اس کی سمت دیکھا اور ہڑبڑا کر بستر سے اٹھی اور سائیڈ پر رکھا دوپٹہ اٹھا کر سر پر ڈالنے کے بعد نظریں جھکا کر کھڑی ہو گئی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی ناک اور رخسار شدت گریہ کی وجہ سے سرخ ہوئے پڑے تھے گھنی سیاہ اٹھتی گرتی نم پلکیں شہریار کو شدت سے اپنی طرف کھینچ رہی تھی کچھ پل وہ بڑی خاموشی سے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا پھر دھیرے دھیرے سے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے نزدیک آیا --

تم رو رہی ہوں ؟؟ کیوں؟؟ وجہ بتاؤ ---" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا "

آپ آگئے !! میں آپ کیلئے چائے لاتی ہوں - ---" وہ سائیڈ سے گزر کر جانے لگی "

کیا یہ میری بات کا جواب ہے ؟؟ " وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولا "

میں نے کہا تھا کہ آئندہ تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دکھنے چاہیئے !! کہا تھا کہ نہیں "
؟؟؟ " وہ سختی سے بولا

مم میں رو تو نہیں رہی ۔۔۔۔" سویرا بھرائے ہوئے لہجے میں بولی "

اچھا !! " شہریار نے اسے گھورا "

وہ تو آپ کی وجہ سے ۔۔۔۔" سویرا بولتے بولتے چپ ہو گئی "

میری وجہ ؟؟ تم میری وجہ سے رو رہی ہو ؟؟ " اس نے اچھنبے پوچھا "

اب جواب دو اور فار گاڈ سیک اللہ نے زبان دی ہے استمال کرو یہ لفظ توڑ توڑ کر بولنا "
چھوڑ دو ورنہ میں نے تمہاری زبان ہی کاٹ کر پھینک دینی ہے ۔۔۔"وہ جھنجھلا اٹھا

آپ نے ناشتہ نہیں کیا تھا ۔۔۔۔" سویرا نے شکوہ کیا"

کیا ؟؟ تم صبح سے میرے ناشتہ نا کرنے پر رو رہی ہو ؟؟" شہریار نے حیرت سے " اسے دیکھا

سویرا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے شرمندگی سے سر جھکا لیا

یعنی کل سے اب تک تمہیں صرف میرا ناشتہ نا کرنا ہی قابل افسوس لگا ہے ؟؟ حد " ہے مسز شہریار ۔۔۔" وہ ٹھیک ٹھاک تپا

میں لنچ چھوڑ کر آیا ہوں کچھ کھانے کو دو اور ہاں ۔۔۔ " وہ کمرے سے نکلتے نکلتے " رکا

تمہارا سیل فون کدھر ہے ؟؟ کب سے فون کررہا تھا رسیو کیوں نہیں کیا ؟ ---" "

اس نے سوال کیا

وہ فون تو ----" سویرا گڑبڑائی "

جملہ مکمل بولا کرو آئندہ اگر آدھا ادھورا جملہ بولا تو سچ میں تمہاری زبان ہی کاٹ ڈالوں "

گا ویسے بھی کسی کام کی تو ہے نہیں ---" وہ اسے خشک لہجے میں ٹوکتے ہوئے بولا

"-- وہ فون تو رات ادھر فارم ہاؤس میں ہی رہ گیا تھا "

کیوں؟؟ تم سے ایک ذرا سا فون سنبھالا نہیں جاتا اور میں تمہاری وجہ سے صرف اور "

صرف تمہاری وجہ سے اپنے اہم اپائنٹمنٹ چھوڑ کر آیا ہوں کہ کہیں محترمہ مر مرا نا گئی

"--- ہوں

آپ نے فون اٹھانے کا موقع ہی کب دیا تھا میرے تو کپڑے بھی ادھر ہی رہ گئے "

ہیں ---" اب کے وہ جلدی سے مکمل جملہ بولی

اپنی حرکتیں کبھی مت دیکھنا خیر لنچ لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں ---" وہ اسے "

گھورتے ہوئے باہر نکل گیا

****

صبح فجر کا وقت تھا سویرا نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی آج سے یونیورسٹی کھل رہی تھی وہ

اینڈریو کے خوف سے یونیورسٹی جانے سے ڈر رہی تھی اسے شہریار سے بات کرنی تھی

لیکن شہریار کے رویے سے بھی ڈر لگ رہا تھا ۔ وہ جلدی جلدی اپنا بیگ تیار کر کے

اپنے لمبے گیلے بالوں کو سلجھا کر خشک ہونے کیلئے پشت پر کھلا چھوڑ کر کچن میں آئی

شہریار کسی بھی لمحے جاگنگ سے واپس آنے والا تھا اس نے جوس نکال کر میز پر رکھا اور

-- واپس کچن کی طرف مڑی ہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی

-- بلیک ٹراؤزر شرٹ میں ماتھے پر بکھرے بال لیئے شہریار اندر داخل ہوا

اسلام علیکم ---آپ کا جوس --" وہ گلاس اٹھا کر اس کے پاس آئی "

شہریار نے سر ہلاتے ہوئے جوس کا گلاس اس کے ہاتھ سے لیا اور اس کی تیاری کو بغور دیکھا

یہ اتنی صبح کدھر جانے کی تیاری ہے ؟؟ " اس نے ابرو اچکا کر پوچھا "

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی ----" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی "

ابھی تو میرے پاس وقت نہیں ہے شام میں آفس سے آکر تمہاری بات سنوں گا "

---" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اندر چلا گیا

سویرا نے اسے اندر جاتے دیکھ کر ایک گہرا سانس لیا جو بھی ہو وہ شہریار کو سب کچھ بتائے بغیر یونیورسٹی جانے کا رسک لینا نہیں چاہتی تھی اور میڈیکل کی پڑھائی تھی چھٹی بھی نہیں کر سکتی تھی وہ جلدی سے انڈا فرائی کر کے بلیک کافی مگ میں انڈیل کر شہریار کا ناشتہ ٹرے میں سجا کر اس کے کمرے کی طرف بڑھی دروازہ کھلا ہوا تھا وہ ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئی ---

شہریار شاور لیکر بنا شرٹ پینٹ پہنے گلے میں تولیہ ڈالے ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ ناشتے کی ٹرے اٹھائے سویرا اندر داخل ہوئی وہ اسے بنا شرٹ کے دیکھ کر گڑبڑا گئی اور رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی ----

کیا ہے کیوں آئی ہو ؟ "اس نے روکھے انداز میں پوچھا "

آپ کا ناشتہ ----" وہ نظریں جھکائیں ٹرے اس کی سمت بڑھاتے ہوئے بولی "

میں باہر ٹیبل پر آرہا تھا خیر ادھر میز پر رکھ دو ---" وہ اس کے نزدیک آکر اس کے "
سرخ چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولا

سنو !! " اس نے ٹرے رکھ جاتی ہوئی سویرا کو روکا "

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہوں ؟؟ میں کوئی آدم خور ہوں جو تمہیں کچا چبا "
جاؤنگا----" اس کی گھمبیر آواز میں شوخی کی رمق لہرائی

وہ کانپتے ہاتھوں سے سر پر ٹکے دوپٹے کو مزید ٹھیک کرنے لگی شہریار نے ایک نظر
اس کی گھبراہٹ کو دیکھا

بولو تمہیں کیا بات کرنی تھی مجھ سے ؟ ریلیکس ہوجاؤ اور بتاؤ کیا کہنا چاہ رہی تھی "
----" وہ پوری توجہ سے اس کی طرف متوجہ تھا

تو یہ طے ہے کہ تم کچھ بولو گی نہیں !! اوکے پھر یونہی سہی ---" وہ بڑے "
اطمینان سے بازو باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

سویرا چپ چاپ سر جھکائے کھڑی تھی جب کمرے میں خاموشی چھا گئی تو اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی پلکیں اٹھائیں سامنے ہی شہریار اپنے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے بڑے انہماک سے اسے دیکھ رہا تھا ---

میں تمہارا منتظر ہوں مسز !! اور یہ بات تو لکھ لو جب تک تم اپنی بات نہیں کہو گی " میں ادھر سے نہیں ہلنے والا ---" وہ گھمبیر لہجے میں بولا

آج سے اسٹڈیز اسٹارٹ ہو گئی ہیں اور مجھے جوائن کرنا ہے ----" وہ نظریں " جھکائیں ہی بولی

تم میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہی ؟؟ " شہریار نے الٹا سوال کیا "

وہ آپ آپ ----" اس کی آواز لڑکھڑائی "

آپ کیا ؟؟" وہ اس کے دوپٹے سے جھانکتے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیکر ان کی " نرمی محسوس کرتے ہوئے بھاری گھمبیر لہجے میں بولا

آپ پلیز شرٹ تو پہن لیں ۔۔۔۔" وہ آنکھیں میچتے ہوئے تیزی سے کہہ گئی "

شہریار نے غور سے اس کے چہرے پر پھیلے شرم و حیا کے رنگ دیکھے اور میکانیکی انداز ۔۔ میں اس کی روشن پیشانی پر مہر محبت ثبت کر کے پلٹا اور بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھائی

اب تم آنکھیں کھول سکتی ہو ؟؟ " وہ شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولا "

اگر تم مجھ سے اسکول جانے کی بات کرنے آئی ہوں تو سوری جب تک تمہارا فون " نہیں جاتا میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا ۔۔۔۔"اس کے لہجے میں سرد مہری تھی

میری کلاسز مس ہو جائینگی اور فون تو ادھر فارم ہاؤس میں ہے وہ کیسے آئیگا ---" "

سویرا روہانسی ہوئی

دیکھو مسز !! میں ہر وقت فارغ نہیں ہوتا کل بھی تمہاری وجہ سے سارے کام چھوڑ " کر گھر بھاگا چلا آیا تھا اور اب تم باہر جاؤ اور میرے رابطے میں نا رہو یہ ممکن نہیں ہے شرافت سے گھر میں بیٹھو ----" وہ ٹائی کی ناٹ باندھ کر کوٹ اٹھاتے ہوئے بولا

جی ٹھیک ہے ---" سویرا کا دل بھر آیا تھا اس نے چہرہ جھکا لیا"

شام میں تیار رہنا فون لینے چلیں گے اوکے ----" وہ اس کے گال تھپتھپاتے " -- ہوئے بریف کیس اٹھا کر باہر نکل گیا

****

ریڈنگ ویک ختم ہوچکا تھا یونیورسٹی کھل چکی تھی وہ صبح سویرے ہی کیمپس آچکا تھا اور اب فرسٹ پراف کی کلاس کو نظر میں رکھے ستون سے ٹیک لگائے سویرا کا انتظار کررہا تھا آتے جاتے اسٹوڈنٹس اس کی پرسنیلٹی کو سراہتے ہوئے گزر رہے تھے پر وہ سب سے بے نیاز تھا سویرا نے اس کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا پہلے خود راہ و رسم بڑھائی پھر اپنے شوہر کی بے اعتنائی کا رونا رویا اور پارٹی میں بھی خود انوائیٹ کرکے اس کی بے عزتی کروائی ---پارٹی کا سوچ کر اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئیں ٹائم ہوچکا تھا سب --- اسٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاسز میں پہنچ چکے تھے پر وہ سویرا نہیں آئی تھی

" مس سویرا میں تو تمہیں سیدھا سادھا معصوم جان کر تمہاری طرف بڑھا تھا لیکن اب میں تمہاری اس معصومیت کا پردہ فاش کردونگا ایسی جگہ لے جا کر مارونگا کہ تمہارا وہ سو کالڈ ہسبنڈ تمہیں ڈھونڈتا رہ جائیگا ---" وہ سگار مسلتے ہوئے آگے بڑھا

اسٹاف روم میں پہنچ کر اس نے اپنا سیل نکالا اور سویرا کو میسنجر پر کال کرنے لگا وہ کال پر کال کررہا تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی

فون اٹھاؤ اور مجھ سے بات کرو ورنہ تمہارا وہ حشر کرونگا کہ تم کسی کو منہ دکھانے "
کے قابل نہیں رہو گی ---" اس نے میسج کیا

اب اسے سویرا کے یونیورسٹی آنے کا انتظار تھا وہ میڈیکل کی اسٹوڈنٹ تھی آخر کب تک گھر بیٹھ سکتی تھی

سلیم صاحب، زاہدہ تائی ، اور فرزانہ پھپھو تینوں اس وقت ائیر پورٹ پر موجود تھے -- بورڈنگ ہو چکی تھی اب اس فلائیٹ کے اڑنے کا انتظار تھا

آج پہلی بار میں اپنے بچے کا گھر دیکھوں گی اور سلیم میں کہہ دیتی ہوں کہ میرے "
کسی معاملے میں تم میاں بیوی ہرگز ٹانگ نہیں اڑاؤ گے اسی شرط پر میں نے اکرام کی دوسری شادی کینسل کی ہے ---"

آپا آپ اس قدر ٹینشن کیوں لے رہی ہیں ؟ خوشی خوشی چلیں خوامخواہ پریشان ہونے "
کا کیا فائدہ ہے میں شیرو کو اچھی طرح سے جانتا ہوں بیٹا ہے میرا ، لاکھ اسے اختلاف ہو

لیکن وہ اپنی چیز اپنا حق کبھی نہیں چھوڑتا اور سویرا تو بچپن سے اس کے نام پر ہے وہ چاہے بھی تو اسے نہیں چھوڑ سکتا ۔۔۔" سلیم صاحب نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے رسان سے سمجھایا

" سلیم میاں جو بھی ہے اس نے خوشی خوشی تو اسے نہیں اپنایا ہے آخر سمجھوتوں پر تو زندگی نہیں گزاری جا سکتی ۔۔۔" فرزانہ نے اپنا نظریہ بیان کیا

" آپا اگر میں ابھی سویرا کو اس کے حوالے نہیں کرتا تو یقین جانیں بعد میں اسے ساری زندگی پچھتاوا ہوتا وہ اسے کسی دوسرے کے نکاح میں برداشت نہیں کرسکتا تھا اور یہ بات اسے خود بھی نہیں پتا تھی اور وہ خود سویرا کی زمہ داری اپنے سر لے کر گیا ہے اسے ایک موقع تو دیں ہمیں چند دن ان بچوں کے ساتھ ہنسی خوشی گزارنے ہیں اور اگر آپ کو وہ خوش نہیں لگا تو میں آپ کو نہیں روکوں گا ۔۔۔" سلیم صاحب نے بات ختم کی

مجھ سے تو وقت ہی نہیں گزر رہا کب یہ جہاز ادھر پہنچے گا ---" زاہدہ بیگم نے بات " بدلی

چھ گھنٹے کا سفر ہے ہم ان شاءاللہ رات نو ہیتھرو ائیرپورٹ پہنچ جائیں گے پھر " امیگریشن کسٹم کے بعد تقریباً رات گیارہ بارہ تک شیرو کے گھر پر ہونگے ---" انہوں نے اپنی بیگم کو تسلی دی

اے لو سلیم میاں !! تم نے شیرو کو تو ہمارے آنے کا بتایا ہی نہیں اب رات میں " ہم اس کا گھر کیسے ڈھونڈتے پھرتے گے ---" فرزانہ ناک پر انگلی رکھتے ہوئے بولیں

آپا میں لندن آتا جاتا رہا ہوں بیفکر رہیں ٹیکسی کر لینگے اور آرام سے پہنچ جائیں گے " ---"

****

تین دن سے وہ کمرے میں بند تھی مسٹر اور مسز سہراب اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئے تھے --- لیکن وہ دروازہ کھول کر باہر آنے کو تیار نہیں تھی

-- آج مسز سہراب زبردستی دروازہ کھلوا کر اس کے پاس آئیں تھیں

عروہ ڈارلنگ ! کمرے سے باہر نکلو بیٹا ---" وہ پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ " پھیرتے ہوئے بولیں

مما سب ختم ہوگیا ---" وہ تلخی سے بولی "

ایسا نہیں کہتے میری اتنی پیاری خوبصورت سی بیٹی کو دیکھنا کوئی پرنس ہی ملیگا ---" " انہوں نے اسے بہلانا چاہا

شیری کا سویرا کو لیکر وہ جنونی انداز بار بار اس کی نگاہوں کے پردے پر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا ---

"مما !! مجھے بھی ایسا ہی عاشق چاہیئے جو میرے لیئے زمانے سے لڑ جائے جیسے وہ شیری اس لڑکی کے لیئے پاگل ہو رہا تھا ---" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی

"ملیگا اور ضرور ملیگا اب تم یہ اسٹوپڈ رنگ تو اتارو میں واپس بھجواتی ہوں ---" انہوں نے اس کی نازک سی انگلی سے رنگ اتارنی چاہی

"نہیں مما !! پلیز یہ میری انگیجمنٹ رنگ ہے اور جو بھی ہے انگیجمنٹ تو ہو چکی ہے اب تو بس یہ دیکھنا ہے کہ وہ مجھے بھی اس شدت سے چاہے گا یا نہیں ---" وہ ضدی بچے کی طرح اکڑ گئی

"--- عروہ وہ کسی اور کا ہے بچے اب تم اس کو بھول جاؤ "

کیا بھولنا آسان ہوتا ہے ؟؟ میری ساری فرینڈز سارا سرکل مجھے فیوچر مسز شہریار کے " نام سے جانتا ہے آپ نے کبھی سوچا ہے میں ان سب کو کیسے فیس کرونگی ؟؟ بتائیں ---" وہ ہذیانی انداز میں چیخی

مسز سہراب اسے تاسف سے دیکھتی ہوئی باہر نکل گئی وہ اب کھڑی ہو کر وارڈ روب --- سے اپنے لیئے ڈریس دیکھ رہی تھی

"--- مسٹر شہریار تیار رہو آج کا لنچ تو تم اپنی فیانسی کے ساتھ ہی کرو گے "

فریش ہو کر سادہ سی جینز اور ٹی شرٹ پہن کر اس نے اپنے گھونگریالے بالوں کی پونی بنائی اور گاڑی کی چابی اور سیل فون اٹھا کر باہر نکلی --گاڑی میں بیٹھ کر اس نے اپنا فون آن کیا تو ڈاکٹر اینڈریو کو میسج آیا ہوا تھا اس نے بیزاری سے فون آف کیا -- اور گاڑی کا رخ شہریار کے آفس کی طرف موڑ دیا

****

بریڈلی کلاس لیکر باہر نکلا وہ صبح سے سویرا کو کال ملا رہا تھا پر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی ۔۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے اینا کو کال ملائی

"۔۔۔ ہیلو اینا کیسی ہو "

تم اس وقت !! کیسے کال کی ۔۔۔" اینا فائل بند کرتے ہوئے آرام سے بیٹھ گئی "

سویرا کدھر ہے ؟ آج یونیورسٹی بھی نہیں آئی اور فون بھی نہیں اٹھا رہی ہے ۔۔" " اس نے اینا کی خیریت پوچھنے کے بعد سوال کیا

باس ابھی آفس میں ہی ہیں میں ان سے پوچھ کر کال کرتی ہوں ۔۔۔" وہ سنجیدگی " سے بولی

سنو اپنے اس کھڑوس باس کو اس ڈاکٹر اینڈریو کا ضرور بتا دینا وہ آج بھی صبح "
اینٹرینس پر نظریں گاڑے کھڑا تھا میں تو اس کی بینڈ بجانے کو پر سویرا ہی نہیں آئی
----"

بس رہنے دو جس وقت بینڈ بجانی چاہیئے تھی اس وقت تو منھ پھلا کر پارٹی چھوڑ گئے "
تھے ویسے باس نے اس کی خوب پٹائی کی تھی پورا بھیگا مرغا لگ رہا تھا ---" اینا
مزے سے بولی

اچھا اچھا اب طعنہ مت دو اور جا کر سویرا کا پتا کرو ---" بریڈلی نے فون رکھا "

اینا نے فون بند کر کے شہریار کے آفس کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر اس سے بات
--- کرنے کے لیے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

****

اینا نے بریڈلی کا فون بند کر کے ٹائم دیکھا۔ شام کے چار بج رہے تھے۔ آفس ٹائم ختم ہی ہونے والا تھا۔ وہ اپنی ٹیبل سمیٹ کر فائل بند کر کے شہریار کے کمرے کی جانب بڑھی۔

سر کیا میں اندر آسکتی ہوں ؟ " اس نے دروازہ ناک کر کے اجازت لی "۔

یس اینا! شہریار نے فائل سے سر اٹھا کر اسے اجازت دی۔

سر وہ سویرا میم کا فون بند جا رہا ہے۔ انہوں نے آج کلاسز بھی اٹینڈ نہیں کی۔ سب ٹھیک تو ہے؟ اینا نے بڑے طریقے سے بات شروع کی۔

وہ اپنا فون ادھر فارم ہاؤس میں بھول آئی ہیں۔ اس لیے آپ کا کانٹیکٹ نہیں ہو پارہا۔ باقی وہ اپنے گھر میں ہیں اور ٹھیک ہیں۔ شہریار نے جواب دیا۔

"اوہ! اگر آپ کہیں تو میں فارم ہاؤس جا کر مس سویرا کا فون لے آؤں؟" اینا نے پوچھا۔

"اٹس اوکے اینا! میں اسے آج باہر لے جا رہا ہوں۔ نیا فون دلوا دونگا یو ڈونٹ وری۔" شہریار نے اسے چلتا کرنا چاہا۔

"واؤ سر! ہاؤ رومینٹک آپ اپنی مسز کو ڈیٹ پر لے جا رہے ہیں. میں ابھی آپ دونوں کیلئے ریسٹورنٹ بک کرواتی ہوں۔" اینا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں مینج کرلونگا۔ اب آپ جا سکتی ہیں۔" وہ اپنے لیب ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

"ایکچیولی باس! مجھے آپ سے ایک بہت اہم بات بھی کرنی تھی۔" اینا نے اسے مصروف دیکھ کر دوبارہ بات شروع کی۔

مس اینا! چار بج چکے ہیں۔ آپ کا آفس ٹائم ختم۔ اب بی بی اپنے گھر جاؤ اور مجھے "
بھی یہ کام جلدی سے ختم کرنے دو۔ میں آلریڈی بہت لیٹ ہوچکا ہوں۔ " وہ رکھائی
۔سے بولا

" ۔سر پلیز بس دس منٹ "

۔اینا! شہریار نے اسے گھورا

وہ اس کا خراب موڈ دیکھ کر باہر نکل آئی اور اپنا پرس اٹھا کر آفس سے باہر نکلی۔
۔گاڑی میں بیٹھ کر بریڈلی کو فون ملایا

۔ہیلو مائی لو کدھر ہو؟ بریڈلی کی خوشگوار آواز گونجی

میں ابھی آفس سے نکلی ہوں تم بتاؤ کہاں ہو؟ اینا نے پوچھا

؟؟ میں بھی گھر کی طرف ہی جا رہا ہوں۔ یہ بتاؤ اس کھڑوس کو اینڈریو کا بتایا

باس بہت جلدی میں تھے۔ انہوں نے میری کوئی بات سنی ہی نہیں۔ اینا افسردہ ہوئی۔

۔ایک تو یہ تمہارا باس۔ میرا بس چلے تو دو لگا دوں۔ لیکن وہ اکڑو

ہے ہے میرے باس کو کچھ مت کہنا! وہ بہت سیلف میڈ اور نائس بندہ ہے۔ ہاں " ۔تھوڑا اکڑو ہے۔ لیکن برا نہیں ہے۔ " اینا خفگی سے بولی

" ۔اوکے لیکن سویرا کا تو پوچھ لیتی کہ کدھر ہے؟ یونیورسٹی کیوں نہیں آئی "

سویرا کا فون فارم ہاؤس میں رہ گیا ہے اور باس نے کہا، وہ اپنے گھر میں خوش " ۔ہے۔ " اینا نے جواب دیا

"اینا لانگ ڈرائیو کا موڈ ہے؟" بریڈلی نے پوچھا۔

"کھسک گئے ہو کیا؟ اب یہ لانگ ڈرائیو بیچ میں کہاں سے آگئی؟" وہ حیران ہوئی۔

"تم بولو چلنا ہے یا نہیں؟"

"تمہارے ساتھ تو میں کہیں بھی جاسکتی ہوں۔" وہ مسکائی۔

"ٹھیک ہے پھر ہم فارم ہاؤس چلتے ہیں۔ رات ادھر ہی رکیں گے اور سویرا کا فون لیکر صبح سویرے واپس آجائیں گے۔" بریڈلی نے پلان بتایا۔

او مسٹر! باس سویرا کو ڈیٹ پر لے جا رہے ہیں اور اسے فون بھی نیا دلوا رہے "
" -ہیں۔ اس لیے اتنا پریشان مت ہو

سیریسلی؟ اس اکڑو کو پتا بھی ہے کہ ڈیٹ کس چڑیا کا نام ہے ؟ " اور وہ بدھو "
-سویرا ڈیٹ پر ہاہاہاہا۔ " بریڈلی دل کھول کر ہنسا

باس کو انڈر اسٹیمیٹ مت کرنا۔ میں ان کی ماڈلنگ کے دنوں سے انہیں اسسٹ "
کررہی ہوں۔ لڑکیاں مرتی ہیں ان پر۔ لیکن باس نے کبھی بھی کسی کو لفٹ نہیں
-کرائی۔ " اینا نے شہریار کی سائیڈ لی

-تو پھر یہ عروہ کیا آسمان سے اتری ہے؟ " بریڈلی بھنا کر بولا "

عروہ تو مجھے پہلے دن سے زہر لگتی ہے۔ ہر وقت باس کے پیچھے رہتی ہے۔ لیکن میں "
نے آج تک باس کو اسے لفٹ کراتے نہیں دیکھا۔ " اینا نے منھ بنا کر کہا

"واؤ! لفٹ نہ کرانے پر تمہارے باس نے اس عجوبے سے منگنی کرلی۔ یعنی اگر لفٹ کروا دیتا تو آج دو چار بچے بھی ساتھ منگنی اٹینڈ کرر ہے ہوتے۔ " وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"بکواس مت کرو۔ باس ایسے نہیں ہیں۔ وہ تو عروہ نے باس سے لفٹ نہ ملنے پر خودکشی کی کوشش کی تھی ل۔ پھر باس اس مصیبت کے ڈیڈ کے کہنے پر اس سے تھوڑا فری ہوئے تھے۔ ورنہ تو وہ سپر ماڈل کیلی رابرٹ کب سے باس کو رجھانے کی کوشش کررہی تھی اور یہ عروہ تو اس کے مقابلے میں کچھ نہیں تھی۔ " اینا نے شہریار کی شخصیت کا دوسرا پہلو بریڈلی کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

****

جلدی جلدی کرتے بھی شام کے پانچ بج چکے تھے۔ وہ آفس سے نکل کر سیدھا گھر کی طرف روانہ ہوا۔ گاڑی اپنی مخصوص جگہ پر پارک کر کے وہ سیڑھیاں چڑھ کر گھر کے

مین دروازے پر پہنچا اور دروازہ ان لاک کر کے اندر داخل ہوا۔ بڑے سے لیونگ روم سے جڑے اوپن اٹالین طرز کے کچن میں آستینیں اوپر چڑھائے بالوں کو جوڑے میں لپیٹے سویرا پتیلی میں چمچہ ہلا رہی تھی۔ وہ دروازے کی آواز سن کر چونکی اور شہریار کو دیکھ کر جلدی سے سلیب پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر سر پر اوڑھا۔

تم تیار نہیں ہوئی؟ میں کہہ کر گیا تھا کہ شام کو فون لینے چلیں گے۔ " وہ اس " کے سلام کا جواب دیکر غصہ سے بولا۔

اور یہ کچن میں کون اتنا بڑا دوپٹہ پہن کر کام کرتا ہے؟ آگ پکڑ لے تو؟ " اس نے " سویرا کو گھورا۔ جو بلیک ٹراؤزر پر پنک کرتی، اس پر ایپرن باندھے اور سر پر دوپٹہ اور ہاتھ میں چمچ لیے عجیب لگ رہی تھی۔

"----وہ آپ نے کہا تھا کہ "

"اب یہ الزام بھی مجھ پر ڈال دو تم ؟" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے تندی سے بولا۔

"آپ نے ہی تو کہا تھا کہ سر سے دوپٹہ نہیں اترنا چاہیے۔ ورنہ آپ میری ٹانگیں توڑ دینگے۔" وہ جلدی سے بولی۔

"سنو لڑکی! دوپٹہ عورت کا ہتھیار ہوتا ہے۔ جو اسے میلی گندی نظروں سے بچاتا ہے۔ لیکن گھر میں ، میری موجودگی میں ، میرے سامنے ، تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جب میں ساتھ ہوں تو تمہارا سب سے بڑا ہتھیار تمہارا محافظ میں ہوں۔" وہ اس کا دوپٹہ ہاتھوں میں لے کر اتارتے ہوئے بولا۔

سویرا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ جو اس کا دوپٹہ دوبارہ سلیب پر رکھ رہا تھا۔ اس کا دھوپ چھاؤں سا رویہ سویرا کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"ٹائم کم ہے، شاپس بند ہو جائیں گی۔ تم جلدی سے تیار ہو کر آؤ ، میں ادھر ہی تمہارا ویٹ کررہاہوں۔ " وہ فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے بولا۔

"شاپ؟ ہم شاپ پر کیوں جائیں گے؟ میرا فون تو ادھر فارم ہاؤس میں ہے۔ " سویرا نے اسے دیکھا۔

"فارم ہاؤس بہت دور ہے۔ ویسے بھی مارکیٹ میں نیا فون آیا ہے۔ وہ مسز شہریار کے ہاتھوں میں زیادہ اچھا لگے گا۔ " وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"آپ فریش ہو جائیں۔ میں تب تک چائے لاتی ہوں آپ کے لیے۔ " وہ فریج کی طرف مڑی۔

محترمہ یہ سب چھوڑو۔ دیر ہو رہی ہے۔ جاؤ تیار ہو کر آؤ۔ وہ اسے بازو سے پکڑ کر کچن سے نکالتے ہوئے بولا۔

"میں تو ریڈی ہی ہوں۔ " وہ ایپرن اتارتے ہوئے بولی۔

شہریار نے ناقدانہ انداز میں اس کا بغور جائزہ لیا اور پھر قدم اٹھاتے ہوئے اس کے نزدیک آکر کھڑا ہو گیا۔

" مسز شہریار! آج تم پہلی بار میرے ساتھ ڈیٹ پر جارہی ہو۔ کوئی خوبصورت سا لباس پہنو، خود کو سجاؤ سنوارو ، میرے دل کو بہلانے کا اہتمام کرو۔ تاکہ ہمارا یہ وقت یادگار بن جائے۔ " وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کررہا تھا اور وہ حیا سے سمٹتی جارہی تھی۔ شہریار کی جنوں خیزیاں اس کے ہاتھ پیر پھلا دیتی تھیں۔

" مسز شہریار ! جلدی کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں اور مجھے لیٹ ہونا پسند نہیں ہے۔ " وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے دور ہوا۔

وہ حکم حاکم مرگ مفاجات سر جھکائے اپنے کمرے میں آئی۔ میرون اور آف وائٹ کمبینیشن کا پارٹی ویئر شلوار قمیض نکال کر جلدی سے تیار ہو کر اپنے لمبے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹ کر ہم رنگ اسکارف پہنا۔ آنکھوں میں کاجل ڈالا کہ میک اپ کے نام پر بس یہی اس کے پاس تھا۔ وہ جلدی سے کمرے کی لائٹ آف کر کے باہر نکلی۔

"جی میں تیار ہوں۔" اس نے صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھے شہریار کو مخاطب کیا۔

شہریار نے تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔ صاف ستھرا میک اپ سے پاک دھلا دھلایا چہرہ، جس پر اس کی نظروں کی تپش سے پھوٹتی حیا کی لالی اسے عجیب سا حسن عطا کر رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں خود سے اعتراف کیا کہ سویرا جیسی خوبصورتی اور معصومیت کا امتزاج رکھنے والی لڑکی اس نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔

"تمہارے پاس کوئی لپ اسٹک وغیرہ نہیں ہے ؟ اتنی سمپل جا رہی ہو اپنے ہسبنڈ کے ساتھ پہلی ڈیٹ پر۔ " شہریار نے سوال کیا۔

"نہیں وہ میک اپ تو میرے پاس نہیں ہے۔ " وہ شرمندگی سے بولی۔

"کیسی لڑکی ہو تم! تمہارے پاس میک اپ تک نہیں ہے ؟ " وہ ٹھیک ٹھاک حیران ہوا۔

"وہ بس حویلی میں الاؤ نہیں تھا اور کبھی کسی نے لا کر بھی نہیں دیا تو۔۔۔" سویرا نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تم خود بھی تو خرید سکتی تھی یا رخسار آپی سے کہہ دیتی، وہ لادیتیں۔ کیا عید، بقر عید پر بھی تم تیاری نہیں کرتی تھیں ؟ "

میں نے تو آج تک شاپنگ نہیں کی۔ مجھے گھر سے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی "
اور عید! یتیم بے سہارا کی تو عید نہیں ہوتی، پھر میں کیسے۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے چپ
ہو گئی۔

شہریار کو آج پہلی بار اس کی تنہائی، اس کے دکھ کا احساس ہوا۔ اسے خود پر غصہ آیا کہ
اس نے بھی کبھی پلٹ کر اس کی خبر نہیں لی۔ جبکہ اس کا نان نفقہ سب اس کی
ذمہ داری تھا۔ وہ سنجیدگی سے اٹھ کر سویرا کے سامنے کھڑا ہوا۔

سنو جو ہوگیا اسے ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔ تم بے سہارا ہر گز نہیں ہو۔ "
میں تمہاری پناہ گاہ ہوں اور اب سے تمہاری چھوٹی سے چھوٹی خوشی، تمہاری اس
خوبصورت چہرے کی ہنسی ، تمہارے اس نازک وجود پر محبتوں کی آبیاری سب میری ذمہ
داری ہے۔" وہ اس کے شانوں پہ ہاتھ رکھ کر اس کی سیاہ چمکتی ہوئی آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا۔

ویسے تم بہت بڑی جادوگرنی ہو۔ ایسا سحر ڈالتی ہو کہ بندے کو وقت کا احساس ہی "
۔ نہیں ہوتا۔ " وہ دور ہوا

جی! " سویرا نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔ شہریار کی آدھی سے زیادہ باتیں اس کے "
۔ سر کے اوپر سے گزر گئی تھیں

چلیں محترمہ دیر ہو رہی ہے۔ " وہ اسے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے گاڑی کی "
۔ چابی اٹھا کر باہر نکل گیا

****

وہ سویرا کو لیکر مال میں آیا تھا اور اب اسے اپنی پسند سے سیل فون دلوانے کے بعد
۔ایک مشہور میک اپ برانڈ کی شاپ پر لے آیا تھا

"چلو اب جلدی سے اپنے لیے میک اپ، پرفیوم وغیرہ جو دل چاہے وہ خرید لو۔" اس نے سویرا کو کھلی آفر کی۔

"مم میں خود خریدوں؟" سویرا نے پریشانی سے پوچھا۔

"ظاہر ہے تمہیں استعمال کرنا ہے۔ اس لیے تم ہی خریدو گی۔ اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟" شہریار نے اسے گھورا۔

سویرا اس کی بات سن کر شاپ میں آگے بڑھی۔ پھر دو لپ اسٹک اٹھا لیں۔

"چلیں؟" وہ شہریار کے پاس آئی۔

شہریار نے اس کے ہاتھوں میں موجود ان دو لپ اسٹکس کو دیکھا۔

"اور کچھ نہیں لو گی؟ " اس نے پوچھا۔

"کاجل ابھی میرے پاس ہے تو بس یہ کافی ہیں۔ " وہ سادگی سے بولی۔

"او گاڈ! " شہریار نے سر پیٹا۔

"کیا ہوا؟ " سویرا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

" ایکسکیوز می مس! " شہریار نے دور کھڑی سیلز گرل کو پکارا۔ جو بڑے اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ مسٹر شیری ہیں نا؟ " وہ قریب آ کر پرجوش لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

" مس مجھے آپ کی ہیلپ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کی شاپ پر اس وقت کوئی میک اپ آرٹسٹ موجود ہے تو اسے بلائیں۔ " وہ رکھائی سے بولا

" شیور سر! وہ ادب سے کہتی ہوئی اندر چلی گئی اور کچھ ہی دیر میں ایک بتیس سالہ دلکش سی لڑکی کے ساتھ واپس آئی۔

" مسٹر شہریار! نائس ٹو سی یو۔ میں میک اپ آرٹسٹ لوری ہوں۔ کہیے کیا کام ہے آپ کو؟ " وہ پروفیشنل انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔

" مجھے اپنی مسز کیلیے ان کی اسکن کے حساب سے میک اپ وغیرہ کا سامان پرچیز کرنے میں ہیلپ چاہیے اور اگر آپ انہیں ٹیوشن بھی دے سکیں کہ ان چیزوں کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ " اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"شیور سر ہمارے ایک گھنٹہ ٹیوٹوریل کی فیس پچاس پونڈ ہے۔ باقی سامان کی پرچیزنگ کوسٹ الگ سے۔ اگر آپ ایگری ہیں تو اسٹارٹ کریں۔" وہ اپنا رجسٹر کھولتے ہوئے بولی۔

"شیور آپ بل کی فکر مت کریں اور نا ہی ٹائم کی۔ انہیں آرام سے سکھا دیں اور شاپنگ کروا دیں۔" وہ اسے اجازت دیتے ہوئے بولا۔

"سویرا!" اس نے ساکت کھڑی سویرا کو پکارا۔ جو بے نیازی سے شوکیس کو دیکھ رہی تھی۔

"آواز سنائی نہیں دے رہی کیا۔" وہ اردو میں بولا۔

"آپ، آپ نے مجھے پکارا تھا۔" وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

-آئی تھنک سویرا تمہارا ہی نام ہے؟ " شہریار نے اسے گھورا "

تم مس لوری کے ساتھ جاؤ۔ وہ تمہیں پراڈکٹس بھی سلیکٹ کروا دینگی اور ان کا " استعمال بھی سکھا دینگی۔میں تمہیں ایک گھنٹے میں پک کرتا ہوں۔ " وہ اسے ہدایات -دینے کے بعد اپنا کریڈٹ کارڈ اسے تھماتا ہوا بولا

-میں اس کا کیا کروں؟ " سویرا نے کارڈ کو دیکھ کر پوچھا "

-اس کو گلے میں تعویز بنا کر ڈال لینا۔ شاید اللہ عقل دے دے تمہیں۔ " وہ تپ گیا "

-یہ تو آپ کا کریڈٹ کارڈ ہے میں کیسے؟؟ " وہ ہچکچائی "

مسز شہریار! ہسبنڈ وائف میں میرا تیرا نہیں ہوتا۔ انڈر اسٹینڈ! اب جاؤ اور جلدی سے " فارغ ہو جانا۔ ٹھیک ایک گھنٹے میں تم مجھے ادھر کھڑی ملو ورنہ! تمہیں پتہ ہے مجھے -انتظار پسند نہیں ہے۔" " وہ سختی سے کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا

****

عروہ غائب دماغی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے شہریار کے آفس کی طرف جا رہی تھی۔ جب سگنل بند ہوا اور وہ دیکھ نہیں پائی اور اس کی گاڑی سیدھی جا کر سامنے والی لین میں آنے والی گاڑی سے ٹکرائی۔ بروقت بریک لگانے سے ایک بڑا حادثہ ہوتے ہوئے بچ گیا تھا۔ لیکن سامنے والی گاڑی پر اچھا خاصا ڈینٹ آگیا تھا اور اب پولیس کا ویٹ ہو رہا تھا۔اس نے کوفت سے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ وہ بیزاری سے پولیس کا ویٹ کررہی تھی۔ تقریباً تین گھنٹے بعد وہ پولیس انشورنس ان سب سے فارغ ہوئی تو گھڑی شام کے چھ بجا رہی تھی۔ وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر فون اٹھا کر شہریار کے آفس فون ملانے لگی۔ ویسے تو آفس ٹائم شام چار بجے تک تھا۔ پر شہریار اکثر شام دیر تک رک کر اپنے کام نبٹایا کرتا تھا۔ اسے ایک موہوم سی امید تھی کہ شاید وہ ابھی بھی آفس میں ہو۔ لیکن آفس فون پر آنسرنگ مشین لگی ہوئی تھی۔ یعنی وہ جا چکا تھا۔ اس نے شہریار کا نمبر ملانا چاہا۔ مگر اس کا دل ابھی اسے فون کرنے کو نہیں مان رہا تھا۔ وہ اس کے سامنے جا کر اس سے ملنا چاہتی تھی۔ اس کے

چہرے کے تاثرات جانچنا چاہتی تھی۔ کافی دیر تک سڑک پر ادھر ادھر گاڑی چلاتے رہنے کے بعد اس نے شہریار کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ ویسے بھی رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ رات کے نو بج رہے تھے اور پھر گاڑی کا رخ موڑ لیا۔

شہریار کی گاڑی ڈرائیو وے پر نہیں تھی۔ اس نے پیچھے مڑ کر بیک سیٹ سے اپنا پرس اٹھانا چاہا تاکہ گھر کی چابی نکال کر اندر اس کا ویٹ کر سکے۔ لیکن اس کا پرس وہ شاید غائب دماغی میں پولیس اسٹیشن یا پھر گھر بھول آئی تھی۔ اس نے غصہ سے زور سے گاڑی سے اتر کر دروازہ بند کیا اور شہریار کے گھر کی دہلیز پر بیٹھ گئی۔ جو بھی ہو وہ شہریار سے ملے بغیر واپس نہیں جائیگی۔ یہ اس نے طے کر لیا تھا۔

پانچ گھنٹے گزر چکے تھے ایمریٹس ائیرلائن کا طیارہ بس اب ایک گھنٹے میں ہیتھرو ائیرپورٹ پر اترنے ہی والا تھا زاہدہ بیگم نے تو پورا سفر سوتے ہوئے ہی گزارا تھا لیکن فرزانہ پورے سفر میں ایکٹیو رہی تھیں اور سلیم صاحب سے باتیں کرتے ہوئے وقت گزار رہی

تھی اب ان کے سر میں درد ہو رہا تھا سلیم صاحب بھی نیم غنودگی میں چلے گئے تھے فرازنہ نے بیل بجا کر ائیر ہوسٹس کو اپنے لیئے چائے لانے کا حکم دیا

"کو چائے دے آؤ ---" ایک خوبصورت سی ائیر A 20 ہیزل وہ فرسٹ کلاس سیٹ" ہوسٹس نے اپنی ساتھی ائیر ہوسٹس سے گزارش کی

"نو نیور اس اولڈ لیڈی کو کھانا میں نے سرو کیا تھا اور اب دوبارہ ان کے پاس جانے کی میری ہمت نہیں ہے ---" ہیزل نے کانوں کو ہاتھ لگایا

"اوکے پھر میں ہی جاتی ہوں ----" انعم پاکستانی ائیر ہوسٹس نے ٹھنڈی آہ بھری " اور چائے لیکر فرسٹ کلاس کیبن کی جانب بڑھی

"میم آپ کی چائے ----" اس نے بڑے سلیقے سے چائے اس ڈیسنٹ سی خاتون " کے سامنے رکھی جن کی پیشانی پر اسے دیکھتے ہی بل پڑ گئے تھے

" یہ کیسی کالی چائے ہے ؟؟ اور لڑکی تم تو مجھے پاکستانی لگتی ہو یہ کیسا واہیات یونیفارم پہنا ہے تم نے ----" وہ انعم کے اسکرٹ کو گھورتے ہوئے بولیں

" میم آپ کو کیسی چائے چاہیئے بتائیں میں بنانے کی کوشش کرتی ہوں ---" انعم لاچاری سے بولی

" دودھ میں پتی اور سبز الائچی ڈال کر اچھی طرح سے جوش دیکر چائے لاؤ اور شکر صرف دو چمچ رکھنا ---"وہ عینک درست کرتی ہوئی بولیں

" میم ---" انعم کراہ اٹھی

" میم یہ پلین ہے ادھر چولہا نہیں ہوتا کہ ہم آپ کے لیئے دودھ پتی بنا سکیں ----" اس نے سمجھانا چاہا

لاکھ کا ٹکٹ دیتے ہو اور موا ایک کپ ڈھنگ کی چائے بھی نہیں ملتی تف ہے تم " لوگوں پر !! میں تو اتر کر تم سب کی شکایت کرونگی ۔اب جاؤ بھی میرا منھ کیا دیکھ رہی ہو ۔۔۔" انہوں نے اسے گھورا

۔۔ ائیر ہوسٹس نے جلدی سے چائے اٹھائی اور جانے کیلیئے مڑی

"۔۔۔ او بی بی اب یہ سڑی ہوئی چائے تو چھوڑ جاؤ "

انعم نے پلٹ کر چائے رکھی اور تیزی سے توبہ کرتی ہوئی کیبن سے باہر نکلی

کیا ہوا ۔۔۔" ہیزل نے انعم کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا"

"یار جلدی سے لینڈنگ ہو اور اس ہٹلر لیڈی سے جان چھوٹے میں تو تنگ آگئی ہوں سر الگ درد کر رہا ہے ---" انعم نے کہا

"ویسے اس لیڈی کے گھر والے تو سارے جنتی ہونگے ---" ہیزل شرارت سے مسکرائی

"ظاہر ہے بیچارے دنیا میں ہی عذاب بھگت رہے ہیں ---" انعم نے جل کر کہا

لینڈنگ کی اناؤسمنٹ ہو چکی تھی سیٹ بیلٹ کے سائن آن ہو چکے تھے سارے مسافر ہوشیار تیار سیدھے ہو کر بیٹھ گئے جہاز لندن ائیرپورٹ پر لینڈ کررہا تھا ---

کسٹم امیگریشن سب سے فارغ ہو کر سلیم صاحب ان دونوں خواتین کو ساتھ لیئے ٹیکسی کارنر کی طرف آگئے تھے -

چلیں آپ دونوں خواتین ٹیکسی میں بیٹھیں میں سامان رکھواتا ہوں ---" انہوں نے "
فرزانہ آپا اور زاہدہ بیگم کو متوجہ کیا

سلیم میاں پاگل ہوگئے ہو کیا !! ذرا اس کالے ڈرائیور کو تو دیکھو کتنا خبیث لگ رہا "
ہے ..." فرزانہ نے بیٹھنے سے صاف انکار کردیا

آپا یہ نیگرو ہے اس نسل کے لوگ ایسے ہی کالے ہوتے ہیں آپ اس کی شکل پر "
مت جائیں گاڑی میں بیٹھئیے پلیز --" سلیم صاحب نے اپنا غصہ دباتے ہوئے انہیں
سمجھایا

نہیں بھئی میں تو اس کلو کے ساتھ نہیں جانے والی تم کوئی گورا ڈرائیور ڈھونڈو "
---" وہ بھی صاف اکڑ گئیں

سلیم صاحب نے ڈرائیور سے معذرت کی رات کے گیارہ بج رہے تھے انہوں نے دیکھ بھال کر دوسری ٹیکسی لی اور شہریار کا ایڈرس بتا کر زاہدہ بیگم اور فرزانہ کو اندر بیٹھنے کا کہہ کر خود آگے بیٹھ گئے --

سلیم میاں اب اور کتنی دیر لگے گی ---" فرزانہ نے سوال کیا"

بس آپا بیس منٹ میں ہم شیرو کے گھر پر ہونگے ---" وہ پیچھے مڑ کر رسان سے " بولے

****

سویرا کو لوری نے کافی چیزیں دلوا دی تھی اب وہ اسے ان کا استمال بتا رہی تھی بیس پاؤڈر بلش آن مسکارا لائنر وہ سب نرمی سے سویرا کے چہرے پر لگاتے ہوئے اسے ساتھ ساتھ سکھاتی بھی جا رہی تھی ---

واؤ یو آر لکنگ سو سو پریٹی --" لوری نے آخری ٹچ دے کر اسے توصیفی نگاہوں سے " دیکھا

چلو اب یہ اسکارف اتارو میں تمہیں ہیئر پروڈکٹ بھی سکھا دوں ----" لوری نے اس " کے اسکارف کی طرف اشارہ کیا

سویرا نے ہچکچاتے ہوئے اسکارف اتارا اور اپنا جوڑا کھولا

سویرا کے لمبے گھنے سیاہ چمکدار بال دیکھ کر لوری کی آنکھوں میں ستائش اتر آئی تھی ---

تم پاکستانی لڑکیوں کے بال بہت خوبصورت ہوتے ہیں ---" وہ اس کے بالوں میں " برش کرتے ہوئے بولی

سویرا کو ہئیر اسپرے کرل مشین وغیرہ کا استعمال سمجھا کر لوری فارغ ہو چکی تھی سویرا ریوالونگ چئیر سے کھڑے ہو کر اسکارف دوبارہ سر باندھنے ہی لگی تھی کہ لوری نے اسے ٹوکا ---

" ابھی ایسے ہی رہنے دو پہلے مسٹر شہریار کو چیک تو کرلینے دو کیا پتہ وہ اور بھی کوئی سروس سجیسٹ کریں ---"

شہریار کا نام سن کر سویرا رک گئی اور لوری کے ساتھ کیش کاؤنٹر پر آکر شہریار کے دیئے کریڈٹ کارڈ سے بل پے کیا اور پھر مین اینٹرینس کے پاس سجے شوکیس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی ابھی ایک گھنٹے میں دس منٹ باقی تھے وہ شہریار کا ویٹ کررہی تھی ---

ٹھیک ایک گھنٹے میں اپنی کچھ ضروری فون کالز نبٹا کر وہ شاپ پر پہنچا تو سامنے ہی اس کے انتظار میں کھڑی سویرا پر اسے کسی خوبصورت مجسمے کا گمان ہوا ---

خوبصورت رنگوں سے سجی خوشنما آنکھیں ، مسکارے سے بوجھل گھنی پلکیں اس کے گلابی گالوں پر سایہ فگن تھیں لمبے سیاہ بال پشت پر پھیلے ہوئے تھے جن کو نیچے سے ہلکا ہلکا سا کرل کیا ہوا تھا ، ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ نظریں جھکائے اس کے انتظار میں کھڑی تھی اس کے چہرے کی دلکشی اتنی زیادہ تھی کہ وہ اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا میک اپ کے بعد وہ لگ بھی بہت خوبصورت رہی تھی شہریار کی نظریں اب بھی اسی پر تھیں وہ قدم بڑھاتے ہوئے اس کے پاس آیا ---

ریڈی ہو ؟؟ " وہ اس کے چہرے پر نظریں جما کر بولا "

آپ آگئے ---" سویرا نے پلکیں اٹھائیں "

اچھی لگ رہی ہو ---" وہ اس کے بالوں کو چھوتے ہوئے بولا "

وہ میں اسکارف لے رہی تھی پر اس لڑکی نے کہا آپ دیکھ لیں پھر اسکارف لینا " ---" وہ اٹک اٹک کر بولی کہ کہیں وہ ناراض نا ہو جائے

اٹس اوکے سوئیٹ ہارٹ !! لڑکی کی خوبصورتی اس کے ہسبنڈ کے لیئے ہی ہوتی ہے " میں ساتھ ہوں تو تمہیں خود کو چھپانے کی ضرورت نہیں ہے ---" وہ آرام سے اس کے ہاتھ سے اسکارف لیکر اس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے نرمی سے بولا

چلیں ----" اس نے سویرا سے پوچھا "

جی ----" اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "

شہریار اسے لیکر شاپ سے باہر نکلا اب اس کا ارادہ اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں سویرا کے ساتھ ڈنر کرنے کا تھا

سنو !! کیا تمہیں مسکرانا آتا ہے ---" شہریار نے گاڑی ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں " پارک کرتے ہوئے اس سے پوچھا جو نظریں جھکائے مسلسل اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھے مسل رہی تھی

سویرا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا شہریار نے بڑے آرام سے اپنا داہنا ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے ہٹایا اور اس کی گود میں رکھے نازک مرمریں ہاتھ کو اپنی گرفت میں --- لیا

مسز شہریار !! ایسے سر جھکائے بیٹھی رہوگی تو تمہاری گردن تھک جائے گی تھوڑا ری " لیکس کرو ---" وہ آرام سے بولا

ویسے میں نے نوٹ کیا ہے کہ تم مجھے دیکھتے ہی نظریں جھکا لیتی ہو کیا میں تمہیں " بہت خوفناک لگتا ہوں ؟؟ ---" اس نے سنجیدگی سے سوال کیا

شہریار کی بات پر سویرا نے دھیرے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا

نہیں آپ بھوت تو نہیں ہیں ----" وہ جلدی سے بولی "

مجھے لگتا ہے کہ شاید تم مجھے پسند نہیں کرتی ہو ---" اس نے مزید سنجیدگی سے " پوچھا اور پھر وہی ہوا جس کا اسے اندیشہ تھا سویرا کی آنکھوں میں بڑی تیزی سے آنسو جمع -- ہونے شروع ہوگئے

دیر سے سہی پر یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے تمہیں پایا ہے اور اگر تم یہ " سمجھتی ہو کہ میں یہ رشتہ زبردستی نبھا رہا ہوں !! تو مسز شہریار تم غلط سمجھتی ہو ،جو ہوگیا وہ ہوگیا لیکن اب میرے لیئے یہ بات باعث اطمینان ہے کہ تم میری ہو ، میری دسترس میں ہو ---" اس نے سویرا کے آنسو بڑی توجہ سے اپنی انگلیوں میں سمیٹے

اگر تم مجھے نہیں سمجھ پائی تو اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے اب جب ہم " ساتھ رہیں گے تو تم آہستہ آہستہ مجھے جان جاؤ گی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں جب تم مجھ سے محبت نہیں ، عشق کرو گی ----" وہ پریقین لہجے میں بولا

اس کے پریقین لہجے پر سویرا نے اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے حیرانی سے اسے دیکھا ---وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھیرے سے مسکرایا تو سویرا کو لگا جیسے اس --- کا اپنا دل بھی مسکرایا ہے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان اتر آئی

سویرا !!! " وہ گھمبیر لہجے میں بولا "

اس نے اپنی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو آج کسی اور ہی دنیا کا باسی محسوس ہو رہا تھا

تمہیں پتہ ہے تم مسکراتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہو میرا دل چاہتا ہے کہ تم مجھ سے "
باتیں کرو ضد کرو کچھ اپنی منواؤ تو کچھ میری مانو !! اور سب سے بڑھ کر ---" وہ کہتے کہتے اس سمت جھکا

جب تم مجھے دیکھ کر شرماتی ہو تب میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہاری شرم و حیا سے "
بوجھل آنکھوں کو بہت قریب سے دیکھوں ---"

اس کے بدلے ہوئے اطوار سویرا کے ہاتھ پیر پھلا رہے تھے اس کا ننھا سا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئیگا چہرے کی رنگت سرخ ہو گئی تھی پلکیں لرز کر جھک گئی تھیں ---

مسز شہریار !! یار مجھ پر رحم کرو اب تم ایسے شرماؤ گئی تو میں کسی کام کا نہیں "
رہونگا ---" وہ اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے بولا

آپ ---آپ -----" وہ گھبرا کر جھجک کر پیچھے ہٹی "

چلو اترو تمہیں اچھا سا ڈنر کرواتے ہیں اس سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے ----" وہ " سیدھا ہوتے ہوئے بولا

گاڑی لاک کر کے وہ سویرا کو اپنے ساتھ لیئے اس شاندار سے ریسٹورنٹ میں داخل ہوا -ویٹرس نے مسکرا کر اسے اس کی مخصوص میز تک پہنچایا اور مینیو کارڈ ان دونوں کے سامنے رکھا

کیا کھانا پسند کروگی ؟؟ " شہریار نے پوچھا "

کچھ بھی ---" وہ سادگی سے بولی "

تمہیں کیا پسند ہے ؟ تھائی فوڈ ، چائینیز یا اورئینٹل فوڈ --؟" شہریار نے پوچھا "

وہ مجھے اس سب کا نہیں پتہ میں تو جو بھی مل جائے کھا لیتی ہوں ---'' وہ ''
شرمندگی سے بولی

اٹس اوکے !! ----'' شہریار نے اسے ری لیکس کیا اور ویٹرس کو بلا کر آرڈر پلیس کیا ''
-

ویسے ہماری اس پہلی ڈیٹ پر ایک سیلفی تو ہونی چاہیئے ---'' اس نے اپنی جیب ''
میں ہاتھ ڈالا

لڑکی ایک تو تم میری سدھ بدھ بھلا دیتی ہو اب آرام سے بیٹھو میں بس دو منٹ میں ''
کار سے اپنا سیل فون لیکر آتا ہوں ----'' وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا

****

وہ کافی دیر سے شہریار کے گھر کے باہر بیٹھی ہوئی تھی رات کا اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اب تو ہلکی پھلکی سی بارش بھی شروع ہو گئی تھی اور وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا ---- تنگ آکر اس نے اپنے فون میں وقت دیکھا پونے ساڑھے نو بج رہے تھے

" شیری اتنی دیر تک تو کبھی باہر نہیں رہتا ----" وہ بڑبڑائی صرف ایک ہی شخصیت ایک سی تھی جس سے اسے شہریار کا پتہ چل سکتا تھا اس نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے فون ملایا

" ہیلو اینا ہاؤ آر یو ---"وہ زبردستی اپنے لہجے میں بشاشت پیدا کرتی ہوئی بولی

" فائن عروہ میم !! سب ٹھیک تو ہے آپ نے اس وقت کال کی ؟؟ ---" اینا نے حیرت سے پوچھا

شیری نے مجھے بلایا تھا کچھ ڈاکومنٹ سائن کروانے تھے پر وہ گھر پر نہیں ہے کیا "
تم مجھے بتا سکتی ہو وہ کدھر ملیگا ؟؟ " اس نے بات بنا کر پوچھا

میم !! باس تو اس وقت اپنی مسز کے ساتھ ڈیٹ پر گئے ہیں مجھے واقعی کوئی آئیڈیا "
نہیں وہ دونوں اس وقت کدھر ڈنر کررہے ہونگے ---" اینا نے معذرت خواہ انداز میں
جواب دیا اور فون رکھ دیا

ڈیٹ !! ڈنر میرے ساتھ تو کبھی رات کو باہر نہیں گیا ہر وقت ڈیٹ کو برا کہنے "
والا اس میسنی چڑیل کو لیکر ڈنر پر کیسے چلا گیا ---" عروہ کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا
تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سویرا کو کچا چبا جائے اس نے اپنا پرس اٹھایا اور
گاڑی میں بیٹھ کر پوری رفتار سے گاڑی کا رخ شہر کے سب سے مشہور و معروف شہریار
کے فیورٹ ریسٹورنٹ کی طرف کردیا اسے اچھی طرح اندازہ تھا کہ وہ ادھر ہی گیا ہوگا -

گاڑی پارک کرکے وہ اتر ہی رہی تھی کہ اسے شہریار اپنی گاڑی کھولتے ہوئے نظر آیا وہ تیر کی تیزی سے اس کی سمت بڑھی --

شہریار !! سویرا کو اندر چھوڑ کر باہر گاڑی سے فون لینے آیا ابھی اس نے گاڑی کھول کر فون نکالا ہی تھا کہ کورین کمپنی سے کال آنے لگی یہ ایک نئ کمپنی تھی جس سے اس کی ڈیلنگ چل رہی تھی اور اس وقت کوریا میں تو دن کا وقت تھا اس نے کال پک کی اور گاڑی میں بیٹھ کر ہی بات کرنے لگا وہ جلدی جلدی سے بات ختم کرنے کی کوشش کررہا تھا ویسے ہی کافی دیر ہو چکی تھی رات کے دس بج رہے تھے وہ کال ختم کرکے گاڑی سے اترا ہی تھا کہ کوئی تیزی سے آکر اس سے لپٹ گیا --

" شیری !! شیری تم کہاں تھے میں کب سے پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہی تھی "--- عروہ نے اپنی باہنیں سختی سے اس کے گرد لپیٹ دیں

واٹ دا ہیل عروہ !! لیو می ----" شہریار نے سختی سے اسے بازوں سے پکڑ کر " جھٹکتے ہوئے کہا

شیری پلیز !! ایسا مت کرو !! مجھے خود سے الگ مت کرو دیکھوں تم نے کہا تھا کہ " اگر میں سویرا کو تمہاری فرسٹ وائف کی حیثیت سے قبول کر لوں تو تم مجھ سے شادی کر لوگے !! یاد ہے نا تمہیں اپنے الفاظ ---''وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولی

****

سویرا کافی دیر سے شہریار کا انتظار کررہی تھی ڈنر سرو ہو چکا تھا کہیں سب ٹھنڈا نا ہوجائے وہ یہ سوچ کر اٹھی ارادہ باہر جا کر شہریار کو بلانے کا اور ڈنر سرو ہو جانے کے بارے میں بتانے کا تھا وہ اپنا بیگ وہی کرسی پر چھوڑ کر باہر پارکنگ میں آئی ابھی چند قدم ہی اٹھائے تھے کے سامنے سے نظر آتے منظر نے اسے اپنی جگہ فریز سا کر دیا

عروہ اس کی زندگی کی ایک تلخ حقیقت شہریار کے گلے لگی ہوئی تھی دیکھتے ہی دیکھتے اس ---نے شہریار کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

دل نے آج ہی تو مسکرانا سیکھا تھا، محبت کی ننھی سی کونپل نے آج ہی تو دل کی ------سرزمین پر اپنے قدم جمائے تھے اور

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی وہ چپ چاپ پلٹ کر واپس ریسٹورنٹ میں چلی گئی

عروہ !! اپنی لمٹس میں رہو..." شہریار نے ایک جھٹکے سے عروہ کو خود سے دور کیا"

دیکھو تم ایک اچھی لڑکی ہو لیکن تم میرے نظریات سے ہٹ کر ہو اور یہ بات میں " تمہیں بارہا بتا چکا ہوں انفکٹ جب تمہارے ڈیڈ نے مجھے مجبور کیا تھا اس وقت انہیں بھی صاف صاف بتا دیا تھا کہ تم میرے ٹائپ کی نہیں ہو----" وہ سنجیدگی سے بولا

تم ایک بار کہتے تو !! میں تمہارے ٹائپ کی بن جاتی ---" وہ تڑپ کر بولی "

یاد کرو عروہ !! تم مجھے صاف کہہ چکی تھی کہ تم میرے بزنس ٹائیکون بننے تک "
شادی کے چکر میں آنے والی نہیں ہو اور نا ہی خود کو کبھی بدلو گی !! یاد آیا ؟؟" وہ طنز
کرتے ہوئے بولا

"--- وہ میری نادانی تھی شیری !! تم مجھے بس ایک اور موقع تو دے کر دیکھو"

عروہ !! اللہ نے نکاح کے رشتے میں بڑی طاقت رکھی ہے جسے میں اب سمجھا ہوں "
!!! میں نے پہلے اپنی بیوی کو دیکھا اور جانا نہیں تھا لیکن اب وہ ایسی لڑکی ہے جس
کی ذات میں مجھے شامل ہو کر سکون ملا ہے اس کی فطرت میں بہت لچک ہے وہ
بالکل ایسی عورت ہے جیسی مجھے اپنی زندگی میں چاہیئے تھی گھر بنانے والی ----" وہ
پرسکون انداز میں بولا

" شیری !! تم ایک معمولی سی لڑکی کی خاطر مجھے ٹھکرا رہے ہو ؟؟ مجھے اپنی فیانسی کو " وہ چلائی

" فار یور کائنڈ انفارمیشن وہ لڑکی میری بیوی ہے اور میری بیوی معمولی ہو یا خاص یہ تمہارا کنسرن نہیں ہونا چاہیے !! ناؤ موو !! اس سے زیادہ میں تمہیں نہیں سمجھا سکتا !! میری وائف میرا ویٹ کررہی ہوگی ---" وہ اپنے ازلی اکھڑ انداز میں بولتا ہوا لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوا اس کے سامنے آیا

یہ رنگ !! " اس نے عروہ کی انگلی میں موجود انگیجمنٹ رنگ کی طرف اشارہ کیا "

" یہ میں نے تمہارے ڈیڈ کے اسرار کرنے پر تمہیں دلائی تھی میری طرف سے یہ سو کالڈ زبردستی کی انگیجمنٹ اب ختم سمجھو اور اسے اتار دو ---" وہ سرد لہجے میں بولا

"کیوں اتار دو ؟؟ تاکہ تم میری رنگ اپنی اس زبردستی گلے پڑی بیوی کو دے دو جس کی بری نظر ہمیں لگ گئی ہے اونہہ !! مفلس کہیں کی ، زیور کے نام پر چھلا تک پاس نہیں ہے اور میری رنگ پر نظر رکھ کر بیٹھی ہے ----" وہ زہر خند لہجے میں بولی

"یو شٹ اپ !!" شہریار نے اپنے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو مٹھی بنا کر روکا

"میری وائف کو کسی زیور ، کسی آرٹیفیشل چیز کی ضرورت نہیں ہے اس کا حسن بیمثال ہے ، اس کی خوبصورتی اس کی سادگی ہے جسے تم جیسے عقل سے پیدل نہیں سمجھ سکتے - تم یہ انگوٹھی رکھ سکتی ہو شہریار کی بیوی کو زیور کی کمی نہیں اس کے ایک اشارے پر دنیا کی ہر نعمت اس کے قدموں میں لاکر ڈھیر کرنے کے لیے اس کا شوہر موجود ہے -" وہ عروہ کو اپنے اور سویرا کے رشتے کی اہمیت جتا چکا تھا

"تم ایسا نہیں کرسکتے !! میں خود کو مار لونگی ...." وہ ہذیانی انداز میں چلائی

تو مر جاؤ !! کافی عرصہ سے سن سن کر پک چکا ہوں اب جب فائلی مر جاؤ تو "
اطلاع بھجوا دینا ---" وہ سرد مہری سے بولا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے اندر
--- ریسٹورنٹ میں داخل ہو گیا

****

ٹیکسی شہریار کے گھر کے پاس پہنچ چکی تھی سلیم صاحب نے گاڑی رکوائی ۔ ڈرائیور نے
بڑے ادب سے نیچے اتر کر ڈگی سے ان کا سامان نکال کر باہر رکھا اور اپنا بل لیکر ادھر
سے نکل گیا

سنئیے مجھے تو لگتا ہے کہ گھر پر کوئی نہیں ہے ۔" زیبا بیگم چاروں طرف چھائے "
سناٹے سے گھبرا گئی تھیں

"بیگم آپ آگے چلیں دروازے کی بیل بجائیں میں جب تک یہ سامان لاتا ہوں ---" سلیم صاحب نے سامان کی طرف اشارہ کیا

" میاں تم یہ سامان کیوں ڈھو گئے ؟ یہ شیرو اتنا بڑا بزنس مین بنا پھرتا ہے اس کا چوکیدار کدھر ہے ؟ اسے بلاؤ کے آکر مالک کا سامان اٹھائے --" فرزانہ نے انہیں ٹوکا

" آپا آپ بھی !! یہ ولایت ہے ادھر نوکر چاکر نہیں ہوتے آپ کو اپنا سارا کام خود کرنا ہوتا ہے اور چوکیداری کیلیئے ادھر پولیس ہوتی ہے یا باڈی گارڈ وہ بھی اگر آپ پر کوئی حملہ وغیرہ ہو ----" سلیم صاحب نے انہیں رسان سے سمجھایا

" ہائے کیسا ملک ہے یہ ---" فرزانہ نے ناک پر ہاتھ رکھا

" بس آپا ہر جگہ پاکستان جیسے ٹھاٹ نہیں ہوتے ---" سلیم صاحب نے سوٹ کیس اٹھایا

بس میاں رہنے دو !! ذرا اپنی صحت تو دیکھو دل کے مریض ہو اور وزن اٹھانے کی " بات کرتے ہو !! اوپر جاؤ اور شیرو کو بلا کر لاؤ کہ سامان اٹھائے میں ادھر ہی رک کر سامان کی حفاظت کرتی ہوں ----" وہ انہیں ٹوکتے ہوئے بولیں

ٹھیک ہے آپا آپ رکیں میں شیرو کو بلاتا ہوں ---" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے"

کیا ہوا بیگم ----" اوپر پہنچ کر انہوں نے پریشان کھڑی زاہدہ سے پوچھا "

کب سے بیل بجا رہی ہوں لگتا ہے یہ لوگ گھر پر نہیں ہیں یا پھر ہم غلط پتے پر " آگئے ہیں ---"

رکو میں دیکھتا ہوں ---" وہ اپنی جیب سے ڈائری نکالتے ہوئے بولے "

"---- جلدی کریں ادھر آپا انتظار کر رہی ہونگی "

صبر کرو کچھ نہیں ہوتا آپا کو ---" وہ نظر کا چشمہ پہنتے ہوئے بولے "

ایڈرس تو یہ ہی ہے ---" انہوں نے محراب کے اوپر لکھے ایڈرس کو اپنی ڈائری سے " میچ کیا اور پھر آگے بڑھ کر خود پہلے کئی بار بیل بجائی پھر دروازہ کھٹکھٹانے لگے کافی دیر تک وہ دروازہ بجاتے رہے

سلیم صاحب لگتا ہے یہ سرپرائز مہنگا پڑگیا ہے وہ دونوں گھر پر نہیں ہیں ---" زاہدہ " بیگم نے دیوار سے ٹیک لگائی

کوئی بات نہیں میں اسے فون کرتا ہوں ---" انہوں نے اپنی جیب سے سیل فون " نکالا

شکر ہے میں نے اس پر انٹرنیشنل رومنگ لگوالی تھی ۔۔۔" وہ فون آن کرتے " ہوئے بولے

****

ڈاکٹر اینڈریو بہت سلجھے ہوئی طبعیت کا مالک تھا دو شادیاں کرچکا تھا اور دونوں ہی ناکام رہی تھیں اسی لیئے اس کا مغرب کی عورت سے اعتماد اٹھ چکا تھا وہ اپنے ماحول کی عورتوں کی آزادی ، بے باک اداؤں سے اوبھ چکا تھا اسے عورت میں ذات سے نفرت ہوچکی تھی انہیں دنوں جب وہ چھٹیوں پر تھا اس نے سویرا کو دیکھا سیدھی سادھی سی لڑکی جس کے چہرے کی معصومیت نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اس لڑکی سے بات کرکے اسے اندازہ ہوا کہ دنیا میں اچھی لڑکیاں ابھی بھی باقی ہیں اس نے اسی وقت سوچ لیا تھا کہ اب وہ ایک وفا شعار مشرقی لڑکی کے ساتھ ہی اپنی زندگی گزارے گا وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے شہریار کو سویرا کے ساتھ دیکھا وہ اس انگلینڈ کے مشہور ماڈل بزنس مین کی بیوی تھی جو موسٹ وانٹڈ بیچلر کے طور پر مشہور تھا یعنی وہ معصوم لڑکی ایک ان چاہے رشتے کو نبھا رہی تھی پھر کچھ دن بعد اس نے سویرا کو یونیورسٹی

میں دیکھا تو خود کو روک نہیں سکا پر وہ مشرق کی بیٹی اپنے شوہر کی وفادار تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی اپنے قدم پیچھے ہٹانے کا سوچ رہا تھا جب اس لڑکی نے اس سے خود رابطہ کیا اس سے باتیں کی ، راتوں کو دیر تلک اس کا دل بہکایا اور اب جب وہ اسے پانے کیلیئے بے قرار ہوگیا تو اپنے شوہر کی پناہوں میں جا کر چھپ گئی تھی ۔اور اب اس کا فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی اس کے میسجز بھی اگنور کررہی تھی

"نہیں سویرا میں اتنی آسانی سے تم سے دستبردار نہیں ہونگا تمہیں میرا دل توڑنے کی سزا ضرور ملے گی ۔۔۔" وہ سرخ آنکھوں میں غصہ لیئے غرایا

اس نے ایک بار پھر میسنجر پر سویرا سے کانٹیکٹ کرنا چاہا مگر کوئی رسپانس نہیں ملا وہ اٹھا اب آر یا پار کرنے کا وقت آگیا تھا اس کا رخ شہریار سویرا کے گھر کی طرف تھا ۔گھر کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی روکی اور نیچے اترا سامنے ہی ایک پچاس پچپن سال کی خاتون تین سوٹ کیسوں کے ساتھ چوکس ڈرائیو وے میں کھڑی ہوئیں تھیں وہ حیرانگی سے انہیں دیکھتا ہوا ڈرائیو وے میں آیا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا

اے کون ہو تم !! ایسے کیسے منہ اٹھا کر گھسے چلے آرہے ہوں ؟؟ رکو اسٹاپ "

----" فرازنہ اس کے سامنے آکر اردو میں بولیں

وہ خاتون جو بھی بول رہی تھیں وہ اس کے سر پر سے گزر گیا تھا مگر وہ اسٹاپ سن کر رک گیا

میں ادھر سویرا سے ملنے آیا ہوں ---" وہ ٹھرے ہوئے لہجہ میں بولا "

سویرا !! " فرازنہ نے اسے گھورا "

آر یو آ مدر آف سویرا ؟؟ " اس نے ان کے سویرا کے نام پر بری طرح چوکنے پر سوال کیا

فرازنہ کی سمجھ میں مدر اور سویرا آگیا تھا انھوں تیزی سے گالوں پر ہاتھ رکھ کر توبہ کی

"--- اللہ نا کرے میں اس منحوس کی مدر بنو "

اینڈریو نے غور سے اس خاتون کو دیکھا جو سویرا کے نام پر پرجوش ہو کر شاید خوشی سے اپنے ہی گال ہیٹ رہی تھیں

مدر ---أئی ایم ہر بوائے فرینڈ --- " اینڈریو نے ان کو اعتماد میں لینا چاہا "

بوائے فرینڈ !!! " فرازنہ کی تو آنکھیں پھٹ پڑیں انہوں نے بغور اس ہینڈسم گورے کو دیکھا

یہ کیا بک رہا ہے تو ؟؟ کیا تو واقعی اس کلموہی کا بوائے فرینڈ ہے ----" انہوں نے اینڈریو کا گریبان پکڑا

اینڈریو کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں وہ ان کی تیز آواز اور گرفت سے گھبرا گیا تھا

ریلیکس مدر !! " اس نے اپنا گریبان چھڑوایا "

ارے کمبخت کیسا ری لیکس وہ منحوس ماری تیرے جیسے کافر کے ساتھ مل کر " خاندان کی عزت خاک میں ملا رہی ہے اور میں یہ موا ری لیکس کروں ---" فرزانہ نے اسے گھورا

او گاڈ یو آر ٹو مچ ----" اینڈریو نے اس وقت ادھر سے جانا ہی مناسب سمجھا "

****

وہ واپس اندر آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی شہریار ابھی تک واپس نہیں آیا تھا وہ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے اس کا صبر سے انتظار کررہی تھی اس کی نگاہوں میں بار بار عروہ کا چہرہ آرہا تھا کس طرح وہ شہریار سے لپٹی ہوئی تھی ایک عجیب سے احساس نے سویرا کو

جکڑ لیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا سب چھوڑ چھاڑ کر کہیں بھاگ جائے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے ۔ پہلے شہریار کا رویہ اس کی عروہ سے دوستی اسے اتنا دکھ نہیں دیتے تھے کہ شہریار نے اسے تسلیم ہی نہیں کیا تھا لیکن اب جب وہ اس کے دل و جان میں اتر چکا تھا اسے اپنا بنا چکا تھا تو یہ منظر برداشت نہیں ہورہا تھا اسے اپنے اندر کے موسموں کی خبر ہو چکی تھی یہ احساس ہوچکا تھا کہ وہ جو اس کے نام کے ساتھ جوان ہوئی تھی اس کے دل کے نہاں خانوں میں تو وہ کب سے بسا ہوا تھا اور آج تو اس نے سوچا تھا کہ وہ اسے اپنے بدلتے احساسات کا بتائے گی ڈاکٹر اینڈریو کا بتائے گی کہ وہ اس کا محافظ تھا اور اب تو وہ بھی اسے بھرپور توجہ بھی دے رہا تھا شاید اسے چاہنے بھی لگا تھا لیکن !!!!

ان دونوں کے درمیان میں موجود عروہ نام کا کانٹا !! اس کے دل میں آج دوبارہ گڑ گیا تھا --

شاید میں ہی غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہوں بھلا کہا میں اور کہاں وہ گڑیا جیسی عروہ "

جی !! میں ہی ان کے بیچ میں آگئی ہوں ۔ وہ بس مجھ سے رشتہ نبھا رہے ہیں --" اس

کی آنکھیں بھر آئیں

وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا ذہن میں سویرا کا چاندنی جیسا روپ دمک رہا تھا وہ سوچ چکا

تھا کہ کل صبح ہی وہ آفس سے آف لیکر سویرا کو شاپنگ پر لیکر جائیگا وہ مسز شہریار ہے

اور اسے مسز شہریار نظر بھی آنا چاہیئے سب سے الگ سب سے منفرد ۔وہ میز کی طرف

آیا جہاں سویرا دنیا جہاں سے بے خبر سر جھکائے بیٹھی تھی میز پر ڈنر سرو ہوچکا تھا اس

نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بہت آہستگی سے سویرا کا مرمریں ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں لیا --

سویرا !!! " اس نے دھیمے لہجے میں اسے پکارا "

آپ آگئے ---" سویرا کے ہونٹوں نے بے آواز جنبش کی "

"کیا ہوا ہے ؟؟ تمہاری آنکھیں نم کیوں ہیں ۔۔۔۔" اس نے پریشانی سے اس کی بھیگی آنکھوں کو چھوا

"کچھ نہیں بس ایسے ہی ۔۔۔" وہ نرمی سے اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بولی

میرون سوٹ میں سینے پر دوپٹہ پھیلائے اس کی رنگت دمک رہی تھی کھلے گھنے بال ساری پشت پر بکھرے ہوئے تھے آنکھیں نم تھی اور گلابی گالوں پر لرزتی پلکوں کا رقص ۔۔اس نے آگے ہو کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

"آپ ۔۔۔۔" سویرا پبلک پلیس پر اس کی اس حرکت پر گھبرا گئی

مجھے تمہاری آنکھوں میں نمی پسند نہیں ہے اس بات کا خیال رکھا کرو ---" وہ دور "
ہوتے ہوئے بولا

چلو مسز شہریار !! اب کھانا شروع کرو ---" وہ پلیٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا "

سنئیے !! " سویرا نے ہمت کر کے اسے پکارا "

جی مسز شہریار !! سنائیے ---" وہ پوری توجہ سے اس کی طرف متوجہ ہوا "

مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ کو !! آپ کو نا چاہتے ہوئے بھی مجھ سے رشتہ جوڑنا "
پڑا ۔ مم مجھے مجھے پتہ ہے آپ !! میں آپ کے اور عروہ جی کے بیچ میں آگئی ہوں ---"
سویرا کی آواز بھرا گئی

آپ پلیز مجھے چھوڑ دیں اور اپنی من پسند زندگی عروہ جی کے ساتھ شروع کریں آپ "
عروہ جی سے شادی کر لیں ---" وہ آنکھیں میچے جلدی سے اپنی بات کہہ گئی

شہریار نے غصہ سے اسے دیکھا جو اپنی بے اعتباری اسے جتا چکی تھی اس سے پہلے وہ
-- اس کی طبیعت صاف کرتا اس کا فون بج اٹھا

بابا سائیں !! کا نام دیکھ کر اس نے سرد نگاہوں سے سویرا کو دیکھتے ہوئے فون اٹھایا

"--- اسلام علیکم بابا سائیں "

" ؟؟ وعلیکم السلام !! شاہو بیٹا تم کدھر ہو "

میں !!لندن میں ہوں بابا سائیں خیریت ---" وہ الجھا "

وہ تو مجھے پتہ ہے تم لندن میں ہو مگر بیٹا جی اس وقت کدھر ہو ؟؟ میں کب سے " تمہارے گھر کی گھنٹی بجا رہا ہوں ----" انہوں نے کہا

آپ لندن میں ہیں ؟؟ " وہ تیزی سے کرسی کھسکاتے ہوئے کھڑا ہوا سویرا نے بھی " چونک کر اسے دیکھا

بابا سائیں !!آپ بس بیس منٹ ویٹ کریں میں آرہا ہوں ---" اس نے فون بند " کر کے اپنا والٹ نکالا اور پیسے ٹیبل پر رکھ کر سویرا کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا

****

وہ لب بھینچے خاموشی سے تیز رفتاری سے گاڑی دوڑا رہا تھا سویرا کن اکھیوں سے اس کے پتھریلے چہرے کو دیکھ رہی تھی ---

کیا تایا ابو آئے ہیں ۔۔۔۔" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا پر شہریار اسے اگنور کیئے اپنی "
توجہ سامنے رکھے ہوئے تھا

سنیئے !! " اس نے ہمت کر کے پھر پکارا "

شہریار نے گردن موڑ کر اسے خشک نظروں سے دیکھا

"۔۔۔ آئی ایم سوری "

تو پھر !! میں کیا کروں ؟؟ " اس نے تلخی سے پوچھا "

سنو لڑکی !! اس بے اعتباری پر میں تمہیں اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگا ۔اب "
میرا دماغ مزید خراب مت کرو ۔۔" وہ غرایا

سویرا نے حیرت سے اس کے غصیلے روپ کو دیکھا وہ تو اپنی دانست میں اسے اس کی زنگی جینے کا موقع دے رہی تھی اور وہ بجائے احسان مند ہونے کے الٹا اس پر ہی برس رہا تھا --

****

شہریار گاڑی تیز رفتاری سے دوڑاتے ہوئے گھر کی طرف جا رہا تھا گھر کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی پارک کی۔ سامنے ڈرائیو وے میں سوٹ کیس رکھے ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے سویرا کو گاڑی میں ہی چھوڑ کر نیچے اتر کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر بڑھا۔ سامنے ہی بابا سائیں ، امی اور پھوپھو تھکے ہارے سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔

"اسلام علیکم ! " وہ زور سے پرجوش انداز میں سلام کرتا ہوا ہوا بابا سائیں سے لپٹ گیا۔

"کہاں تھے شیرو؟ ہم کب سے یہاں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میری تو تھکن سے حالت ہی خراب ہوگئی ہے ، تم کم سے کم اس سویرا کو تو گھر چھوڑ جاتے۔" فرزانہ پھپھو نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"شیرو سویرا بیٹی کدھر ہے؟ نظر نہیں آرہی۔" زاہدہ بیگم نے پوچھا۔

شہریار نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ جہاں سویرا سوٹ کیسز کو گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس لا رہی تھی۔

"اچھا اچھا اب یہ گلے شکوے گھر کے اندر چل کر لیں گے۔ شیرو بیٹا دروازہ کھولو اور بیگم! آپ آپا کو لے کر اندر چلیں۔ میں بیگ لے کر آتا ہوں۔" سلیم صاحب نے دونوں خواتین کو ٹوکا۔

شہریار نے مین دروازہ کھول کر اندر کی لائٹ جلائی۔

امی پھپھو آپ لوگ بیٹھیں میں اور سویرا ابھی سامان لے کر آتے ہیں۔" اس نے "
۔لاؤنج میں بچھے صوفہ سیٹ کی طرف اشارہ کیا

۔چلو بیٹا میں بھی ہیلپ کروا دیتا ہوں ۔" سلیم صاحب بولے "

بابا سائیں آپ رکیں ، میں سامان لے آؤں گا۔ " وہ سلیم صاحب کو روکتے ہوئے "
۔تیزی سے باہر نکلا

دھان پان سی سویرا بڑی مشکل سے ایک سوٹ کیس کو لیکر اوپر کی طرف آرہی تھی۔
اس نے خاموشی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سوٹ کیس تھاما اور اسے اندر
۔جانے کا اشارہ کیا

۔سویرا ہچکچاتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ سامنے ہی سب بیٹھے ہوئے تھے

"السلام علیکم!" اس نے ہمیشہ کی طرح نگاہیں نیچی کیے دھیمے لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹی!" سلیم صاحب نے شفقت سے جواب دیتے ہوئے قریب آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

زاہدہ بیگم سویرا کو غور سے دیکھ رہی تھیں، لندن آکر اس کا رنگ روپ اور بھی نکھر گیا تھا۔ وہ ان کے اکلوتے بیٹے کی بیوی تھی، ان کے خاندان کی نسلوں کی امین۔ وہ بڑے پرجوش انداز میں اٹھ کر آگے بڑھیں اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ ان کی گرم جوشی اور شفقت محسوس کر کے سویرا کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔

"اب اس فضول ڈرامہ کو ختم بھی کرو۔ اس منحوس کو تو کوئی مروت اور لحاظ تک نہیں ہے۔ اتنا لمبا سفر کر کے مہمان آئے ہیں اور یہ، نہ چائے پانی کو پوچھا۔ الٹا ٹسوے بہا رہی ہے ہمیں دیکھ کر۔" فرزانہ کڑی نظروں سے سویرا کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

"آپا آپ بھی، بس کریں نا۔ " زاہدہ بیگم نے انہیں ٹوکا۔

اس سے پہلے فرازنہ پھپھو کچھ جواب دیتیں۔ شہریار سارا سامان واچ مین کی مدد سے اوپر لے آیا تھا اور ایک نظر سویرا کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے پھپھو کی طرف بڑھا۔

" پھپھو ، امی آئیں میں آپ کو روم دکھا دوں۔ آپ لوگ فریش ہولیں اور سنو تم جلدی سے چائے پانی لیکر گیسٹ روم میں آؤ۔ "وہ ساکت کھڑی سویرا سے کہتا ہوا سب کو لیکر اندر بڑھا۔ کچن کی داہنی طرف ایک بڑا سا گیسٹ روم تھا۔ جس میں دو بڑے بیڈ سیٹ الماری صوفہ ٹی وی سب موجود تھا۔

" اے نوج! کیا ہم سب ایک ہی کمرے میں رہیں گے؟ " پھپھو نے ناقدانہ انداز میں کمرے کا جائزہ لیا۔

شہریار نے سلیم صاحب اور سعیدہ بیگم کا سامان کمرے میں رکھا اور پھر آگے بڑھ کر پھوپھو کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

آپ کے لیے پورا گھر حاضر ہے، آئیے میں آپ کو دوسرا کمرہ دکھا دیتا ہوں۔ " وہ " رسان سے بولا۔

آپا یہ اتنا بڑا کمرہ ہے اور پھر ہم چھٹی پر آئے ہیں۔ اچھا ہے نا سب مل جل کر رہے " گے۔ ویسے بھی آپ اکیلے کمرے میں کیا کریں گی؟ " سلیم صاحب نے انہیں ٹوکا۔

نہیں میاں! پرائیویسی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ویسے بھی مجھے رخسار نے بتایا تھا کہ " شیرو کے گھر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ "انھوں نے تنک کر کہا۔

بابا سائیں ، پھپھو کو مت روکیں۔ یہ ان کا گھر ہے۔ جہاں دل چاہے رک سکتی " ہیں۔ " وہ کہتے کہتے فرازنہ پھپھو کی طرف مڑا۔

آئیے پھپھو! آپ کو دوسرا کمرا دکھاتا ہوں۔ " وہ انہیں لیکر سویرا کے کمرے کی طرف "
-آیا

آپ اس کمرے میں ٹھہریں اور چلیں اب جلدی سے فریش ہو جائیں۔ میں جب تک "
" ۔چائے منگواتا ہوں

نہیں شیرو! چائے نہیں، میں تو کھانا کھاؤں گی۔ اس موئے جہاز میں کچھ بھی "
" ۔ڈھنگ کا کھانے کو نہیں ملا

-آپ فریش ہوں، میں تب تک کھانا آرڈر کرتا ہوں۔ " وہ فون نکالتے ہوئے بولا "

یہ اچھا ہے کہ تم نے بیوی کو سر پر نہیں چڑھایا آرڈر کرتے ہو اس کو۔ بہت اچھا "
-کرتے ہو۔ " وہ مسکرائیں

۔پھپھو میرا مطلب باہر ریسٹورنٹ سے آرڈر کرنے کا تھا۔" اس نے تصیح کی"

۔فرزانہ پھپھو کے تو سر پر مانو جیسے پہاڑ گر گیا تھا

اب تمہاری بیوی کیا گھر آئے مہمانوں کو پکا کر کھلا بھی نہیں سکتی؟ غضب خدا کا"
۔اب ہم بیمار باہر کا کھا کر اور بیمار پڑیں گے۔" انہوں نے گال پیٹے

اچھا آپ فکر مت کریں میں سویرا سے کہہ کر کچھ پکواتا ہوں۔" وہ بات ختم کرتے "
۔ہوئے باہر نکلا

****

وہ تایا ابو اور تائی امی کو پانی کی بوتل اور چائے دیکر واپس کچن میں آئی تھی اور اب
۔دوسری ٹرے میں پھپھو کے لیے چائے رکھ رہی تھی جب شہریار کچن کے اندر آیا

پھپھو کو میں نے تمہارے کمرے میں ٹھہرا دیا ہے۔ اب تم اپنا انتظام کہیں اور کر "
لینا۔ " وہ سنجیدگی سے اس کے صبیح چہرے کو اپنی نگاہوں کی گرفت میں لیتے ہوئے
بولا۔

"میں میں کہاں جاؤں؟ " وہ پریشان ہو اٹھی۔

"اب یہ بھی کیا مجھے بتانا پڑیگا؟ " اس نے سویرا کو گھورا۔

" دیکھیں آپ سمجھتے کیوں نہیں۔ میں پھپھو کے ساتھ روم شیئر نہیں کرسکتی۔ بلکہ
وہ ہی راضی نہیں ہونگیں۔ " سویرا نے انگلیاں مسلتے ہوئے کہا۔

شہریار دو قدم آگے بڑھا اور اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

" مسز شہریار! میرے ہوتے ہوئے آپ کسی اور کے سارتھ روم شیئر کر بھی نہیں
سکتی ہیں۔ "

لیکن آپ! آپ!! تو مجھ سے خفا ہیں نا۔ میں تائی امی کے پاس سو جاؤں گی۔ " وہ "
۔سوچتے ہوئے بولی ل

اسٹاپ اٹ ، یو فول! اب بس بہت ہوگیا۔ تم نے اب تک جتنی حماقتیں کرنی تھی "
کر لی ہیں۔ اب سے تم ہمارے کمرے میں رہوگی۔ اپنی جگہ پہچانو اور یقین کرو تمہاری
ایک ایک حماقت کا میں تم سے کڑا حساب لینے والا ہوں۔ " وہ اس کے ہاتھوں کو آزاد
۔کرتے ہوئے فون کی طرف بڑھا اور نزدیکی ریسٹورنٹ سے کھانا آرڈر کیا

سنو! یہ پھپھو کی چائے مجھے دو اور سب سے یہی کہنا کہ کھانا تم نے بنایا ہے۔ " وہ "
۔ سنجیدگی سے بولا

۔میں کچھ پکا لیتی ہوں "

" ۔ایسے باہر کا کھانا اچھا نہیں لگتا

سنو! تم بھی اس وقت تھکی ہوئی ہو اور کل سے جو چاہے پکا لینا۔ انفیکٹ میں صبح "
" ۔ہوتے ہی ایک کک اور ہاؤس کیپر ارینج کررہا ہوں تاکہ تم پر برڈن نا پڑے

" ۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں مینج کر لوں گی "

میری بیوی ہر وقت کام کر کر کے ماسی بنی رہے تو میرے اتنا کمانے کا کیا فائدہ؟ "
۔" وہ اس کے بہت نزدیک آکر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر سکھ دے۔ اس پر اپنی کمائی لٹائے، "
۔کچھ سمجھ میں آیا؟ " اس نے سویرا کے سر سے دھیرے سے اپنا سر ٹکرایا

پہلے بس میں اور تم تھے اور تم میرے لیے، بس میرے لیے پکاتی تھیں۔ لیکن "
اب کام زیادہ ہے۔ میں تمہیں تھکانا نہیں چاہتا۔ مجھے اپنی بیوی روز آفس سے واپسی پر
" ؟ تروتازہ چاہیے ، انڈر اسٹینڈ

وہ اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے پیچھے ہٹا اور چائے کی ٹرے اٹھا کر پھپھو کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

ڈیلیوری بوائے کے آتے ہی سویرا نے جلدی سے میز لگا کر سب کو اطلاع دی۔ کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔ سفر کی وجہ سے سب ہی بہت تھکے ہوئے تھے۔ ان سب کے کمرے میں جاتے ہی سویرا نے برتن سمیٹنے شروع کیے۔

"سنو یہ سب کام صبح ہو جائیں گے۔ تم جلدی سے روم میں آؤ۔" شہریار اسے حکم دیتا ہوا اندر چلا گیا۔

****

وہ کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح ٹہل رہی تھیں۔ سویرا کا روپ، اس کی دلکشی، شہریار کی اس پر اٹھتی نظریں، چیخ چیخ کر اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ وہ دونوں ایک ہو چکے ہیں۔ اس رشتے کو تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن! وہ انگریز جو رات کو ملا تھا

وہ کمرے سے نکل کر سیدھی کچن کی طرف آئیں اور بہت ہی جارحانہ انداز میں میں
کچن میں کام کرتی ہوئی سویرا کو ایک جھٹکے سے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

"آہ!" سویرا کے منہ سے نکلا۔

"تم نے کیا سوچا تھا کہ تم گھنی بنی ادھر گلچھرے اڑاتی رہو گی اور ہم سب کی
آنکھوں میں دھول جھونک دوگی؟" وہ غرائیں۔

"میں نے کیا کیا ہے؟ پھپھو! آپ پلیز آرام سے بات کریں۔" وہ اپنا بازو ان کی
سخت گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

"آرام؟ آرام سے بات کروں؟؟ وہ بھی تجھ جیسی منحوس سے۔ ارے آرام تو ہمارے
نصیب سے اسی دن اٹھ گیا تھا۔ جب تو پیدا ہوئی تھی۔ میرے گھبرو بھائی کو کھا گئی۔

لیکن اب میں تجھے شیرو کے ساتھ ایسا کرنے نہیں دوں گی۔ تو جو ہمارا منہ کالا کرنے کا سوچ رہی ہے مجھے سب پتا ہے۔ " وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑتے ہوئے بولیں۔

" پھپھو! آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟ مم میں نے کیا کیا ہے؟ " وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

" خبردار! جو میرے آگے زبان کھولی۔ چمٹے سے کھینچ کر کاٹ کر پھینک دونگی۔ "

فرزانہ آپا کیا ہوا ؟ " زاہدہ بیگم جو سویرا کی مدد کروانے کا سوچ کر کچن میں آئی " تھیں۔ تیزی سے ان دونوں کے بیچ میں آئیں۔

" کیا ہوا ہے؟ ارے مجھ سے کیا پوچھتی ہو۔ ہمت ہے تو اس کرم جلی سے پوچھو۔ جو اتنے عرصے سے میرے شاہو کو الو بنا کر ادھر گلچھرے اڑا رہی ہے۔ " وہ قہر برساتی نظروں سے سویرا کو گھورتے ہوئے بولیں۔

" میں، میں؟ ہیں رہی ہو ناراض اتنا کیوں پھپھو ۔پتا نہیں کچھ مجھے !امی تائی لیں لے قسم
۔میں " وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

" میں خوب جانتی ۔سکتی بنا نہیں الو مجھے تم سے معصومیت کی ٹکے دو اس اپنی
۔ہوں۔ کیسے تم میرے شاہو کو دھوکا دے رہی ہو۔ " وہ بھڑک کر بولیں

" بہت تو سویرا اپنی ۔ہے ہوئی فہمی غلط کوئی کو آپ ہے لگتا مجھے پر ۔ہیں بڑی آپ آپا
رہی دیکھ رویہ کا فرزانہ سے باختگی حواس جو بیگم زاہدہ " ۔ہے بچی مند سعادت اور نیک
۔تھیں۔ ان کو ٹوکتے ہوئے بولیں

" ۔سویرا بیٹی تم اپنے کمرے میں چلو اور آپا آپ میرے ساتھ آئیں "

****

سویرا اپنی آنکھیں صاف کرتی ہوئی بوجھل قدموں سے بیڈروم کی جانب بڑھی۔ پھپھو کی نفرت آج بھی اتنی ہی تھی اور اب پتہ نہیں وہ کیوں اس کے کردار پر انگلیاں اٹھا رہی تھیں۔ وہ گردن جھکائے وسوسوں میں گھری کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے اندر خوف ڈیرا ڈال رہا تھا۔ شہریار نے ہمیشہ اس کی ذات کی نفی کی تھی اور اب جب وہ اس رشتے کو تسلیم کرنے لگا تھا تو پھپھو کا آنا اسے مزید ڈرا رہا تھا۔ کل اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔ اس کی اجازت بھی لینی تھی۔ وہ ہمت کر کے اس کمرے میں آئی تھی۔ ۔سامنے ہی بیڈ پر شہریار اس کے نئے فون کا سیٹ اپ کررہا تھا

۔کیا ہوا؟ " سویرا کی آہٹ پر اس نے سر اٹھا کر اس کے فق چہرے کو دیکھا "

۔مم مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ " وہ لرزتی ہوئی آواز میں بمشکل بولی "

گھبراہٹ ؟ " شہریار نے حیرت سے اسے دیکھا ہاتھ میں تھاما فون بیڈ پر رکھ کر کھڑا ہوا " ۔اور چلتے ہوئے اس کے نزدیک آکر رکا

"کیا بات ہے؟" اس نے سنجیدگی سے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ کر پوری توجہ سے پوچھا۔

سویرا نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔ وہ اسے پھپھو، ڈاکٹر اینڈریو اور یونیورسٹی سب کے بارے میں بتانا چاہتی تھی پر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

"سنو لڑکی! میں تمہارا لائف پارٹنر ہوں اور یہ جو ہمارا رشتہ ہے نا اس میں سب سے اہم آپس کا اعتماد ہوتا ہے۔ اگر ایک بار اس رشتے کے بیچ انا اور بے اعتباری کی فصیل حائل ہو جائے تو پھر جو فاصلے قائم ہوتے ہیں، وہ ساری زندگی نہیں مٹتے ہیں اور تمہیں مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے؟ اس لیے پریشان مت ہو اور بلا جھجک کہو کیا کہنا ہے؟" اس نے سامنے کھڑی ڈر و خوف سے لرزتی ہوئی لڑکی کی ہمت بندھائی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" اس نے بمشکل پوچھا۔

"کیوں؟ تم ایسا کیوں لگا؟" شہریار نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"وہ میں نے آپ کو عروہ جی سے شادی کرنے کا کہا تھا۔" وہ ہاتھ مسلتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"ہاں کہا تو تھا اور کیا سوچ کر کہا تھا۔ اب لگے ہاتھوں یہ بھی بتا دو؟" اس کا لہجہ تلخ ہوا۔

"کیا آپ واقعی! سچی میں عروہ جی سے شادی کریں گے؟" وہ لرزتی ہوئی آواز میں آنکھوں میں نمی لیے اس کا ضبط آزما رہی تھی۔

" میں تم سے اپنے اوپر اتنی بے اعتباری کی وجہ پوچھنا چاہتا ہوں؟ جب سے میں نے تمہیں اپنی ذات کا حصہ بنایا ہے۔ کیا تمہیں احساس نہیں ہوا میری چاہت کا؟ یا میں تمہیں دغاباز نظر آتا ہوں؟ " وہ غصہ دباتے ہوئے بولا۔

" میں آپ سے اپنے روئیے کی معافی چاہتی ہوں۔ " وہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔

" تم تو عروہ سے میری شادی کروانے پر تلی تھیں۔ اب کیا ہوا؟ اب تو سب گھر والے بھی آگئے ہیں۔ کیا خیال ہے اس ویک اینڈ پر تمہاری یہ خواہش پوری کردوں؟ "

" مم میں ایسا نہیں چاہتی تھی ل۔ وہ تو آپ پارکنگ میں عروہ جی کے ساتھ۔۔۔ میں مر جاؤنگی، آپ پلیز ایسا مت کریں۔ " وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

" تمہاری عقل کو سات سلام ہیں! اگر پارکنگ تک آہی گئیں تھی۔ تو آگے آکر حق سے سوال کیوں نہیں کیا؟ بولو جواب دو؟ " وہ دھاڑا۔

" اب یہ اپنا ہر وقت کا رونا دھونا بند کرو۔ سیریسلی آئندہ اگر میں نے تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو دیکھے تو یہ آنکھیں ہی پھوڑ ڈالوں گا۔ فساد کی جڑ ہیں یہ تمہاری آنکھیں۔ دماغ خراب کردیتی ہیں میرا۔ " وہ تپ گیا۔

" وہ میری اسٹیڈیز مجھے کل سے ۔۔۔۔۔" وہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولی۔

" باقی باتیں بعد میں تم ابھی ڈریس چینج کرکے آؤ اور صبح کی فکر مت کرو میں تمہیں ڈراپ کردوں گا۔ "

" پر وہ اینڈریو سر! " وہ اٹکی۔

" کون اینڈریو! وہ ذلیل آدمی؟ تم اسے کیسے جانتی ہو؟ " شہریار نے سختی سے سویرا کا بازو جکڑا۔

"بولو سویرا جواب دو۔ اس سے پہلے میرا دماغ گھوم جائے۔" وہ دھاڑا"

"مجھے درد ہو رہا ہے۔" سویرا کی آنکھوں میں تکلیف کی شدت سے نمی ابھر آئی"

"وہ ہمارے انسٹیٹیوٹ میں ٹیچر ہیں۔" سویرا مدھم بھرائے ہوئے لہجے میں استنبول ایئر پورٹ سے لیکر منگنی کے دن تک کے سارے واقعات ایک ایک کر کے بتاتی چلی گئی۔

"ہمم تم نے مجھ سے کچھ کہا کیوں نہیں؟ میں مر گیا تھا کیا؟"

"آپ اس وقت مجھے پسند نہیں کرتے تھے۔ بات بھی نہیں کرتے تھے۔ پھر مجھے آپ سے ڈر بھی تو لگتا تھا۔"

سویرا! تم میری بیوی سے پہلے میرے خاندان کی عزت ہو، میری عزت ہو۔ ایسے راہ "
چلتے بدمعاش قسم کے لڑکوں کی حرکتیں اپنے گھر والوں سے کبھی بھی چھپانی نہیں
چاہییے۔ یہ لڑکی کو اکیلا سمجھ کر اور شیر ہوتے ہیں اور تم اکیلی نہیں ہو اوکے! " اس
۔نے تاسف سے سویرا کو دیکھا

میری بیوی کی طرف اب اس نے آنکھ بھی اٹھائی تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ "
۔" اس نے سویرا کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

۔سوری " وہ دھیمے لہجے میں بولی اورآنکھیں صاف کر کے دروازے کی طرف پلٹی "

۔اب کدھر جا رہی ہو ؟ " اس نے ہاتھ پکڑ کر روکا "

" ۔میرے کپڑے ادھر کمرے میں ہیں "

اب اس وقت کیا پھپھو کو ڈسٹرب کر کے اپنا تعریف نامہ سننے کا ارادہ ہے؟ جاؤ "
۔ میری وارڈروب سے کچھ نکال کر پہن لو۔ " اس نے ٹوکا

سویرا ہچکچاتے ہوئے اس کی وارڈروب کھول کر کھڑی ہوگئی۔ چاروں جانب مردانہ
۔لباس لٹک رہے تھے

اب کیا کسی ملک کا نقشہ بنا رہی ہو؟ واللہ اتنا تو علامہ اقبال بھی نہیں سوچتے ہوں "
گے جتنا تم سوچتی ہو۔ " شہریار نے اسے الماری کے آگے جما دیکھ کر پوچھا

۔وہ ادھر قمیض شلوار نہیں ہے۔ " سویرا منمنائی "

قمیض شلوار؟؟ تم نے کیا مجھے رضیہ سلطانہ سمجھا ہوا ہے ، جو میں قمیض شلوار "
پہنوں گا ؟ " وہ ٹھیک ٹھاک تپا اور اٹھ کر الماری تک آیا۔ سویرا کو بازوں سے پکڑ کر
۔پیچھے کیا اور اپنی ایک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر اس کی طرف بڑھایا

یہ لو آج اسی سے گزارا کرو۔ کل میں تمہارے لیے فارمل ڈریسز اور نائٹ ڈریس کا "
" ۔ارینج کرلونگا

۔وہ.. اس کے ساتھ کوئی دوپٹہ یا اسکارف؟ " سویرا نے ہچکچاتے ہوئے کہا "

شہریار اس کی بات سن کر تقریباً اچھل پڑا۔ یعنی حد تھی۔ وہ اس کی الماری میں سے
۔دوپٹہ برآمد ہونے کی امید کررہی تھی

مائی ڈیئر مسز شہریار! " وہ اس کو شانوں سے تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے "
۔ہوئے بولا

آپ کو دوپٹہ اوڑھانا ، اپنے نام کی مہندی لگوانا ، اپ کے گالوں پر اپنے نام کی "
سرخی پھیلانا، یہ میرا کام ہے ۔ اب آپ اس روم میں آگئی ہیں تو بیفکر رہیں سب ہو

جائے گا۔" وہ اس کے نزدیک آکر بلا تمہید بول رہا تھا اور اس کی باتیں سمجھ کر وہ شرم سے سرخ پڑ رہی تھی۔

****

معمول کے مطابق فجر کے وقت سویرا کی آنکھ کھل چکی تھی۔ سامنے ہی شہریار جاگنگ کیلئے ٹریک سوٹ پہننے تیار کھڑا تھا۔

"گڈ مارننگ سوئیٹ ہارٹ! " وہ اسے جاگتا دیکھ کر جاندار انداز میں مسکرایا۔

سویرا نے اسے مسکراتے دیکھ کر شرم سے نظریں جھکا لی تھیں۔ وہ بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ جائیں نا آپ کو دیر ہو رہی ہے۔ " سویرا نے اسے ٹوکا۔

پہلے تم اٹھو اور جا کر پھپھو کے جاگنے سے پہلے اپنے اسکول جانے کے کپڑے اور " بیگ لے آؤ اور ہاں آج سے تمہیں اسکول میں خود ڈراپ کروں گا۔" اس نے سویرا کو ہدایات دیں۔

شہریار کے جاگنگ پر جانے کے بعد وہ دبے قدموں چلتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی سامنے ہی پھپھو گہری نیند سو رہی تھیں وہ بہت بہت احتیاط سے بنا آواز کیئے اسٹڈی ٹیبل تک آئی اس نے اپنا لیپ ٹاپ بیگ اٹھایا اور الماری سے کپڑے نکال کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گی۔۔۔

ماحول میں سکوت پھیلا ہوا تھا وہ بڑی تندہی سے کچن میں ناشتے کی تیاری کررہی تھی شہریار کا جوس اور نیوز پیپر وہ ٹیبل پر رکھ چکی تھی اب اس کا ارادہ جلدی جلدی سب کا ناشتہ بنا کر یونیورسٹی جانے کا تھا وہ آملیٹ کے لئے انڈوں کا آمیزہ پھینٹ رہی تھی جب دروازہ کھول کے شہریار اندر داخل ہوا

"اتنی صبح صبح تم کیا کر رہی ہو ؟؟؟"وہ جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کاؤنٹر پر پھیلے پھیلاوے کو دیکھتے ہوئے میں حیرت سے پوچھ رہا تھا

"سب کے لئے ناشتہ بنا رہی ہوں تاکہ جب وہ اٹھیں تو نے کوئی پریشانی نہ ہو۔۔۔۔" وہ جلدی جلدی ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی

"میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ فکر مت کرو سب لوگ بہت تھکے ہوئے آئے ہیں دس بجے سے پہلے کوئی اٹھنے والا نہیں ہے اس وقت تک فارم ہاؤس سے ہاؤس کیپر سوزن یہاں آ جائے گی اور وہ سب سنبھال لے گی ۔۔۔۔" وہ جوس کا گلاس خالی کر کے سویرا کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولا

"مگر ایسے اچھا نہیں لگتا نا !! اور پھپھو تو ناراض ہو جائینگی مجھے تو آج اپنا جانا بھی عجیب سا لگ رہا ہے کہیں سب کو برا نا لگے کہ آج مہمان گھر میں آئے اور میں انہیں چھوڑ کر پڑھنے چلی گئی۔۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی

سنئیے !! آپ سن رہے نا ؟؟ " اس نے شہریار کو مخاطب کیا "

بتائیں کیا کروں ؟؟ چھٹی کرلوں کیا ؟؟ " اس نے قریب آکر پوچھا "

گلابی سادہ سی کرتی بلیک جینز اور اوپر سے ایپرن باندھے ، لمبے گھنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹے وہ اسے دیکھ رہی تھی !! اس کی منتظر تھی ۔ اس وقت اپنی توجہ کی منتظر وہ اسے اتنی دلکش لگی کہ وہ بے اختیار سا اس کی طرف کھنچا ۔وہ جو اپنے جذبوں کو ایک حد میں رکھنے کا قائل تھا نہ جانے کیوں اس لڑکی کے آگے اپنے جذبات کو سرنگوں ہونے سے نہیں روک پا رہا تھا ۔اس نے آگے بڑھ کر سویرا کو اپنی گرفت میں لیا ---

" میں بہت ہی ریزرو پریکٹیکل سا بندہ ہوں اور تمہیں پانے سے پہلے میں محبت کو فضول سمجھتا تھا لیکن تم !! تم بہت بڑی ساحرہ ہو تم نے مجھے اپنی سادگی سے گھائل کردیا ہے !! میرا دل لوٹ لیا ہے ---" وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کررہا تھا

سنو !! میرا دل چاہتا ہے تمہیں اپنے جذبات سے آشنا کردوں ، اپنے رنگ میں تمہیں " رنگ دوں !! بولو میری دنیا میں میرے رنگوں میں ڈھلنا پسند کروگی ؟؟ " وہ پرتپش لہجے میں اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کررہا تھا ---

سویرا کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ۔ شہریار کی توجہ اور اپنائیت کے جذبات وہ پہچان چکی تھی اس کی چاہت کے رنگوں کو دیکھ چکی تھی وہ اس کا سائبان تھا بچپن سے اس کے دل میں بسا ہوا تھا اور اب تو اس کی روح تک میں اتر چکا تھا

مسز شہریار !! کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہوں ؟؟ " شہریار نے سنجیدگی سے پوچھا "

سویرا کی پلکیں لرز کر جھک گئی تھیں چہرے کی رنگت شرم و حیا سے سرخ پڑ گئی تھی ۔وہ اس کی مضبوط گرفت میں لرز رہی تھی شہریار نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کر اونچا کیا

۔ بولو سوئیٹ ہارٹ !! ڈو یو لو می ؟؟ ---" وہ اس کے آنکھوں میں جھانک رہا تھا "

شہریار کی آنکھیں بول رہی تھیں ماحول پر ایک فسوں سا طاری تھا رہا تھا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا ۔سویرا اسے جواب دینا چاہتی تھی لیکن شرم و حیا سے اس کے لب سلے ہوئے تھے شہریار اس کے چہرے پر پھیلے دلکش رنگوں کو دیکھ کر طمانیت سے مسکرایا ---

مجھے تمہارا یہ شرمانا بہت پسند ہے !! قسم سے دل لوٹ لیتی ہوں ---" وہ اس کے " چہرے پر نظر جماتے ہوئے بولا

یہ کیا ہورہا ہے ؟؟ " فرزانہ پھپھو کی پاٹ دار آواز گونجی "

شہریار تیزی سے سویرا سے الگ ہوا

"---گڈ مارننگ پھپھو "

اسلام علیکم پھپھو !! " سویرا نے بھی جھجکتے ہوئے سلام کیا

میاں یہ کیا ہورہا تھا ادھر ؟؟ کیا پورا گھر کم پڑگیا تھا جو باورچی خانے میں توبہ توبہ "
---" انھوں نے اپنے گال پیٹے

پھپو یہ میری بیوی ہے ---" وہ خجل ہوا اور مڑ کر فرج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا"

بیوی ہے تو میاں کیا ماچس کی ڈبی بنا کر پاکٹ میں رکھ کر گھومو گے ؟؟ میں "
کہے دیتی ہوں آئندہ مجھے تم دونوں ساتھ نظر نا آؤ بلکہ اسے بولو پردہ کیا کرے ---" وہ
سویرا کو گھورتے ہوئے بولیں

پردہ ؟؟ سیریسلی پھپھو بیوی کا شوہر سے پردہ ؟؟ " وہ ان کی منطق پر حیران ہوا "

اللہ بخشے تمہارے پھپھا سے میں نے اکرام کے پیدا ہونے تک پردہ کیا تھا ---" وہ فخر " سے بولیں

پانی پیتے شہریار کے گلے میں یہ بات سن کر پھندا لگ گیا اس سے پہلے وہ انہیں جواب دیتا سویرا نے اس کا ہاتھ تھام کر اس سے خاموش رہنے کی آنکھوں سے التجا کی !! وہ اس کی آنکھوں کی التجا دیکھ کر پانی کی بوتل وہی کاؤنٹر پر رکھ کر اندر اپنے کمرے میں چلا گیا

اے لڑکی ذرا ایک کپ چائے تو دے !! ہائے سر درد سے پھٹا جا رہا ہے اور یہ بے " حیا میرے شاہو پر ڈورے ڈالنے میں لگی ہے ----" وہ اونچی آواز میں بولیں

پھپو چائے ----" سویرا نے چائے مگ میں انڈیل کر ان کی طرف بڑھائی "

پھپو ناشتہ بنا دوں ؟؟ " سویرا نے پوچھا"

ناشتہ تو میں سلیم اور زاہدہ کے ساتھ ہی کرونگی اور لڑکی تم ذرا سنبھل کر رہو آئندہ "
مجھے اس طرح شاہو سے چپکی نظر نا آنا ورنہ وہی چوٹی سے پکڑ کر تمیز سکھا دونگی ---" وہ
چائے کا مگ پکڑ کر دوبارہ کمرے میں چلی گئیں

****

بلیک پینٹ کوٹ پر ریڈ ٹائی لگائے وہ اپنے اوپر پرفیوم کا اسپرے کررہا تھا جب سویرا اندر
داخل ہوئی

ڑ

مسز !! جلدی کرو میری ایک اہم میٹنگ ہے ---"شہریار گھڑی باندھتے ہوئے بولا "

وہ !! آپ جائیں میں کل سے جوائن کرونگی ---" سویرا نے کہا "

کیوں ؟؟ " وہ سنجیدہ ہوا "

گھر میں ایسے سب کو چھوڑ کر جانا مناسب نہیں لگتا ۔۔۔" اس نے وضاحت دی "

" !! کیا مناسب ہے اور کیا نہیں یہ تم مجھ پر چھوڑ دو "

مگر !! " سویرا نے کچھ کہنا چاہا "

نو مور آرگومنٹ !! تمہارے پاس بس پانچ منٹ ہیں ہری اپ ۔۔۔" وہ اس کی بات " کاٹ کر اپنے لیب ٹاپ کی طرف بڑھا

سویرا نے جلدی سے کرسی پر رکھا گلابی اسکارف اٹھا کر سر پر لپیٹ کر پن لگائی گلے میں اسٹالر ڈالا ہلکی سی لپ اسٹک لگا کر اپنا بیگ اٹھا لیا

چلیں !!!" وہ اس کے پاس آئی گلابی اسکارف کے احاطے میں اس کا چہرہ مزید " پرکشش لگ رہا تھا

سنو تمہارے پاس کوئی اپر یا کوٹ نہیں ہے؟؟ ---" وہ اس کے وجود سے چھلکتی " رعنائیوں کو محسوس کرتے ہوئے بولا حالانکہ اس کا دلکش وجود اس ڈھیلے لباس میں چھپا ہوا تھا مگر پھر بھی اس کی خوبصورتی ابھر رہی تھی

نہیں !!" وہ شرمندگی سے اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے بولی "

"--- اٹس اوکے !! لیٹس گو"

وہ شہریار کے پیچھے چلتی ہوئی گاڑی تک آئی - شہریار دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا

تم اتنی پریشان کیوں ہو ؟؟ "اس نے سر جھکا کر خاموش بیٹھی سویرا کو دیکھا"

"--- وہ تایا سائیں ، تائی امی ، پھپھو سب اکیلے "

او گاڈ !! تمہاری سوئی ادھر ہی اٹکی ہوئی ہے !! سوئیٹ ہارٹ تم بس مجھے سوچا کرو "

!! باقی سب میں دیکھ لونگا ---" وہ اس کے سر پر ہلکی سی چپت مارتے ہوئے بولا

گاڑی تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی شہریار کانوں پر بلو ٹوتھ لگائے اپنے اسٹاف کو "

ہدایات دے رہا تھا جب سویرا نے بےچین نظروں سے اسے دیکھا

واٹ ہیپنڈ ؟؟ " شہریار نے بھنویں اچکا کر پوچھا"

وہ آپ غلط راستے پر جا رہے ہیں !! "سویرا نے سامنے سڑک کو دیکھتے ہوئے کہا"

میرا راستہ غلط ہو ہی نہیں سکتا یہ اور بات ہے کہ تمہیں پہچان نہیں ہے ---" وہ "

پرسکون انداز میں بولا

مگر آپ نے تو مجھ سے پوچھا ہی نہیں کے مجھے کدھر جانا ہے !!!" وہ ہچکچاتے " ہوئے بولی

مسز سویرا شہریار !! کوئین میری اسکول آف میڈیسن فرسٹ ائیر اسٹوڈنٹ روم نمبر 10 " !!" وہ موڑ کاٹتے ہوئے بولا

آآپ کو پتہ ہے ؟؟" وہ حیران ہوئی "

تمہیں کیا لگتا ہے میں دنیا میں گھاس کھودنے آیا ہوں ؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولا "

جی ---" سویرا نے گھبرا کر جلدی سے سر ہلایا "

واٹ ؟؟؟ سیریسلی میں !! میں تمہیں گھاس کھودنے والا لگتا ہوں ؟؟ " وہ دھاڑا "

نہیں !! ---" اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا "

سنو لڑکی !! میں تمہیں اپنی ذمہ داری بنا کر پاکستان سے لایا تھا ، تمہارے ایڈمیشن سے " لیکر ایک ایک چیز پر میری نگاہ تھی ۔ تم میرے نکاح میں تھی ، میری عزت کدھر جاتی ہے ، کیا کرتی ہے ؟؟ میں اس پر نظر رکھنے پر مجبور تھا ، ہوں اور رہونگا ۔ویسے بھی تمہارے معاملے میں میرا دل تمہیں اتنے سالوں بعد پہلی بار دیکھتے ہی باغی ہوچکا تھا لیکن میں خود کو وقت دے رہا تھا کہ کہیں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہ کردوں --" وہ گاڑی کوئین میری کے سامنے روکتے ہوئے بولا

سویرا غور سے اس کی بات سن رہی تھی جب گاڑی یونیورسٹی کی اینٹرینس پر رکی وہ سر پر اسکارف درست کرتے ہوئے شہریار کو خداحافظ کہتے ہوئے گاڑی سے اتری صبح کا وقت تھا موسم نہایت ہی خوشگوار تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جس سے اس کی

کرتی اور اسٹالر بھی ہلکے ہلکے اڑ رہے تھے ۔ منظر بہت پرکشش تھا پر اس سے برداشت نہیں ہوا ۔ وہ گاڑی سے اتر کر لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے بلکل سامنے آکر رکا --

کیا ہوا ---" سویرا نے اسے اپنے سامنے کھڑا پاکر سوال کیا"

شہریار نے بنا کچھ کہے اپنا کوٹ اتار کر اس کی طرف بڑھایا وہ خاموشی سے اس کی نظروں کا پیام سمجھ چکی تھی اور بڑی تابعداری سے اس کا کوٹ تھام کر پہن چکی تھی --

ہمم ---" اس نے تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھا پھر آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر لگی لپ اسٹک کو اپنی انگلی سے صاف کیا "

اب ٹھیک ہے ---" وہ ناقدانہ انداز میں اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا"

سویرا جو پبلک پلیس پر اس کی اس جسارت پر لرز اٹھی تھی اب ساکت سی خاموش کھڑی تھی

اب تم جاسکتی ہوں اور ہاں واپسی پر میرا ویٹ کرنا ---" وہ اس کے سامنے سے ہٹتا " ہوا بولا

****

ہیلو مس سویرا !! کیسی ہو تم ؟؟" وہ کلاس روم کی طرف جا رہی تھی جب ڈاکٹر " اینڈریو کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر چونکی

سر راستہ دیجئیے میری کلاس شروع ہونے والی ہے --" وہ مضبوطی سے بولی "

تم !!! " اینڈریو نے دانت پیسے "

تمہاری اس نام نہاد شرافت کو میں اچھی طرح جان چکا ہوں جب تک تمہارا شوہر " "--- تمہیں منہ نہیں لگا رہا تھا تو مجھ سے دل بہلایا اور اب

شٹ اپ ---- '' وہ نمی پیتے ہوئے چلا اٹھی ''

مجھے نہیں پتہ آپ کا مسئلہ کیا ہے شیم آن یو سر !! آپ ایک شریف لڑکی کو بدنام ''
کرنے پر تلے ہیں ---''

شریف ؟؟؟ اونہہ !!! تمہاری اس نام نہاد شرافت کو میں اچھی طرح جان گیا ہوں ''
میں !! تم جیسی نیک چلن عورت جو اپنی معصومیت سے دو دو مردوں کو بیک وقت الو
بنا رہی ہے ---- '' اینڈریو پھنکارا

میرے راستے سے ہٹیں ورنہ میں چلا چلا کر سب کو اکھٹا کر لونگی !!! '' سویرا نے ''
دھمکی دی

چلو غصہ چھوڑو میرے ساتھ چلو آخر شہریار کے ساتھ بھی تو وقت گزارتی ہو آج مجھے " بھی چانس دے کر دیکھو ---" وہ خباثت سے بولا

شرم نہیں آتی آپ کو اس طرح کی چیپ باتیں کرتے ہوئے ؟؟ "وہ وحشت زدہ " ہوئی

تم میری بات سکون سے سن لو !! میں بس اتنا چاہتا ہوں ---" ڈاکٹر اینڈریو اس " کے سامنے پھیل کر کھڑا ہو گیا

سوری سر !! میں اجنبی مردوں سے بات نہیں کرتی ---" وہ تلخ لہجے میں بولی "

اجنبی ؟؟ آر یو سیریس ؟؟ لگتا ہے تمہاری یاداشت کھو گئی ہے ذرا اپنا فون کھول کر " دیکھو ہر میسج میں تمہیں ہمارا پیار نظر آئیگا --یاداشت واپس لوٹ آئیگی ---"

"--- میرا راستہ چھوڑوں ورنہ "

ورنہ ؟؟ " اس نے زور دار قہقہہ لگایا "

سوئیٹی !! تمہارے منھ سے دھمکیاں بھی رومینٹک لگتی ہیں خیر میرا ہاتھ تھام لو اور "
"--- چلو میرے ساتھ

آ --آپ مجھے تنہا سمجھ کر ڈرا رہے ہیں ؟ ہمت ہے تو میرے ہسبنڈ کے سامنے "
بات کریں ، میرے ہسبنڈ آپ کو چھوڑیں گے نہیں ---" وہ مضبوط لہجے میں بولی

مسز شہریار !!! نا نا نا مس سویرا مجھے اس راہ تک تم خود لائی ہو اور مجھے اس بلڈی "
ہسبنڈ کا ڈراوا مت دو بلکہ ایسا کرو گھر جا کر میرا انتظار کرو میں آج تمہیں سب کے
"--- سامنے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جانے آرہا ہوں

دماغ درست ہے آپ کا ؟؟ یہ آپ جیسے لوگ ہی پورے ہیں جو استاد ہو کر درسگاہ "
"----- کی توہین کرتے ہیں اپنی گھٹیا حرکتوں سے

اتنا مت بولو کہ بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میں "
سب کچھ جان کر بھی تم جیسی برتی ہوئی لڑکی کو اپنانا چاہتا ہوں ----" وہ غرایا

****

وہ گاڑی یونیورسٹی کے پارکنگ لاٹ سے نکال چکا تھا جب اس کی نگاہ ساتھ والی سیٹ پر سویرا کے لیب ٹاپ پر پڑی وہ شاید جلدی میں اسے گاڑی میں ہی بھول گئی تھی

مسز شہریار !! " اس نے مسکرا کر گاڑی کا رخ واپس یونیورسٹی کی طرف موڑا "

وہ جو پہلے سویرا کے وجود سے چڑتا چلا آیا تھا اب سویرا کو پا کر خود میں بہت تبدیلیاں محسوس کررہا تھا اس کی نگاہوں میں چاہت کا ایک جہان آباد ہوچکا تھا سویرا اپنی

معصومیت سے ، سادگی سے اس کے دل میں بڑے شان سے براجمان ہو چکی تھی اس معاملے میں اس کے ساتھ بالکل آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل والا حساب ہوا تھا جب تک سویرا کو اس نے جانا نہیں تھا وہ اس رشتے کے منافی تھا لیکن یہ بھی اس کی سرشت کے خلاف تھا کہ اس کی چیز چاہے وہ سویرا ہی کیوں نہ ہو وہ کسی اور کے قبضے میں جائے ----

"ازل سے تم ہی میرے نصیب میں لکھی تھیں بس میں نے ہی ذرا دیر سے جانا ---- ---" وہ گاڑی پارک کر کے اترا اور اندر میڈیکل ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھا

****

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی پوری رات آنکھوں میں کٹی تھی صبح ہوچکی تھی وہ پژمردگی سے چلتی ہوئی گھر کے خوبصورت لان میں آکر بیٹھ گئی اس کی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ ہو رہی تھیں دل کی دھڑکنیں ابھی بھی شہریار کے نام کا راگ الاپ رہی تھیں وہ بلاشبہ بہت حسین و دلکش لڑکی تھی جسے دل کھول کر ہر جگہ ہر محفل میں سراہا گیا تھا اسے اپنے حسن پر اپنے اسٹیٹس پر حد درجہ ناز تھا غرور تھا اور وہ غرور

شہریار نے توڑا تھا بڑی مشکل سے وہ شہریار کو اپنے جال میں پھنسانے میں کامیاب ہوئی تھی اور اب جب سے وہ سویرا آئی تھی شہریار کے رنگ ڈھنگ بدل گئے تھے اس نے شہریار کی آنکھوں میں سویرا کے لیئے دیوانگی تھی جس نے اسے انگاروں پر دھکیل دیا تھا اب اسے یہ جنون سوار ہو گیا تھا کہ شہریار کو وہ اپنے آگے سرنگوں کر کے سویرا کو نیچا دکھا کر اس کی زندگی سے کہی دور نکال پھینکے گی ---

اپنے خیالات سے الجھ کر وہ اٹھی اور گھر کے اندر بڑھی کمرے میں داخل ہوکر دیوار گیر گھڑی میں وقت دیکھا تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ اپنا مائنڈ بنا چکی تھی کیبنٹ سے کپڑے نکال کر وہ تیار ہونے چلی گئی ---

آسمانی سلیولیس بلاؤز اور شارٹ سکرٹ میں نازک سی ڈائمنڈ کے ساتھ ڈائمنڈ کی جیولری پہن کر پرفیوم اسپرے کر کے وہ تیار تھی ---

سیل فون اٹھا کر اس نے پرس کھول کر شیری کے گھر کی چابی چیک کی اور سیدھی باہر نکلتی چلی گئی ---

بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ شیری کے گھر کے باہر موجود تھی گاڑی لاک کر کے وہ باہر نکلی اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پرس سے گھر کی چابی نکال لی ---

دن کے دس بجنے والے تھے اس نے ایک گہرا سانس لیکر چابی گھما کر دروازہ کھولا اور ---- اندر داخل ہو گئی

****

عروہ نے ایک گہرا سانس لے کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر لائٹ جلائی پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا وہ ہائی ہیل سے ٹک ٹک کرتی شہریار کے کمرے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ سویرا کے کمرے کا دروازہ کھولا اور ایک بزرگ خاتون باہر نکلیں وہ انہیں دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی

اے لڑکی !! کون ہو تم اور ایسے گھر میں کیسے گھسی چلی آرہی ہو ؟؟ " انہوں نے " کڑی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا

دیکھنے میں تو دیسی مرغی لگ رہی ہو چلو شروع ہوجاؤ کون ہو تم ----" وہ بارعب " انداز میں بولیں

دیسی مرغی !! " عروہ کو پھندا سا لگ گیا "

میں !! میں عروہ ہوں ----" اس نے اپنا تعارف کروانا چاہا "

ارے عروہ غرباء ہوگی تو اپنے گھر کی !! یہاں کیا کررہی ہے اندر کیسے گھسی "
----؟؟" انہوں نے اس کی بات کاٹ کر اسے لتاڑا

میرے پاس چابی ہے ---" عروہ نے چابی دکھائی اور فرزانہ نے چیل کی طرح "
جھپٹ کر چابی اس کے ہاتھ سے لے لی

کہاں سے ملی تجھے ہمارے گھر کی چابی ؟؟ " فرزانہ نے بھونیں اچکائیں "

" یہ چابی مجھے شیری نے دی تھی ، یو نو شیری ؟؟ اس گھر کا مالک ----" عروہ نے جواب دیا

" شیری !! اوہ تو شیرو کی بات کررہی ہے !! ارے وہ تو بچہ ہے اور تو ، تو پکی سمجھدار عورت ہے بچے نے چابی دی اور تو نے لے لی تیری اتنی ہمت ---" وہ اسے سر لیکر پیر تک گھورتے ہوئے بولیں

" اولڈ وومین !! تمیز سے بات کرو اور وہ شیری کو دودھ پیتا بچہ نہیں ہے ----" عروہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا

" اولڈ وومین ہوگی تو ، تیری ماں ، تیرا باپ ، تیرا پورا خاندان جسے تجھے پہنانے کے لیے کپڑے تک نہیں نصیب ہوئے ----" فرزانہ نے اسے کوسا

" کیا ہورہا ہے آپا ----" سلیم صاحب آوازیں سن کر گیسٹ روم سے باہر نکل آئے

سلیم میاں !! ذرا دیکھو تو ہمارے گھر میں فقیرنی گھس آئی ہے بیچاری کے پاس کپڑا لتا تک نہیں ہے کہ خود کو ڈھانپ سکے !! میاں ذرا اپنا بٹوا تو لاؤ اور اسے کچھ دے دلا کر فارغ کرو ----" وہ عروہ کو گھورتے ہوئے بولیں

سلیم صاحب آگے آئے --

بیٹی آپ کون ہیں اور ادھر کیسے آنا ہوا ؟؟ " انہوں نے شائستگی سے پوچھا "

انکل آپ کون ؟؟ " عروہ نے الٹا سوال کیا "

میں اس گھر کے مالک شہریار کا باپ ہوں ----" وہ نرمی سے بولے "

آپ شیری کے فادر ہیں !! او مائی گاڈ اس نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ اس کی فیملی آرہی ہے پاکستان سے ---" وہ حیران رہ گئی

"چلیں بیٹا آپ اندر چل کر بیٹھیں اور آپا آپ دروازہ کھولیں لگتا ہے شہریار کے بھجوائے نوکر آگئے ہیں ---" وہ گھنٹی کی آواز سنتے ہوئے گویا ہوئے

سوزن آکر کچن سنبھال چکی تھی سلیم صاحب عروہ کو لیکر لیونگ روم میں بیٹھے تھے فرزانہ بھی زاہدہ بیگم کو لیکر ادھر ہی جا رہی تھیں جب سوزن سامنے آئی اور ٹوٹی پھوٹی اردو میں چائے کا پوچھا

"میڈم آپ لوگ چائے پیو گے یا کافی ؟؟"

"ارے بھاڑ میں جائے تمہاری چائے جاؤ جا کر ناشتہ تیار کرو ----" فرزانہ سوزن کی مداخلت پر تلملا کر بولیں

سوزن نے ان کا رویہ دیکھتے ہوئے خاموشی سے کچن میں جانا مناسب سمجھا

"یہ ولایتی لڑکیاں تو ہوتی ہی تیز طرار ہیں ذرا اس بے ڈھنگی کو تو دیکھو کیسے بنا لباس بے باکی سے سلیم کے سامنے بیٹھی ہے ----" فرزانہ نے لیونگ روم میں بیٹھی عروہ کو دیکھتے ہوئے زہر اگلا

"فرزانہ آپا !! اب ایسا بھی مت کہیئے ، اس نے لباس پہنا ہوا ہے ادھر کا پہناوا ہی ایسا ہے ۔" زاہدہ بیگم نے عروہ کی طرف داری کی جس سے فرزانہ بھڑک اٹھیں

"تمہیں اس فیشن کی پوٹ ننگی ٹانگوں والی بکری میں ایسا کیا نظر آگیا جو اس کی حمایت کرہی ہوں ؟؟ بھتر ہے تم سلیم کو لیکر اندر جاؤ میں خود اس سے نبٹ لونگی ---" انھوں نے زاہدہ بیگم کو جھاڑا

وہ دونوں اندر آکر صوفے پر بیٹھ گئیں کمرے کا ماحول خاصا سنجیدہ تھا ۔ سلیم صاحب کے چہرے پر بھی بلا کی سنجیدگی طاری تھی اور عروہ اپنے آنسو پوچھ رہی تھی

تو اب آپ کیا چاہتی ہیں بیٹا جی ----" چند لمحوں کی خاموشی کو سیلم صاحب کی " گھمبیر آواز نے توڑا

انکل مجھے شیری سے شادی کرنی ہے اس نے سو لوگوں کے بیچ مجھ سے منگنی کی " تھی اور اب اپنا مطلب نکال کر شادی سے مکر گیا ہے ----" عروہ کی بات نے زاہدہ بیگم اور فرازنہ کی سماعت پر بم سا پھوڑ دیا تھا

کیا بکواس ہے یہ ؟؟ اور لڑکی !! تجھے حیا نا آئی اتنا گندا اور جھوٹا الزام میرے شیرو پر " لگاتے ہوئے ---" فرزانہ نے نفرت اگلتی نگاہوں سے عروہ کو گھورا

آپا پلیز !! میں بات کررہا ہوں ----" سلیم صاحب نے انہیں ٹوکا "

ارے جن کے دل سیاہ ہوں وہ ایسے ہی دوسروں پر تہمت لگاتے ہیں سلیم میاں " اس حرافہ کو کچھ دے دلا کر فارغ کرو یہ منگتی ہے لکھ لو دولت کی ہوس میں شیرو کے پیچھے پڑی ہوگی ---"

عروہ فرازنہ پھپھو کی بات سن کر تڑپ کر کھڑی ہو گئی

" اے بڑھی عورت زبان سنبھال کر !! مجھے نہیں پتہ تھا شیری کا خاندان اتنا بیک ورڈ ہے اور میں الزام نہیں لگا رہی بلاؤ اسے پوچھو اس سے کہ مجھ سے منگنی کی تھی کہ نہیں شادی کے سپنے دکھائے تھے کہ نہیں ---" عروہ چلائی

"آواز نیچی کر بے شرم !!" فرزانہ نے اسے ٹوکا

" بیٹا آپ ابھی اپنے گھر جاؤ آپ کی بات میں نے سن لی ہے اب مجھے شہریار کی سائیڈ کی اسٹوری بھی جاننی ہے پھر میں آپ سے خود رابطہ کرونگا ---" سلیم صاحب نے بات ختم کی

****

سر آپ میرے راستے سے ہٹ جائیں ورنہ ----" سویرا نے غصہ سے کہا"

ورنہ کیا ؟؟؟ تم میرا کیا بگاڑ لو گی بولو ---" وہ اس کے نزدیک آکر اس کے چہرے "
پر پھونک مارتا ہوا بولا

یہ سنسان جگہ ہے ڈارلنگ اور اس وقت ویسے بھی سب اسٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاسز "
میں ہیں اب اگر میں تمہیں ادھر سے گھسیٹتا ہوا بھی لے جاؤ تو کوئی نہیں بچا سکتا
---" وہ ہنس کر اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولا

چٹاخ !!!! " سویرا نے بنا سوچے سمجھے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارا "

۔ ڈاکٹر اینڈریو نے سرخ نگاہوں سے سویرا کو گھورا اور اس کا ہاتھ بڑی بیدردی سے پکڑا

****

ہیلو اینا بے بی ---" بریڈلی نے یونیورسٹی پہنچتے ہی اینا کو فون ملایا "

ہیلو بریڈلی اتنی صبح کال کی خیریت ---" اینا جو آفس کیلئے تیار ہو رہی تھی فون اٹھا " کر باہر نکلتے ہوئے بولی

بس تمہاری یاد آرہی تھی ---" وہ بڑے مزے سے بولا "

کبھی پڑھ بھی لیا کرو رومیو کی اولاد ---" اینا نے لتاڑا "

تم موقع دو گی تو ہی تو پڑھونگا ---" اس نے شرارت سے اسے چھیڑا "

میں نے کب روکا ہے تمہیں ؟؟" وہ الجھی "

پاس آؤ گی تو تمہاری ہارٹ ریڈنگ کرونگا ----" وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا "

بریڈلی !! کیا بکواس کرنے کے لیے فون کیا ہے ---" وہ تپ گئی "

اچھا لیو دا رومینس !! یہ بتاؤ سویرا آج یونیورسٹی آرہی ہے ؟؟" اس نے سوال کیا "

ہاں !! میں نے کل باس کو کال کی تھی وہ خود اسے ڈراپ کرینگے ---" وہ " اطمینان سے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے میں بیک سائیڈ چیک کرتا ہوں وہ ڈپارٹمنٹ کا شارٹ کٹ ہے میں نے " ہی اسے دکھایا تھا اچھا ہے اسے وہی سے کیچ کرلونگا ----" وہ تیزی سے عمارت کی پچھلی طرف بڑھا

او مائی گاڈ ---" اس کے منہ سے سامنے کا منظر دیکھ کر نکلا "

کیا ہوا ؟؟ ---" اینا نے فوری پوچھا "

اس خبیث ڈاکٹر اینڈریو نے ابھی ابھی سویرا کا راستہ روکا ہے لیکن اس بار یہ کمینہ "
میرے ہاتھوں بچے گا نہیں -----" بریڈلی نے دانت ہچکچاتے ہوئے کہا

بریڈلی !! تم فوراً پولیس کو فون کرو !! " اینا پریشان ہو گئی "

اینا ڈئیر !! تم فکر مت کرو میں اس کی وڈیو بنانے جارہا ہوں تاکہ پکا ثبوت مل جائے "
اور یونیورسٹی اسے کک آؤٹ کردے اسٹوڈنٹ کو ہراس کرنے کے کیس میں ---"
وہ سنجیدگی سے بولا

اچھا آئیڈیا ہے لیکن سنو سویرا کا چہرا نہیں آنا چاہیے وہ بدنام ہو سکتی ہے "---اینا "
جلدی سے بولی

جانتا ہوں ڈونٹ وری ---" بریڈلی نے فون رکھا اور خود درختوں کی آڑ لیتا ہوا قریب آگیا "
جہاں سے اینڈریو کا چہرہ اور آواز صاف سنائی اور دکھائی دے رہی تھی

اینڈریو کی بڑھتی ہوئی جسارتوں کو دیکھ کر اس نے پولیس کال کر دی تھی اور اب فون
کیمرہ ہاتھ میں لیئے اس کی سمت تیزی سے بڑھا

****

وہ سویرا کا لیب ٹاپ لیکر یونیورسٹی کے احاطے میں داخل ہوا سویرا اسے کہیں بھی نظر
نہیں آئی

اتنی جلدی یہ لڑکی کدھر چلی گئی ----" وہ بڑبڑایا "

چاروں طرف نظریں گھماتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا اردہ سویرا کو کال کرنے کا تھا اسی وقت ایک کونے سے اسے تیزی سے بریڈلی نکلتا ہوا دکھائی دیا

بریڈلی !! ہے مین ----" اس نے آواز لگائی پر وہ فون کانوں سے لگائے عمارت " کے پچھلے حصے کی طرف بڑھ گیا تھا -

شہریار بھی تیزی سے اس کی سمت بڑھا اس کا ارادہ بریڈلی کو سویرا کا لیب ٹاپ دینے کا تھا تھوڑی ہی دور جاکر اسے بریڈلی سیل فون سے وڈیو بناتا ہوا دکھائی دیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا ---

بریڈلی تیزی سے سویرا کی سمت بڑھا ہی تھا کہ اس کے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا وہ فوراً پلٹا اور شہریار کو دیکھ کر حیران رہ گیا

اس باسٹرڈ کو میں دیکھتا ہوں تم وڈیو بناتے رہو اور فوراً یوٹیوب پر اپلوڈ کردو لیکن سویرا " نظر نہیں آنی چاہیے انڈر اسٹینڈ ---"

بریڈلی نے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

شہریار اسے ہدایات دے کر آگے بڑھا ---

قدموں کی آواز سن کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی سویرا اور اینڈریو دونوں نے چونک کر اسے دیکھا -

آآپ آگے ---"وہ اس کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اینڈریو نے اسے اپنی سمت کھینچا"

اوہ !! بڑا اسٹرانگ کنکشن ہے بھئی ، ابھی تو بس ہاتھ ہی پکڑا تھا اور ہسبنڈ صاحب کھینچے چلے آئے ۔۔۔" اینڈریو اسے دیکھ کر بولا "

تمہاری اتنی ہمت !!! " شہریار پھنکارتے ہوئے آگے بڑھا اور جھٹکے سے سویرا کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر ایک زور دار گھونسا اس کے منہ پر مارا "

مسٹر شہریار !! کبھی اپنی وائف سے بھی پوچھو کہ اس نے کیوں مجھے دیوانہ بنایا ؟؟ کیوں میرے دل سے کھیلا ؟؟ اور اب جب مجھ پر اس کے حسن کا جادو چڑھ چکا ہے تو یہ ۔۔۔۔۔۔" "

بکواس بند کرو ۔۔۔" شہریار نے ایک زور دار پنچ اس کے چہرے پر مارا وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا "

تم جیسے استاد معاشرے کا ناسور ہیں جو اپنی ہی اسٹوڈنٹس پر بری نظر رکھتے ہیں "

----" شہریار پھنکارا

وہ دونوں گھتم گھتا ہو چکے تھے سویرا کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا وہ سانس روکے شہریار کے چہرے پر چھائی چٹانوں سی سختی کو دیکھتے ہوئے لرز رہی تھی جب دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں سامنے ہی پولیس کے ساتھ ساتھ اسٹوڈنٹس ٹیچرز کا ایک ریلہ دوڑتا چلا آرہا تھا جو یقیناً بریڈلی کے وڈیو اپلوڈ کرنے کی وجہ سے اس معاملے سے آگاہ ہوا تھا

--

پولیس نے ڈاکٹر اینڈریو کو گرفتار کر لیا تھا اور اب ضابطے کی کارروائی پوری کر کے اسے انسپکٹر نے تھانے بھجوا دیا تھا۔

مسٹر شہریار ! آپ ڈین آفس آئیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے ---" انسپکٹر شین " اس کے پاس آکر بولا

شیور آپ چلیں !! میں اپنی وائف کے ساتھ تھوڑی دیر تک آتا ہوں ۔۔۔" شہریار "
سنجیدگی سے بولا

بریڈلی نے سب اسٹوڈنٹس کو وہاں سے ہٹادیا تھا اور خود بھی شہریار کو گڈ لک کا اشارہ
۔کرتے ہوئے ڈین آفس کی طرف روانہ ہو گیا تھا

شہریار سب کے جانے کے بعد سامنے کھڑی سویرا کی طرف متوجہ ہوا جس کا چہرہ خوف
سے زرد پڑ چکا تھا اور جو ابھی بھی ہلکے ہلکے لرز رہی تھی ۔وہ کافی ہراساں اور پریشان
تھی

تم اتنی خوف زدہ کیوں ہو ؟؟ " شہریار نے اس کے ٹھنڈے ہاتھ تھامے"

وہ وہ وہ ۔۔۔۔۔۔" سویرا سے بولا تک نہیں جارہا تھا "

وہ گرفتار کیا جاچکا ہے اور اب کبھی بھی تمہارے راستے میں نہیں آئیگا ٹرسٹ می "
----" وہ نرمی سے بولا

سویرا نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اپنے ہمسفر کی طرف دیکھا جو اس کے سامنے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا ہوا تھا۔ ایک وقت تھا کہ وہ اسے معمولی سی بھی اہمیت دینے کو تیار نہیں تھا اور آج اس کی پرچھائیں بنا اس کا محافظ بنا سامنے کھڑا تھا ۔وہ اس کی چاہت میں گرفتار ہوا تھا تو سویرا بھی اس کے عشق میں ڈوب چکی تھی ان دونوں کے درمیان محبت کا بیج دل کی سر زمین پر مضبوطی سے نشونما پا چکا تھا محبت کا ---لافانی جذبہ ان دونوں کو اسیر کرچکا تھا

آپ آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ---" وہ اس کی نگاہوں کی تپش سے گھبرا "
اٹھی

چلو تمہارے ڈین آفس چلیں ----" وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا"

ڈین کے آفس میں خاصا رش لگا ہوا تھا ٹیچرز اسٹوڈنٹس کے علاوہ پولیس انسپکٹر اور بریڈلی بھی ادھر ہی تھے ۔وہ سویرا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے بڑے مغرور بارعب انداز سے چلتا ہوا ڈین کی میز کے سامنے پہنچا

ڈین نے بڑے احترام سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا شہریار نے کرسی گھسیٹ کر سویرا کو بٹھایا اور خود کھڑا رہا

مسٹر شہریار !! وی آر ویری سوری جو بھی ہوا مگر یقین کریں آئندہ ایسا نہیں ہوگا " یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر اینڈریو کے خلاف سخت ایکشن لے گی ..." ڈین نے بات شروع کی

یونیورسٹی ایکشن لے یا نہ لے ، میں اس باسٹرڈ کو سخت سے سخت سزا دلوائی جائے " اس بات کو پریقین بناؤں گا ---"وہ دو ٹوک لہجے میں بولا

مسٹر شہریار آپ سے ایک ریکوئسٹ ہے آپ پلیز یو ٹیوب سے وڈیو ہٹوا دیں یونیورسٹی کی " عزت کا سوال ہے باقی ہم پر یقین رکھیں ہم اس معاملے پر ڈاکٹر اینڈریو کو سزا ضرور دلوائیں گے ---" ڈین فیکلٹی نے گزارش کی

ویل میں اس پر سوچوں گا ---" وہ بولتے بولتے رکا "

مسٹر شہریار کائنڈلی وڈیو ڈیلیٹ کروائیں ہم اس وڈیو کو عدالت میں استعمال کرینگے " ---" اب کے انسپکٹر آگے بڑھا

اوکے ---" شہریار نے سر ہلاتے ہوئے بریڈلی کو اشارہ کیا اور خود الوادعی کلمات " ۔ ادا کرتے ہوئے سویرا کو لیکر آفس سے باہر نکل آیا

تم نے دیکھا ؟؟ آج اس ڈاکٹر کی وجہ سے کتنی پرابلم ہوئی اور تماشہ الگ بنا ---" وہ " سنسان راہداری میں رکتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

کاش تم نے مجھ سے کچھ نا چھپایا ہوتا تو آج یہ نوبت نہیں آتی ---" وہ بلا کی حد " تک سنجیدہ تھا

میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ سر اس طرح سے اتنی بدتمیزی کریں گے -" " وہ روتے ہوئے بولی

جی مسز شہریار !! بالکل آپ نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا انفیکٹ آپ تو سوچنے " سمجھنے کی صلاحیتوں سے ہی عاری ہیں اور میں ، میں تو جیسے مکمل پلاننگ کر کے آیا تھا نہ کہ وہ ذلیل انسان تم سے بدتمیزی کرے اور میں اس کی ٹھکائی لگاؤ !! صرف تمہاری وجہ سے ، صرف اور صرف تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑا مجھے ورنہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا مارننگ کافی انجوائے کررہا ہوتا !! " وہ طنزیہ لہجے میں بولا

سویرا اس کا طنزیہ لہجہ سن کر سسک اٹھی

"حد ہوتی ہے احمقانہ پن کی اور بے اعتمادی کی !! یہ شخص تمہیں اتنے دنوں سے ڈرا دھمکا رہا تھا اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔" اس کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا

"کل آپ کو بتایا تو تھا۔۔۔۔" وہ آنسو پیتے ہوئے بولی

"محترمہ کل آپ نے صرف اتنا کہا تھا کہ یہ آپ کو تنگ کرتا ہے اور تنگ کرنے اور ہراس کرنے میں واضح فرق ہوتا ہے وہ تو شکر ہے میں آگیا ورنہ آپ نے تو اس کے ہاتھوں اغوا ہونے کی ٹھان لی تھی۔۔۔"وہ شدید غصہ میں بپھرا ہوا تھا

سویرا دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کررہی تھی

پلیز اب یہ رونا شروع مت کرنا ورنہ یہی کسی درخت سے الٹا لٹکا دونگا تمہیں ۔۔۔" "
وہ بھنایا

پلیز !! میں سوری کررہی ہوں نا ۔۔۔" وہ بے اختیار ہو کر آگے بڑھی اور اس کے "
کندھے سے سر ٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

ایک تو بندہ شادی کے بعد غصہ بھی ڈھنگ سے نہیں کرسکتا ۔۔۔" اس نے "
بڑبڑاتے ہوئے سویرا کو خود سے الگ کیا

اچھا اب یہ رونا دھونا بند کرو اور آرام سے اپنی بقایا کلاسس اٹینڈ کرو فارغ ہو کر "
کال کردینا میں ڈرائیور بھیج دونگا ۔۔۔"وہ نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

۔ سویرا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی جہاں بریڈلی اس کا انتظار کررہا تھا

****

صبح سات بجے وہ گھر سے نکلا تھا سویرا کو چھوڑنے اور اس کے بعد یونیورسٹی کے ہنگامے نے اسے بہت دیر کروا دی تھی اس وقت دن کے گیارہ بج رہے تھے وہ آفس کی پارکنگ میں اپنی مخصوص جگہ پر گاڑی پارک کر کے سب کے سلام کا سر ہلاتے ہوئے سنجیدگی سے اپنے روم کی طرف بڑھا اور اندر پہنچتے ہی انٹرکام اٹھا کر اینا کو اندر آنے کا حکم دیا

یس سر !! " اینا ہاتھ میں کاپی پین لیئے اندر داخل ہوئی "

" !! مس اینا"

جی سر !! " وہ اٹینشن ہوئی "

"میں نے آپ کو پہلے دن سے ہی سویرا کی دیکھ بھال کی اور ساری رپورٹنگ دینے کی ذمہ داری دی تھی !! دی تھی کہ نہیں ؟؟؟ "

" یس سر دی تھی اور میں نے آپ کو ان کی ساری رپورٹس دی تھیں انفیکٹ یونیورسٹی میں ان کا روم نمبر تک بتا دیا تھا ۔" اینا فرفر بولی

" تو پھر مجھے اس ڈاکٹر اینڈریو کے بارے میں کچھ پتہ کیوں نہیں چلا ؟؟ " وہ سرد لہجے میں بولا

" سر ڈاکٹر اینڈریو کا مجھے بھی بہت دیر سے پتہ چلا تھا آپ ان دنوں مس عروہ کے ساتھ بزی تھے تو میں اور بریڈلی اسے دیکھ رہے تھے ۔۔۔"

کیا خاک دیکھا ہے تم لوگوں نے ؟؟ مجھے اس اینڈریو کی پوری انفارمیشن چاہیئے وہ سویرا " کو کیسے جانتا ہے کیوں اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے سب کچھ ، کسی پرائیوٹ ڈیٹیکٹیو کو ہائر کرو --- " اس نے ہدایات دیں

ویل !! سویرا کے معاملے میں میں آئندہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا کنسڈر دس " ---- آلاسٹ وارننگ"

اوکے سر --- " اینا نے سنجیدگی سے سر ہلایا "

اب جاؤ اور اس شہر کے سب سے بیسٹ وکیل سے میری میٹنگ سیٹ کرواؤ جو " اس اینڈریو کو کم سے کم دس سال کی سزا دلوائے --- " شہریار نے حکم دیا

-- اوکے سر " اینا تابعداری سے سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئی "

****

وہ اپنے کاموں میں مصروف تھا ابھی ابھی ایک میٹنگ بھگتا کر فارغ ہوا تھا جب اس کا سیل فون بج اٹھا اس نے فون پر نظر دوڑائی تو سویرا کی کال تھی

ہیلو !! " سویرا کی مدھر آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی "

آپ ٹھیک ہیں ؟؟ " اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا "

کیوں مجھے کیا ہونا تھا ؟؟ " شہریار نے الٹا سوال کیا "

"۔۔۔۔ وہ آپ غصہ میں تھے تو "

مسز شہریار !! میرے غصہ کی اگر آپ کو فکر ہوتی تو آپ !! خیر کہیئے کیا حکم ہے " کیسے کال کی ---" وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھا

"...وہ میری کلاسز ختم ہوگئی ہیں "

اوکے تم میرا ویٹ کرو میں آرہا ہوں ---" وہ کھڑا ہوتے ہوئے گاڑی کی چابی " اٹھاتے ہوئے بولا

"--- جی ٹھیک ہے لیکن اگر آپ مصروف ہیں تو بریڈلی کہہ رہا وہ ڈراپ کردیگا "

"--- نہیں میں آرہا ہوں ویسے بھی مجھے تمہیں کہیں لیکر جانا ہے "

سب ٹھیک تو ہے - - " وہ پریشان ہوئی "

"سب ٹھیک ہے ، بس میں ٹھیک نہیں ہوں اور مجھے اس وقت تمہارے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا ہے ڈیٹس اٹ ---"وہ آفس سے باہر نکلا

"لیکن گھر میں سب انتظار کر رہے ہونگے ---" سویرا بوکھلا گئی

"گھر کو چھوڑو اور اپنے گھر والے کی فکر کرو صبح سے غصہ سے تپ رہا ہوں اور اب تمہارا فرض ہے میرا غصہ کم کرو ، تھوڑا دل بہلاؤ میرے ساتھ اچھا سا رومینٹک سا ٹائم اسپینڈ کرو ---" وہ اس کے چھکے چھڑاتے ہوئے بولا

****

اس نے گھبراہٹ میں تیسری بار خود پر اچھی طرح سے سے کوٹ کو درست کیا اور چاروں طرف دیکھنے لگی یونیورسٹی آف ہو رہی تھی سب اسٹوڈنٹس آہستہ آہستہ باہر جارہے تھے وہ وہ بریڈلی کے ساتھ آئی تھی جو اس وقت ایک کونے پر اینا سے فون پر

باتیں کرنے میں لگا ہوا تھا ۔اس نے ایک بار پھر پارکنگ میں شہریار کی گاڑی تلاش کرنا چاہی لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچا تھا ۔ تبھی اس کی نظر دائیں ہاتھ پر کھڑے گھنے برگد کے درخت کے نیچے پڑیں اور اس کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں تیزی سے نمودار ہو گئیں ۔

شہریار پارکنگ میں پہنچ چکا تھا سویرا کے آنے سے پہلے اس کی زندگی ایک مشین کی طرح سے چل رہی تھی بس بزنس کی دنیا میں نام بنانا اپنا آپ منوانا یہی دھن سوار تھی کام کام اور کام !! لیکن سویرا اس کی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی ثابت ہوئی تھی وہ پھر سے مسکرانے لگا تھا اس لڑکی کی چھوٹی چھوٹی حماقتیں اسے اچھی لگنی لگی تھیں ۔ اس نے گاڑی روک کر اطمینان سے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور دروازہ کھول کر باہر نکلا ۔۔۔۔

بائیں طرف درخت کے نیچے سر جھکائے کھڑی لڑکی پر اسے سویرا کا گمان ہوا اس نے آنکھیں سکیڑ کر بغور دیکھا ۔ وہ ابھی تک شہریار کا کوٹ پہنے ہوئے تھی ڈھیلا ڈھالا جو اس کے گھٹنوں سے بھی نیچے تک آرہا تھا ۔ لمبی آستینیں فولڈ کی ہوئی تھی ۔ اس کے

سر جھکا کر آنسو صاف کرنے پر اسے اندازہ ہوا کہ وہ رو رہی ہے وہ اختیار ہو کر تیزی سے اس کی سمت بڑھا

" کیا ہوا ہے ؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے ؟؟ مجھے بتاؤ کیا بات ہے ؟؟آخر تم رو کیوں رہی ہو ؟؟؟" وہ ماتھے پر تشویش سے بل ڈالے اسے دیکھنے لگا

" آپ! آپ آگئے ---" سویرا نے اس کی آواز سن کر سر اٹھایا اس کی آنکھیں شہریار کو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں

" تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو ؟؟ ہو بریڈلی کدھر ہے---" وہ اس کی نظروں میں خود کو دیکھ کر ابھرنے والی جگمگاہٹ نوٹ کرتے بولا

"وہ ادھر لینا سے فون پر بات کر رہا ہے۔ اس نے کہا تھا یہیں ٹھہرو۔ میں آتا ہوں لیکن آپ وہ سامنے دیکھیے نا وہ وہ مجھے گھور رہا ہے۔ مم مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ سہم سی گئی۔

"کون؟ کون گھور رہا ہے؟؟ مجھے بتاؤ ابھی اس کا منھ توڑتا ہوں۔" شہریار اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے چاروں اطراف دیکھتے ہوئے بولا اس کے چہرے پر کرختگی سی چھا گئی تھی۔

"وہ ادھر دیکھیں درخت کے نیچے لال گاڑی کے پاس کتنا خطرناک کتا ہے۔" سویرا نے کانپتے ہاتھوں سے ایک کتے کی طرف اشارہ کیا

"حد ہوتی ہے مسز! کتے سے بھی کوئی ڈرتا ہے؟ دو منٹ کے لیے تو میں سیریس ہوں کے تمہیں گھورنے والے بندے کا قتل کرنے کا سوچ رہا تھا اور یہ بریڈلی بھی انتہائی بے وقوف اور غیر ذمہ دار آدمی ہے۔ اسے پتا بھی ہے کہ تم ایک نمبر کی عقل سے

پیدل ہو پھر بھی تمہیں اکیلا چھوڑ گیا۔۔''وہ بڑبڑاتے ہوئے سیل فون نکال کر بریڈلی کا نمبر ملانے لگا .

''؟؟کہاں ہو تم''

''۔شہریار برو! میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے بس ابھی آیا''

اٹس اوکے! میں نے سویرا کو پک کرلیا ہے اب وہ میرے ساتھ ہے۔ یو کیری آن '' '' شہریار نے اسے روکا

اوکے برو! ٹیک کیئر ۔۔۔'' بریڈلی نے مسکراتے ہوئے فون بند کردیا''

چلو ۔۔۔'' وہ فون بند کر کے سویرا کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھا''

ابھی وہ دونوں چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ وہ کتا تیزی سے دوڑتا ہوا سویرا کے پیروں کے قریب آیا اس کے منھ سے فلک شگاف چیخ نکلی وہ بری طرح ہراساں ہوگئی تھی

سویرا کی چیخ سن کر شہریار چونک کر تیزی سے پلٹا سامنے ہی سفید رنگ کا جرمن ڈاگ سویرا کے پیروں کے پاس کھڑا ہوا تھا اور سویرا بی بی آنکھیں سختی سے میچے تھر تھر کانپ رہی تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر کتے کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور پھر سویرا کا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر تیزی سے آگے گاڑی کی جانب بڑھنے لگا ۔

سویرا جو اس کتے کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر ڈر گئی تھی اپنے ہاتھوں پر شہریار کا لمس محسوس کرتے ہی پرسکون سی ہوگئی اور اپنے تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کو قابو کرنے لگی آنکھیں کھولنے کی ہمت اس میں ابھی بھی نہیں تھی کیا پتہ وہ کتا آس پاس ہی موجود ہو۔ یہ سوچ ہی اس کا دل دہلانے کے لیئے کافی تھی

سنو لڑکی! اب تم آنکھیں کھول سکتی ہو ---" شہریار نے گاڑی کے پاس آکر اس کا " نازک ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کیا

"---کک کتا "

واٹ ؟؟ تم مجھے کتا کہہ رہی ہو ؟؟ " شہریار نے اسے گھورا"

نہیں نہیں ---"سویرا نے گھبرا کر جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور خود کو گاڑی " کے پاس کتے سے دور محسوس کر کے ایک پرسکون سا سانس لیا

چلو بیٹھو ---" وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا "

میری سمجھ نہیں آتا تم جیسی ڈرپوک لڑکی جو اتنے کیوٹ سے ڈاگ سے ڈر جاتی ہو ، "
وہ میڈیکل کیسے کریگی ؟؟ " وہ گاڑی سڑک پر نکالتے ہوئے بولا

اب آپ اس بدمعاش کتے کو کیوٹ تو مت کہیں۔ دیکھا نہیں کیسی خطرناک سرخ "
آنکھیں تھی اس کی؟"سویرا نے شکوہ کیا

سویرا !! ڈیئر یہ پالتو جانور ہوتے ہیں ویل ٹرینڈ ان سے ڈرنا نہیں چاہیے اور یہ تو "
تمہیں جگہ جگہ ملیں گے یہاں ہر دوسرے آدمی کے پاس ڈاگ یا کیٹ ہوتی ہے
۔۔۔" شہریار نے اسے سمجھایا

اب ڈاگ کہنے سے کیا ہوتا ہے ؟؟ کتا تو کتا ہی ہوتا ہے نا اور کتوں کا کیا بھروسہ "
کب کاٹ لیں ۔۔" سویرا نے جھرجھری لی

خیر میں کتوں پر ریسرچ کرنے نہیں آیا تھا ویسے -----" وہ بولتے بولتے رک کر "
سویرا کو دیکھنے لگا جو پوری توجہ سے اس کی بات سن رہی تھی

اگر ہمارے بیٹے نے ڈاگ پالنا چاہا تو تم کیا کرو گی ---؟؟"وہ شرارت سے بولا"

شہریار کی بات سن کر سویرا کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ شہریار نے بغور اس کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھا اور ایک گہری سانس لی

مسز شہریار! اب تم مجھے بے خود ہونے پر مجبور کر رہی ہو۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولا "

آ۔۔ آپ بھی بس ----" وہ سٹپٹا کر تیزی سے چہرہ جھکاتے ہوئے پیچھے ہوئی "

****

رات بہت گہری ہو چکی تھی وہ شہر سے ابھی ابھی واپس آیا تھا اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا رات کا ایک بج رہا تھا گاؤں میں اتنی دیر تک بھلا لوگ کب جاگتے تھے لیکن آج کل سب بڑوں کے لندن جانے کی وجہ سے گھر میں خاصا سکون تھا اور شاہ بی بی وہ تو ان دونوں کو خوش دیکھ کر ہی بہت خوش تھیں وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا نیلگوں روشنی پورے کمرے کو اپنے سحر میں جکڑے ہوئی تھی سامنے ہی بیڈ پر رخسار گردن تک چادر اوڑھے سو رہی تھی اس نے ایک گہری نگاہ سوئی ہوئی رخسار پر ڈالی اور الماری میں ٹنگا اپنا آرام دہ لباس نکال کر باتھ روم میں گھس گیا ۔۔۔

فریش ہو کر وہ باہر نکلا رخسار ہنوز گہری نیند سو رہی تھی ۔۔۔

رخسار! " اکرام نے اسے آواز دی "

تم نے میرا انتظار بھی نہیں کیا اور سو گئی ۔۔۔" اس نے رخسار کی نیند سے بھری " آنکھوں میں خفگی سے جھانکا

آپ آگئے---" رخسار نے دیوار پر نصب گھڑی پر نظر ڈالی "

جی جناب مابدولت آ گئے ہیں اب اٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ---" اکرام " نے ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھایا

آپ بیٹھیں میں آپ کے لیے کھانا گرم کر کے لاتی ہوں ---" رخسار کو اچانک اس " کی بھوک کا احساس ہوا

بیگم سب فکریں چھوڑو اور یہ دیکھو ----" اکرام نے سائیڈ میز پر سے لفافہ اٹھا کر " اس کے ہاتھ میں تھمایا

یہ کیا ہے ؟؟ " رخسار نے لفافہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا "

کھول کر دیکھو ۔۔۔۔" اکرام نے پیار سے کہا "

رخسار نے لفافہ کی سیل کھولی اندر سے دو پلین کے ٹکٹ نکل کر اس کی جھولی میں آگرے

سوئٹزرلینڈ ؟؟؟ " وہ حیرت سے ٹکٹس کو دیکھ رہی تھی "

جی جناب اب اٹھو کل دوپہر کی فلائٹ ہے ساری پیکنگ کرنی ہے ہم پورا ایک ماہ " اپنا ہنی مون منائیں گے ۔۔۔۔" اکرام مسکرایا

لیکن پھپھو! انہیں شاید اچھا نہیں لگے گا ۔۔۔۔" رخسار نے خدشہ ظاہر کیا "

امی کو بتا کون رہا ہے ؟؟ " اکرام نے جلدی سے کہا "

مگر " رخسار نے کچھ کہنا چاہا "

رخسار! امی کی وجہ سے میں تمہیں آج تک کہیں باہر لے کر نہیں جاسکا لیکن اب " جب تک وہ واپس نہیں آتیں ہم بھی کھل کر انجوائے کرینگے ----" وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

اور شاہ بی بی ----" رخسار نے سر اٹھایا "

شاہ بی بی کو سب پتہ ہے بلکہ انھوں نے ہی یہ آئیڈیا دیا ہے میں نے ادھر " تمہارے لیے گائنا کالوجسٹ سے بھی اپوائنٹمنٹ لے لیا ہے بس اب تم ہنی مون پر چلنے کی کرو ---" اس نے حکمیہ انداز اپنایا

اللہ اللہ شادی کے چار سال بعد ہنی مون کتنا عجیب لگتا ہے ----" رخسار شرمندگی " سے بولی

اکرام نے غور سے نازک سی رخسار کو دیکھا جو آج بھی اس کا دل دھڑکا دیتی تھی ---- خوبصورتی معصومیت اور سادہ طبیعت کی رخسار

اگلی دوپہر وہ دونوں شاہ بی بی کی دعاؤں کے سائے میں ائیر پورٹ کیلیئے روانہ ہوئے ۔سوئیٹزرلینڈ پہنچ کر اکرام نے رخسار کی بات شہریار سے کروائی ۔اس کا یہ پورا ٹرپ ۔ پلانڈ تھا بس فرزانہ کو ہی بے خبر رکھا گیا تھا

وہ دونوں ہفتے میں ایک بار بمشکل فرازنہ سے بات کررہے تھے البتہ شاہ بی بی کو روز ہی فون کرکے ڈھیروں باتیں کی جاتیں تھیں --

****

وہ سویرا کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لے آیا تھا اپنی پسند سے اس نے اسے شاپنگ کروائی ---- وہ نہیں چاہتا تھا کہ سویرا کو کسی بھی چیز کی کمی محسوس ہو

سنیے ----" سویرا ایک شاپ سے نکل کر اسے پکار اٹھی "

سنائیے !! کیا سنانا ہے ----" شہریار نے سنجیدگی سے پوچھا "

میں تھک گئی ہوں اب بس کریں نا۔ ادھر گھر میں بھی سب پریشان ہو رہے ہوں " گے ---" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی

ہمم اچھا چلو ----" وہ اسے لیکر گاڑی میں آیا اب اس کا رخ شہر کے ایک مشہور " فائیو اسٹار ہوٹل کی طرف تھا

آؤ !! " وہ گاڑی کی چابی پارکنگ بوائے کو پکڑا کر سویرا کا دروازہ کھولتے ہوئے ہاتھ " بڑھا کر بولا

سویرا نے بنا جھجکے اپنا ہاتھ اس کی چوڑی شفاف پھیلی ہوئی ہتھیلی پر رکھا اور اس کے ساتھ اس پرشکوہ ہوٹل کے اندر چلی آئی ۔کاؤنٹر سے چابی لیکر وہ سویرا کو وی آئی پی ۔ سوئیٹ روم میں لے آیا

" ہم ادھر کیوں آئے ہیں ؟؟ گھر میں سب انتظار کررہے ہوں گے۔ پھپھو برا مان جائیں گی ---" اسے فرزانہ پھپھو کی ناراضگی کا خوف گھیرے ہوئے تھا

" سوئیٹ ہارٹ ----" وہ اطمینان سے فون پر کھانا آرڈر کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا

" تم سے کہا تھا نا گھر کو چھوڑو اور اپنے گھر والے کی فکر کرو۔ آج رات ہم ادھر ہی رکیں گے گھر کل شام میں واپس جائیں گے ----" وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا

" قسم سے میرے کوٹ میں پوری جوکر لگ رہی ہو ---" وہ اس کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیتے ہوئے بولا

"آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں ؟؟ پتہ ہے کلاس میں بھی سب ہنس رہے تھے ---"

وہ روہانسی ہوئی

"تو جاناں! تم کوٹ اتار دیتی ----" وہ سرسری انداز میں اس کے اسکارف کو

اتارتے ہوئے بولا

"ایسے کیسے اتار دیتی ؟؟ آپ نے پہنایا تھا تو آپ کی اجازت کے بنا میں کیسے ----"

وہ بولتے بولتے رکی

"لڑکی! اتنی فرمانبرداری بھی مت دکھاؤ کہ میں دیوانہ ہو جاؤں ---" شہریار نے اسے

اپنی گرفت میں لیا

کمرے کے ماحول میں فسوں سا چھایا ہوا تھا جب دروازہ ناک ہوا۔

روم سروس ---" باہر سے آواز آئی"

تم جاؤ جا کر فریش ہو لو ، میں ڈور کھولتا ہوں ---" وہ نرمی سے سویرا کو اپنے سے " الگ کر کے دروازے کی جانب بڑھا

کھانا سرو کر کے ویٹر جا چکے تھے ابھی وہ سویرا کے ساتھ بیٹھا ہی تھا کہ اس کا فون بج اٹھا

"--- یس "

"--- اوکے ویٹ ٹین منٹس! میں آرہا ہوں "

اینا ، پرائیویٹ ڈیٹیکٹیو اور پولیس آفیسر نیچے لابی میں آچکے تھے وہ فون رکھ کر سویرا کو کھانے کا اشارہ کر کے خود بھی اپنی پلیٹ میں فرائی فش ڈال کر مصروف ہو گیا ۔

مسز تم ریسٹ کرو میں ایک گھنٹے میں ایک میٹنگ بھگتا کر آتا ہوں ---" کھانے " سے فارغ ہوکر وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

****

نیچے پرائیویٹ کیبن میں اینا نے میٹنگ اریںج کی تھی شہریار کے لابی میں آتے ہی وہ سب کو لیکر کیبن میں آگئی تھی تعارف کے بعد پولیس آفیسر نے بات شروع کی

" مسٹر شہریار اب تک کی تحقیقات اور لائے ڈیٹیکٹر ٹیسٹ سے یہ کنفرم ہے کہ ڈاکٹر اینڈریو مسز شہریار کے معاملے میں جھوٹ نہیں بول رہا ہے ان دونوں کا کوئی نا کوئی کنکشن ضرور ہے ----"

" آفیسر پلیز میری وائف کو اس سے لنک مت کریں اور یہ پتہ کریں کہ وہ اتنے وثوق سے میری مسز کا نام کیوں لے رہا ہے ---" شہریار سنجیدگی سے بولا

" مسٹر شہریار کیا ہم آپ کی وائف سے اس بارے میں کچھ انویسٹیگیشن کرسکتے ہیں ---" ڈینیئل پرائیویٹ ڈیٹیکٹیو نے پوچھا

نہیں !! میں اپنی وائف پر مکمل ٹرسٹ کرتا ہوں اور اسے اس سب میں شامل "
نہیں کرنا چاہتا ---" وہ دو ٹوک لہجے میں بولا

ویل سر !! کیا آپ ہمیں اپنی وائف کا سیل فون دے سکتے ہیں ہم اس کا ریکارڈ "
نکلوا لیتے ہیں وہی سے یہ معمہ حل ہوسکتا ہے ---" آفیسر نے کہا

اس کا فون تو فارم ہاؤس میں کہیں گر گیا تھا اور ابھی جو فون ہے وہ بالکل نیا ہے "
اس سے آپ کو کوئی ہیلپ نہیں ملے گی ---" شہریار نے جواب دیا

باس !! میرے پاس پرانے فون کا سم اور سارا پرچیزنگ ریکارڈ ہے اگر اس سے کام "
چل جائے ---" اینا نے بیچ میں دخل دیا

آپ کے پاس یہ ڈیٹیل کہاں سے آئیں ؟؟ "آفیسر نے اینا کو مشکوک نظروں سے "
دیکھا

وہ فون سر کے کہنے پر میں نے ہی خریدا تھا اس کی ساری رجسٹریشن میں نے کروائی " تھی ---" اینا نے جواب دیا

ٹھیک ہے مس اینا آپ فون کی ساری ڈیٹیل پرچیزنگ ڈاکومنٹ سب مجھے دے دیں " میں سارا ریکارڈ نکلواتا ہوں ----" پرائیویٹ ڈیٹیکٹیو نے بات سمیٹی

آپ میرے ساتھ ابھی آفس چلیں میں سارا ریکارڈ آپ کو دیتی ہوں ---" اینا نے " آفر کی

سر آپ کو ہم بس دو دن میں ساری تفصیل بتا دینگے ---" آفیسر بھی ہاتھ ملاتے " ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

****

--- ایک بھرپور دن گزار کر وہ سویرا کو لیکر گھر پہنچا تو لاؤنج میں محفل جمی ہوئی تھی

اسلام علیکم ۔۔۔۔۔'' سویرا نے سب کو سلام کیا ''

بھی یہ اچھا رواج ہے مہمانوں کو گھر بلا کر میزبان رات رات بھر غائب ہو جاتے ''
ہیں ۔۔۔'' فرزانہ بیگم نے سویرا کو گھورتے ہوئے کہا

آپا آپ کو بتایا تو تھا ایک ارجنٹ میٹنگ آ گئی تھی وہ مجھ سے پوچھ کر شہر سے باہر ''
گیا تھا ۔۔۔'' سلیم صاحب نے سویرا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہیں ٹوکا اور سویرا
اندر جانے کا اشارہ کیا

ویسے پھپھو ایک بات ہے جب سے یہ لڑکی میری زندگی میں شامل ہوئی ہے میرا کوئی ''
بھی کام رکتا نہیں ہے اس کا ساتھ میرے لیے بہت لکی ثابت ہوا ہے ۔۔۔۔'' شہریار
نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

چھوڑو میاں اس لکی شکی کو مجھے تو یہ بتاؤ کہ اس ننگی پنگی بے حیا لڑکی سے تمہارا کیا " رشتہ ہے ؟؟ " فرزانہ نے اسے کڑے ہاتھوں لیا

یہ آپ کس کی بات کررہی ہیں ؟؟ " شہریار سنجیدہ ہوا "

آپا آپ مجھے بات کرنے دیجیے ---" سلیم صاحب نے شائستگی سے انہیں ٹوکا "

شیرو بیٹا -" انہوں نے اسے عروہ کے آنے کی ساری تفصیل بتانی شروع کی "

تم اتنے عرصے گھر چھوڑ کر سب سے الگ رہے ہو اگر تم نے اس بچی سے کوئی " کمٹمنٹ یا وعدہ کیا تھا تو بہتر ہے اسے پورا کرو ----" انہوں نے سنجیدگی سے بات ختم کرتے ہوئے کہا

بابا سائیں !! آپ کو مجھ پر ، اپنے خون پر بھروسہ نہیں ہے ؟؟ " شہریار نے سوال " کیا

بھروسہ ہے بیٹا پر اب میں سوچ رہا ہوں کہیں تم عروہ کی وجہ سے تو سویرا کو " اپنانے سے انکار نہیں کررہے تھے ؟؟ " انھوں نے پوچھا

بابا سائیں !! وہ جھوٹ بول رہی ہے اگر مجھے عروہ کو اپنانا ہوتا تو اس کے لیے مجھے " کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔ سویرا آپ سب کا فیصلہ تھی جسے میرے سر پر تھوپا گیا تھا لیکن اگر میں چاہتا تو -----" بولتے بولتے اس کی نظر دروازے پر چائے کی ٹرے لیے کھڑی سویرا پر پڑی جو سپید پڑتے چہرے کے ساتھ اس کی باتیں سن رہی تھی اس سے نظر ملتے ہی وہ تیزی سے اندر آئی اور ٹرے درمیان میں رکھ کر بنا رکے واپس چلی گئی ۔

شیرو !! مجھے تو تم یہ بتاؤ اگر تم اتنے ہی سچے ہو تو پھر اس کو اپنے گھر کی چابی " کیوں دی ہوئی تھی ؟؟ بولو جواب دو ؟؟ ارے میاں میری ایک بات کان کھول کر سن لو میں سویرا منحوس کے اوپر سوتن نہیں آنے دونگی لو بھلا بیوی بغل میں اور وہ چوہیا سے الگ دل بہلایا جارہا ہے ---" فرزانہ بیگم نے اسے ٹھیک ٹھاک لتاڑا

آپ سب بیفکر رہیں عروہ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور نا ہی ہوگا یقین کر سکتے " ہیں تو کر لیں ---" وہ اکھڑ انداز میں بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا ---

****

سویرا سب کو سلام کرکے خاموشی سے کچن میں آگئی تھی اس کا ارادہ چائے بنانے کا تھا سب کے لیے چائے بنا کر اس نے ٹرے سیٹ کی اور اندر لاونج کی چوکھٹ پر پہنچی ہی تھی کہ شہریار کی سرد آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی --

سویرا آپ سب کا فیصلہ تھی جسے میرے سر پر تھوپا گیا تھا لیکن اگر میں چاہتا تو " -----"

اتنی بے وقعتی اتنے بے عزتی وہ لرز کر رہ گئی اس نے نظر اٹھا کر اس سگندل کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھی اور چائے کی ٹرے رکھ کر خاموشی سے اپنے کمرے میں واپس آکر ٹیرس میں آکر سر جھکا کر بیٹھ گئی اس کا دل بھر بھر آنے لگا تھا ۔

"--- سویرا "

سویرا! کدھر گم ہو میں کتنی دیر سے تمہیں پکار رہا ہوں مجال ہے جو جواب ملا ہو " ----" شہریار کی بھنائی ہوئی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

آآپ ---" وہ اسے دیکھ کر کپڑے جھاڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی "

کیا بات ہے ؟؟ اتنے غور و فکر سے کیا سوچ رہی تھی ؟؟ " وہ پوری توجہ سے اس " کی طرف متوجہ تھا

"کچھ نہیں ۔۔۔۔" وہ دھیمے لہجے میں بولتی ہوئی اندر کمرے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ شہریار نے اس کو کلائی سے پکڑ کر روکا

"اتنی بے خبر کیوں بیٹھی تھی دھیان کہاں تھا تمہارا ۔۔۔" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

"میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز۔ " اس نے اپنا ہاتھ کھینچا مگر شہریار کی گرفت بہت مضبوط تھی

"سنو لڑکی! مجھے روٹھی ہوئی ناراض لڑکی کو منانے کا کوئی تجربہ نہیں ہے لیکن مجھے پتہ ہے تم آدھی ادھوری بات سن کر ہرٹ ہوئی ہو ۔۔" اس نے اسی طرح اس کا ہاتھ ایک ہاتھ سے تھامے دوسرا بازو اس کے شانوں پہ پھیلایا اور اسے اپنے حصار میں لے کر کمرے کے اندر لایا اور بیڈ پر بٹھا کر خود بھی اس کے برابر میں آرام سے بیٹھ گیا

میری طرف دیکھو سویرا ---" اس نے سویرا کے جھکے ہوئے چہرے کو انگلی سے اٹھایا "

میں بہت اسٹریٹ فارورڈ آدمی ہوں ، بار بار محبت کا اظہار اور عشق میں جینے مرنے " جیسی فضول گفتگو نہیں کرسکتا تم میری بیوی ہو اور رہو گی ۔ تم میری زندگی کی ایک جیتی جاگتی حقیقت ہوں ، ماضی میں جو بھی ہوا وہ گزر چکا ہے اب تم میرا حال ہو اور ہمیں اپنا مستقبل مل کر بنانا ہے ۔اس رشتے میں سب سے اہم آپس میں اعتماد ہوتا ہے میں تم پر بھرپور اعتماد کرتا ہوں اور تم سے بھی یہی امید رکھتا ہوں ----" اس نے سویرا کی آنکھوں سے جھلکتے آنسوؤں کو بڑی توجہ سے اپنی انگلیوں کی پوروں میں سمیٹا --

اب بھی ناراض ہو ؟؟ " اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا "

نہیں ----" سویرا نے نفی میں سر ہلایا "

"---- گڈ گرل "

کیا آپ! " وہ جھجکی "

"؟؟ کیا آپ واقعی عروہ جی سے شادی کرنا چاہتے تھے "

یا وحشت! لڑکی خدا جب عقل بانٹ رہا اس وقت تم کیا گھاس کھانے گئی ہوئی تھی "
--- " شہریار نے اسے گھورا

****

صبح سویرے سویرا حسب معمول یونیورسٹی جانے سے پہلے سب کیلئے تیزی سے ناشتہ بنا رہی تھی روز یونیورسٹی جانے سے پہلے ناشتہ وہ خود بناتی تھی بعد میں سوزن گھر کا چارج سنبھال لیتی تھی شام میں شہریار اسے پک کرتے ہوئے گھر آتا تو سب مل کر چائے پینے کے بعد کبھی واک تو کبھی کوئی پارک وغیرہ کے لیے نکل جاتے تھے دن گزر رہے

تھے فرزانہ پھپھو کو سویرا کا یونیورسٹی جانا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا لیکن شہریار کے آگے وہ بھی مجبور ہو گئیں تھیں --

گڈ مارننگ سوئیٹ ہارٹ! " شہریار نے جاگنگ سے واپس آکر حسب عادت اپنا جوس اور اخبار اٹھایا "

سنیے !! "سویرا نے اسے مخاطب کیا "

جی مسز فرمائیے !! " وہ اخبار پلٹتے ہوئے بولا "

آپ اپنا فون گھر بھول گئے تھے اس پر بار بار اینا کی کال آرہی تھی آپ پلیز اسے کال بیک کر لیں ---" وہ اس کا فون اٹھا کر پاس لائی "

اتنی صبح اینا نے کال کیوں کی ؟؟ " وہ فون پر کال لاگ میں صبح کے ساڑھے پانچ " کا وقت دیکھتے ہوئے بڑبڑایا اور اس کا نمبر ڈائل کیا

گڈ مارننگ باس ----" اینا کی سنجیدگی سے بھرپور آواز گونجی "

گڈ مارننگ !! اینا تم نے اتنی صبح کال کی سب خیریت تو ہے ؟؟ "شہریار نے سوال " کیا

باس !! ڈیٹیکٹیو نے کیس سولو کر لیا ہے وہ آپ سے صبح سات بجے ملنا چاہتا ہے " تاکہ جلد از جلد اریسٹ وارنٹ ایشو ہوسکیں ----" وہ ابھی بھی سنجیدہ تھی

اوکے اینا میں آفس پہنچ رہا ہوں تو اسے بلا لو ---" شہریار نے فون رکھا "

سویرا !! " اس نے کچن میں مصروف سویرا کو پکارا "

جی !! " وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس کے پاس آئی "

میری ایک ارجنٹ میٹنگ آگئی ہے مجھے ابھی نکلنا ہوگا میں ڈرائیور بھیج دونگا وہ تمہیں "
یونیورسٹی ڈراپ کردے گا ---"اس نے ہدایات دیں

- جی ٹھیک ہے ---" وہ تابعداری سے سر ہلاتے ہوئے واپس پلٹ گئی "

****

یہ چیک کریں مسٹر شہریار ----" ڈیٹیکٹیو نے ایک فائل شہریار کی طرف بڑھائی"

کیا آپ کے علم میں مسز شہریار کا فیس بک اکاؤنٹ تھا ؟؟ " پولیس آفیسر نے "
سوال کیا

نہیں !! وہ سوشل میڈیا پر آنے والی لڑکی نہیں ہے ----" شہریار فائل کو بغور دیکھتے "
ہوئے بولا

"آفیسر اگر آپ غور کریں تو جس تاریخ کو مسز شہریار کا فون خریدا گیا ہے اسی تاریخ کو یہ فیس بک اکاؤنٹ دوپہر کے وقت اسی فون نمبر پر بنایا گیا تھا۔۔۔۔" ڈیٹیکٹیو نے سنجیدگی سے کہا

"اور اس اکاؤنٹ سے رات رات بھر ڈاکٹر اینڈریو سے جذبات بھڑکانے والی باتیں ہوئی ہیں جو فائل میں موجود ہیں۔۔۔۔" آفیسر نے کہا

"آفیسر !! میں نے یہ فون پرچیزنگ کے ایک ہفتے بعد اپنی وائف کو دیا تھا اور اگر پہلے بھی دیا ہوتا تب بھی وہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتی تھی جو لڑکی اپنے ہسبنڈ کو آئی لو یو بولنے سے شرماتی ہو وہ کسی سے بھی اتنی گھٹیا باتیں کیسے کرسکتی ہے ؟؟؟" شہریار بلا کے سرد لہجے میں بولا

"ٹیک اٹ ایزی !! مسٹر شہریار ایک اہم ٹرن ابھی باقی ہے۔۔۔۔" آفیسر نے کہا"

"مسٹر شہریار اس فیس بک اکاؤنٹ کی لاگ ان انفارمیشن ایک دوسری ڈیوائس کو شو کرتی ہے یعنی اس اکاؤنٹ کو کسی اور فون نمبر سے بڑی مہارت سے استمال کیا جاتا رہا ہے ----" ڈیٹیکٹیو نے ایک پرچہ شہریار کی طرف بڑھایا

"کیا آپ اس نمبر کو پہچانتے ہیں ؟؟" اس نے سوال کیا

شہریار نے اس نمبر کو بغور دیکھا اس کے ماتھے کی رگیں تن گئیں تھیں آنکھوں میں سرد مہری اتر آئی تھی

"مسٹر شہریار کیا یہ آپ کی ایکس گرل فرینڈ مس عروہ کا فون نمبر ہے ؟؟؟ آپ کنفرم کریں۔" اب کے آفیسر نے کہا

"وہ میری گرل فرینڈ نہیں تھی بس دوست تھی اور یہ نمبر اسی کا ہے--" شہریار نے پرچہ واپس ڈیٹیکٹیو کی طرف بڑھایا

مسٹر شہریار !! سوشل میڈیا پر فیک اکاؤنٹ بنانا غلط نام رکھنا ایک سیریس کرائم مانا جاتا "ہے اور اب تو گورنمنٹ اور باقاعدہ ایسے ادارے موجود ہیں جو دنیا بھر کے اکاؤنٹ کی تفصیلات رکھتے ہیں اور یہ کوئی غیر اہم واقعہ نہیں یہ ایک سیریس سائبر کرائم ہے کسی دوسرے کی آئیڈنٹٹی چرانا اس جرم کی سزا پانچ سال قید بامشقت ہے ہمیں بس آپ سے نمبر کنفرم کروانا تھا ابھی صبح کے نو بجتے ہی مس عروہ کے اریسٹ وارنٹ جاری کردیئے جائیں گے۔۔۔" آفیسر کھڑا ہوتے ہوئے بولا

شہریار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان دونوں سے مصافحہ کیا اور ان کے جاتے ہی ۔۔ وہ اینا کی طرف متوجہ ہوا

اینا مجھے جس دن یہ فون میرے آفس میں لایا گیا تھا اس دن کی سی سی ٹی وی " فوٹیج ابھی چاہیے ۔۔۔"

اوکے باس ۔۔۔" اینا سر ہلاتے ہوئے آفس کے سیکیورٹی روم کی جانب روانہ ہو " گئی

دس منٹ بعد اینا سیکیورٹی کیمرے سے سی ڈی برنڈ کر کے لے آئی تھی اور اب شہریار کے لیب ٹاپ پر سی ڈی چل رہی تھی ---

کمرہ بالکل خالی تھا کچھ دیر بعد عروہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور وزیٹرز کے صوفے پر بیٹھ کر میگزین دیکھنے لگی کچھ ہی منٹ بعد اینا اندر داخل ہوئی اور عروہ سے کچھ بات کرکے باہر چلی گئی۔ اینا کے باہر جاتے ہی عروہ نے میگزین بند کرکے میز پر رکھا اور چلتی ہوئی شہریار کی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی کچھ چیزوں کو ادھر ادھر کرنے کے بعد اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے میز کے کونے پر رکھا نئے سیل فون کا پیک اٹھایا اور اسے کھول کر کچھ کام کرنے لگی تھوڑی دیر بعد اس نے وہ فون واپس پیک کر کے رکھا ہی تھا کہ شہریار اندر داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔

"باس! اس سب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ساری حرکت عروہ میم نے مس سویرا کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے کی تھی--" اینا نے وڈیو بند ہوتے ہی کہا

اینا کے جاتے ہی شہریار نے جونس کو فون ملا کر ساری تفصیل بیان کی

جونس! عروہ کو اس کی کڑی سزا ملنی چاہیے۔ عورت پر ہاتھ اٹھانا مردانگی نہیں " ہے۔ ورنہ میں اس ذلیل عورت کو زندہ زمین میں گاڑ دیتا۔" شہریار غرایا

شیری یار! جذباتی مت بنو یار میں اس عروہ کو ہینڈل کر لوں گا۔۔۔" جونس نے اس " کے غصہ کو نوٹ کیا

جذبات احساسات سے بنتے ہیں اس وقت میری ذہنی کنڈیشن اس قدر مشتعل ہو رہی " ہے کہ میرا دل چاہ رہا ہے ساری دنیا کو آگ لگا دوں ، میری وجہ سے صرف میری وجہ سے سویرا کو اس گھٹیا آدمی کو جھیلنا پڑا اور عروہ اس نے جیسی گھٹیا نیچ باتیں سویرا کے نام سے کی ہیں ذرا سوچو وہ تو اس سب میں میری سویرا کو تصور کرتا ہوگا۔" شہریار کی سرخ آنکھوں میں جیسے آگ دہک رہی تھی

شیری میں ابھی عروہ کی طرف جا رہا ہوں پولیس کے پہنچنے سے پہلے ہی میں ادھر "
ہوں گا اور بے فکر رہو اسے اس منافقت کی سخت سے سخت سزا ملے گی۔" جونس
۔ نے اسے تسلی دی

نہیں تم وکیل کے پاس جاؤ اور پولیس کے ساتھ ادھر پہنچو میں تمہیں وہی ملوں گا "
"۔۔۔

****

شہریار تیز رفتاری سے گاڑی دوڑاتے ہوئے عروہ کے گھر پہنچا صبح کے ساڑھے آٹھ بج
رہے تھے اس نے گیٹ پر پہنچ کر عروہ کا کال کرنی شروع کی

ہیلو! " عروہ کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز ابھری "

"۔ عروہ اٹس می! شہریار "

شیری؟ اتنی صبح ؟؟ " وہ حیران ہوئی "

اٹس ارجنٹ تم اپنے گیٹ پر آؤ میں ویٹ کررہا ہوں ۔۔" شہریار نے تیزی سے کہہ " کر فون رکھا اور گاڑی سے اتر کر سن گلاسز سر پر ٹکا کر دروازے کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا ۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ کھلا اور پنک نائٹ پاجامہ اور شرٹ میں بکھرے بالوں کے ساتھ عروہ اسے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے نظر آئی

مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے وقت کم ہے اس لیے یہ اندر باہر کے تکلفات " چھوڑو اور میری بات سنو ۔" وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا

جب دو دوست ملتے ہیں تو چائے کے کپ تھام کر بات کرتے ہیں آؤ اندر چلو ۔۔" " وہ لاپرواہی سے کہہ کر پلٹی

کیا تم دوست کہلانے کے قابل ہو ؟؟ " شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا "

تم کہنا کیا چاہتے ہو ؟؟ " عروہ ٹھٹکی "

عروہ تم کیا ہو ؟؟ ایک فریب دکھاوا چالبازی کا دوسرا نام ، آخر کیا ہو تم ؟جواب دو " " ؟؟ آخر سویرا کے ساتھ تم نے اتنی گھٹیا شرمناک حرکت کیوں کی

اوہ! " وہ بری طرح چونکی "

تو تمہیں پتہ چل ہی گیا۔ لیکن شیری یہ سب میں نے تمہاری محبت میں تمہیں پانے کے لیے تمہاری خاطر کیا ہے ، شیری ڈارلنگ وہ دیسی اولڈ فیشن لڑکی تمہاری بیوی بننے کے قابل نہیں ہے۔۔" وہ اس کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی

شٹ اپ! شٹ یور ماوتھ ۔" اس نے ایک جھٹکے سے عروہ کو خود سے دور کیا"

فار گاڈ سیک شیری میرے جذبات کو سمجھو۔۔"وہ سسک اٹھی "

اپنی اس گھٹیا شرمناک حرکت کو مجھ سے منسوب کرنے کا سوچنا بھی مت ۔ تمہیں " میں پہلے دن سے بتا چکا تھا کہ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں اور اب اگر زندگی میں کبھی بھی "۔اپنی ناپاک زبان سے میری بیوی کا نام بھی لیا تو تم زندہ نہیں بچو گی

شہریار کے خطرناک تیور دیکھ کر عروہ دہل گئی تھی

سویرا میری بیوی میری عزت میرا جنون ہے اس کے سوا میری لائف میں کسی " دوسری عورت کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو۔" وہ پھنکارا

اس سے پہلے عروہ اپنے آپ کو سنبھال کر اسے جواب دیتی پورا علاقہ پولیس سائرن ۔ سے گونج اٹھا جونس پولیس لیکر آگیا تھا

"گڈ بائے فار ایور مس عروہ۔" وہ تلخ لہجے میں کہتا ہوا پلٹ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور کار ریورس کرتے ہوئے گلی سے دور نکلتا چلا گیا۔اج عروہ نام کا کانٹا اس نے اپنی اور سویرا کی زندگی سے دور نکال کر پھینک دیا تھا

****

وہ لوگ ایک ماہ سے زائد عرصہ گزار چکے تھے شہریار نے انہیں اچھا خاصا وقت دیا تھا ہر ویک اینڈ پر وہ انہیں گھمانے باہر لے جاتا تھا سویرا بھی یونیورسٹی سے واپسی پر انہیں پورا ٹائم دے رہی تھی ماضی کے رویوں کے برعکس اب فرازنہ بیگم میں شہریار کو خوش باش ہنستا بستا دیکھ کر تھوڑی تبدیلی آگئی تھی لیکن ان کی زبان ابھی بھی وہی تھی جس سے سویرا نے سمجھوتا کر لیا تھا کہ انسان کی فطرت بدلنا ممکن نہیں ہوتا۔۔

شام میں وہ اپنے کمرے میں تھیں جب اکرام کا فون آگیا

ہیلو! آگئی ماں کی یاد --" انھوں نے فون اٹھاتے ہی اس کی کھنچائی کی "

اسلام علیکم امی! کیسی ہیں ؟؟" اکرام ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے خوشدلی "
سے بولا

میری چھوڑو تم بتاؤ اتنے دن سے کدھر غائب تھے ؟؟اب کیسے زحمت کر لی فون "
کرنے کی ؟؟" وہ حسب عادت طنزیہ انداز میں بولیں

آپ واپس کب آرہی ہیں ؟؟" وہ بھی آرام سے پوچھنے لگا "

فی الحال میرا واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ابھی دو تین ماہ مزید رہو نگی اس "
کے بعد اگر دل چاہا تو واپسی کا سوچوں گی --" انھوں نے اسے اپنا پروگرام سنایا

امی !! دو ماہ ہونے والے ہیں آپ لوگوں کو ادھر ڈیرا ڈالے اب واپس آجائیں ویسے "
بھی میرے پاس آپ کے لیے ایک اچھی خبر ہے --" وہ پرجوش ہوا

اب تم میرا ضبط آزما رہے ہو ؟؟ عرصہ ہوگیا اچھی خبریں تو لگتا ہے زندگی سے روٹھ " سی گئی ہیں۔" وہ اداس ہوئیں

امی مبارک ہو آپ دادی بننے والی ہیں۔۔" وہ ماں کے لہجے کی اداسی محسوس کر کے " فوراً بولا

اللہ، یہ تمکیا کہہ رہے ہو ؟؟ " وہ چونک کر کھڑی ہو گئیں "

"۔سچ کہہ رہا ہوں آپ دادی بننے والی ہیں "

الحمداللہ! اتنی دعاؤں کے بعد میرا میرا شاہان آرہا ہے ۔"انھوں نے خوشی سے جھوم " کر کہا

شاہان! کون ؟؟ " اکرام الجھا "

شاہان میرا پوتا اور کون ۔۔" انہوں نے اکرام کو تنک کر جواب دیا "

امی ہوتا یا پوتی اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ بس دعا کریں جو بھی ہوں صحتمند اور صالح " ہو ۔۔۔" اکرام نے سمجھانا چاہا

تو فکر مت کر! بس اب جلدی سے میرا شاہان آجائے اسے اپنی گود میں کھلاؤں سینے " سے لگاؤں تو ہی چین ملیگا اور اکرام اب تو فون رکھ میں شکرانہ پڑھ کر سلیم سے کہہ کر واپسی کا ٹکٹ کرواتی ہوں ۔۔۔" وہ فون رکھ کر تیزی سے وضو کرنے چلی گئیں

نماز پڑھ کر انہوں نے شہریار کے کمرے کا رخ کیا حسب عادت بنا کھٹکھٹائے اندر داخل ہوئی پورا کمرہ خالی پڑا تھا پر ٹیرس کا دروازہ کھلا پڑا تھا وہ ٹیرس کے دروازے پر آئیں اور باہر کا منظر دیکھ کر ان کا چہرہ تپ اٹھا

استغفراللہ! توبہ توبہ ۔۔۔۔" انہوں نے اپنے گال پیٹے "

****

شہریار ٹیرس میں کھڑا بارش انجوائے کر رہا تھا جب سویرا اس کیلئے بلیک کافی بنا کر لائی

اندر آجائیں آپ کی کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے ---" اس نے دروازے پر کھڑے ہو " کر شہریار کو پکارا

کافی ادھر ہی لے آؤ ساتھ مل کر پیتے ہیں--"شہریار نے نکھری نکھری سویرا کو " دیکھتے ہوئے حکم جاری کیا

میں کیسے آؤ !! اتنی تیز بارش ہے ---" وہ موسم کے تیور دیکھ کر گھبرائی "

تمہیں کیا بارش سے الرجی ہے ؟؟ یا پھر تم بارش سے بھی ڈرتی ہو ؟؟" شہریار نے " پوچھا

پلیز!! اچھا نہیں لگتا ----" وہ گھبرائی "

کیا اچھا نہیں لگتا ؟؟ میں یا بارش ؟؟ " شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیکر " ٹیرس میں آیا تیز بارش کی پھوار نے دونوں کو مکمل بھگو دیا تھا

بولو ؟؟ کیا اچھا نہیں لگتا ؟؟ " اس نے پھر سوال کیا "

وہ !! " سویرا ہچکچائی "

وہ کیا ؟؟ " شہریار نے اس کے چہرے پر سے بھیگی لٹ ہٹائی "

آپ سمجھتے کیوں نہیں !! " وہ زچ ہوئی "

تو مسز آپ سمجھاتی کیوں نہیں ----" وہ اس کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر کے " اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا

ابھی بھی ڈر رہی ہو ؟؟؟ " اس نے سرگوشی کی "

میں بارش سے نہیں ڈرتی لیکن !! لیکن آپ کے ساتھ یوں بھیگنا ----" وہ چپ " ہو گئی

یوں میرے ساتھ کیا ؟؟؟ ---" شہریار نے اس کے چہرے پر نظریں جما کر پوچھا "

مم مجھے شرم آتی ہے ----" سویرا نے تیزی سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا "

-- اس سے پہلے شہریار اس کی اس شرمیلی ادا پر نثار ہوتا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟ " پھپھو کی پاٹ دار آواز گونجی "

سویرا تیزی سے شہریار سے الگ ہوئی اور ٹیرس کے دروازے پر جم کر کھڑی پھپھو کو دیکھتے ہی اندر بھاگ گئی

آیئے پھپھو لندن کی بارش انجوائے کریں۔" شہریار نے ہاتھ بڑھایا "

بارش! رہنے دو میاں یہ شہر تو جب دیکھو نگوڑ مارا بھیگتا ہی رہتا ہے تم یہ بتاؤ آخر یہ چل کیا رہا ہے ؟؟" انہوں نے شہریار کو گھورا "

"---- میں آپ کی بات سمجھا نہیں "

خیر اب اتنے ننھے بھی نہیں ہو کہ بات نا سمجھو ارے کیا پورے گھر میں تمہیں جگہ نہیں ملتی جو کبھی باورچی خانے میں تو کبھی چھجے پر ٹنگے ملتے ہو ؟؟ "

چھجے ؟؟ پھپھو یہ ٹیرس ہے۔" شہریار نے تصیح کی "

میاں کچھ شرم لحاظ سیکھ لو بیوی کو اتنا بھی سر پر نہیں چڑھانا چاہیے اور دیکھو بھلا " اب جان کر وہ لڑکی بارش میں بھیگی ہوگی کہ بیمار پڑ جائے اور ہماری مہمان داری نا کرنی پڑے۔ " پھپو دور کی کوڑی لائیں

"۔پھپو ایسی بات نہیں ہے آپ کا آنا تو ہمارے لیے باعث عزت ہے "

ارے چھوڑو مجھے سب معلوم ہے تمہیں اور تمہاری بیوی کو میرا آنا پسند نہیں آیا ہے " لیکن میں صاف کہے دیتی ہوں تمہیں اچھا لگے یا نا لگے میں تو بری بھلی بات پر روک ٹوک کرونگی آخر تمہاری خیر خواہ ہوں ۔ " انہوں نے کہا

کاش!! آپ میری اتنی خیر خواہ نہ ہوتیں۔ " وہ بارش کی بوندیں اپنے چہرے سے " صاف کرتا ہوا بڑبڑایا

کیا کہا ؟؟ " انہوں نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا "

کچھ نہیں پھپو !! آئیں آپ کو اچھی سی کافی پلاتا ہوں ---" وہ اندر کی طرف بڑھا "

بس بس مجھے نہیں پینا کالے رنگ کا زہر! تم جلدی سے لباس بدلو کہیں ٹھنڈ نا لگ " جائے میں تب تک تمہارے لیے یخنی بنواتی ہوں۔" وہ اسے ہدایات دیتی ہوئی باہر نکل گئیں

****

جمعہ کی شام سلیم صاحب زاہدہ بیگم فرازنہ پھپھو سب ائیر پورٹ پر کھڑے تھے فلائیٹ میں تھوڑی ہی دیر باقی تھی

شیرو بیٹا اب تم اور سویرا جلدی سے پاکستان کا چکر لگانا ---" زاہدہ بیگم نے ہدایت " کی

جی امی بس سویرا کی چھٹیوں میں کوئی پروگرام بنائیں گے ---" وہ انہیں تسلی دیتے " ہوئے بولا

شیرو، سویرا! شاہان کی پیدائش پر تم دونوں لیلی مجنوں کو حویلی میں ہونا چاہیے بس--" " فرزانہ پھپھو نے حکمیہ انداز میں بات کی

جی پھپھو !! " سویرا نے دھیمی آواز میں کہا"

فلائیٹ کی اناؤسمنٹ ہو چکی تھی سب سے مل ملا کر سلیم صاحب زاہدہ بیگم اور فرزانہ بیگم اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے پلین ٹیک آف کر چکا تھا فرزانہ آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھیں

سویرا خوش تھی اور سویرا کی زندگی میں خوشیاں تھیں۔ سب بدل گیا تھا وہ جو مایوس ہو چکی تھیں اب دادی بننے والی تھیں ، سلیم ان کے بھائی کی طبیعت اب بالکل ٹھیک تھی --اور اب سے بڑھ کر شاہو ان کا لاڈلا کامیابیاں سمیٹ رہا تھا

چھوٹے بھیا مجھے معاف کردینا لیکن اب سے میں تمہاری گڑیا بیٹی کا خیال رکھوں "

---گی--" ان کی بند پلکوں سے ایک آنسو گرا

****

-- وہ دونوں پلین کے اڑنے تک ائیرپورٹ پر رکے رہے تھے

مسز اب چلیں ----"شہریار جیب سے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے گویا ہوا"

جی چلیے ----" سویرا اداسی سے بولی "

اتنی اداس کیوں ہو ؟؟ " اس نے گاڑی پارکنگ سے نکالتے ہوئے سوال کیا "

سب چلے گئے اب گھر کتنا خالی خالی لگے گا ---" وہ بھیگی آواز میں بولی "

"یہ بتاؤ تمہارے فرسٹ ائیر مکمل ہونے میں کتنا وقت باقی ہے ؟؟" شہریار نے بالکل الٹ سوال کیا

"سات ماہ! لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ---" وہ حیران ہوئی

"مسز شہریار! ٹھیک سات ماہ بعد ہم اپنے ہنی مون پر نکلیں گے اور چونکہ ابھی چار سال تم نے دل لگا کر پڑھنا ہے تو ہر سال ہم تمہارے ایگزام کے بعد ہنی مون منائیں گے ---"وہ سنجیدگی سے اپنا فیوچر پلان بتاتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا

"یہ آپ کدھر جا رہے ہیں ----" وہ گاڑی کو شہر سے باہر جانے والے راستے پر دیکھ کر بول اٹھی

"فارم ہاؤس !!" اس نے دو لفظی جواب دیا

لیکن کیوں ؟؟ ابھی گھر جا کر اسائمنٹ بنانا تھا ۔۔۔'' وہ بوکھلائی ''

سسشش !! مجھے خاموشی سے ڈرائیو کرنے دو ۔۔۔۔'' اس نے ٹوکا ''

فارم ہاؤس پہنچ کر شہریار نے گاڑی اندر پارک کی اور سویرا کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اندر بڑھ گیا

شام ڈھلنے لگی تھی وہ باغیچہ میں باربی کیو کررہا تھا سویرا اس کے ساتھ کھڑی تھی دونوں نے مل کر ڈنر ساتھ کیا پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہی درخت کے نیچے اسے ساتھ لیکر ۔۔ بیٹھ گیا

سویرا !! میں نے کبھی نہیں چاہا کہ تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی ہو میں تم سے '' عمر میں بہت بڑا تھا میں نے ہمیشہ یہی سوچا تھا کہ میاں بیوی اگر ہم عمر ہوں تو انڈرسٹینڈنگ اچھی رہتی ہے ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں زندگی پرسکون اور خوشگوار گزرتی ہے ۔ لیکن میں غلط تھا میاں بیوی کے رشتے میں عمر کا فرق کو معنی نہیں رکھتا اصل چیز ایک دوسرے کو سمجھنا اعتماد کرنا ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھنا ہے ۔۔۔'' وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے سنجیدگی سے بول رہا تھا

"تم میرے جان سے عزیز چاچو کی بیٹی ہو مجھے بہت عزیز ہو۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم اپنے سے بڑی عمر کے مرد کے ساتھ زندگی گزارو ، تمہارے ساتھ زبردستی کی جائے اسی لیے میں نے خود کو سخت کر لیا تھا لیکن تمہاری موجودگی تمہاری معصومیت مجھے ڈسٹرب کرنے لگی تھی پھر اس رات جب تم چاچو کی تصویر اپنے سینے سے لگائے نیند میں مجھ سے شکوہ کر رہی تھی تو مجھے سمجھ آگئی کہ اس رشتے نے ہم دونوں کو باندھ دیا ہے تم بھی مجھے چاہنے لگی ہو اسی لیے میں نے اس رشتے کو آگے بڑھایا تمہارے معاملے میں میرا دل میرے مقابل ڈٹ گیا ہے تم میری عزت کی ، تم میری محبتوں کی میری شدتوں کی امین ہو--"

وہ حیران سی شہریار کو یک ٹک بنا پلکیں جھپکائے دیکھ رہی تھی شہریار کے چہرے پر جذبے اپنا رنگ دکھا رہے تھے

"سنو اب تو کہہ دو تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہوں ---" اس نے سویرا کی گھنی پلکوں کو چھوتے ہوئے اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیا تو چونکی

سویرا نے ایک نظر شہریار کی بولتی ہوئی آنکھوں میں دیکھا

کہنا ضروری ہے کیا !! " وہ جھینپ کر دھیمی آواز میں بولی "

خدا کو مانو مسز شہریار !! شرافت سے اظہار محبت کرو ورنہ---" شہریار نے اسے گھورا "

سویرا نے سرخ پڑتے چہرے کو جھکا کر تیزی سے شہریار کو دھکا دیا اور اٹھ کر اندر بھاگ گئی

وہ مسکراتے ہوئے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھا جو بھی تھا اسے سویرا کی اسی شرم و حیا نے اپنا اسیر کیا تھا وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا سامنے ہی سویرا بیڈ پر بیٹھی اپنی سانسوں کو ہموار کرنے میں لگی تھی

ہمم " وہ دلچسپ نظروں سے اسے دیکھتا ہوا کھنکھارتے ہوئے آگے بڑھا "

آپ ----اپ وہ ----" سویرا لڑکھڑاتے ہوئے بولی "

ہاں میں !! "وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا اور اپنی جیب سے چین اور "
انگھوٹھی نکالی

سنو لڑکی !! یہ میری محبت کی نشانی ہے جو اس دن تم نے اتار دی تھی آئندہ ایسا "
نہیں ہونا چاہیے انڈر اسٹینڈ !! " وہ چین اس کے گلے میں پہنا کر ہاتھ پکڑتے ہوئے
انگوٹھی پہناتے ہوئے بولا

وہ وہ مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا ---" سویرا نے نظریں جھکا کر ہچکچاتے ہوئے کہا "

ہاں تو کہوں نا میں تو کب سے بیقرار ہوں ان الفاظ کو سننے کیلئے ----" وہ ہمہ تن "
گوش ہوا

وہ ----" سویرا انگلیاں مسلتے ہوئے اس کے پاس آئی "

"---- سوئیٹ ہارٹ !! وہ سے آگے بھی بڑھو"

وہ میرا نام سنو لڑکی نہیں ہے آپ مجھے سویرا کہا کریں--" وہ تیزی سے آنکھیں میچ "
کر بول اٹھی

شہریار نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے جھک کر ایک
-- استحقاق بھری مہر اس کی پیشانی پر ثبت کی

مسز شہریار! تم مسز شہریار ہو جاناں ----" وہ جھک کر اس کے کانوں میں "
سرگوشیاں کررہا تھا

محبت کی چاندنی ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی ہوائیں گنگنا رہی تھی -
خوشیوں محبتوں سے بھرا زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہو چکا تھا

وہ ہم سفر تھا مگر

اوروں سے منفرد تھا بہت

وہ شریک سفر تھا مگر

اسکی شراکت زمانے میں بے نظیر تھی بہت

وہ ہم سفر تھا مگر

اسکی محبت کا انداز نرالا تھا بہت

وہ انا پرست تھا مگر

اسکی رفاقت زمانے سے الگ تھی بہت

وہ زمانہ ساز تھا مگر

اسکی شناسائی مجھ تک ہی تھی بہت

وہ ہم سفر تھا مگر

میری زندگی کی کتاب کا عنوان ہی تو تھا وہ

وہ ہم سفر تھا مگر

میرا محافظ سفر ہی تو تھا وہ

وہ جو سب کی حسرتوں میں تھا

مگر اسکی حسرتوں کی حاصل میں ہی تو تھی

وہ جو تھوڑا سا کڑوا تھا

مگر اسکی مٹھاس میرے لیے ہی تو تھی

وہ ہم سفر تھا مگر

صرف مجھ تک ہی مختص تھا وہ

جس کے دل کی دھڑکن میں ہی تو تھی

ہاں وہ ہم سفر تھا

ہاں وہ ہم سفر تھا

(شاعرہ: شنزا خان)

ختم شد